Presented by: Rana Jabir Abbas

اعلان یہ کتاب خاص حضرات شیعہ کے واسطے چھاپی گئی ہے

جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

الحمد للہ المنعم المنعام کہ درین ایام برکات انضمام جواب کتاب آیات بینات متعلق بحث عقد ام کلثوم علیہا السلام جلد ثالث دفع التحریفات ورفع التلبیسات ملقب بہ

رمی الجمرات

از رشحات قلم افادت شیم یکی از ناصران خاندان اہلبیت سالک قاطع اساس اہل بدعت وضلالت ادام اللہ ظلہ افاضاتہ العالیہ ماکر الدہور و مر الشہور

در مطبع نامی مطلع العلوم محمد حسن منشی مظہر حسین مطبوع گردید

اطلاع حق تصنیف اس کتاب کا محفوظ ہے کوئی صاحب قصد طبع نفرمائیں ورنہ نقصان اٹھاینگے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U17803

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی حل عقدة عقد ام کلثوم ببنان بیان اہل الفہوم ولقد کان امرا
غیر معلوم ولا محتوم وسلطانه معدوم بل هو مفهوم مزعوم باطل موهوم ولا یثبت
بافعال کانیاب الاغوال واصغاث الاحلام عند اولی الحلوم وان کان قد یفرض
الزاما للخصوم ثم غرر الصلوة ودرر السلام من المنثور والمنظوم عن الحی القیوم علی
خیر مجوز النکاح ومحرم السفاح المذموم وعلی اهل بیته الذین هم ذریته عصمتهم وهم قوام
لا یحوم وباحقاقهم الحق المکتوم ببنان الباطل المشئوم الناشی من الجهول الظلوم الذی هو ذریعة
هدم ما طلعت الشمس وهوت النجوم وتلذذ موالیهم فی النعیم بنفائس الطعوم ومشوی
اللحوم وعذب اعادیهم فی الجحیم بحمیم وسموم وظل من یحموم وبالضریع والزقوم
اما بعد یہ جزء مجلد ثانی رمی الجمرات ہے جو جزو کتاب آیات بینات ہے جسکے مصنف عالی منزلت
والاشان رفیع المرتبة والمکان جناب مولوی محمد علیخان ہداه الله وایانا سبل الایمان وطرق الجنان
ہین یہ خاص مبحث نکاح ام کلثوم ہے حضرات اہل سنت مین اسکی بڑی دھوم ہی ہماری مخاطب الاخطاب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے بڑا شور و غل مچایا ہی اور کس اہتمام سی خلاف واقع یہ بیاہ رچایا ہی ہان صاحبو سمجھ بوجھ کے اس تقریب
مین آنا دیکھو سب کچھ کھانا اگر فریب نہ کھانا یہان دال مین کالا ہی یہ بیاہ دنیا سی نرالا ہی بلکہ باسے میان
کے بیاہ سی بھی دو بالا ہے اسی کا گیت بی تال و سُر گانا اور ٹوٹے پھوٹے رباب نے بجانا اور اعلان النکاح
بالدف کی سنت عمل مین لانا ان صاحبو نکا دستور ہے فیائی بے احترامی خاندان رسالت سی شبشبہ دل
ان متوالون کا مشہور ہے قدما و محدثین فی حضرت عمر کے بیاہ کا عجب رنگ جمایا ہے کہ عمر شصت سالگی مین
اونکی لئی شہانہ جوڑا رنگایا ہے اور خلیفہ ثانی کو کہ بنا بنایا ہی لباس عروسی پہنایا ہے اس شادی کی بڑی
عید ہی اور رُدہ داد اسکی قابل دید و شنید ہی ایک چار پانچ برس کی لڑکی سی بیاہ ہی وہ بھی بصد جبر و اکراہ
ہی پھر تین سال کے بعد بڈھا میان کی وفات ہی لیکن بڑی تعجب کی بات ہی کہ وہی چار سال کی بچی بایں کم سنی
اسی تین سال کے اندر پہلی تو لڑکا جنی پھر لڑکی بھی جنی حیرت ہی کہ کیونکر جنی اور کسطرح جنی اگر بہ کرامات حضرت عمر
جنی تو بیشک اور بخطر جنی لیکن اس خرق عادت کا مقام محل وہی ہنگام زمانہ کا یادگار اور عجوبہ روزگار اور
قابل اشتہار اور لایق درج اخبار ہے سہ عجب واقعہ و طرفہ ماجرا ہی ہست - اور لطیف تر یہ کہ مخبر خبر حیرت اثر
کسی امر کا الزام اپنی سر نہین لیتا بلکہ ثبوت اسکا روایات صحیحہ اہلسنت سی دیتا ہی صاحبو انکار نہ کرو اور
قدرت خدا کا تماشا دیکھو واہ ری چالاکیان اور عیاریان مخاطب والاخطاب کی کہ کس بیباکی و چالاکی
سی جو الزامات حضرات اہلسنت پر تھی وہ سب شیعون کے گلے منڈھے اور کیسے کیسے افترا اور بہتان اپنے
دل سی گڑھے اور نہ خلق سے شرمائی اور نہ خدا سی ڈری حقیقت حال و رصدق مقال انشاء اللہ المتعال
عنقریب ظاہر ہوا جاتا ہی وہانا شرع فی المقصود متوکلا علی الرب المعبود و قد صرتہ علی نسق ماسبق و اعوذ برب الفلق من شر ما خلق

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبیل السلام

نوین شہادت بیان حضرت عمر کے نکاح کا ساتھ جناب ام کلثوم کے یہ بات ازروی کتب معتبرہ شیعہ
اور اہل سنت کے ثابت ہی کہ حضرت عمر کا نکاح ساتھ حضرت ام کلثوم کے ہوا جو کہ خاص بیٹی حضرت فاطمہ
علیہا السلام کی تہین اس امر کے ثبوت سی چند فایدہ ظاہر ہوتے ہین اول اوس نکاح سے یہ
امر ظاہر ہوتا ہی کہ باہم حضرت علی اور حضرت عمر فاروق کی کچھ عداوت نتھی بلکہ نہایت ہی دوستی تھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر دشمنی ہوتی تو حضرت علی اپنی بیٹی کا وہ بھی وہ بیٹی جو کہ خاص حضرت فاطمہؑ کی بطن سے تھین نکاح حضرت عمر کے ساتھ نہ کرتے اور دشمن کو اپنے خاندان مین نہ لیتے دوسری اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر کافر یا منافق یا مرتد نہ تھے ورنہ حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا غالب علی کل غالب مطلوب کل طالب مظہر العجائب والغرائب اپنی ایسی پیاری بیٹی کا نکاح انکے ساتھ نکرتے اور اگر انکی ایمان اور عبادت اور زہد اور پرہیزگاری پر اطمینان کامل حضرت امیر کو نہ ہوتا تو وہ کبھی انکو اپنا داماد نہ بناتے تیسری اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر نے کبھی کسی قسم کا رنج اور صدمہ جناب امیرؑ کو یا حضرت فاطمہؑ کو نہین دیا اور کبھی کسی قسم کی دشمنی یا عداوت انکے ساتھ نہین کی ورنہ ممکن نہ تھا کہ حضرت امیرؑ ایسے شخص کے ساتھ جسنے انکو یا حضرت فاطمہؑ کو رنج دیا ہوتا اس نکاح کا ہونا جائز رکھتے بہرحال یہ امر اخلاص اور اتحاد اور محبت پر باہم جناب امیرؑ اور حضرت عمر کے ایسا شاہد عادل ہے کہ کسی طرح بعد ثبوت اس امر کے شیعون کے زبان پر عداوت کا نام نہین آسکتا اور باوجود ہزار سعی باطل کے کوئی عذر وحیلہ انکا اس معاملہ مین پیش نہین جاتا کسی معاملہ مین ایسی دقت اور رنج نہین ہوئی جیسے کہ اس معاملہ مین ہوئی ہے حقیقت مین یہ بحث لائق غور سے دیکھنے کی ہے کہ حضرات شیعہ نے عبداللہ ابن سبا کے زمانے سے لیکر جناب قبلہ وکعبہ کے وقت تک اس معاملہ مین کیا کیا رنگ بدلے ہین اور کیسے کیسے توجیہات لاطائل کیے ہین کسی نے اس نکاح کے ہونے ہی سے انکار کیا ہے کوئی ام کلثوم کے بنت فاطمہ ہونے ہی کا منکر ہوا ہے کسی نے نکاح پر غصب کا اطلاق فرمایا ہے کوئی بعد نکاح کے ہمبستر ہونے کے ساتھ حضرت عمر کے منکر ہوا ہے کوئی کہتا ہے کہ جنیہ بشکل حضرت ام کلثوم حضرت عمر کے پاس آتی تھی اور وہ ہمخواب ہوتے تھے کسی نے اسکو جناب امیر کے اعلیٰ درجہ کے صبر کا نتیجہ کہا ہے کسی نے اسکو تقیہ پر ٹالا ہے بہرحال ہر شخص کا جدا ترانہ اور ہر متنفس کا نیا افسانہ ہے جسکے سننے سے فقط ایک ہمین متحیر نہین ہین بلکہ انکی نغمہ سرائی اور ترانہ سنجی کو سنکر ایک عالم اپنے قابو سے نکلا جاتا ہے اور وجد مین آکر مرحبا اور رحمت پڑھتا ہے

بیت – اک ہم ہی تری چال سے بستی نہین صنم ٭ پامال کبک بھی تو ہوئی کوہسار مین - اب مین علمائے شیعہ کے اقوال مختلفہ کو بیان کرتا ہون پہلا قول بعض متعصب شیعون نے اس نکاح کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہونے ہی سی انکار کیا ہی اور اس روایت کو بے اصل محض کہکر اپنا دامن چھوڑا یا ہی جیسا کہ مجتہد صاحب
قبلہ و کعبہ اپنی ایک سالہ میں لکھتی ہیں در اثبات تزویج حضرت ام کلثوم با بن الخطاب بہ ثبوت نرسیدہ
و مثل سید مرتضی کہ قریب العہد از زمان آئمہ معصومین بود و غیر ایشان انکار بلیغ از آن نمودہ اند
لیکن یہ دعوی مجتہد صاحب کا چند دلائل سی غلط معلوم ہوتا ہی پہلی دلیل جناب قبلہ و کعبہ کا یہ ارشاد فرمانا
کہ جناب سید مرتضی نی جو کہ آئمہ کے زمانے سے قریب تھے نکاح کے ہونے سے انکار کیا ہے
صحیح نہیں ہی اس لیی کہ سید مرتضی دو ہیں ایک ابو القاسم ثمانینی برادر رضی دوسرا سید مرتضی رازی
صاحب تبصرۃ العوام پہلے سید صاحب تو قدمائی متکلمین اور فقہائی شیعہ سی ہیں اور موافق تحریر شہید ثالث
کے جو مجالس المومنین میں کی ہی ۳۵۵ ہجری میں پیدا ہوئے اور دوسری میر صاحب اونسے بہت
پیچھے ہوئی ہیں پس وہ سید مرتضی جنکی نسبت مجتہد صاحب فرماتی ہیں کہ قریب العہد از زمان آئمہ معصومین بود
منکر روایت نکاح نہیں ہیں اور انکی تالیفات مثل شافی اور تنزیہ الانبیاء والائمہ اسپر شاہد ہیں معلوم
نہیں کہ انکی طرف انکار روایت نکاح کو مجتہد صاحب نے کیونکر منسوب فرمایا اور اگر دوسرے
سید مرتضی مراد ہیں اور شاید انہوں نے انکار کیا ہو تو انکی نسبت مضمون اس فقرہ کا کہ قریب العہد
از زمان معصومین بود صحیح نہیں ہوتا اب ہم ان سید مرتضی کے تالیفات کو جو کہ زمانہ معصومین سے
قریب تھے مجتہد صاحب کے قول کی تکذیب کے لیے پیش کرتے ہیں واضح ہو کہ سید صاحب موصوف
نی دو کتابوں میں اسکا ذکر کیا ہی ایک کتاب شافی میں مفصلاً دوسری تنزیہ الانبیاء والائمہ میں مجملاً چنانچہ
ہم ترجمہ اثنا عشریہ سے جو جواب تحفہ کا ہی انکی قول کو نقل کرتے ہیں سید مرتضی علم الہدی در کتاب تنزیہ الانبیا
می فرماید فاما انکاحہ فقد ذکرنا فی کتاب الشافی الجواب عن ہذا الباب مشروحا و بینا انہ علیہ السلام ما اجاب
عمر الی نکاح ابنتہ الا بعد توعد و تہدد و مراجعۃ و منازعۃ و کلام طویل ماثور اشفق معہ من سوء الحال و ظہور
ما لا یزال یخفیہ الخ یعنی نکاح عمر کا ساتھ ام کلثوم کے جسکو اہلسنت عمر کے فضیلت میں شمار کرتے ہیں جواب
ہمنے اپنی کتاب شافی میں بتفصیل دیا ہی اور وہاں ہمنی بیان کیا ہی کہ حضرت امیر نے عقد اپنی بیٹی کا
عمر کے ساتھ بطیب خاطر قبول نہیں فرمایا بلکہ یہ عقد بعد اسکی ہوا ہے کہ عمر نے بار بار حضرت امیر سے درخواست

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی اور نوبت منازعت اور تخویف و تہدید کی پہونچی جب حضرت امیر نے دیکھا کہ کار دین و ملت فاش ہوتا ہی اور دامن تقیہ ہاتھ سے نکلا جاتا ہی اور حضرت عباس نے بھی بخیال فتنہ و فساد کے سمجھایا تب بلا رضا اور بغیر اختیار کے جناب امیر علیہ السلام نے یہ نکاح کر دیا فقط اس تحریر کو سید مرتضی کی کوئی شخص جناب قبلہ و کعبہ کی تحریر سے ملا دے اور اس فقرے کو کہ مثل جناب سید مرتضی کہ قریب العہد از زمان آئمہ معصومین بود انکار بلیغ از ان نمودہ تنزیہ الانبیا کی عبارت مذکورہ سے مقابل کرے کہ جناب اجتہاد مآب کی صداقت کی داد دے اگر کوئی شخص اس تحریر پر بھی مجتہد صاحب کی صداقت میں شبہہ نہ کرے تو خود اونکے والد ماجد کی زبان سے اونکی تکذیب ہم کرتے ہیں جناب مولوی سید دلدار علی صاحب قبلہ مواعظ حسینیہ میں فرماتے ہیں کہ سید مرتضی نے فرمایا ہے کہ تزویج ام کلثوم حضرت امیر کے اختیار سے نہیں ہوئی اور بہت سی احادیث اونون نے اس قول کے ثبوت میں بیان کیے ہیں اور جب کہ باختیار حضرت امیر کے نکاح کا ہونا ثابت نہیں ہوا تو یہ محل اشکال باقی نہ رہا چنانچہ بجنسہٖ کلام مواعظ حسینیہ کا کہ نقل کی ازالۃ الغین نے یہ ہی سید مرتضی گفتہ است کہ تزویج ام کلثوم باختیار حضرت امیر واقع نہ شدہ و احادیث بسیار موید قول خود ذکر کردہ وہرگاہ باختیار حضرت امیر واقع نشدہ محل اشکال نیست ان تحریرات سے صاف ظاہر ہی کہ بیچارہ سید مرتضی حضرت عمر کے نکاح کا منکر نہیں ہی بلکہ اسکا ہونا قطعی و یقینی جانتا ہی ہان اسکا ہونا بخوشی خاطر جناب امیر کے اور برضامندی اونکی بیان نہیں کرتا اور یہ امر آخر ہی اور انکار وقوع اصل واقعہ سے دوسرا امر ہی مگر قربان صداقت پر جناب قبلہ و کعبہ کے کہ ایسے دعوی کے کرنے میں جسکا غلط ہونا محتاج بیان نہیں ہی باین تقدس و اجتہاد کچھ لحاظ و خیال نفرمایا غرضکہ یہ قول مجتہد صاحب کا کہ سید مرتضی نے وقوع نکاح سے انکار کیا ہی خود سید مرتضی کی تحریر سے اور خود اونکے والد ماجد کی تقریر سے غلط ٹھہرا لیکن یہ قول اونکا کہ سوائے اونکے اور ون نے بھی انکار کیا ہی کسی قدر صحیح ہی چنانچہ منجملہ منکرین اس قصہ کے اگلے علما شیعہ میں سے ایک قطب الاقطاب راوندی مولف خرائج ہیں کہ اونہوں نے دعوی کیا ہی کہ اس نکاح کا ہونا پایہ ثبوت کو نہیں پہونچا چنانچہ اونکی قول کو جناب مجتہد صاحب قبلہ نے کتاب مواعظ حسینیہ میں نقل کیا ہی اور ترجمہ اوسکا یہ ہی جسکو ہم ازالۃ الغین سے نقل کرتے ہیں گفت عرض نمودم بخدمت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت صادق علیہ السلام کہ مخالفین بر ما حجت می آرند و میگویند کہ چرا علی دختر خود را بخلیفہ ثانی داد پس
حضرت صلوات اللہ علیہ کہ تکیہ کردہ نشستہ بود و مرد و بست نشستہ فرمودند کہ آیا چنین حرفہا می گویند
بدرستیکہ قومی کہ چنین زعم می کنند لا یہتدون سواء السبیل لیکن یہ دعوی قطب الاقطاب صاحب کا سراسر باطل
ہی اور بروایات آئمہ کرام نکاح کا ہونا ثابت ہی چنانچہ ہم اوسکو انکی کتب احادیث و فقہ اور کلام سی ثابت کرینگے

بقول التماس بولایۃ علی ابن ابیطالب ع

اب آپ حضرت مخاطب والاخطاب فی راگ فضائل عمری اور بکری کا بی تال و سُر گایا و بحمد اللہ جواب
ترکی بہ ترکی پایا اب آخر کلام مختل النظام مین خاص فضیلت عمری بعلاقہ سببی ثابت کیا چاہتے ہین تغافل اس سی کی اگر
بطور فرض محال مثل شرب البارد اسکا ثبوت بہی ہوجاوی تو اس سی شرف کیا ہی جب قرابت نسبی ابوطالب
وابولہب و دیگر کفار کی جناب رسالتمآب سے بکار آمد نہین ہی اور علاقہ سببی فرعون بنی اسرائیل سے
نکاح حضرت آسیہ بنت مزاحم جو بروایات اہلسنت پہوپہی حضرت موسی کی تہین فرعون کے لیے موجب
کسی فضیلت کا ہوتا تو اسیطرح علاقہ سببی فرعون آل محمد بنی ہاشم سی کیا فایدہ دیگا اس لیی کہ حدیث مین
وارد ہی کلیس ابن فرعون من الفراعنۃ و فرعون ہذہ الامۃ قلیس شبیرا ای قدر شبر کما فی النہایہ یعنی
درمیان مین اور فرعونون کے اور فرعون مین اس امت کے فرق نہین بالجملہ ایمان و صلاح و تقوی
اور چیز ہے کہ جس سی انتظام امور آخرت ہی اور علاقہ نسبی و سببی اور چیز ہے کہ بنظر ضرورت
انتظام امور دنیا ہی بنا بر مذاق اہلسنت تین بیٹیان پیغمبر کی تین کافرون یعنی ابو العاص اور عتبہ
عتیبہ ابنای ابولہب کو دی گئین حالانکہ اون کافرون کے لئے موجب کسی فضیلت کا نہین ہوا اگر
کوئی کہی کہ اوس وقت مین یہ جایز تہا بعد اوسکے بسبب نزول آیہ لا تنکحوا المشرکین منسوخ ہوگیا تو ہم
کہین گے کہ ہان مشرکین سی منسوخ ہوگیا نہ منافقین سی جو ظاہر مین مسلمان تہی اور بلا ضرورت شرعیہ
تو منسوخ ہوگیا مگر بضرورت شرعیہ بہی منسوخ ہوگیا اسکی لیی کسی آیت کسی حدیث کسی دلیل عقل سی ہمکو سند درکار ہی
اور جب اظہار کفر کہ اوس سی بڑہکر کوئی حرام ہوگا بضرورت شرعیہ جایز ہو جیساکہ سابق مین ہم بیان آیہ الا من اکرہ
وقلبہ مطمئن بالایمان مین تفاسیر اہلسنت مثل بیضاوی و امام رازی سی ثابت کرچکی تو بضرورت شرعیہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نکاح کفار سے بدرجہ اولی جائز ہوگا چہ جائی اینکہ نکاح مشرک سے نہو بلکہ ایک منافق سے جو مدعی الاسلام فی الظاہر
سے ہو اور یہی باعث سے ہمارے اکثر علمانے بنای جواب سنیان بحث نکاح ام کلثوم مین بفرض و تسلیم نکاح رکھی ہے
اگرچہ جواب حقیقی و سخن تحقیقی عدم ثبوت النکاح بلکہ ثبوت عدم النکاح با بنت فاطمہ علیہا السلام ہے طرفہ
یہ ہے کہ ہمارے حضرت مخاطب والاخطاب ابتدای بحث مین کس زور و شور سے دعوا کرتے ہین
کہ خاص بیٹی فاطمہ کی تھی اور بعد اسکے جو دلایل سقیم غیر مستقیم ذکر فرمائے کہین انمین نام تک
حضرت فاطمہ علیہا السلام کا نہین ہے بلکہ اگر کہین ہے بھی تو بنت علی ہے اور بعد اسکے معلوم
ہوگا کہ بنا اسکی یا علی الفرض و التسلیم ہے یا بسبب موافقت عامہ کے محمول بر تقیہ ہے یا بسبب
معارض مثل یا معارض اقوی یا مخالف مجمع علیہ ہونیکی مطروح یا محمول بر اشتباہ رواۃ ہے
بجہت اسکی کہ جسطرح عمر عاص نے درباره نکاح ام کلثوم بنت ابی بکر عمر خطاب سے گفتگو کی تھی جیسا کہ کتاب
کامل جزری مین ہے ویسا ہی جناب امیر نے بھی گفتگو کی لوگونکو باشتراک اسمی اشتباہ ہوا کہ شاید یہ
گفتگو اپنی ہی بیٹی کے بارہ مین ہے اس لیے بنت ابوبکر کو تعبیر بہ بنت علی کیا یا بسبب عدم شہرت اول کے
اور شہرت ثانی کے لوگ لفظ ام کلثوم سے بغلط بنت علی سمجھے یا مراد بنت مجازی ہے چونکہ ام کلثوم
بنت ابی بکر کو بعض لوگ ربیبہ جناب امیر کہتے ہین بایں معنی کہ وہ بھی مثل اپنی برادر حقیقی یا برادر علاتی
محمد بن ابی بکر کی تربیت جناب امیر مین تھی اور ربیب و ربیبہ کو ابن و بنت کنایت متعارف ہے
جیسے زینب اور رقیہ بنت رسول اللہ کہلاتی ہین حالانکہ وہ بنت حقیقی رسول اللہ نہ تھین بلکہ
یا بنت خدیجہ تھین یا بنت اخت خدیجہ تھین کہ جناب رسولخدا کی تربیت مین تھین ہر کیف دعوی
تو بڑی شد و مد سے فرماتے ہین مگر کوئی انجام کو نہین پہونچا کما ستنفتح عنقریب انشاء اللہ ایک امر
قابل تنبیہ حضرات اہل سنت کے یہ ہے کہ حضرت مخاطب نے انتہا کی بدزبانی اور بدلگامی
اور بے تہذیبی کو اس بحث مین صرف کیا ہے کہ ہر جگہ شیعون کو بیعقل و بیدین اور مذہب تشیع کو
لایق تنفر اور رفض و تجنب لکھا ہے بلکہ صفحہ ۱۳۱ سطر ۲۸ مین تو تشیع کو عین کفر و الحاد و زندقہ بنایا ہے اور
ہمکو بمقتضای ولقد امر علی اللئیم یسبنی فمضیت عنہ وقلت لا یعنینی کچھ اسکی شکایت نہین ہے مگر حیرت یہ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ پرانی پیشگوئی کے لیئے اپنی بھی ناک کاٹی ہی کہ حضرت خلیفہ ثانی کو بھی گالیان دین اور اونکا کفر و نفاق اور
ارتداد بلکہ صفحہ ۲۴۴ مین اونکا ولد الحرام بلکہ ولد الزنا ہونا ثابت کیا ہی مگر بہانہ یہ ہی کہ ہم زبان اہل التشیع
سے کہتے ہین اور اسی طرح اہل بیت معصومین کا بےحمیت اور بےغیرت اور بیحیا اور ذلیل اور رذیل ہونا
ثابت کیا ہی مگر حیلہ یہ ہی کہ ہم بقول شیعہ کہتے ہین حالانکہ یہ شیعون پر بہت بڑا بہتان و افترا ہے سبحانک
ہذا افک مبین ہرگز ہرگز یہ قول شیعہ نہین اور اگر ہماری حضرت اپنی غلط دانی اور غلط فہمی اور غلط اندیشی
سے لازم کسی قول کا سمجھے ہین تو کتاب مستطاب استقصا مین بتحقیق علمای محققین اہلسنت ثابت کیا گیا ہی کہ
لازم مذہب مذہب نہین ہی چہ جائی اینکہ لزوم بھی اوسکا بنا بر آپ ہی کے زعم باطل کے ہو جیسا کہ عنقریب
معلوم ہوگا بالجملہ فضیحتی اور رسوائی حضرت عمر کی اور حضرات ذوات مقدسات کی جو بمخاطب فی
زبان ہندی مین عوام کالانعام پر ظاہر کی دعوای مسلمانی کے ساتھ راست نہین ہو سکتی بلکہ بسبب

ہوا جب کفر ثابت کیا ہے دعوائے مسلمانی — نہ چھوٹی ہاتھ سے تسبیح زنار سلیمانے

اور اہل انصاف کے نزدیک اونکے لیئے سوائی سواد الوجہ فی الدارین کی کچھ نہ ملا دنیا مین سبکی
نزدیک بہ تجربیت و دہریت خارج از دائرہ اسلام کہلائی آخرت مین انشاء اللہ القہار فی الدرک
الاسفل من النار ہونگے ایک بات اور بھی قابل لحاظ ہی کہ شیعونکو انکار اس سے نہین ہی کہ کوئی ام کلثوم
نامی زوجہ عمر نہ تھی بلکہ ایک ام کلثوم بنت جرول خزاعی ایام جاہلیت سے زوجہ عمر بن الخطاب اور
عبید اللہ و زید بن عمر تھی جیسا کہ کتاب کامل ابن اثیر اور اصابہ فی معرفۃ الصحابہ اور تاریخ طبری اور
اسماء الرجال مشکوۃ شیخ عبد الحق دہلوی اور ازالۃ الخفا سے ثابت ہی دوسرے ام کلثوم بنت
عقبہ بن ابی معیط بھی زوجہ عمر تھی جیسا کہ تفسیر فخر رازی مین ہی کہ بعد صلح حدیبیہ نکاح عمر مین آئی تیسری
ام کلثوم بنت ابی بکر ہی اور عمر کا خطبۃ النکاح کرنا اوس سے تاریخ کامل ابن اثیر جزری اور کتاب
اسماء الرجال اور دیگر کتب سے ثابت ہی بلکہ بعض کتب مثل کتاب ابو المحاسن جرجانی و صواعق محرقہ
وغیرہ سے اوسکا منکوحہ عمر ہونا بھی بعد الانکار و الاصرار لوگون نے لکھا ہی اور رجال مشکوۃ شیخ عبد الحق
مین اسطرح ہی کہ بعد مرنے ابوبکر کے ایک لڑکی زوجہ ابوبکر سے پیدا ہوئی عائشہ نے اوسکا نام

چند ام کلثوم منکوحہ و مخطوبہ عمر بیان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ام کلثوم رکھا عمر نے اوس سی درخواست نکاح کی تو ام کلثوم نے انکار کیا اور عائشہ سی کہا کہ تم جانتی ہو کہ عمر تند خو غلیظ ہی یعنی نہایت بد مزاج اور کج خلق ہی واللہ اگر نکاح میرا اوس سی کیا تو مین قبر رسول پہ جا کے فریاد کرونگی انتہی محصلاً بقدر الحاجۃ بالجملہ ان ام کلثومون کے حالات از راہ اولاد اور از راہ مہر اور از راہ سن اور از راہ انکار من النکاح اولاً اور اقرار بمجبوری بعد الاصرار ثانیاً اور یان کذابین اہلسنت نی طرف ام کلثوم بنت حضرت فاطمہ ع کے منسوب کیئی بعضون نی باشتباہ بشارکت اسمی اور بعضون نے بعمد بغرض فاسد و کاسد اثبات فضیلت عمری اور توہین و تحقیر جناب مرتضوی اور اظہار مجبوریت و مقہوریت آنحضرت کے باضافہ لغویات چند مثل بوس و کنار و کشف ساق اجنبیہ کا انتساب کیا مگر عجب قدرت خدا ہی کہ ایسی جھوٹی روایتین نہین کہ جس سی جناب امیر علیہ السلام کا کچھہ نہ بگڑا اسلیئے کہ غایۃ الامر یہ ہی کہ اونکی مظلومیت ثابت ہوئی اور مردان خدا کے لیئے مظلومیت مایہ افتخار ہی خود جناب امیر ع جواب مکتوب معاویہ مین فرماتے ہین لا غضاضۃ للمرء المسلم فی ان یکون مظلوماً یعنی مرد مسلم کے لیئے مظلوم ہونے مین کوئی برائی نہین ہی اور مظلومونکی گو ہتک حرمت ظاہر مین ہو مگر حقیقت مین اونکی عزت و حرمت دنیا و آخرت مین باضعاف مضاعف ہوجاتی ہی دیکھیئے کربلا مین جناب سید الشہدا روحی لہ الفدا کی کیسی ہتک حرمت کی گئی کہ بنات رسول اللہ بلکہ خود انہین حضرت ام کلثوم کے شانون مین رسن ظلم و ستم بندھے مگر خدا نے اونکو دنیا مین نظر ہر مومن و کافر مین کیسا معزز و مکرم و محترم کیا اور یزید کے گلے مین طوق لعنت تا قیامت ڈالا اور آخرت مین اونکی علو درجات اور اسکی شدت عقوبات کی انتہا نہین ہی **قولہ** یہ بات از روی کتب معتبرہ شیعہ و اہلسنت کے ثابت ہی **اقول** اگر کتب اہلسنت سے باحادیث مکذوبہ موضوعہ مجعولہ ثابت ہی تو ہوا کری شیعہ کو اوس سی کیا مطلب کتب اہلسنت کا ذکر مقام مناظرہ شیعہ مین قدیم حماقت جناب شاہ صاحب اور اونکی والد ماجد کی ہی کما لا یخفی علی الناظرین اکثر مقامات التحفہ المسروقہ و ازالۃ الخفا علاوہ اسکے کتب معتبرہ اہلسنت مین صحاح ستہ سی بڑھکر کوئی کتاب معتبر نہین ہی اونمین کہین اسکا ذکر نہین ہی اور اہلسنت متفق ہین اسپر کہ جو حدیث صحیحین یعنی مسلم و بخاری مین نہ ہو وہ قابل اعتبار نہین بلکہ اسی باعث سی حدیث صحیح عند

خلاف روایات اہلسنت در باب نکاح ام کلثوم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

غیر معتبر ہو گئی کیونکہ صحیحین میں نہیں ہی گو صحاح دیگر میں ہو تو ہوا کرے پھر تعجب ہی کہ حدیث نکاح ام کلثوم جو کسی میں صحاح ستہ
سے نہیں ہی کیونکر معتبر ہو گئی یہ ایک بات ہی دوسری یہ کہ جن روایات نکاح کی تصحیح متعصبین اہلسنت
نے کی ہی اونہیں کے علمائی رجال اونکی راویوں کو کذاب او شیطان اور دجال کہتی ہین پھر شیاطین اور
دجالین کی روایتین کیونکر معتبر ہونگی تیسری یہ کہ انہین روایات جبر و اکراہ میں کچھ مضامین واہیہ قبیحہ
مستہجنہ ایسے ہین مثل ضم الصدر و التقبیل و کشف الساق و المنبر کہ جسکے معتبرین علمائی اہل سنت
امثال سبط ابن جوزی علانیہ تکذیب کرتے ہین پھر اون روایتون میں آدھا سچ اور آدھا جھوٹ کیونکر
ہونیکی کیا معنی کہ یک بام و دو ہوا و خواب نیمہ راست و نیمہ دروغ نہین ہوتا جیسی تفصیل کل ذالک
عنقریب چوتھی اختلاف و اضطراب ان احادیث کا باہم کہ ایک دوسری کی مکذب ہی پوری
دلیل کذب اصل خبر کی ہی کسی میں ہی کہ جناب امیر نے بعد الانکار و عند الاصرار خود نکاح کر دیا کسی میں ہی
کہ نہین عباس کے سمجھانے سے اونہین کو متکفل اسکا کر دیا کسی میں ہی کہ صغیر السن تھین اور کوئی اولاد
ہونے نہین پائی کہ حضرت عمر اپنی منتہ کو سدھارے کسی میں ہی کہ نہین ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی
کسی میں ہی کہ بعد عمر عہد معاویہ مین مرین اور امام حسین نے اونپر نماز پڑھی کسی میں ہی کہ نہین عمر کے
ساتھ ہی شہید ہین مرین و لا تعقب لہا کسی میں ہی کہ بعد امام حسین ایک زمانہ دراز تک زندہ
رہین کسی میں ہی کہ بعد عمر نکاح اونکا محمد بن جعفر سے ہوا کسی میں ہی کہ عون بن جعفر سے ہوا کسی مین ہے کہ
عبد اللہ بن جعفر سے ہوا مہر میں بھی بڑا اختلاف ہی کسی میں چالیس ہزار کسی میں کم الغرض جس بات میں
اسقدر اختلاف ہوا کوئی عاقل اوسکو خبر معتبر کہیگا یا گوزشتر و خر کہیگا شاہ صاحب تحفہ مسروقہ مین
اختلاف و اضطراب روایات کو مانع عمل بالبداہۃ العقلیہ فرماتی ہین پس ضروری کہ حصول علم و یقین
کو بھی بالبداہۃ العقلیہ مانع ہو پھر مقام دیگر میں فرماتی ہین کہ تعدد رواۃ چون باین رنگ باشد کہ ہریکے
قصہ واحد جدا روایت کند مخالف دیگر باشد قادح صحت خبر میشود و نہ مفید شہرت انتہی روایات
کتب اہلسنت کا تو یہ حال ہی باقی رہی کتب شیعہ پس اون میں کچھ اقوال ایسی ہین کہ ام کلثوم سے نکاح
جبر و اکراہ سے نہ بخوشی خاطر دلالت کرتی ہین اور روایات صحیح اہل سنت کے مطابق اور موافق ہین کیونکہ وہ بھی

Presented by: Rana Jabir Abbas

نکاح بجبر و اکراہ پر دلالت صریحی رکھتی ہین اور ان روایات کو صاحب استغاثہ نے مجمع علیہ محدثین
اہلسنت لکھا ہے پس جو ہماری روایتین مطابق روایات اہل سنت ہین ہماری علما اوسکی تصدیق اور
تصحیح نہین کرتے بلکہ اونکی ضعیف اور مجہول السند ہونیکی تصریح کرتے ہین اور بسبب مخالفت اجماع و موافقت
عامہ کے اوسکو مطروح یا ماوّل یا محمول بر تقیہ کرتے ہین اسلیے کہ خود آئمہ علیہم السلام نے فرمایا ہی کہ جو
حدیث کہ موافق سنیوں کی ہو اوسکو چھوڑ دو اور جو مخالف اونکے ہو اوسپر عمل کرو اسلیے کہ وہ حق پر ہین
اور راستی اونکی خلاف مین ہی اور کچھ حدیثین کتب شیعہ مین ایسی ہین جو صاف دلالت کرتے ہین
اوپر انکار اہلبیت کے اس نکاح سی اور صاف تصریح ہی کہ جو لوگ مدعی نکاح ہین وہ کذاب اور گمراہ ہین
اور یہی حدیثین معمول بہ اور مجمع علیہ ہماری اصحاب کی ہین پس یہی قابل تصدیق و تصحیح ہین کہ خود آئمہ کرام
نے فرمایا ہے کہ جو حدیث مجمع علیہ تیری اصحاب کی ہو اوسکو لے اسلیئے کہ مجمع علیہ مین شک نہین ہی
اسی سبب سی ہماری کل علما نے اس نکاح سے انکار کیا ہی مگر بعضوں نے بفرض تسلیم روایات
قسم اول بھی جوابات شافی دیئے ہین اور شیعوں کا بلکہ اہلبیت کا منکر ہونا اس نکاح سے
کتب اہلسنت سے بھی ثابت ہی چنانچہ صاحب صواعق لکھتا ہی کہ تعجب ہی اس زمانے کے بعض
اہلبیت سی کہ انکار اس نکاح سی کرتے ہین اور باعث انکار اونکی جہالت ہی کہ جہل روافض اونکی
عقلوں پر غالب آیا ہی اور بتقلید روافض اس حکایت تزویج کو جھوٹا سمجھی ہین اور یہی صاحب انسان العیون مین فرماتے
ہین کہ نور الدین سمہودی لکھتا ہی کہ مجھکو تعجب ہی روافض سی کہ روایات اہلبیت کو جو اس نکاح پر دلالت کرتے ہین
ہرگز نہین سنتی اور جو روایتین نقیض ان روایتوں کی ہین کہ جسکو چند ابلیسوں اور دجالوں نے بنایا ہے اوسپر عمل
کرتے ہین یعنی اس نکاح سی انکار کرتے ہین انتہی بالجملہ ان عبارتوں سی ثابت ہوا کہ روایتین انکار اہلبیتؑ کی شیعوں کی بیان
ہین اور شیعہ اوسی پر عمل کرتی ہین گو اہلسنت اونکی راویوں کو ابلیس و دجال کہین تو کچھ مضائقہ نہین ہی ابلیس و دجال کی کہنی کا
شیعہ کچھ برا نہین مانتے اسلیے کہ خود اہلسنت اپنی بڑی بڑی پیرونکو دجال و کذاب وغیرہ سی ملقب کرتی ہین شیعہ تو
اونکی نزدیک پیران پیر بلکہ کل پیران ہی پیر بالخصوص حضرات ثلثہ خصوصاً ثالث الثلثہ کو وہ کہتی ہین جو ہزار دجال اور ہزار
ابلیس کہتی ہی تو بیشک یہ سبب کا سننا اونکی جگر کو خون اور چونہ در چون کرتا ہی کہ جس سی ہر سنی چڑتا ہی اور ہزار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چون وچرا کرکے چون چون کرتا ہی الحاصل جب دو حدیثین متناقض و معارض یکدیگر ہوتی ہین تو اقوی پر
عمل کرتے ہین اور اقوی ہماری نزدیک بحبت رواۃ اور بحبت مجمع علیہ ہونیکی اور بحبت مخالفت عامہ
کے وہی روایات انکار ہین پس اگر معارض کو ہم اقوی نہ کہین تو لا اقل مساوی کہین گے جب بھی حکم
اذا تعارضا تساقطا بموجب حکم مولوی صاحب کے جاری ہوگا اور قاعدہ اصولیہ الاصل فی الحوادث العدم
دلالت اوپر عدم ثبوت کے کریگا بہر کیف کسی حدیث مین ولو کان ضعیفا ثبت فاطمہ نہین ہی اور مبحوث عنہ
درمیان ہماری اور اہلسنت کے یہی ہی **قولہ** خاص بیٹی حضرت فاطمہ علیہا السلام کی تہین **اقول**
بموجب آپکے ارشاد لغویت بنیاد کے ہم یہ تو سمجھے کہ عام بیٹی فاطمہ ع کی نہ تہین بلکہ خاص بیٹی حضرت فاطمہ ع
کی تہین لیکن جو دلایل آپنے ذکر فرمائے اُنمین تو کہین نہ فاطمہ ہی نہ فاطمہ کے بیٹی کا ذکر ہی ہم خاص
بیٹی کہان سے سمجھین دعوی تو اسقدر مدلل کیا مگر دلیل ندارد اب ہم کہتے ہین کہ آپکا دعوی محض
غلط ہے ہرگز خاص بیٹی حضرت فاطمہ ع کی نہ تہین دلیل تحقیقی اسپر ہمارے لیے احادیث آیمہ کرام علیہم السلام
ہین کہ اونمین ہین سی حدیث جعفر صادق علیہ السلام کی ہی کہ فرمایا کہ جو لوگ ایسا کہتی ہین وہ در غلط
ہین اور راہ راستی سی کج ہین جیسا کہ خود مخاطب فی قطب الدین راوندی علیہ الرحمہ سی اسی قول کے آخر مین
نقل فرمایا ہے اور یہ روایتین مجمع علیہ ہماری اصحاب کے ہین اور مخالف عامہ ہین پس واجب العمل
ہونگے اور جو روایت اسکے مخالف ہوگی تو بسبب مجہول السند ہونیکے اور خلاف مجمع علیہ
ہونیکے اور موافقت عامہ کی یا مطروح یا محمول علی التقیہ یا ماول ہے اور دلیل الزامی ہماری
اولا قول شاہ عبد العزیز دہلوی تحفہ مسروقہ مین ہی کہ وہ فرماتے ہین کہ یہ متواترات سے ہے کہ
زید بن عمر ایک خانہ جنگی مین قتل ہوا اور اوسکی مان ام کلثوم بھی اوسکی ساتھ ہی مری اور اوسپر عبد اللہ
بن عمر اور امام حسین ع نے ملکر نماز جنازہ پڑہی اور مولوی صاحب بھی تواتر کے مدعی ہین اور عہد
معاویہ کا یہ واقعہ فرماتے ہین اب بندہ کہتا ہی کہ یہ بھی متواترات سے ہے کہ جو خاص بیٹی فاطمہ
کی ہمراہ امام حسین ع کی تہین وہ معرکہ کربلا مین موجود تہین اور آپ کے علما نے اونہین کی زبانی
مرثیہ مدینتہ جدنا لا تقبلینا فبالحسرات والاحزان جئنا نقل کیا ہے اسپر کل اہل تواریخ کا اتفاق ہے

دلیل تحقیقی بر عدم النکاح

دلیل الزامی بر عدم النکاح

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مثل روضۃ الشہدا اور روضۃ الصفا و حبیب السیر و مقتل ابو مخنف و مشہد ابو اسحاق
وغیرہ کے بیانات کہ تحریر الشہادتین سلامت اللہ شرح سر الشہادتین
شاہ جی دہلوی مین بھی مکالمات ام کلثوم با ابن زیاد علیہ و با یزید پلید موجود ہین پس ان دونو خبرہائی
متواتر سے ثابت ہوا کہ وہ ام کلثوم جسکا بیٹا زید بن عمر تھا خاص بیٹی فاطمہ کی نہ تھین اور خود تمہاری
علمائی تصریح اسپر ہے کہ زید بیٹا ام کلثوم بنت جرول خزاعی کا تھا و قدمر ثانیاً دلیل
اسپر وہ ہے جو بعض فضلائی کرام اعلی اللہ مقامہ سے فوار المقام نے ایک رسالہ مین لکھی ہے اور وہ
مستند و متین شیعین صحاح کتب معتبرہ اہل سنت مثل صواعق محرقہ وغیرہ سے ہین کہ اون سب روایات سے
صغر سنی ام کلثوم منقولہ عمر ثابت ہے بلکہ بعض مین سن چار برس کا یا درمیان چار یا پانچ برس کے ہے
اور راوی یہ بھی ہین ہے کہ سن شریف حضرت عمر وقت خطبہ یعنی درخواست نکاح ساٹھ برس کا تھا
منہا فی الصواعق قال صح عن عمر انہ خطب ام کلثوم من علی فاعتل بصغرہا و بانہ اعدہا لابن اخیہ جعفر فقال
ما اردت الباہ ولکن سمعت رسول اللہ یقول کل سبب و نسب ینقطع یوم القیامۃ ما خلا سببی و نسبی
یعنی حدیث صحیح مین آیا ہے کہ عمر نے درخواست ام کلثوم کی علی سے پس عذر کیا انھون نے صغر سن
کا اور یہ بھی عذر کیا کہ مقرر کی ہے مین نے اسکی نسبت اپنے بھتیجے ابن جعفر سے پس کہا عمر نے کہ
مین خواہش کی راہ سے نہین چاہتا مگر مین نے سنا ہے رسول خدا سے کہ ہر سبب و نسب منقطع ہے
روز قیامت سوائی میرے سبب و نسب کے اور کتاب ذخایر العقبی مین ہی فاعتل علی وقال انہا صغیرۃ
فقال عمر لا واللہ ما ذلک بک ولکن اردت منعی یعنی عمر نے درخواست ام کلثوم کی پس آئے علی اور کہا کہ
وہ صغیرہ ہے پس کہا عمر نے نہین قسم خدا کی ایسا نہین ہے بلکہ اس حیلہ سے تم چاہتے ہو کہ مجھکو باز رکھو
اس نکاح سی اور عسقلانی شارح صحیح بخاری سی منقول ہے ان علیا لما ابی عن نکاح ابنتہ بعمر واعتذر
بصغرہا فلم یقبل منہ ذلک العذر حتی الجأ الی ان یریہا ایاہ فارسلہا الیہ فلما راہا عمر اخذہا و ضمہا الیہ وقبلہا یعنی
ہرگاہ انکار کیا علی نے نکاح سی اپنی بیٹی کے عمر سے اور عذر کیا صغر سن کا تو عمر نے اسکو قبول نہ کیا اور ملجا
اور مضطر کیا علی کو اسپر کہ انکو دکھادی پس علی نے اوسکو عمر کے پاس بھیجا پس عمر نے اوسکو لیکر اپنی چھاتی سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لگایا اور اوسکے بوسے لیے اور ابن البر نے استیعاب مین لکھا ہے خطب عمر الی علی فقال انہا صغیرۃ الی ان قال
فوضع یدہ علی ساقہا فکشفہا فقالت اتفعل ہذا لولا انک امیر المومنین لکسرت انفک ثم خرجت یعنی عمر نے خواستگاری
ام کلثوم کی اور علی نے کہا کہ وہ صغیرہ ہی یہانتک کہ جب علی نے اوسکو بھیجا تو عمر نے کشف ساق اوسکا کیا پس
کہا اوسنے کہ یہ کیا کرتا ہے اگر تو امیر المومنین نہوتا تو مین تیری ناک توڑ ڈالتی بعد اسکے عمر کے پاس سے وہ
فوراً چلے گئی پھر وہی صاحب استیعاب دوسری طرح سے روایت کرتا ہے ان عمر ابن خطاب خطب الی
علی ابنتہ ام کلثوم فذکر لہ صغرہا فقیل انہ ردک فعاودہ الی ان قال فارسلہا فکشفت عن ساقہا فقالت لہ لولا انک
امیر المومنین للطمت عینیک یعنی خواستگاری ام کلثوم عمر نے کی پس علی نے اوسکا صغر سن بیان کیا پس لوگون
نے عمر سے کہا کہ علی نے بہانہ سے تیری بات رد کی پس پھر کہا عمر نے یہانتک کہ کہتا ہے کہ جب علی نے اوسکو
بھیجا تو عمر نے کشف ساقین کیا پس کہا اوس لڑکی نے کہ اگر تو امیر المومنین نہوتا تو وہ طمانچہ مارتی کہ تیری دونو
آنکھیں پھوٹ جاتین اور انہیں مضامین سے کہ اوپر مثبت استیعاب اور اصابہ ہی خود مولوی صاحب ازالۃ الغین
مین ناقل ہین اور اوسکا انکار نہین فرماتے بلکہ کشف ساقین و حق ضم الصدر والتقبیل مین عذر صغر سنی ثابت
کرتے ہین اور حضرت عمر کی قسم کو واللہ ما ذالک بک ولکن اردت منعی کو جھوٹھا ٹھہراتے ہین اور کتاب المودۃ
سے یون منقول ہی ان عمر بن الخطاب لما خطب ام کلثوم واعتذر علی بصغرہا الی ان قال وہی بنت اربع سنین او ما بین
الاربع والخمس وعمر ستین سنین فاجلسہا عمر الی جنبہ فرفع میزرہا ومسح یدہ علی راسہا وحسر ساقہا فرفعت یدہا
وکادت ان تلطمہ فقالت ولولا انت امیر المومنین للطمت خدک یعنی عمر نے خواستگاری ام کلثوم کی اور علی نے عذر
صغر سن کیا یہانتک کہ کہا کہ وہ چار برس کی تھی یا چار و پانچ کے درمیان مین تھی اور عمر کا سن ساٹھ برس کا
تہا پس عمر نے اوسکو اپنی پہلو مین بٹھایا اور اوسکی چادر کو اوٹھایا اور سر پہ ہاتھ پھیرا پس کشف ساق کیا پس
اوسنے ہاتھ اوٹھایا اور قریب تھا کہ طمانچہ مارے اور کہا کہ اگر تو امیر المومنین نہوتا تو تیرے منہ پر
طمانچہ مارتی انتہی اور تذکرہ خواص الامہ سبط ابن جوزی کی (۱۱) باب مین ہی ان ام کلثوم خطبہا عمر بن الخطاب
فی خلافتہ فامتنع علی من تزویجہا وقال ہی صغیرۃ وانی ارصدہا لابن اخی جعفر فشق ذالک علی عمر فقال العباس
زوجہا منہ فقد بلغنی عنہ کلام فزوجہ ایاہا یعنی ام کلثوم کی درخواست کی عمر نے اپنی عہد خلافت مین پس علی نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انکار کیا اوسکی تزویج سے اور کہا کہ صغیرہ ہی اور مین نے اپنی بھتیجی کے لیئے اوسکو رکھا ہے پس شاق ہوا یہ انکار علی عمر پر پس کہا عباس
نے علی سے کہ عمر سے تزویج کر دو اوسکو اسلیئے کہ عمر نے اس باب مین جو بات کہی ہی وسکی خبر مجھکو پہونچی ہی یعنی ایک فساد عظیم ہوگا اگر تزویج
نہوگی آخر علی نے تزویج ام کلثوم کر دی انتہی اور جناب امیر کا انکار اور عباس کا سمجھا کر نکاح کر دینا ذخائر عقبی مین بھی ہی بلکہ
اوسمین مشورہ لینا آنحضرت کا اس باب مین امام حسن اور عقیل اور عباس سے بھی ہی اور عقیل کا اس نکاح پر راضی نہونا اور جناب امیر
کو سختی جواب دینا بھی مذکور ہی اور صواعق محرقہ مین امام حسین کا بھی انکار مثل انکار عقیل وقت مشورہ مذکور ہی الغرض ان
روایتون سے اور اسکی امثال سے کہ اہل سنت راوی اوسکے ہین اور شیعونکی نزدیک یہ کل افترات محضہ مین ثابت
ہی کہ مخدرہ کی عمر چار سالہ یا پنج سالہ تھی اور حضرت عمر شصت سالہ تھی اور ہدایۃ السعداء دولت آبادی سے بھی ثابت
ہی کہ درخواست عمر سن شصت سالگی مین تھی اور دیگر کتب معتبرۂ اہلسنت مثل استیعاب وغیرہ سے ثابت ہی کہ عمر سنہ [illegible] ہجری
مین ساٹھ برس کے تھے اور سنہ تیئیس ہجری مین وفات پائی اور بیچارے بازی حیات کو ملک الموت سے
ہاتھون ہارے اور معرفت شجاع الدین ابو لولو اپنی مقر کو سدھارے اور اسماء الرجال مین ہی قتل عمر لاربع بقین
ذیحجہ سنہ ثلث وعشرین ولہ من العمر ثلاث وستون سنۃ یعنی قتل ہوئی عمر ذیحجہ مین کہ چار دن ماہ مذکورہ مین باقی رہے تھے
سنہ تیئیس ہجری مین اور اوس وقت عمر تریسٹھ برس کی تھی تو سنہ بیس ہجری مین عمر صاحب ساٹھ برس کی ہوئی اور یہ امر بھی اتفاقی ہے
کہ اوایل سنہ گیارہ ہجری مین وفات جناب رسالتمآب اور اوسی سنہ مین وفات جناب سیدہ صلوات اللہ علیہما ہی اور
یہ بھی اتفاقی ہی کہ آخر اولاد جناب سیدہ حضرت محسن تھے کہ حسب اعتقاد بعض اہلسنت مثل نظام وغیرہ شہادت اون معصوم
کی ہنگام کارروائی خلافت ابوبکر ہوئی جسکی صدمہ سے جناب سیدہ نے وفات پائی جیسا کہ ملا معین اپنی سیر مین لکھتے ہین
بہرکیف بنا براسکی ضرور ہے کہ ولادت حضرت ام کلثوم بنت فاطمہ کہ حسب روایات سنیہ قبل ولادت رقیہ ہی سنہ سات
یا آٹھ ہجری مین ہو اور بیس ہجری تک کہ سنہ خطبہ عمر ہے تیرہ یا چودہ برس ہوتی ہین اور اس سن کی لڑکی خصوصا ہاشمیات
مین صغیر السن نہین ہو سکتی اور شارح مواقف نے نام ام کلثوم کا بھی مثل علی اور حسنین کے گواہان فدک مین
لکھا ہے ہرچند حسنین اور ام کلثوم کی گواہی بسبب فرعیت کے رد کی ہے مگر اتنا تو ثابت ہوا کہ ام کلثوم
لایق ادائی شہادت تھین اور اسی طرح محدثین معتبرین اہل سنت مثل محمد بن عبد بن احمد مقدسی اور شمس الدین محمد
بن محمد خزری وغیرہ جناب سیدہ سے بسلسلہ حضرت ام کلثوم روایت کرتے ہین جیسا کہ اسنی المطالب مین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

مذکور ہی چنانچہ آخر سلسلہ روایت مین ہی عن ام کلثوم بنت فاطمہ بنت النبی عن فاطمہ بنت رسول اللہ چنانچہ تفصیل اسکی عبقات الانوار مین ہی اس سی بھی ثابت ہوا کہ حضرت ام کلثوم وقت وفات جناب سیدہ قابل تحمل روایت نہین پس لاقل کہ پانچ برس کی ہون اسلیئے کہ اس سی کم عمر ین ادای شہادت اور تحمل روایت علمائی اہل سنت جائز نہین کہتی اور سنہ بلوغ تک کہ ۱۵ برس کی ہوئین پس چار اور پانچ برس کسی طرح جمع نہین ہوسکتی بنا بر اسکے قطعاً و حتماً و یقیناً و جزماً ثابت ہوا کہ ہر گز خاص بیٹی فاطمہ کے مخطوبہ و منکوحہ عمر نہ تھین اور جب بمضمون خاص بیٹی ہونیکا کہ نمبر اول کا دعوای مخاطب تھا باطل ہو گیا تو اور دعوون کا خدا حافظ ہے مخفی نرہے کہ جسطرح سے ان احادیث کو دلالت ہی سپر کہ ام کلثوم مخطوبہ عمر خاص بیٹی فاطمہ کی نہ تھین اوسی طرح دلالت ہے اسپر بھی کہ یہ تزویج جسکے اہلسنت مدعی ہین بخوشی خاطر جناب امیر نتھی بلکہ جناب امیر کو اس سی انکار رہتا تھا چنانچہ فقرہ فاعتل بصغرہا و اعتذر بصغرہا و انہ اعدہا لابن اخیہ ای عن نکاح ابنتہ و فامتنع علی من تزویجہا و لم یقبل منہ ذلک العذر و ما ذلک بک و لکن اروت منعی و قال العباس زوجہا فقد بلغنی منہ کلام یعنے عذر کیا صغر سن کا اور عذر کیا منسوب کرنیکا اپنی بھتیجی سی اور نتھا کہ عذر اونکا مقبول ہوا اور کہا عمر نے کہ یہ عذر جھوٹھا ہی اصلی باز رہنی کے نکاح سی اور انکار کیا علی نے اپنی بیٹی کی نکاح سی اور بار رہی تزویج سی یہانتک کہ عباس نے کہا کہ تزویج کر دو ورنہ فساد عظیم ہوگا تب بمجبوری تزویج ہوئی اس بات کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ جوابات تسلیمی و فرضی مین بکار آمد ہی اور جبکہ دعوی خاص بیٹی فاطمہ کے ہونیکا ان احادیث صغر سنی سی باطل ہو گیا تو اب مین بعض مؤیدات و تنبیہات و شواہد دیگر کا ذکر کرتا ہون جو ہونے پر اس عقد کے دلالت کرتی ہین ایک یہ کہ خود مصنفین اہل سنت ایسی روایتون کا جس سی ثبوت فسق و فجور و جبر و ظلم حضرت عمر سے انکار کرتے ہین اور راویان روایات کو کاذب سمجھتی ہین چنانچہ سبط ابن جوزی تذکرہ خواص الامہ باب ۱۱ مین فرماتے ہین و ذکر جدی فی کتاب المنتظم ان علیا بعثہا الی عمر وان عمر کشف ساقہا و لمسہا بیدہ قلت ہذا قبیح و اللہ لو کانت امۃ لما فعل بہا ہذا باجماع المسلمین لا یجوز لمس الاجنبیۃ فکیف ینسب الی عمر مثل ہذا محصل یہی کہ بعد روایت لمس و کشف ساق فرماتی ہین خدا کی قسم یہ امر بہت ہی قبیح ہی کیونکہ اگر کوئی لونڈی ہوتی تو اوسکے ساتھ بھی حضرت عمر ایسا نکرتے چہ جائی اہلیہ خاندان رسالت

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے ساتھ ایسا کرین اس لئے کہ زن اجنبیہ کے بدن کو چھونا باجماع مسلمانان حرام ہے پس کیونکر ایسے امور کی نسبت کیجا سکتی ہی طرف خلیفہ صاحب کے انتہی اور ظاہر ہے کہ مدار اثبات نکاح تحقیقاً اہلسنت کی نزدیک ایسی ہی احادیث واہیہ باطلہ پر ہے اور جب وہ خلاف عقل و رباطل و کاذب ہوئین تو ثبوت نکاح کہان سے ہوگا دوسری یہ کہ جو لوگ فضائل جعلیہ بکریہ و عمریہ کی باحادیث کاذبہ ظاہر کرنیوالے اور فضائل واقعیہ جناب امیر کے چھپانے والے ہین یعنی اصحاب صحاح ستہ اگر یہ عقد ہوا ہوتا تو اوسکو سرسبد فضائل عمری کرتے یعنی صحاح صحیحین والے کہ اونکو چھپانا ہین فضائل علویہ اظہار فضائل بکریہ و عمریہ مین یہ تعصب ہی کہ حدیث غدیر ایسی صحیح اور متواتر خبر کو یعنی من کنت مولاہ کو کھا گئے ہر چند اور صحیحون مین موجود ہی لیکن حدیث نکاح ام کلثوم کو کسی صحیح والے نے صحاح ستہ سی نہین لکھا اور علمای اہلسنت نے کہا ہے کہ جو حدیث صحاح ستہ مین نہین ہی وہ قابل اعتبار نہین بلکہ اگر صحیحین مین نہین تو قابل اعتبار نہین اسی سی حدیث غدیر غیر معتبر ہوگئی تیسری کل احادیث نکاح ام کلثوم کے راویون کو گو متعصبین موثق کہین مگر علماء رجال اونکو کذاب اور مفتری اور دجال کہتی ہین چنانچہ اول او اقدم رواۃ زبیر بن بکار ہی کہ میزان الاعتدال ذہبی مین اسکو منکر الحدیث اور وضاع لکھا ہی اور ابن حجر عسقلانی نے بھی اسکی روایت کی تکذیب کی ہی اور منجملہ رواۃ سفیان ہی کہ شرح الشرح نخبۃ الفکر ملا علی قاری مین اوسکو مدلسین مین لکھا ہی کہ تدلیس ابلیسی کرتا تھا اور عبدالرحمن بن زید ہی کہ جسکو ذہبی زبان بھی سی لیس بشئی کہا ہی یعنی وہ کوئی چیز نہین ہی اور ابن اسحاق ہی جسکے بارہ مین علامہ ذہبی نے کہا ہے کہ سلیمان تیمی نے اوسکو کذاب اور امام مالک نے اوسکو دجال کہا ہی بالجملہ حال رواۃ رجوع کتب رجال اہلسنت سی ظاہر ہے پس اس خبر کذابین کا موضوع اور کاذب اور باطل ہونا دلیل بطلان نکاح ہے قولہ اس امر کے ثبوت سے چند فایدے ظاہر ہوتے ہین اقول ثبت العرش ثم النقش فایدے کسی شئی کے بعد ثبوت اوسکے ہوتے ہین اور وہ گو تصور مین مقدم ہو مگر وجود خارجی مین موخر ہی آپنے موخر کو مقدم کیون کیا مناسب تھا کہ اوسکو اپنی تصور باطل ہی مین ہانی دیتی پہلے ثبوت ہاتیرتب علیہ الفایدہ کرتے تب فایدون کی طرف آتے کچھ فایدہ ہوتا ورنہ ابھی تو محض بیفایدہ ہی مگر ہم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرمایئے کہ روز خلافت خلیفہ اول سے ہماری یہی عادت جاری ہے کہ ہم مقدم کو موخر اور موخر کو مقدم کر دیا
کرتے ہین اسی سے تو علیؑ کو خلیفہ چہارم بنایا ہے **قولہ** اول اس نکاح سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ باہم حضرت
علیؑ اور حضرت عمر فاروق کے کچھ عداوت نتھی **اقول** بفرض وقوع نکاح اسی قیاس پر ہم کہہ سکتے ہین کہ
درمیان رسول پروردگار اور کفار نابکار کے کچھ عداوت نتھی بلکہ نہایت دوستی تھی اگر دوستی نہوتی تو
حضرت پیغمبر اپنی بیٹیون کا وہ بھی وہ بیٹیان کہ جو اہلسنت کے نزدیک خاص صلب رسول اور حضرت خدیجہ
مادر بتول کے بطن سے تھین نکاح ابی العاص بن ربیع و عتبہ و عتیبہ ابنا ابولہب کے ساتھ نہ کرتے
اور اپنے دشمنونکو خاندان مین نہ لیتے اگر فرمایئے کہ اسوقت دشمنونکو خاندان مین لینا بلا ضرورت
جایز تھا تو ہم کہین گے کہ جب اسوقت دشمنان ظاہر کو بلا ضرورت خاندان مین لینا جایز تھا تو اسوقت
مین دشمن باطنی یعنی ایک منافق کو بضرورت داعیہ خاندان مین لینا بدرجہ اولے جایز تھا ومن جاز
ذلک و انکر ہذا فعلیہ البیان تعجب ہے کہ حضرات اہلسنت خود اقرار کرتے ہین کہ درمیان عمر کے اور درمیان امثال
واقران عمر کے انقباض خاطر تھا اور ہرگز صفا فات نہ تھے اسی سبب سے طلحہ و زبیر و علی خلافت عمری پر راضی
نہ تھی جیسا کہ کنز العمال مین ہے اور شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفا مین ناقل ہین کہ ابوبکر پر لوگ معترض تھے
کہ اس فظ غلیظ کو کیون خلیفہ کرتا ہے اور پھر دوسری جگہہ فرماتے ہین کہ اگرچہ صحابہ ایذا دہی خلیفہ سے
اور فکر شکست خلافت سے ببرکت صحبت نبوی باز رہے مگر کبھی خالی انقباض خاطر سے نہ تھے
اور اسی سبب سے چندان اہتمام نصرت خلیفہ جی مین نہ کیا انتہی محصلاً ہمارے مخاطب صاحب بیان فرماتے
ہین کہ کوئی عداوت فیما بین نتھی بلکہ کمال محبت و اخلاص و اتحاد تھا صحیح مسلم مین حضرت عمر کو کاذب
وغادر وخاین سمجھنے کی حدیث تو موجود ہے علاوہ اسکے جو حدیث چھ مہینے کے بعد بیعت کرنیکی
اوسی صحیح مسلم مین ہی وسہین مذکور ہے کہ جناب امیرؑ نے ابوبکر کو اپنے مکان پر تنہا بلایا اور فرمایا کہ تیرے
ساتھ کوئی نہ آوے کراہیۃ ان یدخل معہ عمر یعنے عمر کا آنا حضرت مکروہ رکھتے تھے یہ کیسا بہین
اتحاد تھا کہ ملاقات سے بھی کمال نفرت و کراہت تھی بالجملہ حدیثین نکاح ام کلثوم کے جو باہم کمال اتحاد اور
خلت پر دلالت کرتے ہین وسہین سے ایک بھی صحاح ستہ مین نہین ہے کما اشرنا الیہ سابقاً اور حدیثین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باہم بغض وعناد کی صحاح ستہ مین بلکہ صحیحین مین بکثرت موجود ہین اب اہل انصاف کہین کہ حدیثین نکاح کی جو کمال محبت
پر دلالت کرتی ہین یا ذکر ہم صحیح جانین یا احادیث صحیحین کو جو کمال بغض پر دلالت کرتی ہین ہم انکو صحیح
جانین ہم اب علمائے اہل سنت سے بطور استفتا پوچھتی ہین تاکہ درمیان خود وخدا اپنی اصول کے موافق جواب دین
کیا فرماتی ہین علمائے اہل سنت ومفتیان اربع ملت اس مسئلہ مین کہ کچھ حدیثین خارج از صحاح ستہ معارض
اور مخالف ہین احادیث صحاح ستہ کے بلکہ صحیحین کے انمین سے خارج والے حدیثونکو ہم صحیح جانین یا داخل
والی کو بینوا توجروا طرفہ یہ ہے کہ جو حدیثین خارج از صحاح ستہ ہین انہین مین جبر واکراہ کے حدیثین مجمع علیہ
محدثین اہلسنت ہین پھر ساتھ جبر واکراہ کے دعوائی اتحاد سراسر لغو ہے **قولہ** دوسرے اس سے یہ بھی ثابت
ہوتا ہے کہ حضرت عمر کافر یا منافق یا مرتد نہ تھے **اقول** بیان قضیہ مانعۃ الجمع یا مانعۃ الخلو یا حقیقیہ نہین ہے
کہ حاجت بہ تردید پڑی اور یا ایسے مردود لانیکی ضرورت ہو بلکہ شیعون کا اعتقاد تو یہ ہے کہ بیشک منافق
اور اس سے بھی بالاتر تھے ور نہین تھے اور انکے امثال کے شان مین حق تعالی نے اذا جاءک المنافقون
نازل فرمایا تھا پس قضیہ حملیہ متعددۃ المحمول ہی خواہ بواو عاطفہ جامعہ خواہ بدون واو بطور خبر بعد خبر
مثل ہذا حلو حامض ای مز فذالک کافر منافق مرتد اسے من الذین ہے فی الدرک الاسفل من النار
قولہ حضرت علی مرتضی شیر خدا غالب کل غالب **اقول** امنا وصدقنا وہ حضرت ایسے ہی تھے
اگرچہ تم براہ تمسخر یہ واستہزا کہتے ہو سخر اللہ منکم واللہ یستہزء بہم ویمدہم فی طغیانہم یعمہون
لیکن بحکم خدا ایسے تھے اور جسوقت حکم خدا نہوتا تھا اسوقت عبد خاشع وخاضع للہ تھے خود
فرماتے ہین قلعت باب خیبر بقوۃ ربانیۃ لا بقوۃ جسدانیۃ اور سنیے آپ کے شیخ سعدی فرماتے ہین
بیت گہی بر طارم اعلی نشینم ۞ گہی بر پشت پائی خود نہ بینم **قولہ** اپنے پیاری بیٹے کا نکاح
انکی ساتھ نکرتے **اقول** واقعی ہرگز نکاح نہین ہوا نہ اسکا تذکرہ آیا اور اگر بالفرض کوئی ضرورت شرعیہ
ہوتی تو پابند شریعت نبوی ضرور کرتے **قولہ** اگر انکے ایمان اور عبادت اور زہد اور پرہیزگاری پہ
اطمینان کامل حضرت امیر کو نہوتا **اقول** اس قیاس پر ہم کہ سکتے ہین کہ اگر کفار نابکار کے ایمان اور
عبادت اور زہد اور پرہیزگاری پر اطمینان کامل حضرت پیغمبر کو نہوتا تو وہ کبھی انکو اپنا داماد نہ بناتے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حالانکہ وہاں بالضرورت شرعی بخوشی خاطر تھا اور درمیان جل الفرض والتسلیم بجبر و اکراہ بضرورت داعیہ شرعیہ تھا **قولہ** تیسری اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر نے کبھی کسی قسم کا رنج اور صدمہ جناب امیرؑ کو یا حضرت فاطمہؑ کو نہیں دیا **اقول** حضرت مخاطب نہایت سچ فرماتے ہیں کہ اس نکاح فرضی سے جو بجبر و اکراہ بضرورت داعیہ عظیمہ ہوا حضرت فاطمہؑ کا نہایت درجہ خوش و خرم خلیفہ اول و ثانی سے جانا ثابت ہو گیا اب جتنی حدیثیں صحاح اہل سنت میں خصوصاً صحیح بخاری میں سات جگہ اور صحیح مسلم میں بھی چند جگہ غصب فدک کی موجود ہیں اور بعض میں وجدت فاطمہ اور بعض میں غضبت فاطمہ ولم تتکلم حتی ماتت اور بعض میں فھجرتہ فلم تکلمہ حتی توفیت (ای غضبت فاطمہؑ) ودفن لیلاً ولم یوذن بہا ابا بکر ہے یعنے جناب سیدہ فدک کے غصب کئے جانے پر اسقدر غضبناک ہوئیں کہ مرتے دم تک ترک ملاقات کی اور ترک کلام کیا یہانتک کہ اپنی جنازہ پر آنیکی بھی روادار نہوئیں اسی باعث سے شب کو دفن کی گئیں اور ابوبکر کو خبر تک نکی گئی یہ سب حدیثیں جھوٹھی ہو گئیں فقط ایک نکاح فرضی سے جناب مولوی مہدی علی صاحب نے کل صحاح ستہ کو جھوٹھا کر دیا اے سنیوں کے بھائیو اے کنجڑی اور قصائیو آؤ اور ایک مٹی کی دیا سلائی لاؤ اور ان جھوٹھی کتابوں کو جلا دو اور جب حضرت عثمان نے خدا کی سچی کتاب صادق جلا دی تو تمکو جھوٹھی کتابونکے جلانیمیں کیا عذر ہے کیوں صاحبو یہی انصاف اور دینداری کے معنے ہیں ٹھری ہی ایسی انصاف اور دینداری پر یہ حقیر خدمت شریف مخاطب تحریر میں بصد ادب عرض کرتا ہے کہ جسطرح حضور نے خاص بیٹی فاطمہؑ کا ہونا کتب شیعہ سے اپنی زعم باطل میں ثابت ہی کر دیا اسی طرح اس نکاح فرضی کا بخوشی خاطر جناب امیر علیہ السلام ہونا بھی ثابت کر دیتے تب اوسپر متفرع کرتے کہ جناب امیرؑ و جناب فاطمہؑ بلکہ جناب رسولخداؐ بلکہ خدا بھی اوسی راضی تھا تو ہو سکتا تھا اوسوقت ہم قائل ہو جاتے کہ جناب رسولخداؐ کا لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ اور خدا کا غضب اللہ فارین عن الزحف کو فرمانا یہ سب غلط ہی اس لئے کہ اس نکاح فرضی نے جو بفرض روایات کاذبہ اہلسنت ہی کل قرآن و حدیث کو بتحقیق مولوی مہدیعلی صاحب غلط کر دیا **قولہ** ممکن نہ تھا اے قولا اس نکاح کا ہونا جائز رکھتے **اقول** اسیطرح ممکن نہ تھا کہ پیغمبر خدا بھی اپنی بیٹیوں کو بزعم اہل سنت کفار او منافقین کو دینا جائز رکھتے پس ثابت ہو گیا کہ پیغمبر خدا بھی کفار و منافقین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سی نہایت راضی تھی بلکہ خدا نے بھی اونھین کی شان مین رضی اللہ عنہم فرمایا ہوگا گر دست جہان فروز قرآن سوز
حضرت عثمان سی شاید یہ فقرہ جلگیا **قولہ** ایسا شاہد عادل ہی **اقول** شیعون کے نزدیک شاہد کاذب ہے
مگر لاریب کہ شاہد دلفریب بصد زینت و زیب دلبر دلربائی اہلسنت ہی کہ مخول شیعہ کا ہمیشہ محل نظر
رہتا ہے **قولہ** کسی معاملہ مین ایسی دق اور زچ نہین ہوئے **اقول** الحق یعلو ولا یعلے
وجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا شیعہ کبھی کسی معاملہ مین دق نہین ہوئے بلکہ سُنیون
کو ایسا دق کرتے ہین کہ اونکو تپ دق ہوجاتی ہے ایک ہی چھیری مین سَو ہزار سنیون کو پہکا
دیتے ہین کسی شیعہ سے آپ نے زچ ہونیکا اقرار نہ سنا ہوگا بخلاف سنیون کے کہ مجرم اقراری ہین
اور اپنی زچ ہونیکا اقرار کرتی ہین دیکھیے اپنے بڑے محدث شاہ عبد الحق دہلوی صاحب
کو کہ شرح مشکوۃ شریف مین فرماتی ہین کہ مقدمہ باغ فدک بڑا مشکل مقدمہ ہی کہ بہت بعید ہے کہ
حدیث لا نرث ولا نورث کو فاطمہ زہرا نجانتی ہین اور اگر فرض کرین کہ نجانتی تھین تو جب حضرت
ابوبکر نے اونسے کہا تو اوسکی تصدیق کیون نکی اور تا دوام الحیات اونسی خفا کیون رہین اور
اگر جانتی تھین تو پھر ایسا دعوای بیجا کیون کیا انتہی محصل کلامہ اسی طرح ہزارون مقام پر اپنے
دست پاچہ ہونیکی مقر ہین مثل حدیث اثنا عشر خلیفہ و امیرا و اما الکم فاضل رشید نے صاف
صاف لکھدیا اسکا مطلب حل نہین ہوتا معلوم نہین کون لوگ مراد ہین وغیرہ وغیرہ کبھی زچ بچ
ہونا اسکو کہتی ہین نہ یہ کہ شیعہ جو ہر جگہ دندان شکن جواب دیتی ہین اور آپ اپنی بھائیون جلاہکر
دیتے قصائیون کے فریب دینے کی لیئے کہی جاتی ہین کہ شیعہ خوب زچ بچ ہوئی ہین سبحان اللہ
کسقدر آپ سچے ہین کیون نہو کاذبین غادرین خائنین کے مریدین ایسی ہی ہوتی ہین بہر حال
باقرار آپکے شیعون کا ہر جگہ غالب ہونا باستثنا اس بحث کے بخوبی ثابت ہوا انشاء اللہ تعالی
غلبہ الحق آپ لوگون پر یہان بھی ہویدا ہوتا ہے **قولہ** عبد اللہ ابن سبا کے زمانہ سی **اقول**
سنیون نے عبد العزی ابن ابی قحافہ کے زمانہ سے جناب قبلہ و کعبہ شیطان یعنی موچی صاحب
کے وقت تک اس معاملہ مین کیا کیا رنگ بدلے ہین اور کیسے کیسے اکاذیب باطل لا طائل گڑھکر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کبھی اپنی ام کلثوم خیالیہ کو بالغہ رشیدہ بتلاتی ہین اور زید بن عمر کو اوسکی بطن سی ٹھراتی ہین حالانکہ پیشتر ہمنے
چند کتب اہلسنت سی ثابت کر دیا کہ زید بن عمر جنا ہوا ام کلثوم بنت جرول خزاعی کا تھا جو ایام جاہلیت سے
خلیفہ کی جورو تھی نہ ام کلثوم دیگر کا اور کبھی ام کلثوم کو چار یا پانچ برس کی لڑکی بتلاتی ہین اور شصت سالگی عمر
مین یہ عقد کراتی ہین اور تریسٹھ برس کی عمر مین عمر کو پیوند زمین ہوجانا بتاتی ہین اور کبھی سی سات
آٹھ برس کی مدت اور سن ہی مین ایسی ہی بصغر سنی لڑکی سی ایک لڑکا اور ایک لڑکی کی پیدایش کے
قائل ہوتے ہین کبھی گلی لگانے اور بوسہ لینی اور ساق یا کھولنی کی بدولت عمر کو زانی بالیدین و بالعینین
بتاتی ہین کیونکہ جناب رسولخدا نی فرمایا ہے العینان تزنیان والیدان تزنیان والرجلان تزنیان کما
فی تفسیر الرازی کبھی خود علی کو جبراً و قہراً اسکا متکفل بتاتی ہین کبھی عباس سی یہ عقد کراتے ہین یا علی یا امام حسن
اور عباس سی اسکا مشورہ دلاتے ہین اور امام حسین و عقیل کو اس سی بہت ناخوش بتلاتے
ہین بلکہ عقیل کو اس غصہ مین لاتے ہین کہ کلمات غیر مناسب اونکی زبان سی نکلواتے ہین جیسا کہ ذخائر
العقبٰی اور صواعق اور ازالۃ الخفا سی ظاہر ہے اور کبھی بعد بہت حیلون کے اور عذرون کی ناچاری
وقوع اسکا ظاہر کرتے ہین کبھی بخوشی خاطر کہتے ہین اور کمال خلت و محبت اوسپر متفرع کرتے ہین
غرض عجب رنگ ہین عجب عجب گل بوٹے ہین بڑی بڑی کھیل بڑے بڑے تماشے ہین قولہ کسی نے
اس نکاح کے ہونیسے انکار کیا ہے **اقول** نسبت بنت حضرت فاطمہ کے حقیقۃً ایسا ہی ہے جمعاً
و فرادی سبھی منکر ہین نہ نسبت ام کلثوم بنت ابی بکر یا ام کلثوم دیگر قولہ کوئی ام کلثوم کے حقیقت نفسی
ہونیکا منکر ہوا ہے **اقول** اسکا کوئی منکر نہین ہی کہ حضرت ام کلثوم بنت جناب امیر ع
و جناب سیدہ نہ تھین یا حضرت کی کوئی صاحبزادی اس نام کی نہ تھین باقی رہا حضرت ام کلثوم
بنت جناب سیدہ و جناب امیر کے زوجہ عمر ہونیسے بھی منکر ہین حقیقۃً کوئی شیعہ اسکا قائل نہین اور
خود روایات اہلسنت سے بھی ثابت نہین قولہ کسی نی نکاح پر غصب کا اطلاق فرمایا ہی **اقول**
مراد وہ غصب نہین ہی جو سفاح ہو بلکہ غصب سی مراد نکاح جبری ہی کہ بلا طیب خاطر اولیا نکاح
واقع ہوا بلکہ قولہ سئل عن نکاح ام کلثوم اور پھر بھی فرضاً و تنزلاً ہی نہ حقیقۃً و تحقیقاً باعتبار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرض کر لیجئے تمہاری ہی احادیث کا وبہ کی کہ حسنین نے کر نکاح بجبر و اکراہ ہی نہ بخوشی خاطر حسب لخواہ کما سمجھئے
قولہ کوئی بعد نکاح کے ہم بستر ہونیسے اقول تمہاری بیان خود ہدایۃ السعداء مین خزانۂ جلالیہ سے یہ
روایت ثابت ہے کہ صغر سنی مین ام کلثوم نے عمر کے گھر مین وفات پائی قبل از ہم بستری پھر شیعہ جو تمہاری
جواب مین تمہاری جوتی تمہارے سر پر مارین تو کیون روتے ہو علاوہ بران یہ تقریر فرضی و تنزلی
شیعونکی بنظر اون احادیث سنیہ کے ہے کہ سن یا وس مفروضہ لڑکی کا چار یا پانچ برس کا اور بڈھا کھوسٹ
ساٹھ برس کا تھا جو خود ہی بقول تمہاری اقرار کرتا تھا کہ انی لا ارید الباءۃ یعنی مین کسی طرح کی خواہش نہین رکھتا
چنانچہ ایکدفعہ ایک لڑکی جو انکو پسند آئی تو اپنے نام نہاد لڑکو نکو بلا کر کہا کہ یہ لڑکی تو بہت خوب ہے
مگر ہم کیا کرین کہ ذرا بھی قوت ہم مین نہین تم ہی لوگو نسے کوئی اس مرغوبہ سے عقد کر لے قولہ کوئی کہتا ہی
کہ جنیہ بشکل حضرت ام کلثوم کے حضرت عمر کے پاس آتی تھی اقول یہ بھی فرضًا و تنزلًا ہی یعنی اگر بالفرض
نکاح عمر ہوا تو کوئی جنیہ شیطانہ بخواہ شیطان تھی نہ بنت سید الانس و الجان اور یہ بعینہ مثل ویسکی ہی کہ
امام علیہ السلام نے تفسیر بل فعلہ کبیرہم مین فرمایا ان فعلہ ان کانوا ینطقون یعنی بڑی بت نے سب بتون کو
توڑا ہی اگر یہ بت گویا ہون پس یہ قضیہ شرطیہ ہی کہ اگر بت ناطق ہین تو بڑی بت نے توڑا ہے
اوسیطرح سے بیان بھی مقصود یہی ہی کہ اگر نکاح ہوا تو جناب امیرؑ نے فلان مقام کی جنیہ بلوائی تھی جیسا کہ آئندہ
آویگا کہ محصل کلام امام علیہ السلام ہی یہی ہی کہ جناب امیرؑ کیا اسپر قادر تھی کہ کسی جنیہ کو اونکی صورت پر متمثل
کرتے لیکن حقیقت مین نہ نکاح ہوا نہ جنیہ آئی جیسے نہ بت ناطق تھے نہ کسر اصنام فعل کبیرہم تھا اور ہی
کلام بلاغت نظام منتہی سخن کو نہ پہونچا اور جو خود سمجھا اوسنے بیان کیا جسطرح سے آیہ مذکورہ مین اہلسنت نے
منتہی سخن کو نہ پایا اور اسی بات کو ایک کذبات ثلثہ ابراہیمی سی ٹھہرایا جسکے صحاح ستہ مقام مین ناقل ہوتے
قولہ کسی نے اسکو جناب امیر کے اعلیٰ درجہ کے صبر کا نتیجہ کہا ہے اقول یہ بھی جواب بفرض و تسلیم وقوع
نکاح غیر واقع فی الواقع ہی قولہ کسی نے اسکو تقیہ پر ڈالا ہے اقول ہان یہ بھی فرضًا و تنزلًا ہی اور چونکہ
صبر تقیہ تھا اور تقیہ بسبب صبر ہر ایک کو وجہ جداگانہ قرار دینا عین حماقت ہی و اسی سی بڑی حماقت یہ ہی کہ
ہر ایک جواب کو ایک ایک شخص کا جواب جداگانہ ٹھہرانا حالانکہ یہ کل جوابات کل شیعونکی طرف سی بر تقدیر

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرض وتسلیم وقوع نکاح غیر واقع فی الواقع ہین یعنی ہم اگر اسکو فرض بھی کرلین تب بھی ہم سینکڑون ہزار جواب دے سکتے ہین کہ
وہ ہین سگ بلقمہ دوختہ بہ - کہانتک اہلسنت معاویہ عاویہ عوعو کرینگے کسی تقریر سے تو اونکی دندان شکنی
ہوجاویگی **قولہ** ہر جاہل ہر شخص کا جدا ترانہ ہے **اقول** ابھی ہمنی بیان کیا کہ نہ کوئی جدا ترانہ ہے نہ جدا فسانہ
بلکہ سب جواب ایک ڈھنگ کے ہین کہ مبتنی بر تنزل و فرض وتسلیم ہین ورنہ جواب اصلی حقیقی عدم ثبوت النکاح
بلکہ ثبوت عدم النکاح ہی ہان حضرت مخاطب کا عجب نیا ترانہ اور نیا فسانہ ہی کہ اونکے بے تال و سُر
کے نغمہ سرائی اور ترانہ سنجی سُن سُن کے تمام عالم کے عالم و جاہل قابو سے نکلے جاتے ہین اور گویا نبیذ
عمری کے نشہ مین آآکر ہر بن موسی صد تحسین و ہزار آفرین فرماتے ہین **شعر** ایک ہم ہی تیری نخرون سی
ہنستے نہین صنم ہر ایک بھی تو قہقہہ زن کوہسار ہین **قولہ** اب مین علمای شیعہ کے اقوال مختلفہ
بیان کرتا ہون **اقول** کل شیعون کا قول متفق ہین یہان اقوال مختلفہ کہان سی آئے سب یہی کہتے ہین کہ
جواب تحقیقی عدم الثبوت بلکہ ثبوت العدم ہے اور جواب فرضی تنزلی کی بیس ہزار توجیہین ہوسکتی ہین
کسی نی ایک دو پر اکتفا کی کسی نی دس پانچ بیان کین اسکو اقوال مختلفہ کہنا خوش فہمی مخاطب والالقاب
ہی **قولہ** پہلا قول بعض متعصب شیعون نی اس نکاح کے ہونیسے انکار کیا ہے **اقول** کل شیعون نے
ثبوت سے اس نکاح کے انکار کیا ہے اور کسی نے اقرار نہین کیا چنانچہ شافی مین جناب سید مرتضی
نے اسکی طرف اشعار بھی فرمایا ہے کہ شیعہ و سُنّی مین ہمیشہ سی اس نکاح کے بابمین اختلاف ہی و شیعون
نے اقرار کیا ہی کہ شیعہ منکر نکاح ہین مگر ہماری علمانی فرضا و تنزلا جوابات دندان شکن دیے ہین اور
اکثر علمانے اسی طریقہ پر اکتفا کی ہی بنظر اسکے کہ تقریر تنزلی چونکہ بفرض قول مخالف ہی ابلغ فی الالزام
و اکد فی التبکیت و التوبیخ و اشد فی الاسکات للخصم ہوتی ہی کما لایخفی علی من لہ عقل سلیم و طبع مستقیم
قولہ اپنی ایک رسالہ مین لکھتی ہین **اقول** چونکہ حضور والا کا دارومدار صرف ازالۃ الغین کی چھُرے پر
ہی ورنہ بوجہ قلت فرصت یا عدم تحمل صعوبات اوسکا مطالعہ بھی من اولہ الی آخرہ نصیب نہین ہوا اسیوجہ سے
نہ آپ کو قائل کا نام معلوم ہوا نہ کتاب کا نام یا حضرت سنیے رسالہ کا نام تشیید مبانی الایمان ہے
جو بجواب ابصارۃ العین مولوی حیدر علی [illegible] لکھا گیا ہی اوسکی مصنف مولوی سید باقر صاحب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

ابن سلطان العلماء جناب مولانا السید محمد صاحب قبلہ و کعبہ اعلی اللہ مقامہ ابن آنجناب حیدر علی کی فرستادہ ہی اس
رسالہ اور اس قول کے نسبت جناب قبلہ و کعبہ کے طرف کی ہی دیکھیے ہمین کی غلطیان آپکی ہوتین اسلیئے ہم
آپ نے نقل عبارت مین بھی خیانت اور چوتاہی کیا ہے کہ نام شیخ مفید اعلی اللہ مقامہ کا جو استاد
جناب سید مرتضی جناب شراہ تھی نکالڈالا ہے اسلیئے کہ چونکہ جناب سید مرتضی علیہ الرحمہ نے بعض کتب مین فقط
جواب تنزلی پر اکتفا کی ہی آپنے بافہمی سے سمجھی کہ یہی جواب تحقیقی ہی اور جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ نے اپنے
ایک رسالہ خاص مین جو کثیر الوجود اور اکثر کتب خانون مین موجود ہی اوسمین بشد و مد انکار بلیغ کیا ہے
اور مکان انکار زبیر ابن بکار کے جو اصل راوی اس حدیث کا ہی خوب ہی چہچہاڑی کی ہی کہ کبھی وہ شقی کہتا ہی
کہ علی خود متولی اس نکاح کے تھے اور کبھی متکفل اوسکا عباس کو بناتا ہے اور کبھی برضا و رغبت روایت
کرتا ہی اور کبھی بجبر و اکراہ حکایت کرتا ہی غرض بمقتضائے آنکہ دروغگو را حافظہ نباشد متناقض باتین
بناتا ہے پر اوسکا کلام سراپا ملام کب قابل اعتبار عند اولی الاحلام و الافہام ہو سکتا ہی بالجملہ اس
انکار شدید کا چونکہ حضرت مخاطب کو کوئی جواب نہ سوجھا اسلیئے اصل عبارت رسالہ قبلہ و کعبہ مین اس
نام نامی اور اسم گرامی کو ساقط کرکے فقط سید مرتضی رکھ لیا اور جناب سید کا انکار کرنا ایک
رسالہ جداگانہ مین ہی لیکن وہ رسالہ بالفعل ہمکو تلاش سی نہین ملا مگر اوسکی بعض عبارات کو بعض
محققین نی اپنی کتاب مین نقل کیا ہے اور وہ کتاب جناب مولانا السید حسین دام اللہ ایامہ کے پاس
موضع ... ضلع سارن مین موجود ہی کہ اوسمین جناب سید کی عبارت منقولہ مین الاولے انکار اصل الروایۃ
لکھا ہوا ہے پس بیشک جناب سید کا کتاب شافی یا تنزیہ مین بنائے جواب اوپر تقریر تنزلی و فرضی کے
الزاماً للخصم رکھنا دلیل اسکی نہین ہی کہ انہون نے انکار اصل روایت سے نہ کیا ہو **قولہ** صحیح نہین ہی **اقول**
بہت صحیح ہی اور آپکا کلام صحیح نہین اور آپکی دلیل بہت علیل اور آپکا دماغ بھی علیل ہی آپ اپنی دوا کیجیے
شاید تنقیہ بحب الطائر فائدہ کریگا **قولہ** دوسرا سید مرتضی رازی **اقول** یہی وہی کہ نقش دونکی تقلید سے
کرتے ہیں خود تحقیق سی کوئی سروکار نہ تھا اور نہ صاحب تبصرہ شیخ مرتضی رازی علیہ الرحمہ مین نہ سید مرتضی
علم الہدی علیہ الرحمہ شافی و تنزیہ **اقول** ہان اسمین بنائے جواب اوپر فرض و تنزل کے ہے بنابر فرض ادن

Presented by: Rana Jabir Abbas

روایات اہلسنت سے کہ جنمین وقوع نکاح بجبر واکراہ موجود ہے اور اس سے لازم نہین آتا ہی کہ یہی جواب تحقیقی ہو
بلکہ یہ جواب الزامی ہی **قولہ** مجتہد صاحب کے قول کی تکذیب کے لیے پیش کرتے ہین **اقول** ہم بھی آپ کے
سمجھے پیش کرکے آپکو زیر کرتے ہین کہ اگر کہین اس عبارت مین تصریح اسکی ہو کہ یہ جواب تحقیقی ہی تو آپ سچے
ہین ورنہ حضور والا اکذب الکذابین اور مصداق علیہم لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ہین **قولہ** نے الرحم
عمر کے ساتھ بطیب خاطر قبول نہین فرمایا **اقول** یہ بطیب خاطر قبول ہونا بنا بر فرض تھا سے ہی روایتونکے
ہے جسمین مضمون جبر واکراہ کا ہے **قولہ** فیہا حضرت عباس نے بھی بخیال فتنہ وفساد اچھا پایا **اقول** جن
لفظون کا یہ ترجمہ آپ فرما رہے ہین وہ لفظین جو عبارت آپنے نقل فرمائی اوسمین تو نہین ہین شاید یہ الفاظ حضور کے
الینفت بطن کشفیت ہون معلوم نہین کہ اوس کشف شافی کتاب شریف مین کیون نہ درج کیے اور
اگر نہ تھی تو ترجمہ مین کہان سے آگئی **قولہ** اس تحریر کو سید مرتضی کی **اقول** اس تحریر کے کسی لفظ کو دلالت
اسپر نہین ہی کہ یہ جواب تحقیقی ہی بلکہ یہ جواب علی الفرض والتسلیم الزاما للخصوم ہی کما نبہنا سابقا فان الجواب
التسلیمی اتم وابلغ الزاما وتبکیتا واسکاتا **قولہ** وسب سی احادیث انہون نے اس قول کے ثبوت مین
بیان کیی **اقول** ہان بیان کیی ہین مگر سب مطابق احادیث سنیہ ہین کہ الزاما للخصوم بیان کیی ہین اور بدیہی
ہی کہ کوئی شخص خاص اپنی احادیث سے الزام خصم نہین دے سکتا گو اس تحفہ مین شاہ صاحب دہلوی اور اونکے
والد ماجد گرفتار ہین اور جناب سید مرتضی علیہ الرحمہ جب اہل اپنی مذہب کے اخبار احاد کو حجت فی العمل نہین سمجھتے
فضلا عن الاعتقاد تو سنیون کے احادیث مکذوبہ وموضوعہ مجعولہ کو کب قابل اعتقاد سمجھین گے یہی بات
ایک پوری دلیل ہماری ہی اسکی کہ جناب سید علیہ الرحمہ نے جو اس بارہ مین تحریر فرمایا ہی حتما وجزما و
یقینا بفرض قول مخالف الزاما للمخالف ہی نہ بسبب اپنی اعتقاد کے اور جب بفرض قول مخالف بیان فرمایا
تو اسی سمجھ لیا گیا کہ فی نفسہ وہ منکر وقوع نکاح فی الواقع ہین گو فرضا وتسلیما اوسکے وقوع کے وجوہ بیان کرین
چنانچہ اول دلیل اور برہان قوی اسکا کہ یہ جواب فرضی وتسلیمی ہی جملہ اخیرہ اوس عبارت شافی کا ہی کہ جناب
سید بعد اس جواب تسلیمی کے فرماتی ہین وفیہ الخلاف فیہ مشہور یعنی اختلاف اس امر مین درمیان شیعہ سنی کے مشہور ہے جس سے
بدیہی طور پر معلوم ہوا کہ جناب سید نے محض بطور فرض وتسلیم جواب دیا ہی اور وجوہ عقلی سے معتقد ہوتے تو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مضر اہلسنت بیان فرمایا ہے اس ہی کمال ظلم و تشدد خلیفہ دوم ظاہر ہوا ورنہ اسکی ضرورت نہین کیونکہ
اختلاف فریقین کا اس مسئلہ مین نہایت مشہور جسکی نہ لکھنے کی ضرورت ہی نہ بیان کرنیکی حاجت غرض شیعون کا
انکار اس عقد سے اور سنیونکی مخالفت اسدرجہ مشہور ہی کہ محتاج اظہار نہین اس لیئے اون وجوہ انکاری اور
اوسکی دلیلونکو نہ لکھا صرف جواب تسلیمی کے وجوہ بیان فرمائے کہ باوصف تسلیم ہماری مضر نہین واضح ہو کہ چونکہ
یہ جملہ مختصر تمامی مقامات اہلسنت کو مثل ریح عاصف اڑا ئی دیتا ہی اسوجہ سے مولوی حیدر علی نے خیانت کر کے نقل مین
خیانت کی اور اس جملہ کو نہین لکھا ہماری مخاطب جنہون نے شافی کی کبھی صورت بھی نہین دیکھی کفش دوز
کی صرفت مین گول کھا گئے ورنہ شاید اس لن ترانی سے تکذیب جناب قبلہ و کعبہ طاب ثراہ کا دعوی نہ کرتے
قولہ بیچارہ سید مرتضی حضرت عمر کے نکاح کا منکر نہین **اقول** بیچارہ موچی فیض آبادی کہانسے اتنی
لیاقت لایا کہ جناب سید مرتضی کے کلام کو سمجھے آپکو اسقدر بھی نہین سوجھتا کہ جناب سید مطابق احادیث
اہلسنت جبر و اکراہ ثابت فرماتے ہین اور اوسی پر بنا کر کے جواب الزامی دیتے ہین اور آخر مین جواب
تحقیقی لکھتے ہین کہ والخلاف فیہ مشہور **قولہ** بلکہ اوسکا ہونا قطعی و یقینی جانتا ہے **اقول** کوئی امر الزاما فرض
کر لینے سے قطعی و یقینی نہین ہو جاتا اگر یقینی جانتے تو سنیون کے مطابق احادیث ذکر نہ کرتے بلکہ اپنی کوئی
حدیث بیان فرماتے اور بنا بر اپنی رائے کے کہ احاد کو مطلقاً حجت نہین جانتے اوسکے تواتر کو بھی بیان
فرماتے و اذ لیس فلیس **قولہ** برضامندی اونکی بیان نہین کرتا **اقول** بنا بر ضامندی کہنا بنا بر احادیث
اہلسنت کے ہی ورنہ اپنی اعتقاد کے بیان مین ذکر احادیث اہلسنت کی کیا ضرورت تھی **قولہ** اور
انکار وقوع اصل واقعہ سے دوسرا امر ہے **اقول** ہان دوسرا امر ہے مگر عدم ثبوت اقرار انکار
کی لیئے کافی ہی اس لیئے کہ ثبوت اقرار بنا بر فرض احادیث سنیہ کے ہے اور کل شیعہ کے نزدیک احادیث
سنیہ باطل ہین پس کل شیعہ منکر وقوع اصل واقعہ ٹھری و منہم جناب السید علی اللہ مقامہ **قولہ** خود سید مرتضی
کی تحریر او خود اونکے والد ماجد کی تقریر سے غلط ٹھرا **اقول** نہ خود سید کے اور نہ اونکے والد کی تقریر
سے غلط ٹھرا جیسا کہ ہمنے مشروحاً بیان کیا البتہ خود مخاطب اور اونکے والد ماجد روحانی آغا حضرت
موچی صاحب کی تقریر نافہمی و نادانی سے غلط ٹھرا جس سے کیا ہوتا ہی سے کا قرینہ اونکی خود سید اند

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

قولہ کس قدر صحیح ہی اقول کس قدر کیا معنے پہوٹ منہ سے کیون نکلا کہ ان بالکل صحیح سے ہے
قولہ چنانچہ منجملہ منکرین اس قصہ کے اگلے علمائی شیعہ مین ہی اقول ان لفظونکی دلالت کرتا ہے اسپر کہ متقدمین
علمائی شیعہ مین بہت سی لوگ منکر اس قصہ کے ہین کہ منجملہ اونکی قطب الاقطاب ہین اور جس قصہ کے علمائی متقدمین
شیعہ منکر ہیوان متاخرین علمائی شیعہ بدرجہ اولی منکر ہونگے یہی ایک شاہد کافی و وافی ہی اس بات پر کہ بعض
متاخرین کو اسکا قائل سمجھی ہین وہ سب بفرض تسلیم قول مخاصم قائل ہین نہ فی الواقع قائل ہین قولہ اور
ترجمہ اوسکا یہ ہے اقول اس حدیث کو جناب قطب راوندی علیہ الرحمہ نے امام جعفر صادق سے نقل کیا
ہے اور دلالت صریح کرتی ہی اوپر انکار وقوع نکاح کے اور راو حضرت نے کل راویان حدیث وقوع
نکاح کو کاذب اور گمراہ اور راستی فرمایا پس یہ حدیث منافی و معارض حدیث اول فروع حسبت
متاکے ہے کہ جس مین نہ ذکر بنت علی ہی نہ بنت فاطمہ ہے اور اوسکی سند بھی ضعیف اور راوی بھی
مجہول اور دلالت اوسکی اوپر وقوع نکاح کے حقیقۃً نہین ہے بلکہ اگر ہے بھی تو فرضاً ہے جیسا کہ
عنقریب معلوم ہوگا پس معارض قوی کے سامنے ضعیف قابل اعتبار نہین ہے اور لما اقبل فاذا تعارضا
تساقطا ہوگا اور حکم الاصل فی الحوادث العدم دلالت اوپر عدم ثبوت نکاح کے کریگا فلیکن ہذا اخر ما اردنا
ذکرہ قولہ سراسر باطل ہی ور بہ روایات آئمہ کرام نکاح کا ہونا ثابت ہی اقول حضور والا کا قول البتہ
از سر تا پا باطل اور حلیہ صدق سی عاطل ہی اور کسی روایت آئمہ کرام سے وقوع نکاح حقیقت مین
ثابت نہین اور اگر کسی روایت کو دلالت ظاہری ہی تو وہ مثل آیات و روایات متشابہ تجسیم کے
ماوّل ہی یا بسبب ضعف سند کے اور معارض قوی کے مطروح ہے قولہ چنانچہ ہم اسکو اونکی کتب احادیث
اور قصص اور کلام سی ثابت کرتے ہین اقول کچھ موچی صاحب اور بساطی صاحب نے ثابت کیا کچھ تم
ثابت کروگے دیکھو پہلے سے کہی دیتی ہین کہ ہر جگہ منہ کی کھاؤگے اور حضرت عمر کی فضیحتی کراؤگے اور اونکی
مولود شریعت مین اونکی عدم الیاقت کا داغ لگاؤگے اور بعد بہت ناچنے کودنیکی سوای ثلثہ کے کچھ نہ پاؤگے

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثبوت نکاح ام کلثوم کا ساتھ حضرت فاروق کے پہلا ثبوت قاضی نور اللہ شوستری سے مجالس المومنین میں
اس نکاح کا اقرار کیا ہے اور ان لفظوں سے اسکی صحت کا اظہار فرمایا ہی اگر نبی دختر بعثمان داد ولی دختر
بعمر فرستاد دوسرا ثبوت شرایع جو مشہور کتب فقہ شیعہ سے ہی اور اسکا شارح ابوالقاسم قمی شرح شرایع میں جسکا
نام مسالک ہی صاحب شرایع کے اس قول کے نیچے کہ یجوز نکاح العربیۃ بالعجمی والہاشمیۃ بغیر الہاشمی وبالعکس
فرماتا ہی کہ زوج علی ابنتہ ام کلثوم من عمر کہ نکاح کیا علی نے اپنی بیٹی ام کلثوم کا ساتھ عمر کے تیسرا ثبوت ابوالحسن علی
بن اسماعیل شیعی اثنا عشری کی نسبت امام اعظم امامیہ کے خلاصۃ الاقوال میں فرماتے ہیں کہ وہی پہلا
شخص ہی جسنے موافق قاعدہ علماء کلام کے مذہب اہلبیت کے اثبات میں گفتگو کی ہی وہ بھی اس نکاح کے ہونیکا
مقر ہی چنانچہ اوسکی اس دلیل کو قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین میں نقل کیا ہی اور ہم ازالۃ الغین
میں اوسکو نقل کرتے ہیں اور از شیخ عمر پرسیدند کہ از انجملہ مقدمہ نکاح خلیفہ ثانی است جواب داد کہ داد
دختر بعمر کہ جناب امیر المومنین را اتفاق افتاد باین جہت بود کہ اظہار شہادتین می نمود و بزبان اقرار
بفضیلت رسول می نمود و دران باب مغالطت و ملاطفت او نیز ملحوظ بود چوتھا ثبوت مجالس المومنین
میں لکھا ہی کہ بعد وفات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ام کلثوم کا دوسرا نکاح ساتھ محمد ابن جعفر طیار کے
ہوا اور یہ عبارت ہے محمد بن جعفر الطیار بعد از فوت عمر بن خطاب بشرف مصاہرت حضرت امیر المومنین
مشرف گشتہ ام کلثوم را کہ از روی اکراہ در حبالہ عمر بود تزویج نمود پانچواں ثبوت تہذیب میں جو نہایت
معتبر کتاب حدیث کے مذہب امامیہ میں ہی لکھا ہے کہ حضرت عمر کی اولاد ام کلثوم کے بطن سے
ہوئی اور ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام زید بن عمر تھا اور یہ روایت بسند ائمہ کرام کے اس محدث
نے بیان کی ہی کہا قال عن محمد ابن احمد بن یحیی عن جعفر بن محمد القمی عن القداح عن جعفر عن ابیہ علیہم السلام قال
ماتت ام کلثوم بنت علی علیہ السلام وابنہا زید بن عمر الخطاب فی ساعۃ واحدۃ ولا یدری ایہما ہلک قبل فلم
یورث احدہما من الاخر وصلے علیہما جمیعا چھٹواں ثبوت قول سید مرتضی کا جو شافی اور تنزیہ الانبیا
میں لکھا ہی اور جسکو شوشتری نے اپنی کتاب میں بجواب تحفہ کے اور مجتہد صاحب نے مواعظ حسنیہ
میں نقل کیا ہی اور جسکا ہم اوپر بیان کر چکے انہ علیہ السلام ما اجاب عمر الی نکاح ابنتہ الا بعد توعد و تہدد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساتوان ثبوت کتاب کافی مین ملا یعقوب کلینی لکھتی ہین کہ کسی نی امام جعفر صادق سے اس نکاح کا حال پوچھا آپ نے جواب دیا کہ یہ اول فرج غصبت منا کہ یہ پہلی شرمگاہ ہے جو ہم اہلبیت مین سے غصب کی گئی ہے آٹھوان ثبوت مصائب النواصب مین لکھا ہے کہ محدثین کا اقرار ہے کہ یہ نکاح جبر و اکراہ سے ہوا غرضکہ روایت نکاح حضرت ام کلثوم شیعون کی کتب احادیث اور اخبار اور فقہا و کلام مین اس کثرت سے مذکور ہین کہ کسی طرح اوس سے انکار نہین ہو سکتا اور ایسی متواتر خبر کو کوئی جھٹلا نہین سکتا اہل انصاف اس فرقے کے تعصب و عناد کو دیکھین اور انکی بیجا بیانی کو ملاحظہ فرماوین کہ باوجودیکہ خود ہی آئمہ کرام علیہم السلام سے اس روایت کی صحت کا اقرار کرین اور اپنی احادیث کی کتابون مین سنداً اوسکو روایت کرین اور اپنی فقہی مسائل کا اوس سے استخراج فرماوین اور نہ ایک شخص بلکہ خلفاً عن سلف و اباً عن جد بطور میراث کے اس روایت کی صحت بہ سند صحیح نقل کرتے آوین اور اوسکے توجیہات سے سیکڑون ورق سیاہ کرین اور پھر بھی بعض حضرات غیرت اور انصاف کو چھوڑ کر بیساختہ اس روایت کے غلط ہونیکا دعوی کرین اور اصل واقعہ کے منکر ہو جاوین اور یہ نہ خیال کرین کہ اگر ایک دن یا ایک ہفتہ یا ایک مہینہ حضرت ام کلثوم نکاح مین حضرت عمر کے رہتین اور کسی کو خبر نہوتی اور اوسکی شہرت بدرجہ تواتر نہ پہنچتی تو شاید کوئی موقع انکار یا تکذیب کا ہوتا لیکن جب سالہا سال حضرت ام کلثوم زینت افزای خانۂ فاروق ہوئی ہون اور تاحیات اونکے اونکے نکاح مین رہی ہون اور اونسے اولاد بھی ہوئی ہو اور اونکی بیٹی کا نام بھی زید بن عمر خطاب رکھا گیا ہو اور بعد حضرت عمر کے مرنیکے انکا نکاح جعفر طیار سے ہوا ہو تو ایسے متواتر اخبار کو کون چھپا سکتا ہے اور آفتاب روشن کو کف دست سے کون پوشیدہ کر سکتا ہے ہمنے یہ جو کچھ بیان کیا اسمین اپنے علما کی قول کو نقل کیا ہے نہ اپنی کتابونکے سند لائی ہین جو کچھ حضرات شیعہ نے فرمایا اور جو کچھ اونکی محدثین اور علماء نے تحریر کیا وہی ہمنے نقل کیا اور ایسی ہی ثبوت نکاح کا دیا پس اگر باوجود اس ثبوت کے بھی کوئی اس نکاح سے انکار کرے تو وہ تواتر کا منکر ہے

بھول التمسک بولایۂ علی بن ابیطالب علیہ السلام

حضور والا کیا جلد بات کو بھول جاتی ہین ابھی تو ماشاء اللہ سن خرافت کو بھی نہین پہونچے اسقدر نسیان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

کیون غالب ہو گیا یہ خیال کسار بکمال انکسار عرض پرداز ہی کہ حضور نے ابھی تو ابتدائی بحث مین فرمایا تھا کہ
خاص بیٹی فاطمہ کی تھین مگر آپکے دلائل مین نظر کرنے سے خاص بیٹی علی کا ثبوت بھی نہین نکلتا خاص بیٹی فاطمہ کا
ثبوت کیونکر ہوگا چنانچہ اول دلیل آپکی جسکو سر سبد دلائل آپنے ٹھہرایا ہی خاص بیٹی فاطمہؑ کا دعوی نہین کر بلکہ خاص
بیٹی علی کا بھی فیصلہ نہین جیسا کہ ابھی آپکو معلوم ہو جاتا ہے قولہ پہلا ثبوت قاضی نور اللہ شوستری نی مجالس المومنین
مین اس نکاح کا اقرار کیا ہے اقول حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ کتب احادیث اور فقہ اور کلام سے
ثابت کرتے ہین یہ کتاب مجالس نہ کتب احادیث سے ہے نہ فقہ و کلام سے بلکہ کتب رجال سی ہی بہت اچھا
یہی سہی جو آپنے اسکے ہونیکا ثبوت کر دی واقعی انکے نزدیک قولہ اقرار کیا ہے اور ان لفظون سی صحت کو اظہار
فرمایا ہے اقول ہان حضور اقرار بھی ہی اور صحت کا اظہار بھی ہی اور سچی صاحب اور اونکے
چیلون کا اسی پہ افتخار بھی ہی عقل کا فتور اور فہم کا قصور ہی کہ اقرار فرضی کو اقرار حقیقی بناتی ہین اور انکار
حقیقی کو اقرار فرضی ہی ٹھہراتے ہین بیان اسکا یون ہی کہ نبی کو عثمان کے تئین دختر دینا ایک امر فرضی
ہے اسیطرح علی کو عمر کے تئین دختر دینا بھی فرضی ہی شیعون کے نزدیک سوائی جناب سیدہؑ کے
کوئی خاص بیٹی پیغمبر کی نہ تھی اور بیٹیان کہا رادر ثانی ہین اونمین کوئی بیٹی حقیقی نہ تھی بلکہ سب بیٹیان
مجازی یعنی ربائب اور تربیت کردہ رسول اللہ تھین اور اسپر استدلال کیا ہے شیعون نے ساتھ
قول جناب امیر علیہ السلام کے تفسیر آیہ فی ہذا ایہ فجعلہ نسبا و صہرا مین کہ اس آیہ مین خداوند تعالی نے
خاص میرے واسطے کہا ہی کہ مین ہی نام نسب و صہر رسول اللہ ہون اور جو کوئی دوسرا صہر رسول
ہی وہ کذاب اور ضالین فی الدین ہی جیسے تمہارا اس کلام بلاغت نظام سی جناب علامہ شوستری کی
یہ ٹھہری کہ تم نی فرض کیا بنا بر تمہارے عقیدے کے کہ ولی نی اپنی دختر ایک منافق کو دی تو کیا قباحت ہی
کہ بنا بر تمہارے عقیدے کے نبی نی بھی اپنی دختر ایک منافق کو دی تھی اور بنا بر اعتقاد شیعہ نہ نبی نے
دی نہ ولی نی دی اور لفظ اگر جو اسکے قول مین ہی کہ اگر نبی دختر بعثمان داد منافقی علی ہی اسی مطلب کو
پکارتا ہے اسلیئے کہ یہ لفظ موضوع واسطے فرض کی ہی اور یہ فرضی اقرار دلیل ہی اوپر حقیقی انکار
کے ورنہ بنا اوسکی اوپر امر فرضی کے رکھنا ایک امر لغو ہوتا ہے اور علی التنزل کہسکتے ہین کہ جسطرح نبی کی

بیٹی مجازی عثمان کو دیگئی اسیطرح علی کی بیٹی مجازی عمر کو دیگئی کہ وہ ام کلثوم بنت ابی بکر ربیبہ جناب امیر تھی
کما قیل وقد فرس پس اس عبارت سے تو خاص بیٹی علی کی ہونا بھی نہ ثابت ہوا خاص بیٹی فاطمہ کی کہاں سے نکلا حالانکہ
ابتدائی کلام میں اپنی خاص بیٹی فاطمہ کے فرمایا تھا خدا کیواسطے تو کچھ شرم سے حیا سے عثمانی کو کام فرمایئے اور سر کھائیے اور
اپنے اونٹ کی گردن پہاڑ کے نیچے اسیلئے کسطرف کے منہ سے خاص بیٹی فاطمہ کا دعویٰ کیا تھا کہ حضور کے دلیل نے ایسکو
کو شتر کیطرح اوڑا دیا معلوم نہیں کہ کیسی کنفشین ندامت کا شامت کا نقش دوسری سر مبارک پر پڑ گئی ہوگی یقین
ہے کہ بہت سی چوٹ لگی ہوگی آئیے ذری آپکا سر سہلا دوں اگر جھاڑ دوں مگر پھر ایسا کام نکیجئے گا اور یہ چو اصحاب
کے کھیلوں اور پاٹ بافیوں کیطرف نجائیے گا اور اونکی سجادت کو انہیں کے مریدوں کے لیے
چھوڑ دیجیے وان الشیاطین لیوحون الی اولیائہم اذ قولہ دوسرا ثبوت شرایع جو مشہور کتب فقہیہ
شیعہ کی ہے اور اسکا شارح ابو القاسم شرح شرائع میں جسکا نام مسالک ہے اقول سے چونکہ گفت است
سعدی در زلیخا چہ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا معلوم ہوا ابو القاسم قمی شارح شرایع ہیں نام انکی
شرح کا مسالک ہی مسالک جناب علی القاسم زین الدین شہید ثانی اعلی اللہ مقامہ کی ہے اور جناب
محقق ابو القاسم علی [illegible] مصنف شرایع الاسلام ہیں اور مولانا ابو القاسم قمی صاحب قوانین [illegible] علی
فی بھی شرایع کی نسبت جناب محقق کیطرف کی ہے مگر شارح علام صاحب مسالک الافہام کا نام [illegible]
کو بھی معلوم نتھا فارسی عبارت اوسکی کچھ مجمل واقع ہوئی جس سے ہماری [illegible] مغالطہ
صریح میں مبتلا ہوئے قولہ فرماتا ہے کہ زوجہ علی بنتہ ام کلثوم من عمر اقول واہ رے اپنے [illegible] کے
کاریگر صاحب آپنے کھتلی کی کاٹ چھانٹ یہاں بھی دکھائی اور سیاق اور سباق چھوڑ دیا
تاکہ لوگ دھوکا کھائیں لیکن [illegible] دیں اور عبارت یہاں تک کیا کام نکلتا ہے مقصود شہید ثانی علیہ الرحمہ
کا یہ ہی کہ قول صاحب شرایع یجوز نکاح العربیۃ بالعجمی والہاشمیۃ بغیر الہاشمی رد ہی بعض علمای اہل سنت
کا جو کفو ہونے میں قائل مساوات فی النسب بھی ہوئے ہیں اور اوسپر متفرع کیا ہے کہ ہاشمی غیر ہاشمی کا
کفو نہیں ہی اور نکاح ہاشمیہ غیر ہاشمی کے ساتھ جائز نہیں پس جناب شہید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ
باتیں تو خلاف اپنی اعتقاد کے کیونکر کہتا ہے حالانکہ تیرے اعتقاد میں یہ ہے کہ زوج النبی ابنتہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

لعثمان وزوج ابنته زینب بابی العاص بن الربیع لیسا من بنی ہاشم وکذالک زوج علی ابنته بعمر انتہی یعنی
تزویج کر دیا پیغمبر نے اپنی بیٹی کو عثمان سے اور تزویج کر دیا اپنی بیٹی زینب کو ابی العاص بن ربیع سے
اور یہ دونوں بنی ہاشم نہیں ہیں اور اسیطرح سے علی نے اپنی بیٹی کو عمر سے تزویج کر دیا یعنی یہ تینوں تزویجیں تیری
عقیدہ میں ہوئیں حالانکہ یہ تزویجیں ہاشمیات کے غیر ہاشمیین سے ہیں پھر تو کیونکر کہتا ہے کہ کفاءت
فی النسب شرط جواز نکاح ہی ہیں یہ کلام جناب شہید ثانی رح الزام للخصم ہے کہ اوسکے نزدیک یہ سب نکاح
ہوئی ہیں نہ بنا بر عقیدہ شیعہ کہ اونکے نزدیک نہ نبی کی بیٹی عثمان و ابی العاص کو دی گئی نہ علی کی بیٹی عمر کو
وعلی التنزل جیسے بیٹی مجازی نبی کی تھی ویسی ہی بیٹی مجازی علی کی بھی تھی یعنی ام کلثوم بنت ابی بکر و مثلہ قد مر
کیوں حضرت بیان سے بھی حضور نا کام از مزخرفات ازالۃ الغین اور موچی صاحب بھی مصداق
رجع بخفی حنین رہے **قولہ** تیسرا ثبوت ابو الحسن علی بن اسمعیل الی قولہ اس نکاح کے ہونیکا مقر ہے
اقول یہ بھی جواب فرضی و تسلیمی ہے الزام للمخاصم جیسا کہ سابق میں گذرا کہ اکثر علما نے بنائے جواب شیبان
اوپر فرض و تسلیم نکاح کے رکھی ہے کہ اوس کی دندان شکنی کی لئے اسیقدر کافی ہے نہ یہ کہ فی الواقع بھی وہ مقر ہوں
جناب شیخ ابو الحسن علیہ الرحمۃ بہت حدید الطبع اور ذکی الذہن تھے مناظرہ میں ایسے جوابات برجستہ دیتے
کہ وہ باتوں میں سینوں کو بند کر دیتے تھے چنانچہ ایک سنی نے ان سے چند سوالات کیے منجملہ اوسکے ایک
سوال یہ تھا کہ علی نے ابو بکر کے پیچھے کیوں نماز پڑھی انہوں نے جواب میں فرمایا کہ امام حقیقی تو خود وہ
حضرت تھے اور جو امام پر تقدم کرتا ہے جماعت میں وسی کی نماز باطل ہوتی ہے نہ امام کی اور امام
نے ابی بکر کے قد دراز کو محراب نماز میں بجای ستون مسجد قرار دیکر نماز پڑھی اسی طرح اوس سنی نے
چند سوالات کیے اور جناب شیخ مذکور نے جواب برجستہ دیئے آخر میں وسنی نکاح ام کلثوم سے
سوال کیا اگر جناب شیخ جواب بانکار دیتے تو مثل موچی صاحب کے اور اونکے چیلوں کے وہ سنی بھی کچھ
لغویات اوسکے اثبات میں بکتا تو بحث کو طول ہوجاتا پس جواب تحقیقی چھوڑ کر جواب فرضی و
تسلیمی دیا کہ جس سے فی الفور اوسکا منہ بند ہو گیا زق وبق بق نہ کر سکا **قولہ** اور رحمہم
ازالۃ الغین سے اسکو نقل کرتے ہیں **اقول** صاحب ازالۃ الغین نے کہ مبتلائے غشاوۃ العین ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نقل عبارت میں کچھ خیانت اور کچھ تحریف بھی کی ہی اور ہم اوسکو مجالس المومنین چھاپہ طہران سی بطور صحیح نقل
کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ پھر اوس سنّی نی پوچھا کہ چرا آنحضرت دختر خود را بعمر بن خطاب داد گفت بواسطہ آنکہ
اظہار شہادتین می نمود بزبان و اقرار بفضل حضرت امیر میکرد و دران باب اصلاح غلاظت و فظاظت
او نیز منظور بود و این معاملہ دشوار تر از ان نبود کہ حضرت لوط پیغمبر عرض دختران خود بر قوم کافر نمود
و بمضمون آیہ کریمہ ہولاء بناتی ہن اطہر لکم الآیہ زبان مبارک میکشود یہ ہے اصل عبارت کہ جسکو حضرت
مخاطب اور اونکی گروہ جی نی غلط سلط نقل کیا اظہار شہادتین می نمود بزبان یعنی اقرار بفظ اللسانی تھا یعنی
جناب نی لفظ بزبان کو زبان بناکر متعلق بفقرۂ مابعد کیا اور فقرہ اقرار بفضل جناب امیر میکرد واسکو
و زبان اقرار بفضیلت رسول میکشود بنایا اس احمق من الحنفیہ سی کوئی پوچھے کہ جسنے اقرار شہادتین
کیا وہ مقر فضیلت رسول ہو چکا پھر اس فقرہ سی کیا فایدہ ان تحریفون سی ہمارے حضرت یہ فائدہ
سوچے کہ جواب باصواب نامربوط نظر آوی لیکن ان حیل سازیون اور روباہ بازیون سی کیا ہوتا ہے
جز خسر الدنیا والآخرہ کے کچھ نہین ملتا اب ہم توضیح اس تقریر دلپذیر کی کرتے ہین کہ مقصود اس عبارت
سے یہ ہے کہ ہمنی بقول تمھاری فرض کیا کہ جناب امیر نے ایسا کیا تو کیا قباحت لازم آئی اسلئے کہ
باتفاق ہماری اور تمھاری عمر زبان سی اظہار شہادتین کرتے تھے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل تھے
گو از راہ قلب تمھاری نزدیک وہ پکے مسلمان اور ہمارے نزدیک وہ منافق تھی بہر کیف بنظر
شہادتین پر گو منافق ہون ظاہر شرع مین احکام اسلام جاری تھی اور عہد رسول مین انکی مخالطت
و مواصلت و مناکحت جاری تھی پس اگر جناب امیر نے بھی بطریقہ جاریہ فی الاسلام بعض منافقین سی مواصلت
اور مناکحت بخوشی خاطر کی تو کیا قباحت لازم آئی فضلاً عن کونہ بالجبر والاکراہ اور یہ فقرہ جو فرمایا کہ
اقرار بفضل حضرت امیر میکرد اس سی مقصود یہ ہے کہ ظاہر بظاہر ناصبی معلن بعداوت اہلبیت علیہم السلام
بھی نہ تھا کہ وہ بھی باتفاق است خارج از اسلام ہے اور اقرار کرنا فضل جناب امیر کا عمر سے اور ابوبکر
سے کتب اہلسنت مین بکثرت موجود ہے حضرت ابوبکر ہمیشہ فرماتے تھے اقیلونی اقیلونی فلست بخیرکم
و علی فیکم یعنے مجھکو چھوڑ دو مجھکو چھوڑ دو کہ مین بہتر تمھاری لئی نہین ہون جبتک کہ علی تم مین موجود ہین یعنی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

فضل علی کے کس کو نصیب نہیں ہوئی اور حضرت عمر نے بار بار فرمایا لولا علی لہلک عمر روز غدیر خم بخ بخ او ہنیا لک
یا علی اصبحت مولائی و مولا کل مومن و مومنۃ کس ذوق شوق سے فرماتے تھے اور بھی کتب اہلسنت میں موجود
ہی کہ حضرت عمر سے کسی نے پوچھا کہ بہ نسبت حضور التفات اور مراعات علی کی فرماتے ہو یا کسی کی طرف
حضور کے توجہ خاص ایسی نہیں پاتا آپ نے فرمایا کہ کیونکر نہو کہ وہ میرے مولا اور کل مومن اور
مومنہ کے مولا ہیں پس جب یہ باتیں اسلاف کی تھیں اور روز سقیفہ جب خلافت اپنی منظور تھی تو یہ
باتیں بالائی طاق رکھدی گئیں تھیں اور بعد خلافت غصب کر لینے کے یہ اقرار زبانی جو ہوتا تھا فقط
اسلئے تھا کہ عوام الناس ناصبی معلن بعداوت اہلبیت علیہم السلام نہ کہیں اور اسلام سے خارج
کرکے خلافت سے باہر نکالدیں اور اکثر ان باتوں کو اہلسنت اور پرچہ نقش سے منقول کرتے ہیں اور
شیعہ بھی انکی ہضم النفس پر حمل کرنیکے قائل ہیں کہ بقول سیوطی مخصص ہضم نفس سیئہ بالطبع کرتے ہیں
ایسے محمل کلام بلاغت انتظام یہ ہوا کہ حضرت عمر نہ بظاہر مشرک تھے اور نہ معلن بعداوت اہلبیت
کہ جو صلاحیت و مناصحت افسی ناباہر ہو پھر کیا قباحت اس نکاح فرضی میں ہی اور یہ جو فرمایا کہ دران باب
اصلاح غلطات و فلتات او نیز مشطور بود اس فقرہ کو بھی مولوی صاحب نے کیسا مہمل کردیا اور لفظ
اصلاح کو غلامت کرکے لفظ مشطور کے تصحیف بلفظ مسطور کی نہیں معلوم کہ اس نری استری کی کاٹ
پہچانتے ہیں وہ کیا بلا مقصود اس فقرہ سے یہ ہی کہ جناب امیر نے انسبت عمر کے کچھ خوشی نماطر منظور
کیا بلکہ فلتا فلتات کے پیدا کراہی کیا اور افظ و اغلظ ہونا عمر کا جسکا مقتضی جبر و اکراہ ہی صحاح
اہلسنت سے ثابت ہی چنانچہ صحیح بخاری میں موجود ہی اور شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ الخفا میں ترمذی اور
مستدرک سے روایت کرتے ہیں ان ابابکر اذ احضرہ الموت ارسل الی عمر یستخلفہ فقال الناس استخلف
علینا فظا غلیظا ولو قد ولینا کان افظ و اغلظ اور کتاب ملل و نحل میں بھی ہی کہ لوگ کہتے تھی ولیت علینا
فظا غلیظا یعنی جب وقت موت ابوبکر قریب آیا تب عمر کو خلیفہ کرنیکے واسطے بلایا تو لوگوں نے کہا
کہ آیا خلیفہ کریگا تو ہم پر تند اور بد مزاج کو اور اگر تو اسکو حاکم کریگا تو بدخو تر اور بد مزاج تر ہو جائیگا
اور ریاض النضرۃ میں بھی قریب اسی مضمون کے ہی اور تاریخ خمیس میں ہی کہ بعد تعیین استخلاف طلحہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

زبیر بھی جو عشرہ مبشرہ سے ہین اور کنز العمال مین ہے کہ علی اور طلحہ نے انکار کیا تھا مگر ابوبکر نے کسی کی نہ سنی اور سب کا کہنا کہا بدی اور کیونکر سنتے کہ انھین مین پہلی ہی سے گہاتی ہو چکی تھی کہ تو مجھکو خلیفہ بنا دے مین بھی تجھکو خلیفہ بنا دونگا ع من تراحاجی بگویم تو مرا حاجی بگو اور جب فظ و اغلاظ ہونا حضرت عمر کا ثابت ہوا اور وہی کا مقتضی جبر و اکراہ تھا پس حضرت امیر نے واسطے اصلاح غلاظت و فظاظت فظ غلیظ کے اور واسطے دفع شر اوس موذی کے جبراً و قہراً نہ بخوشی خاطر اگر ان نکاح فرضی کو کیا تو اوسمین کیا قباحت لازم آئی اور عمر کے لیے اس نکاح جبری قہری مین کیا فضیلت ہوئی بلکہ بجائے فضیلت اونکی لیے ہزار رذیلت لازم آئی کہ مثل فرعون موسی کے فرعون آل محمد بھی جابر و قاہر و دستان خدا ہوا جیسا کہ جو فرمایا کہ این معاملہ دشوار تر از آن نبود کہ حضرت لوط پیغمبر عرض دختران خود بہ قوم کافر بود یعنی جب حضرت لوط پیغمبر نے نظر باصلاح قوم و دفع شر و فساد کافران ظاہری و باطنی سے اپنی بیٹیوں کے ساتھ درخواست نکاح کی تھی اگر جناب امیر نے بھی نظر باصلاح غلاظت و فظاظت و رفع شر و فساد بجبر و اکراہ نہ بخوشی خاطر اپنی دختر کو نکاح مین ایک منظہر الاسلام کے دیا تو کیا قباحت لازم آئی اور اوس منافق منظہر الاسلام کیلئے کیا شرف حاصل ہوا اصل کلام یہ تھا کہ اہلسنت مدعی اسکی ہین کہ اگر شیعہ اس نکاح کا اقرار کرینگے تو ضرور ہے کہ یا عمر کے ایمان کا اقرار کرین یا جناب امیر کے فاعل فعل قبیح ہونیکا اقرار کرین ہم کہتے ہین کہ دونو باتین غلط ہین کیا کہ ہم عمر کے ایمان ظاہری کی جسکو معتبر باسلام کہتا ہین قائل ہین جیسا کہ کل منافقین کی حق مین قائل ہین اور اونکی ایمان حقیقی کے اور فاعل فعل قبیح ہونا جناب امیر کا جب لازم آتا کہ حضرت عمر منظہر الاسلام ظاہری بھی نہوتے بلکہ ظاہر بظاہر مشرک ہوتے اور مجمع علیہ بین اہل الاسلام یہی ہے کہ وہ ظاہر بظاہر مشرک نہ تھے بلکہ شیعون کے نزدیک بھی منافق اور سنیونکے نزدیک بھی مومن تھے پس اگر کوئی شخص کہے کہ گو درمیان منافقین اور مومنین کے مواصلت و مناکحت جاری تھی مگر جناب امیر کو کیا ضرورت تھی کہ منافقون سے وصلت کرین تو ہم کہینگے کہ ضرورت یہ تھی کہ دفع شر و فساد ایک باغی طاغی کا منظور ہوا اسی سبب سے رضامندی اس نکاح پر بجبر و اکراہ تھی نہ بخوشی خاطر پس اگر کوئی کہے کہ جناب امیر کے نسبت جبر و اکراہ کا قائل ہونا مستلزم اونکی ہتک حرمت کا ہے تو ہم کہینگے کہ روایات نکاح بجبر و اکراہ تو سنیون ہی نے اپنی کتابون مین نقل کی ہین پس یہی لوگ خواہان ہتک حرمت اپنی خلیفہ چہارم کے ہوئے اور شیعہ تو اسکی نافی یا تاویل فرض کرنیوالے اون روایات کی ہین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھر حقیقۃً اہلسنت ہی گناہگار و تقصیروار ہین جنہون نے یہ روایتین جعلی بنائی ہین نہ شیعہ علاوہ اسکے لا نسلّم
کہ جو امر انسان سے بخوشی خاطر عمل مین آوے وہ خواہی نخواہی موجب ہتک ہوگا ارے اگر بالفرض نکاح
درمیان مین ہوتا تو اس احتمال کو کچھ گنجایش ہوتی لیکن باوجود فرض نکاح ایک ظاہر الاسلام سے اگرچہ
وہ منافق ہی ہو کسیطرح گنجایش ہتک کی نہین ہے اس لیے کہ ہتک یا بنظر عامۃ الناس ہین ہے یا بنظر خواص ہین
اور دونو شقین باطل ہین اس لیے کہ عوام تو یہ سمجھتے تھے کہ جناب امیر نے اپنی بیٹی ایک بادشاہ وقت
کو جو سب مسلمانونکا افسر ہے بیاہ دے ہے اور اہل دنیا بادشاہون سے رشتہ داری کرنے مین اپنے
چند پشت کا شرف جانتے ہین چنانچہ خود حضرت عمر نے اپنی صاحبزادی تئین بغیر سودہ کو کس ذوق و شوق
بیش از بیش سے خدمت رسول خدا مین پیش کیا تھا حالانکہ خلیفہ صاحب کے ان پیش بندیون اور
دور اندیشیونکو عقلا خوب سمجھتے ہین بلکہ بعضے جلے بھنون نے تو صاف صاف کہدیا ہے
ڈھول دیا بیٹی کو خلافت کے واسطے دیا اسکو ناظرین تواریخ پر مخفی نہین ہے کہ رسول خدا کو ان ذات شریفہ
کی طرف میلان خاطر تھا مگر حضرت عمر کے اصرار چند بار سے بمروت محض نہ برغبت امر و گر ذات شریفہ کو
رکھلیا اور اس کیا دہ نے بھی آخر وہ کیا کہ حضرت نے غصہ مین آکر طلاق بھی دیا اور گھر سے نکال دیا کما
فی البخاری والکبیر بر تقدیر عوام کے نزدیک تو کوئی شائبہ ہتک کا بھی نہین ہوسکتا باقی چند خواص کہ جنکے
نزدیک نفاق عمری حتماً و جزماً بسبب غصب خلافت و غصب فدک و دیگر امور کے ثابت تھا وہ خوب
سمجھتے تھے کہ یہ فعل جناب امیر کا بغرض دفع اضطراری بضرورت داعیہ شرعیہ تھا اور کل فعل
حرام بضرورت داعیہ حلال ہوجاتی ہین حتی کہ اظہار کفر کہ اوس سے بڑھکر کوئی حرام نہوگا وقت جبر و
اکراہ حلال ہوجاتا ہے جیسا کہ بحث نجوم مین بیان معنی آیہ وافی ہدایہ الا من اکرہ مین تفاسیر اہلسنت
کو ذرا یہ ہے نسبت فعل حرام تھا فعلا من الفعل المستکرہ المباح و سیاتیک مزید ایضاح و افضاح
حتی یصیر الامر فے الوضاح کالصبح اذا لاح قولہ چوتھا ثبوت مجالس المومنین مین لکھا ہے اقول
صاحب مجالس نے اس روایت کو کتب اہلسنت سے لکھا ہے چنانچہ ابن عبد البر جو معتبرین علمائے
اہلسنت سے ہین کتاب استیعاب مین ترجمہ محمد بن جعفر مین لکھتے ہین ہو الذی تزوج ام کلثوم بنت علی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعد موت عمر بن الخطاب جناب سید جزائری نکاح عمری کو فرض کرکے بقول خود کہ اگر بنی دختر بشان داد جواب
دندان شکن بیچکی ہین پھر اس روایت سنیہ کے نقل مین کوئی قباحت نہین ہی کہ صاحبان ادراک بموجب قاعدہ
کلیہ مقرر کردہ آئمہ کرام علیہم السلام سمجھ لینگے کہ کون امر اس مین قابل قبول اور کون امر نامعقول وغیر مقبول
ہے اسلیئے کہ آئمہ علیہم السلام نے فرمایا ہی کہ دع ما وافقہم وخذ ما خالفہم فان الرشد فی خلافہم یعنی جو قول کہ مطابق
عامہ ہی اوسکو چھوڑ دے اور اونکے مخالف کو لے اسلیئے کہ راستی اونکی خلاف مین ہی الغرض اس
روایت سنیہ مین مطابق شیعہ فقط فقرہ اولے ہے یعنے نکاح ام کلثوم کا ساتھ محمد بن جعفر کے ہوا
اور فقرہ ثانیہ یعنی بعد موت عمر پس چونکہ نکاح ام کلثوم بنت فاطمہ عم سے شیعونکے نزدیک فی نفسہ باطل
ہی جیساکہ ہمنے ابتدا مین اوسکی بعض دلائل کیطرف اشارہ کیا پس یہ فقرہ قابل قبول نہوگا علاوہ اسکے
مبطل اس فقرہ ثانیہ کے خود روایات تاریخی اہل سنت ہین کہ متفق ہین اسپر کہ انہین ام کلثوم کا نکاح ساتھ
عون بن جعفر کے بھی ہوا گو اسمین اختلاف ہے کہ مقدم عون بن جعفر ہین جیساکہ ازالۃ الغین اور سرور
المحزون شاہ ولی اللہ اور اسماء الرجال اور اسد الغابہ اور اصابہ اور تاریخ خمیس وغیرہ مین ہی
یا مقدم محمد بن جعفر ہین جیساکہ ذخائر العقبی مین ہی کہ دارقطنی نے لکہا ہی کہ ان محمدا تزوجہا اولا ثم عونا
اور باتفاق علماء ثقات اہلسنت مثل ابن حجر و ابن عبد البر و صاحب ذخائر شہادت عون بن جعفر بمقام تستر عہد خلافت
عمر مین ہوئی پس بعد عمر وہ عون کیا دوبارہ زندہ ہوئی کہ اونسی نکاح قبل محمد بن جعفر یا بعد محمد بن جعفر ہوا اسی سے ثابت ہوا کہ
فقرہ ثانیہ شیعا یعنی بعد موت عمر محض غلط ہی قولہ پانچوان ثبوت تہذیب مین جو معتبر کتاب اقول کتب معتبرہ شیعہ مین
کوئی کتاب ایسی نہین ہے کہ شیعہ کل احادیث کو اوسکے صحاح جانین بلکہ صحاح اور حسان اور ضعاف
مین تمیز کرتے ہین اور اقوی کو واجب العمل اور غیر اقوی کو مطروح یا ماول کرتے ہین کما لایخفی علی
من جاس خلال الدیار بر خلاف سنیونکے کہ اپنی صحاح کو خصوصا صحیح بخاری کو ایسا بڑھاتی ہین کہ
اگر کوئی سنی تعلیق طلاق اپنی جورو کی اوسکی صحت احادیث پر کرے تو واقع مین وہ مطلقہ ہوجائیگی
اور لیاقت اسکی یہم پہونچائیگی کہ اگر کسی شیعہ کے متعہ مین در آئے تو وہ اوس سی لڑکے مثل عبداللہ
زبیر کے حلال زادے جنوائے خفا نہو جیسے گا فقرہ اولی معتبرین علمائی اہلسنت کا ہے اور فقرہ ثانیہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ہمارا اجماع ہوا ہے مطابق قول حضرت عبداللہ بن عباس کے کہ اہلسنت انکو بہت معتبر سمجھتے ہیں قصہ
اسکا حضرت عبد ... کی کسر شوکت عمر میں بیان اصل الاصل عن بردی عوسجہ میں موجود ہی **قولہ** یہ روایت
بے سند ائمہ کرام **اقول** اصل الاصل روایت جو بسند ائمہ کرام ہی وہ کتاب مطالب جواہر الکلام میں جناب
شیخ محمد حسن نجفی اعلی اللہ مقامہ نے یوں روایت کی ہے ماتت ام کلثوم وابنها زید بن عمر فی ساعة واحدة
الحدیث اگر کہیں [illegible] بنت علی [illegible] ہے پس جو روایت تمنے نقل کی ہی وہ ضعیف ہی
کیونکہ اسکی قدامت راوی کو بعضوں نے مقدوح [illegible] کیا ہے یا محمول بر وہم و اشتباہ راوی ہی یا محمول ہی
اسپر کہ لفظ بنت علی کتابت کی غلطی [illegible] الکلام ہے یا محمول بر الحاق [illegible] لیا ام ہے جیسا کہ [illegible]
کا بنت [illegible] اس مقام کے کلام ہے کہ دو سو حدیثیں صحیحین میں [illegible] ہیں یا محمول بر بنت مجازی علی ع
ہے یعنی ام کلثوم بنت ابی بکر ربیبہ جناب امیر کہ وہ بھی بنت علی کہلاتی تھی کما مر پھر خاص بیٹی علی کی ہونیکا
ثبوت کس لفظ سے ہوا جیسا [illegible] خاص بیٹی فاطمہ کی نکلی حالانکہ اصل دعوی یہی تھا لیکن اس مقام پر
اگر آپ اسکو [illegible] قولہ [illegible] قول سید مرتضی کا اسے قولہ جسکو ہم اوپر بیان
کر چکے **اقول** جواب اسکا ہم بھی اوپر [illegible] نقل کر چکے تکرار ذکر و کر **قولہ**
ساتواں ثبوت کتاب کافی میں ملا یعقوب کلینی لکھتے ہیں الی قولہ ہو اول فرج غصبنا **اقول** یہ
روایت اخبار احاد سے ہے جو اصول اعتقاد میں بکار آمد نہیں اور نہایت ضعیف و مجہول ہے
کسی عالم نے علمای شیعہ میں اسکی تصحیح نہیں کی ہی بلکہ تصریح اسکی ضعیف و مجہول السند ہونیکی کی ہی اور
فرمایا ہے کہ اسکے رواۃ میں ابراہیم بن ہاشم مجہول ہے اور روایت مجہول کی تصحیح باتفاق کل باطل
ہے اور [illegible] ساقط اور حدیث اقوی ہے جو خود مخاطب نے قطب راوندی
سے [illegible] نقل کی ہی [illegible] اسطرح ہی یا محمول بر تقیہ ہے یا اول ہے بفرض نکاح لیکن تفصیل
[illegible] احادیث کثیرہ اہلسنت سے ثابت ہے کہ یہ نکاح بجبر و اکراہ ہوا اور بخوشی خاطر
نہیں ہوا بلکہ صاحب [illegible] صاف لکھی ہیں کہ یہ بات [illegible] اہل سنت سے ہے جیسا کہ [illegible]
آتا ہی تو اس صورت میں مفاد جبر و اکراہ کا اور مفاد غصب کا ایک ہی ہے اسلیے کہ جو نکاح بجبر و اکراہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور یہ نکاح ظلم و جور صادق ہی بدینوجہ کہ معنی غصب عرف لغت مین اخذ الشئ ظلماً کے ہین کما فی القاموس اور
اخذ النکاح بالجبر و اخذ النکاح بالظلم مین محاورہ مین کوئی فرق نہین ہی کیونکہ تصرف ملک غیر مین بنا رضا مندی
مالک ہی اور یہی معنی ظلم کے ہین عند اہل السنۃ بالجملہ بڑا فرق ہی درمیان اخذ الشئ ظلماً بالنکاح اور درمیان
اخذ الشئ ظلماً بالسفاح کے کہ اول مین نکاح فساق و فجار اور منافقین و کفار سے بلا ضرورت شرعیہ ناجائز
اور بضرورت شرعیہ جائز اور کسیطرح موجب ہتک حرمت نہین اور ثانی ہر طرح ناجائز اور موجب ہتک حرمت
اور یہ اگر کہا جاوی کہ حدیث مین فقط لفظ غصب ہی نہ نکاح بغصب تو ہم کہین گے ابتدائی حدیث تو لفظ
نکاح ہی سی ہی سئل عن نکاح ام کلثوم لیکن شیاطین اور اونکے چیلون نے دونو باتون مین بفریب دہی عوام
فرق نہ کرکے زبان درازیان کین فقطع اللہ لسانہم بمقابلہ قبیل النار حیث لم یفرقوا بین فعل الابرار والاشرار
و شنعوا علی الاخیار بالعار والشنار بغیر الصحیح من الاخبار کما سیجئ تفصیل ذالک عنقریب فانتظر پس ہرگاہ مضمون
اس روایت کا مطابق مضمون روایات اہلسنت ہوا تو حمل علی التقیہ کو کون امر مانع ہی لیکن تفصیل دلیل
پس بعد اس تمہید کے یہ ہے کہ انبیا اور ائمہ علیہم السلام طبیب نفوس ہین پس بمقتضائے کلموا الناس علی قدر عقولہم
کے کاربند ہوتے تھے اور جواب ہر سوال مین وہی ارشاد فرماتے تھے جس سی تسکین سائل ہو جاوی پس
اگر سائل صاحب فہم ہے تو جواب تحقیقی و سخن تحقیقی سی اوسکا جواب تھا ورنہ جواب اقناعی پر اکتفا فرماتے
تھے کہ تسکین سائل کے لیے کافی ہوتا تھا جسطرح جیسے کسی نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ خداوند تعالی بڑی چیز
کو چھوٹی چیز مین درا سکتا ہے درحالیکہ دونو اپنی حال پر رہین یعنی بڑے چھوٹے نہو اور چھوٹی بڑی
نہو حضرت نے جواب حقیقی کے فہم کی لیاقت اوسمین نپائی اور جانا کہ اگر مین نہین کہونگا تو اپنی نافہمی
عجز جناب باری پر محمول کریگا اسلیے جواب مین فرمایا کہ تیری آنکھ کی پتلی کتنی چھوٹی ہی اور آسمان کتنا بڑا
ہی حالانکہ تیری آنکھ مین سماتا ہے سائل کی تسکین خاطر ہوگئی حالانکہ یہ جواب حقیقی نتھا بلکہ جواب حقیقی وہ
تھا جو جناب امیر نے دیا تھا یعنے فرمایا تھا کہ خداوند تعالی موصوف بعجز نہین ہوسکتا اور کون شخص
قادر تر اوس سی ہی کہ آسمان کو ایک آن مین مثل انڈی کے کرے اور انڈی کو مثل آسمان کے
کر دے و انا الذی سئلت انت فلا یکون یعنی لیکن جو بات تو نے پوچھی اوسمین صلاحیت و لیاقت کونیت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

و وجود نہین ہی مقصود یہ ہے کہ عاجز ہونا ہی ہر شی ممکن پر افاضہ وجود نکرسکے اور جو شی کہ محال ہی اوسکی ماہیت
کا نقص ہی کہ قابلیت افاضہ وجود نہین رکھتی نہ نقص قدرت قادر علی الاطلاق اور بحث نجوم مین حدیث ابن ملقن مین
گذرا کہ جناب رسولخدا نے جواب سوال اعرابی مین جو سائل متی الساعۃ تھا اعددت لہا پر اکتفا کی اوراسطرح یہ
جواب سوال ابن الکوا مین اکتفا کی اوپر کلام رستاخیز کا فرفیلسوفرہ بالنار حالانکہ یہ کوئی جواب حقیقی نہ تھا
اور علمائی اہلسنت نی کہا ہی کہ آنحضرت نے جواب حقیقی نفرمایا کہ مقصد ارشاد سائلین دین اسلام تھا آدم
پر حاصل مطلب کہ اس مقام پر بھی امام علیہ السلام نے دیکھا کہ سائل نکاح ام کلثوم کے دلمین مخالفون نے نقش
اور مرکوز کردیا ہے کہ یہ نکاح کہ مستلزم حسن وخوبی عمر ہے ضرور بالضرور واقع ہوا تو اگر جواب تحقیقی جو
بعدم الوقوع کا ہے اسکو دیا جاویگا تو یہ سائل دین امامیہ سی پھر جائیگا اسلئے جواب کو مبنی اوپر
فرض وقوع نکاح غیر واقع کے کیا اور خیال حسن وخوبی عمر کو جو سائل لازم نکاح فرضی سمجھا تھا اسطرحپر
مٹایا کہ بفرض وقوع غاصب خلافت نے بپاس اطاعت و فنا اطاعت اپنی ہم اہلبیت سے بجبر واکراہ نہ بخوشی خاطر
یہ نکاح کرایا پس وہ غاصب خلافت اس نکاح مین بھی غاصب ہی پس یہ جواب امام علیہ السلام
جو بفرض قول سائل ہی اوپر وقوع نکاح واقعی کے دلالت نکریگا اور مرجع اس تاویل کا طرف تقدیر
شرط کے ہوا یعنے امام نے فرمایا کہ اگر یہ نکاح ہوا جیسا کہ سائل کا زعم باطل ہی تو غاصب خلافت
اس نکاح مین بھی غاصب ہوا پس اگر یہ نکاح ہوا شرط محذوف ہے اور غاصب خلافت غاصب
فی النکاح ہی یہ جزا ہوئی شرط محذوف کی اور اگر کوئی کہی کہ کلام امام مین شرط کا محذوف و مقدر ہونا
خالی از استبعاد نہین ہے تو ہم کہینگے کہ یہ بات سچ ہے مگر بعید ہونا لازم معنی تاویل ہی اگر بعید نہو
تو وہ معنی تاویل کیون کہلائین بالجملہ معنی تاویل کا انسان بضرورت قائل ہوتا ہے اور بلا ضرورت
کوئی معنی تاویل کیطرف نہین جاتا ہے اور اہلسنت کے مجال نہین ہے کہ صحت مین اس قسم کے
تاویل کے ہیچ چون وچرا کرسکین اس لئی کہ اس قسم کے تاویل انکے علما نے بھی بجائے خود کی ہی
چنانچہ حدیث کاذب وغادر وخائن واثم ہونے ابوبکر و عمر مین جو صحیح مسلم و بخاری مین ہے
بعینہ یہی تاویل یعنے بحذف شرط کے ہے جیسا کہ امام نووی فرماتے ہین قولہ فاحکم بینی و بینہا

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہذا الکاذب اہ قال جماعۃ من العلماء معناہ ہذا الکاذب ان لم ینصف فحذف یعنے کاذب وغادر وخائن
وآثم جب ہے کہ اگر انصاف نکرے پس شرط ان لم ینصف کے محذوف ہی مقصود حضرات علمائی اہلسنت
یہ ہے کہ حضرت عمر کے قول میں بھی فرائتمانی کاذبا غادرا خائنا آثما شرط ان لم انصفت محذوف ہی یعنے
مجھکو تم اے علی وعباس ایسا سمجھتے اگر میں انصاف وعدل نکرتا پس حضرت ابوبکر وعمر کے کاذب وغادر و
خائن ہونیکے لئے ان لم انصف اور ینصف کی شرط کو محذوف اور مقدر کیا پس ہمنے بھی نظر اسکے کہ کلام امام میں خلاف واقع
لازم نہ آوے ایک شرط کو مقدر کیا پس انصاف نہیں ہی کہ اپنی واسطے تو ایسی تاویل باطل ہو اور دوسرونکے
لئے باطل ہو جائی انکے یہ خود نہ پسندی بر دیگران ہم مپسند بلکہ ہم کہتی ہیں کہ ہماری تاویل بنظر سیاق وسباق کی بہت
مناسب ہی اسلئے کہ ظاہر ہی ہے کہ سائل مستفسر صحت وعدم صحت نکاح نہ تہا ورنہ جواب امام بلا ولم کافی تہا بلکہ منظور
سائل سوال از کیفیت صحت وعدم صحت اوس نکاح کے تہا جسکو اپنی زعم باطل میں واقعی سمجھتا تہا حضرت نے جواب
مین فرمایا کہ اگر نکاح ہوا تہا تو جبر واکراہ وغصب ہوا تہا تو پھر اوسکی صحت میں اور غاصب کی شقاوت میں
کیا کلام ہے لیکن تاویل اہل سنت کی حدیث کاذب وغادر وخائن میں بنظر سیاق وسباق محض مہمل اور
بیجا اور بیمحل ہی اس لیئی کہ صدر حدیث میں مضمون منازعت علی وعباس ہی میراث رسولخدا میں جب عمر کے
پاس واسطے انفصال کے آئے تب عمر نے کہا کہ میں خوب سمجھتا ہوں کہ تم دونو جنگ زرگری باہم ہمیرے
پاس آئے ہو مجھے الزام دینی کو اور پیشتر ازین ابوبکر کے پاس بھی گئی تھی مطلب تمہارا یہ ہے کہ مستحق میراث
دونوں نہ تم دونو اور تم دونو ہم دونو کو دعوائی میراث رسولخدا میں کاذب اور غادر اور خائن
واثم سمجھتے ہو اس مضمون کو عمر اور ابوبکر کے انصاف کرنے اور ظلم کرنیسے کیا واسطہ کہ اگر انصاف کرین
تو وارث میراث رسولخدا ہو جائین تو اب بھی جو کوئی بعد غصب حق کسیکی عدل وانصاف کرے وہ
وارث ہو جائیگا بڑے اندھیر کی بات ہے کہ غاصبین بوجہ انصاف لوٹ پوٹ کے وارث بن جائین
قطع نظر اسکے پیغمبر اور امام کا کلام مجمل کہنا بنظر اسکے تھا کہ اگر جواب حقیقی صاف صاف دیا جاتا تو سائل
مرتد از دین ہو جاتا اسلیئے جواب ایسا دیا کہ محتاج تاویل ہو احضرت عمر کو کسیکی ارتداد کا ڈر تھا جو
خود کو اور بیچارہ مردہ ابوبکر کو کاذب وغادر وخائن وآثم بحذف شرط کہا اور حذف شرط بغیر کسی وجہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوئی عاقل قبول نہیں کرتا علاوہ اسکے ہم کہسکتے ہیں کہ راوی کو کل حدیث محفوظ نہیں رہی پس آخر حدیث کو
روایت کیا اصل یہ ہے کہ ابن ابی لیلیٰ کی غرض یہ تھی کہ معتقد وقوع نکاح تھا اسی واسطے اثبات فضیلت
عمری کے واسطے یہ سوال کیا جناب حضرت نے جب اسپر وقوع نکاح و انکے ایسے خیال پر دانا اور رد وقوع
نکاح پر اصرار کیا جناب حضرت نے غصہ ہوکر فرمایا کہ اگر نکاح ہوا تو فضیلت عمری پر دلالت نہیں کرتا اسلئے کہ
ہم کہسکتے ہیں کہ ہوا تو فرج غصب ہوا اسمیں نکاح تو غاصب کے ظلم و جور و غصب پر دلالت کریگا نہ اسکی
فضیلت پر اور بعد التیا والتی یہ حدیث میں مذکور ہے بنت علی ہی نہ بنت فاطمہ ہے حالانکہ دعویٰ خاص
بنت فاطمہ کا تھا اسکے بیان پر شاہد کرام کلثوم ہے اسمیں کیوں نہیں جائز ہے کہ مراد ام کلثوم بنت ابی بکر
ربیبہ جناب امیر علیہ السلام ہو جو تربیت خاندان نبوت میں تھی اسی سبب سے فرجنا یا فرج لنا نہیں فرمایا
باقی رہا اچھلنا کودنا مخاطب کا بتقلید سیالکوٹی صاحب اور موچی صاحب اوپر لفظ اغتصب و فرج کے
پس عرض یہ ہے کہ [illegible] ادعوے کے [illegible] سے اپنی سزا کو پہنچ جاتے ہیں فانتظروا
قولہ آٹھواں ثبوت مصائب النواصب میں علمائے شیعہ کا اقرار ہے کہ یہ نکاح جبر و اکراہ سے
ہوا اقول مراد مجتہدین محدثین اہل سنت ہیں اور یہاں پر چونکہ الزاما علی الخصم ہے پس ضرور ہے
کہ محدثین اہل سنت مراد ہوں ورنہ الزام علی الخصم تمام نہوگا اور شیعہ محدثین اہل سنت کو محدثین ثقہ
سمجھتے ہیں [illegible] نکالا جاتا حالانکہ حضور والا عالی یہی سے [illegible] دلائل تمام
اسکے [illegible] سامنے [illegible] اور آپ اندھوں کی طرح ہاتھ پاؤں
[illegible] مصداق ہوگئے کہ آپکو اپنے عمر ہی کی قسم سچ سچ فرمایئے کہ جب
آپکے موچی صاحب اور سیالکوٹی صاحب کی پہلوں نے لغویت ثابت کردی تو آپ کچھ شرمائے
یا نہیں اگر فرمایئے کہ نہیں تو ہم کہینگے کہ ضرور ہے دنیا میں کوئی باحیا تر اور باغیرت تر نہوگا کہ
جسکی ایک دلیل بھی [illegible] ثابت ہوا اور کسی دلیل میں نہ ذکر فاطمہ ہے نہ ذکر بنت فاطمہ
ہے [illegible] صاحبزادی فاطمہ کی کا تھا جملہ کو زیر اور زبر اوڑا دیا آپ اسی لغویات
[illegible] زبان اور [illegible] ہی تمہاری ہی ہے قولہ غرض کی روایت نکاح

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت ام کلثوم شیعہ کے کتب ۱۲ قول افسوس ہے کہ ان کتب سے کوئی حضور کے کام نہ آئی ۱۲ اور کسی بھی خاص
بیٹی فاطمہ کا ثبوت ایسے ہوسکا پھر شیعوں کا انکار کیونکر ہو سکے اور حضور تو ہر گلی و کوچہ میں پھرے کسی سے کچھ نہ ملا
بلکہ جس کی طرف گئی اوسی اور رہی کچھ ہاتھ میں پکڑا دیا آپ نے اوسی کو غنیمت سمجھ کر شکم مبارک میں رکھا یا پیٹ پر
سکے اگر کلوخے بر سر آید ہو شادی رہے چہ کہ ہین استخوان است۔ اور یہ نہ سمجھے کہ پیٹ تو ان کا تھا پھر ہر دو ان استخوان
ورشت ہو وہ لے شکم ہر دو چون پُر گردد ایسے متواتر خبر کوئی چھپا نہیں سکتا ۱۲ قول العجب
جس دروغ بے فروغ کو اپنے مطلب کے مطابق سمجھا اوسکو متواتر کہہ دیا حدیث بکوثر کو جسکو کل محققین علمائے اہل سنت
مکذوب و موضوع و باطل کہتے ہیں متواتر بنا دیا اور حدیث غدیر خم کو جسکے قریب ڈیڑھ سو صحابی کے راوی
اور صحاح میں موجود ہے غیر صحیح اور غیر متواتر کہہ دیا اور اسی طرح روایت عقد ام کلثوم کو جسکا ایک صحابی بھی راوی
نہیں ہے اور ایک حدیث صحیح بھی اوس میں نہیں اور خبر بعض اخبار ضعیفہ مجہول السند کے خلاف صحیح علمائے اصحاب
ہی کی میں وارد نہیں ہی متواتر کر دیا یہ شیعوں کا اختیاری امر ہے یا بقول سنیوں کے خدا نے سنیوں کو یعنی
بندوں کو مجبور کیا ہے گر دو باتوں میں سنیوں کو اختیار کامل دیا ہے ایک تو یہ کہ جسکو چاہیں خلیفہ
بنا لیا کریں دوسرے جس روایت کو چاہیں متواتر بنا لیا کریں ۱۲ قول اہل انصاف اس فرقے کے
تعصب اور عناد کو دیکھیں ۱۲ قول اہل انصاف فرقہ سنیہ کے تعصب اور عناد کو دیکھیں اور اون کے
تحقیق بیانیہ کو ملاحظہ فرماویں کہ جن حدیثوں کے ڈیڑھ سو صحابہ کے کلمہ عدول بیان راوی ہیں اور صحاح میں
موجود وہ تو غیر صحیح اور غیر متواتر ہے اور جس حدیث ضعیف کے دو ایک راوی وہ بھی مجہول ہیں
نہایت صحیح اور نہایت متواتر ہے ان بے عیبوں کا جواب ہماری زبان سے کیا ہوسکتا ہے مگر
انشاء اللہ زبانیہ کے زبان سے ملیگا فانتظروا انا معکم من المنتظرین قولہ اس روایت کی صحت کا
اقرار کریں ۱۲ قول خبر ضعیف اور مجہول السند ہونے کے اگر کسی نے صحت کا اقرار کیا ہو تو کسی جھوٹے منہ
سے اوسکا نام بھی تو لیجئے ہاں اکثر علماء نے بفرض صحت جوابات دندان شکن دئے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ یہ
اور بات ہے اور اقرار صحت اور بات ہے لیکن کیا کیجئے گدھے گھوڑے ایسے بھی ہیں کہ گھوڑے
گدھے میں کچھ فرق نہیں کرتے اور گھوڑے گدھے سب ایک ہی لکڑی سے ہانکتے ہیں قولہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اور اپنی احادیث کے کتابون مین سنداً اسکو روایت کرین اقول ہماری کتب احادیث مین اخبار صحاح اور
حسان اور ضعاف سب روایت کیے جاتے ہین اس سے ہر حدیث کا صحیح ہونا کہان سے نکلا قولہ
اور اپنی فقہی مسائل کا اوس سے استخراج فرماوین اقول کسی مسئلہ کا استخراج حدیث نکاح ام کلثوم بنت فاطمہ
سے نہین ہوا کیون اسقدر جھوٹہ کہنے پر کمر باندھی ہی ہان جواہر الکلام مین موت ام کلثوم اور اوسکی بیٹی زید بن
عمر سے ہوا استخراج ایک مسئلہ کا ہوا ہی اگر کوئی شخص اوسکو حدیث نکاح ام کلثوم بنت فاطمہ سمجھے تو اوسکی عقلمندی
ہی شیعون کا ہمین کیا قصور قولہ اور نہ ایک شخص بلکہ خلفا عن سلف الی قولہ بسند صحیح نقل کرتے ہین اقول جھوٹ
کے منہ مین کیا تعجب ہی کہ اس جھوٹ سے پر آسمان کیون نہین پھٹ پڑا کہ یہ دب جاوی زمین کیون نہین شق ہوتی کہ
سما جاوی کسی نے بسند صحیح نقل کیا ہی یا کسی نے صحت سند کا اقرار کیا ہی جو جو دلائل لغو یہ آپ نے لکھے اوس مین
تو کسی کا ادعی صحت سند ہونا آپ نے نہین بیان کیا پھر اس مقام پر دعوی صحت سند کہانسے کود پڑا اور
اگر فرماییے کہ دلائل مین ذکر صحت سند بھول گئے تھے مگر اب تناسخ مین یاد پڑ گیا تو ہم کہینگے کہ ہان بیل
نہ کودا کودے گون اس جگہ کے واسطے یہ مثل ہے حقیقت یہ ہے کہ بعض روایات بظاہر
دال بر وقوع نکاح بجبر و اکراہ مطابق روایات کاذبہ اہلسنت کہ نکاح جبری پر دال ہین وارد ہوے
ہین اور ہمارے علما نے بفرض تسلیم شل روایات سفیان کے جوابات اوسکے دیے لیکن
تصریح اوسکی ضعیف اور مجہول السند ہونیکی بھی کی ہی اور کسی نے اوسکی تصحیح نہین کی برخلاف روایات انکار
از ائمہ اطہار کہ شیعون نے ابا عن جد و خلفا عن سلف اوسکی تصحیح کی ہی اور وہی معتقد اونکا ہے
جیسا کہ اہلسنت بھی اسکے مقر ہین کما ذکرنا سابقا قولہ اور اوسکی توجیہات سے سیکڑون ورق
سیاہ کرین اقول مقصود سیاہ کرنے اوراق سے توجیہات مین سیاہ کرنا مخالفونکے منہ کا ہے
کہ بفرض تمہاری قول باطل کے ہم بیس ہزار جواب دے سکتے ہین خدایا اس فرض و تسلیم سے اور اقرار
صحت سند و عدم صحت سند روایت سے کیا واسطہ مگر کیا کیجیے کہ ایسے کور نظرے کیطرف روئی خطاب
ہے کہ لائق خطاب اولی الالباب نہین قولہ اور پھر بھی بعض حضرات غیرت اور انصاف کو چھوڑ کر اقول
بیغیرت دیکھیا و بے انصاف وہی حضرات ہین جو بے اثبات کسی بات کے دعوا ہائے بے سر و پا کرین

Presented by: Rana Jabir Abbas

قولہ اور یہ نہ خیال کریں کہ اگر ایک دن یا ایک ہفتہ یا ایک مہینہ حضرت ام کلثوم نکاح میں حضرت عمر
کے رہتیں اقول بنت فاطمہ علیہا السلام سے جب نکاح عمر ثابت ہی نہیں تو ایک ساعت ایک لحظہ
ایک لمحہ ایک پل ایک دقیقہ عمر کے نکاح میں کیونکر رہیں اور جو سالہا سال عمر کے نکاح میں رہیں اور بچے
جنی وہ زوجہ شریفہ طاہرہ عفیفہ نجیبہ ماجدہ ام کلثوم بنت جرول خزاعی اور ام کلثوم بنت عقبہ ابن ابی
معیط تھیں لیکن راویان سفیان نے ان دونوں ام کلثوموں اور تیسری ام کلثوم بنت ابی بکر مجہول پدر اور
چوتھی ام کلثوم بنت فاطمہ کو ملا کر ایک کر دیا کما اشتبہا علیہ قبل ذلک قولہ اور اوسکی شہرت بدرجہ تواتر
نہ پہنچے اقول تواتر کا حال بیشتر بیان ہو چکا ہے کہ حدیث غدیر خم جب متواتر نہیں ہے تو دنیا میں
کوئی خبر متواتر نہیں ہے چہ جائیکہ عقد ام کلثوم کے تواتر کے قائل ہوں گی امید شیعوں سے رکھنا خالی از حماقت نہیں قولہ
لیکن جب سالہا سال حضرت ام کلثوم زینت افزا رہے اقول ہم نے ابھی بیان کیا کہ سالہا سال زینت
افزائی خانہ خلافت مآب اور بچے جنے وہ اسی عمر بن خطاب کے وہی ام کلثوم بنت جرول خزاعی
اور ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط ہیں نہ ام کلثوم بنت فاطمہ قولہ اور بعد حضرت عمر کے مرنے کے
اونکا نکاح جعفر طیار سے ہوا اقول نکاح ام کلثوم بنت فاطمہ کا محمد بن جعفر طیار سے ہوا نہ خود
جعفر طیار سے چونکہ اسکے علم تحقیقی کی یہی حد اسکی ہے کہ مخاطب کو درمیان محمد بن جعفر اور خود جعفر طیار
کے فرق معلوم ہوا اب سمجھئے کہ ایک چچازاد برادر ہیں جنسے عقد ہوا اونکا نام محمد بن جعفر ہے اور دوسرے
حقیقی چچا ہیں جنسے عقد حرام اونکا نام حضرت جعفر طیار ہے جنکی وفات قبل ولادت حضرت ام کلثوم
یا قریب ایام ولادت ہے ہم اسکو مانتے ہیں کہ مطابق قول رسول خدا ہے کہ آنحضرت نے نظر طرف
اولاد جعفر و علی کے کر کے فرمایا تھا کہ بناتنا لبنینا بیٹیاں ہمارے واسطے بیٹوں ہمارے کے ہیں کما
رواہ الثقات لیکن بعد عقد کا ہونا جو کہ روایت سنیہ ہے کہ جسکا صاحب استیعاب ناقل ہے
اسکو شیعہ محض غلط جانتے ہیں کما مر قولہ اور آفتاب روشن کو کف دست سے کون پوشیدہ
کر سکتا ہے اقول سنی لوگ پوشیدہ کر دیتے ہیں بلکہ اوسپر خاک ڈالنے سے اپنے سروں پہ
خاک ڈالتے ہیں یعنی خبر متواتر غدیر خم کو چھپاتے ہیں اور خبر موضوعہ مجہولہ ام کلثوم کو آفتاب بتاتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

لیکن اہل شعور سمجھتے ہین کہ کون آفتاب مثل آفتاب نصف النہار نمایان ہی اور کون آفتاب زیر تیرہ خاک کفر و نفاق پنہان ہی قولہ وہی ہمنے نقل کیا ہے اقول تمہاری کل نقل تمہاری دعوای بی اصل کے مطابق نہین ہی اور اوس سی ہرگز ثبوت نکاح خاص فاطمہ کے بیٹی کا نہین ہوتا ہے فارجع البصر اسلئے ما قلنا

ثم ارجع البصر ہل تری من فطور ولا کن من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور

قال المخاطب القمقام ساہ اقبل السلام

دوسرا قول جبکہ علمای اعلام شیعہ نے دیکھا کہ انکار کرنا اس روایت سی آفتاب پر خاک ڈالنا ہی اور اوسکو غلط اور بے محل کہنا مقبول دروغ گو یم بروی تو سہل کرنا ہے اسلئے اوسکی توجیہہ پر توجہ فرمائی اور دوسری طور سی اس فضیلت کے ابطال پر ہمت باندھی گو پہلا ان بزرگون نے نہایت سعی و کوشش کی اور ہر طرح کی توجیہہ اور تاویل فرمائی لیکن اوس سی بجای فایدہ کے نقصان ہی ہوتا گیا اور جو بنا قایم رہتے اصول مذہب تشیع کے اوس مین خلل ہی بڑہتا گیا کاش وہ انکار ہی کئے جاتے اور گو اوسکی تکذیب و تغلیط کچھ ہوسکتے بلا کی بکسی طرح سے اوسکی صحت کا اقرار فرمائے تو یہ نوبت نہ پہنچتا اسلئے کہ توجیہات اس نکاح کے معاملہ مین کئے گئے ہین اونکے دیکھنے سے ہر شخص مذہب تشیع سی نفرت کرتا ہے اور اونکے سننے سے ہر مسلمان کے دل مین ایک جوش غیرت کا پیدا ہوتا ہی اور طرفہ یہ ہے کہ جتنی زیادہ توجیہات کرتے ہین اور جسقدر زیادہ تاویلات بیان فرماتے ہین اوتنے اونہین کے اصول و مشایخ کے پیراستہ کا رار شیوع ہوتا جاتا ہے شعر

مرض عشق پر رحمت خدا کی ، مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی ۔

اور زیادہ تر تعجب اسپر ہے کہ باوجود اسکے کہ خود اونکے دل مین خوب یقین ہو سکتا ہی کہ یہ توجیہات باطل اور تاویلات لاطائل و دلی مین کے برائی ثابت کرتیو اسلئے اور لوگونکو اونکے مذہب سے نفرت دلاتیو اسلئے ہین مگر با اینہمہ علم و فضل اوس سے باز نہین رہتی اور باینقدر وہ اپنا دل مین مزید کہکر اور بڑہاتے جاتے ہین اور اپنے صاحب کو لا پرکرتے جاتے ہین اونکو اوسکے علما اور فضلا کی تقریرون اور تحریرونکو دیکھکر نہایت حیرت ہوتی ہی کہ با وصف ادعای عقل کچہ پایہ وہ پہنچ گیا اونکی عداوت کو کون لگیا کلام پیغمبری کے کلمات

Presented by: Rana Jabir Abbas

زبان پر لانیسے شرم نہین کرتے اور ایسی عار و ننگ کی باتون کو ائمہ کے طرف منسوب کرنے سے لحاظ نہین فرماتے دین محمدی کو تو خراب ہی کر چکے مذہب اسلام کو بھی بگاڑ چکے اصحاب نبوی کو بھی کافر اور منافق کہہ چکے ایک اہلبیت رہگئی تھی جنکی مزید محبت کا دعوی کرتی ہتی جنکے فضائل کا اقرار فرماتے تھے کہ اونکو بھی در پردہ کھو دیا اونکے فضائل کو بھی ایسی بیغیرتی سے کلمات کو اونکی طرف منسوب کرکے معائب سے بدل دیا اور یہ سب کچھ تو کر چکے اور ہنوز ایمان کے دعوے مین ثابت قدم ہین معلوم نہین کہ انکا ایمان اور محبت کیا کیا نتیجے دکھلائیگی بیت دل بردی و دین و جان شیرین ٭ دین طرفہ کہ باز در کمینے

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

صاحبان انصاف و دور از اعتساف پر مخفی نرہے کہ شیعونکا اولے جواب عدم ثبوت نکاح بل ثبوت عدم النکاح ہی اور جو دلائل ثبوت وقعیت پر حضرت مخاطب بالخطاب اور دیگر مریدان ابن خطاب نے لکھے ہین وہ ایسے پوچ و لچر ہین کہ جس سے کسیطرح سے ایک ذرہ بھی ثبوت وقعیت نہین ہی اس لیئے کہ مدار کل دلائل کا یا اقرار بعض علما پر ہے یا بعض روایات پر اور جنکے بیان کیا بشواہد و قرائن قطعیہ کہ اقرار انکا الزاماً فرضاً و تسلیماً بقول المخاصم ہے اور بعض روایات بھی وہ ہین کہ علما جسکی تصحیح نہین کرتے بلکہ اوسکے احاد اور ضعیف اور مجہول السند ہونیکی تصریح کرتے ہین اور علاوہ اسکے معارض قطعی قوی اوس سے موجود ہین پھر ثبوت وقعیت کہانسے ہوگا اور شیعونکا ثانوے جواب بعد فرض تسلیم روایات کاذبہ سنیہ کے ہی لیکن مفروض روایات سنیہ سے فقط اسقدر ہے کہ یہ نکاح فرضی بجبر و اکراہ نہ بخوشی خاطر ہوا اور اس فرض کو یہ لازم نہین ہی کہ ہم کل خصوصیات مافی الروایات کو بھی مسلم کرلین اور جو قباحتین اور وقاحتین اور بیحیائیان اور بیغیرتیان اومین مذکور ہون اون سب کو ہم مسلم کرتے ہون مثلاً روایات سنیہ مین ہی عمر کا بنت فاطمہ الزہرا علیہا السلام کو بالحاح جناب امیر سے لینا اور قبل از نکاح فرضی بیحیائی چھاتی سے لگانا اور آغوش مین لینا اور کشف ساقین کرنا اور بدنظری نظر خیانت بفخذین ڈالنا اور اوس معصومہ کا طمانچہ اوٹھانا اور کہنا کہ ای شقی یہ کیا کرتا ہے تیری آنکھین پھوڑ دونگی تیری ناک توڑ دونگی ان لچے پن شہدے پن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ حرکات کہ ہم فرضاً بھی معترف نہیں ہیں اور پکار پکار کے کہتے ہیں کہ یہ سب باتیں راویان کذاب سنیہ
نے فقط بنظر توہین جناب امیر علیہ السلام بنائی ہیں اور علمائے سنیہ نے اوسکی روایت کی ہی اور طرفہ
یہ ہے کہ پرائی بدشگونی کی لیے اپنی ہاتھ سے اپنی ناک کاٹی ہی اور خیال اسکا نہ کیا کہ حضرت عمر کا بھی فسق و فجور
اور بیدینی اور بدپرستی اونکی اور جھوٹھا اور خائن اور آثم ہونا اونکا بھی اونہیں روایات سے
نکلتا ہے اور یہ کہنا اونکا کہ میں خواہان باہ نہیں ہوں کذب محض ہوا جاتا ہے ورنہ یہ حرکات
شہادت سمات اور کشف ساقین و نظر خیانت بر نامحرم نہیں کس لیے تہا بہر کیف ہماری عرض یہی ہے کہ
جو توہین سنیوں کی بظاہر جناب امیر کے لیئے اور حقیقت میں اپنے عمر کے لیئے ہے شیعوں نے
کہیں اوسکا عشر عشیر بھی نہیں کیا مگر دستور حضرات سنیہ کا ہے کہ اپنا عیب نہیں دیکھتے اور دوسروں کے
پھلی نارتے ہیں **قولہ** جب علمای اعلام حضرات شیعہ نے دیکھا **اقول** جب علمای اعلام حضرات
سنیہ نے دیکھا کہ حضرات شیعہ غضب کرتے ہیں کہ فقط ایک حدیث حوض میں خوض کرکے قیامت
کیئے دیتے ہیں اور کل فضیلت عمری باطل کرکے نفاق و ارتداد ثابت کیئے دیتے ہیں اور ایسی
روایتوں سے انکار کرنا آفتاب پر خاک ڈالنا اور اپنے سر پر لینا اور ماہتاب پر تھوکنا اور اپنے
منہ پر اور پیٹھ پر لینا ہے اسلیئے ایک دوسرے طریقہ پر توجہ فرمائی اور دوسرے طور سے اثبات
فضیلت عمری پر ہمت باندہی اگرچہ انکے بزرگوں نے نہایت ہی سعی و کوشش سے او طرح طرح کی روایتیں
اس بارہ میں بنائیں لیکن اوس سے بجای فائدہ نقصان ہی ہوتا گیا اور بعوض قائم رہنے مذہب سنن
کے اوسمیں خلل ہی بڑہتا گیا کاش وہ فقط نکاح ہی پر اکتفا کرتے جاتے اور گو اونکے علما و محدثین اثبات
جبر و قہر و فسوق و فجور عمر میں جھوٹھی ہوتی بلا سے مگر کبھی اون احادیث خبیثہ کے صحت کا اقرار نفرماتے
تو بہتر ہوتا اس لیے کہ جو کثر روایات مخالفہ للعقل اس نکاح کے معاملہ میں کیئی ہیں اونکے دیکھنے سے
ہر شخص مذہب سنن سے ایسی نفرت تام کرتا ہے جیسے حلالخوروں سے انسانکو نفرت ہوتی ہی اور
اون روایتوں کے سننے سے ہر مسلمان کے دلمیں ایک جوش غیرت کا پیدا ہوتا ہی اور کہتا ہی
کہ اس مسلمانی سے نصرانی کرسٹانی نیچری ہونا بہتر ہے چنانچہ آخر کو ہمارے مخاطب جناب مولوی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محمد علی صاحب جزاہ اللہ بما یستحقہ ایسے ہی ہو گئے طرفہ لطیفہ تو یہ ہے کہ جتنے زیادہ روایات آپنے
گڑھے گئے اور جسقدر زیادہ فضیلتین عمر کے اور توہین اہلبیت کی بیان فرماتے گئے اونسے اونہین کے
اصول اور عقاید کے برائے اور ثابت ہوتی گئی اور حضرت عمر کے غاصب اور کاذب اور خائن
اور آثم ہونیکا کمانی صحیح المسلم والبخاری ثبوت ہوتا گیا سو مریض جہل پر لعنت خدا کی، مرض بڑہتا
گیا جون جون دوا کی قول اور زیادہ تر تعجب اسپر ہے کہ باوجود اسکے کہ خود اونکے دلون مین یقین
اسکا ہے اقول شیعونکو بھی زیادہ تر تعجب اسپر ہے کہ باوجود اسکے کہ خود سنیونکے دلونمین یقین
اسکا ہے کہ یہ جھوٹھی حدیثین باطل اور اکاذیب لاطایل جو در بارہ نکاح ام کلثوم سنیون نے
گڑھے ہین اونکے دین کے برائی ثابت کرنیوالے اور لوگونکو اونکے مذہب سے نفرت دلانیوالے
ہین مگر باانہمہ علم و فضل دین سنی باز نہین رہتی اور باین دعواہاے مسلمانی و ادعاے لسانی محبت
عثمانی ہل من مزید کہکر اپنے اصرار کو کذب سفتری ہین اور بڑھاتے جاتے ہین اور اپنی
ڈھلکی مونڈیونکو کوچہ و بازار مین پھر اطہر الکرس بیحیائی اور بے پردگی سے نچاتے جاتے ہین اور اونکی
مستورات کو ظاہر کرتے جاتے ہین ہمکو اونکے علما اور فضلا اور محدثین کملا کی تقریرون اور تحریرون
کو دیکھکر نہایت ہی حیرت ہوتی ہی کہ بار خدایا اونکی عقل پر کیسا پردہ پڑگیا اور اونکی حیا و غیرت عثمانی کو
کون لوٹ لیگیا کہ ایسے بیغیرتی کے احادیث زبان پر لانے سے شرم نہین کرتے اور ایسی عار و
ننگ کی باتونکو حضرت عمر اور حضرت علی کیطرف منسوب کرتے ہین کہ علی کی بیٹی وہ بھی جو خاص فاطمہؑ کی
بیٹی اور خاص نواسی اونکی پیغمبر کی تھی اوسکو ایک بڑے خلیفہ جلیل نے اپنی آغوش ہوسناکی مین
لیا اور بعد ان سب کے کشف ساقین اور نظر الی الفخذین کی اے سنیو اگر کچھ بھی غیرت ہو تو چلو بھر
پانی مین ڈوب مرو اور ان اکاذیب کی تصدیق اور تصحیح نکرو تم کچھ لحاظ نہین فرماتے کہ دین محمدی
کو تو بت پرستون اور شراب خوارون اور سور کھانیوالونکو خلیفہ بناکے خراب کرچکی مذہب اسلامی
اور لا و حرام کے احکام بنانے سے بگاڑ چکے اصحاب اور احباب نبوی مثل ابوذر و عمار و ابن مسعود
کو قابل جوتیان اور لاتین کھانی عثمان کی اور لائق شہر بدر کرنے کے بنا چکے اب اہلبیت رہگئی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کچھ تھوڑے تھے وہ اوسکا دعوی جنکی مزید محبت کا کرتے تھے اور اونکے فضائل کا بھی اقرار فرماتے تھے اوسکو بھی در پردہ نہین بلکہ علانیہ کھو دیا اور دعوائے فدک مین حضرت فاطمہؑ کو جھوٹھا بنا دیا اور اونکی بیٹی کی ہتک حرمت کیلئے وہ حدیثین جھوٹھی بنائین جسکے سننے سے ہر ایمان والے کے تن بدن پر لرزہ ہوتا ہے اور جوشِ غیرت مین زبان سے کیا کیا کچھ نہین نکلتا ہے جسکو عام وخاص خوب جانتے ہین اور ان اکذوبات سے کل فضائل کو معائب سے بدل دیا اور یہ سب تو کر چکے اور ہنوز مسلمانی کی خواہش مین ثابت قدم ہین معلوم نہین کہ ہماری مسلمانی اور انکی محبت وعنایت اونکو کیا نتیجہ دکھلائیگی۔ **بیت** دل بُردی و دین وجان شیرین ٭ و دین طلم فکر بازو کمینی ۔ چونکہ اس قول کالبول مین حضرت مخاطب نے سوائے ہزل گوئی اور ہجوخوانی اور تیز زبانی سے کچھ نفرمایا اس لیئے مناسب تہا کہ شاگردان میان مشیر کو یہ قول سپرد کیا جائے مگر ہمنے خلاف مروت جانکر درگزر کیا لیکن بمجبوری وناچاری اونکے الفاظ مستہجنہ کو اونہین پر منقلب کر دیا کہ میان کی جوتی میان ہی کے سر پر سزاوار ہی لیکن اوسکے ٹانکے کچھ ٹوٹے تھے اسلیئے اونہین کے موچی صاحب کی ستالی سے اوسکو ٹنکوا دیا کہ فرق مبارک پر جب پڑی تو ایک جانب دھڑا دھڑ اور تڑا تڑ اور دوسری جانب سے پڑا پڑ کی صدا سے نکلے

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

اب ہم اوس قول کو بیان کرتے ہین جو حضرات شیعہ نے بعد قبول کرنے صحت نکاح کے ارشاد فرمایا ہی اور اوسکو آئمہ کرام کیطرف وحاشا جنابہم عن ذلک منسوب کیا ہے وہ قول یہ ہی کہ حضرت فرماتی ہین کہ نکاح ام کلثوم کا ساتھ حضرت عمر کے جناب امیرؑ کے رضا و خوشی سے نہین ہوا بلکہ عمر فاروق نے جناب امیرؑ کو تنگ کیا اور اونکو ڈرایا اور بہر قسم کا خوف دیا اور اونپر نہایت درجہ تشدد کیا یہانتک کہ قریب تھا کہ نوبت خونریزی کی پہونچے تب حضرت عباس پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کے چچا نے حضرت امیر علیہ السلام کو دیا یا بخیال ہونے فتنہ وفساد کے یہ نکاح کر دیا پس اس نکاح سے برائی عمر کی ثابت ہوتی ہی چنانچہ اس قول کی ثبوت مین ہم چند سندین علماء شیعہ کی بیان کرتے ہین پہلی سند سید مرتضی علم الہدی نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کتاب تنزیہ الانبیا میں فرماتی ہیں فاما انکاحہ فقد ذکرنا فی کتاب الشافی الجواب عن ہذا الباب الخ یعنی حضرت امیرؑ
نی اپنی بیٹی کا نکاح ساتھ عمر کے منظور نہیں کیا مگر بعد اسکے کہ عمر نے اونکو دق کیا اور ڈرایا اور جھگڑا مچایا
جب حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ نی دیکھا کہ فتنہ وفساد ہوا چاہتا ہے تب حضرت امیرؑ سے اس کام کو
اپنی اختیار میں لے لیا اور ام کلثوم کا نکاح ساتھ عمر کے کر دیا اور یہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ شرع میں ہرگز ممنوع نہیں ہی کہ
بجبر واکراہ لڑکی کا نکاح اوس شخص کے ساتھ کر دیا جاوے جسکے ساتھ حالت اختیار میں جایز ہو تا خصوصًا
عمر سے آدمی کے ساتھ کہ وہ اسلام بھی ظاہر کرتا تھا اور تمام شریعت کا پابند تھا دوسری سند مواعظ حسنیہ
میں مجتہد صاحب فرماتے ہیں کما نقل فی ازالۃ الغین کہ تزویج ام کلثوم باختیار حضرت امیر واقع نشد الے قولہ
بالفرض اگر باختیار ہم باشد عقل این را قبیح نمی داند کہ نکاح با مخالفین جائز باشد بلکہ عقل تجویز می کند کہ حضرت
حقتعالی مباح سازد برای ما نکاح کردن را با کفار چہ قباحت نکاح با کفار عقلی نیست مثل قباحت ظلم وقتل
وامثال آن وچگونہ عقلی باشد وحالانکہ معلوم است کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دختر خود را با کفار تزویج کردہ
وہرگاہ حقیقت حال چنین باشد پس چہ قباحت است در اینکہ جناب امیر علیہ السلام تزویج نمایند دختر خود را
باکسیکہ بظاہر مسلمان باشد تیسری سند قاضی نور اللہ شوستری مصائب النواصب میں لکھتی ہیں کہ صاحب استغاثہ
فرماتے ہیں کہ ایک مخالف نی پوچھا کہ کیا سبب ہی کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نی اپنی بیٹی کا نکاح عمر بن خطاب
سے کر دیا ہم کہتے ہیں کہ ہمکو خبر دی ہی ایک جماعت نے ہماری مشایخ ثقات سی جن میں سی جعفر بن محمد بن مالک
کوفی ہیں انہوں نی احمد بن فضیل سی انہوں نی محمد بن ابی عمیر سی انہوں نے عبد اللہ بن سنان سی کہ میں نی سوال کیا
امام جعفر سی بابت نکاح ام کلثوم اونہوں نے جواب دیا کہ ہوا اول فرج غصبنا کہ یہ پہلی فرج ہی جو ہمسی غصب
کی گئی ہی اور یہ خبر مطابق اوس خبر کے ہے جسکو ہمارے مشایخ نے بابت نکاح ام کلثوم کے ساتھ عمر کے
روایت کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ عمر نے عباس کو حضرت علی علیہ السلام کے پاس بھیجا اور درخواست کی کہ
نکاح ام کلثوم کا اونکے ساتھ کر دیا جاوے حضرت امیرؑ نے انکار کیا جب حضرت عباس یہ خبر عمر کے پاس لائے
تب عمر نے کہا کہ اگر علی میری ساتھ نکاح اپنی بیٹی کا نکر دینگے تو میں اونکو قتل کرونگا تب پھر حضرت عباس حضرت علیؑ کی
پاس آئے اونہوں نی تب بھی انکار کیا یہانتک کہ آخر حضرت عباس نی علی سی کہا کہ اگر تم نکاح نہیں کرتے ہو میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیے دیتا ہون اور تمکو قسم دیتا ہون کہ میرے قول فعل کے خلاف نکرنا اور یہ کہکر حضرت عباس عمر کے پاس گئے اور کہا کہ نکاح تمہارا ام کلثوم کے ساتھ ہوا جاتا ہی پس عمر نے آدمیونکو جمع کیا اور کہا یہ عباس چچا علی کے ہین اور علی نی اپنی بیٹی ام کلثوم پر انکو اختیار دیا ہی اور اونکی نکاح کر دینے کے ساتھ میری اجازت دی ہی پس حضرت عباس نی نکاح ام کلثوم کا ساتھ عمر کے کر دیا اور بعد تھوڑی مدت کے انکو عمر کے گھر بھیجدیا فقط اس روایت کو لکھکر قاضی صاحب اسی کتاب مین فرماتی ہین کہ اصحاب حدیث اس روایت کو قبول نہین کرتے لیکن اسمین خلاف نہین ہے درمیان دونکی کہ عباس نی ام کلثوم کا نکاح ساتھ عمر کے کر دیا بعد بہت سے جھگڑے قصے کے پس مین کہتا ہون کہ جس کسی نے اس حکایت سے انکار کیا ہے اوسکا مطلب یہ ہی کہ حضرت عباس نی ام کلثوم کا نکاح ساتھ عمر کے نہین کیا مگر سبب اوسکی کہ جسکو ہمارے مشائخ نی روایت کیا ہے اور وہ مطابق اس روایت کے ہے جو کہ امام صادق علیہ السلام سے مروی ہی کہ حضرت امام نے فرمایا ہو اول فرج غصبت منا کہ یہ پہلی شرمگاہ ہے جو ہماری غصب کیے گئے

بقول التمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ جواب باصواب شیعونکا قرولی ہی بفرض تسلیم قول سنیان یعنی ہمنی فرضًا قبول کیا کہ روایت نکاح ام کلثوم صحیح ہی لیکن اسمین کوئی قباحت نہین ہی ہان ظاہر مین اگرچہ قباحت نظر آتی تو اوس صورت مین قباحت ہوتی کہ بخوشنودی جناب امیرؑ یہ عقد ہوتا لیکن جب بنا بر اتقی جناب امیر ہوا اور بضرورت داعیہ ہوا تو قباحت ظاہری بھی رفع ہوگئی کہ اگر بخوشی خاطر جناب امیرؑ بھی ہوتا تب بھی حقیقت مین کوئی قباحت نہین تھی اس لیے کہ یہ نکاح ساتھ منافق مظہر الاسلام کے تھا اور منافقین سے عہد رسول مقبول سے اوسوقت تک بلا اشتباہ مراسم مخالطت و مواصلت و مناکحت جاری تھی ہین اس لیے کہ یہ امور متعلق بانتظام امور دنیا ہین اور عداوت و بغض اہل نفاق و بدعت اور اہل فسق و فجور و معصیت متعلق بامور آخرت ہی اور اگر فرض کیا جاوی کہ یہ امر یعنی مخالطت با منافقین فی نفسہ قبیح بھی ہو تو اگر بخوشی خاطر کوئی مرتکب اسکا ہو تو مذموم ہوگا لیکن جناب امیرؑ نے اسکو بخوشی خاطر نہین کیا بلکہ بجبر و اکراہ حالت اضطرار مین یہ نکاح کیا اور بخوشی خاطر نہ کرنا بلکہ بجبر و اکراہ کرنا خود روایات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اہلسنت سے ثابت ہی یہانتک کہ خود اون حضرت نے اسکا تکفل نکیا بلکہ عباس کو اسکا متکفل کردیا پس مدار اس جواب کا
اوپر روایات سُنّیہ کے ہے کہ اوسی سے روایت زبیر ابن بکار سے ہے کہ وہ خود ہی کبھی کہتا ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نے بنا رضی
و بمجبوری متکفل اس نکاح کا عباس کو کیا بہرکیف یہ کل تقریر الزاماً للخصم ہے پس ضرور ہی کہ مدار اوسکا روایات مخاصم پر ہو نہ اپنی
روایات پر کہ اوس سے الزام مخاصم نہین ہوسکتا اسلیے کہ جب اپنی روایت کو ہم خود ضعیف اور مجہول السند کہتے ہین تو دوسرے کو
الزام اوس سے کیا دینگے پس ظاہر ہو گیا کہ مدار جواب روایات سُنّیہ پر ہی گو بعض روایات ہماری بھی کہ جسکو ہم ضعیف اور
مطروح یا مأول کہتے ہین معاضد اوسکی ہون اور قضیہ جبر و اکراہ متفق علیہ ہو جائی اور اوسکی طرف اشارہ ہی آخر کلام صاحب استغاثہ
مین جسکی نسبت بغلط مخاطب صاحب طرف جناب علامہ شوشتری علیہ الرحمہ کے دیتے ہین اور اوسکے فارسی ترجمہ کے بھی غلط
سلط مترجم ہین کہ بعد نقل حکایت مکر و کید عمر قبل جناب امیر مین فرماتے ہین کہ اگرچہ محدثین سُنّیہ اس روایت
مکر و کید عمر کو قبول نہین کرتے لیکن خلافی نیست میان ایشان در اینکہ عباس تزویج نمود ام کلثوم را بعد از
طول مطالبہ و مدافعہ انتہی پس جب تمہاری ہی احادیث سے ثابت ہے اور تمہاری محدثین کو اقرار ہے کہ
یہ نکاح بعد طول مطالبہ جانب فظ غلیظ سے اور طول مدافعہ جانب جناب امیر سے ہوا تو معلوم ہوا کہ اون
حضرت نے بجبر و اکراہ واسطے رفع فتنہ و فساد کے نہ بخوشی خاطر یہ نکاح کر دیا بلکہ اسقدر اس سے کراہت تھی کہ خود اوسکے
متکفل نہوئے بلکہ عباس سے کہا کہ تم جو چاہو کرو پس عباس نے بنظر رفع فتنہ و فساد افظ و اغلظ کے کما اثبتنا من
صحاح اخبارکم کر دیا اور شیعون کے نزدیک کل امور حرام مجبوری و ناچاری مثل اکل میتہ و اظہار کفر بدلیل
فمن اضطر و الا من اکرہ حلال و جائز ہو جاتی ہین یہ نسبت امور محرمہ کے تھا لیکن ہمنے پیشتر بیان کیا کہ نکاح
منافقین کے ساتھ شریعت اسلام مین جاری و ساری ہی غایۃ الامر یہ ہی کہ امر مستکرہ ہوا اور جب شریعت
مین نظر بہ قاعدہ عقلیہ و شرعیہ الضرورات تبیح المحظورات حرام حلال ہو جاتی فما ظنک بالمکروہات اب حضرات
سُنّیہ کو لازم ہے کہ اس نکاح مین جو قباحتین لازم آئی ہون وہ بیان فرماوین بلکہ ہم اس سے بھی ترقی کر کے
کہتے ہین کہ اگر حضرت عمر ظاہر مین بھی مثل اپنی باطن کے مشرک و بت پرست ہوتے بلکہ دعوائے فرعونی و
شدادی و نمرودی فرماتے جب بھی نکاح ایک مومنہ کا مثل نکاح آسیہ بنت مزاحم کے ساتھ ایک کافر
فرعون منش کے بضرورت داعیہ شرعیہ جائز ہوتا اب حضرات اہل سنت کو لازم ہے کہ اسکی قباحت اور حرمت

Presented by: Rana Jabir Abbas

کسی دلیل عقلی و نقلی سے بیان فرماوین و انّی لہم ذالک اور جز اسکی کہ ٹٹین ٹٹین کرین اور کہین کہ ہتک حرمت لازم آئی
اور اسی پر ناچین کودین اور اونسے کیا ہو سکتا ہے مگر عقلا خوب سمجھتے ہین کہ ہتک حرمت تو جب لازم آتی
کہ یہ نکاح درمیان مین نہوتا کہ جسکو لوگ سفاح کہتے اور ہمنے سابق مین اشارہ کیا کہ اس نکاح مین عوام کے نزدیک
کوئی ہتک نہ تھی بلکہ شرف علی سمجھتے تھے یعنی علی ایسے صاحب عزت و شرافت تھے کہ بادشاہان عصر مین کوئی کفو انکا نہ تھا
یہانتک کہ جو کل مسلمانون کا بادشاہ حکمران عرب و عجم تھا اونسے جب انکی بیٹی کی درخواست کی تو اونہون نے اپنی مراد غیرت
کے سامنے اوسکو اپنی ہتک سمجھکر انکار کیا مگر بہت کہنے سننے کے بعد مجبوری اپنی بیٹی کے ساتھ بیاہ کر دیا پس علاوہ
شرافت ذاتی کے ایک شرافت مصاہرت ساتھ بادشاہ عصر کے حاصل ہوئی تیا حال عوام کالانسان کو نیکنامی
و بدنامی کا نسبت اوروں کے زیادہ خیال ہوتا ہے اب آپ خوض کیطرف کہ بشبہات بقول مخاطب وہ حضرت عمر کو
ویسا ہی سمجھتے تھے جیسا کہ خود ہی حضرت مخاطب والاخطاب صفحہ (۱۴۴) سطر (۱۱) مین نقل فرماتے ہین اور اونکا
کفر و نفاق اور ارتداد تو اکثر زبان مبارک مخاطب پر جاری ہے مگر بزبان شیعیان کہتے ہین نہ اپنی زبان سے
اسی طرح یہ بندہ خاکسار بھی زبان مبارک مخاطب سے کہتا ہے جو کچھ کہتا ہے نہ اپنی زبان سے مجھکو ڈر ہے کہ کوئی
نافہم حضرات اہلسنت سے یہ نہ کہنے لگے کہ یہ سید دیوانہ ہو گیا ہے کہ حضرت عمر کو ہمارے سامنے گالیان
دیتا ہے معاذ اللہ معاذ اللہ نہین بھائیو یہ سید دیوانہ نہین ہے مگر اپنے مخاطب والاخطاب کے اقوال
کو نقل کرتا ہے جیسا کہ مخاطب نے اقوال شیعہ کو نقل کیا ہے اور ظاہر ہے کہ نقل کفر کفر نباشد بہر کیف
بندہ ایسا نامہذب نہین ہے کہ بزرگان اہلسنت کو اونکے سامنے اپنی زبان سے برا کہے مگر مباحثہ مین ضرورت
نقل اقوال کی پڑتی ہے جسطرح سے کہ مولوی مہدی علی صاحب اور اونکے موچی صاحب و رساطی صاحب کو ضرورت
پڑی ہے آمدم بر سر مطلب پس ایسے شخص کی نظر و مین جناب امیر کی کوئی ہتک نہین ہوئی اس لئے کہ یہ لوگ خوب
جانتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام معصوم عن جمیع الخطایا ہین اور فعل اونکا بضرورت داعیہ شرعیہ ہے نہایت
مستحسن بلکہ احسن اور حسن ہے پھر جب ہتک حرمت نہ عوام کے نزدیک ہوئی نہ خواص کے نزدیک تو آپ
سنیتیونکا ٹٹین کرنا قابل اعتنا نہین ہمارا حیان خرچنیین ہے **قولہ** بعد قبول کرنے صحت نکاح کے ارشاد
فرمایا ہے کہ **اقول** قبول کرنا تحقیقاً نہین ہے بلکہ فرضاً ہے جیسا کہ ہمنے بیان کیا پس لازم تھا کہ مخاطب بجائے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لفظ بعد قبول کرنے صحت کے لفظ بعد فرض کرنے صحت کے فرماتے اور عدم کو دو کا اور فرضیت و یقین
لیکن بیچارے کیا کرین کہ کاذبین غادرین کے کہانی صحیح المسلم تا سی دنگی گلی پڑی ہی قوله ائمہ کرام کی طہارت حاشاہم
عن ذالک منسوب کیا ہی اقول استدلال شیعون کا حضرات سقیفہ پر اور اونکو الزام دینا نہ اس راہ
سی ہی کہ یہ قول ائمہ ہی اس لیئی کہ وہ لوگ قول ائمہ کو شیخین کے بارہ مین کب سنتی ہین ابو الائمہ کا قول شہادت
حضرت عمر ایسے عادل کے اگرچہ بعدل تقدیری ہی ہی شیخین کی بارہ مین کہ جناب امیر اون دونو کو کاذب
وغادر و خائین و آثم سمجھتے تھے کہانی صحیح المسلم حضرات اہل سنت نہین سنتی تو دیگر ائمہ کی بات کب سنینگی
بلکہ اس راہ سے ہے کہ احادیث اہل سنت مین موجود ہے اور محدثین کو اونکے اسکا اقرار ہے کہ حضرت
علی نے بخوشی خاطر یہ نکاح نہین کیا بلکہ بجبر و اکراہ عمری عباس کو اوسکا متکفل کر دیا پس اسی بنا پر شیعہ کہتی ہین کہ
فرج غصبناہ القلب جسطرح غاصب خلافت ہوا اوسیطرح اس نکاح جبری مین بھی غاصب ہوا قوله چند سندین
علمائی شیعہ کے اقول کوئی شیعہ اسکا منکر نہین ہی حضور کو احتیاج سند دینی کی ہو شیعہ تو جب تنزلاً ہماری
قول کو فرض و تسلیم کرتے ہین تو اوس سی حضرت عمر کی بد ایمانی اور صحت اس نکاح فرضی کی جو بضرورت داعیہ
شرعیہ تھی بیان کرتے ہین قوله اور تمام شریعت کا پابند تھا اقول ہاں جیسے کل منافقین ہوتے ہین
کہ ظاہر مین کل شریعت کے پابند اور باطن مین خود خدا اور رسول سے منفصلاً عن الشریعۃ قوله
مجتہد صاحب فرماتی ہین اقول الحق کیا بہت خوب فرماتی ہین کہ جب نکاح کفار کے ساتھ مطلقاً قبیح نہین ہی ورنہ
بنا بر تمہارے زعم باطل کے پیغمبر خدا کیون اپنی بیٹیان کفار کو دیتے تو اگر علی نے بخوشی خاطر بھی ایک بیٹی
مظلوم اسلام کو دی تو کیا قباحت لازم آئی فضلاً عن الجبر و الاکراہ کہ اگر وہ حسن تھا تو یہ بقیاس اولویت احسن ہوگا
ماشاء اللہ ماشاء اللہ یہ تقریر ایسی مضبوط و مستحکم ہے کہ جواب اسکا جو قابل قبول ارباب عقول ہو کسی مخلوق
سے نہین نکل سکتا آرے ہمارے مخاطب اپنے نافہمون نے جوانب و اطراف کلام کو تو نہ دیکھا
اور فکر اثبات کفر ظاہری خلیفہ صاحب مین ہوئی اور اگر اس سب کو ہم فرض بھی کر لین تب بھی جناب مجتہد صاحب
کا قول نہین رد ہو سکتا اس لیئی کہ وہ مدعی ہین عدم قبح عقلی کے نکاح مین ساتھ ظاہری کفار کے بدلیل نکاح
بنات پیغمبر باقی رہا قبح شرعی پس ہر قبیح شرعی بلکہ عقلی بھی حالت اضطرار و اکراہ مین جائز و مباح ہی بدلیل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فمن اضطر و الآمن اکرہ کما اشر الیہ **قولہ** صاحب استغاثہ فرماتی ہین **اقول** پہلے تو موجی صاحب فی ترجمہ قول
صاحب استغاثہ مین نری سترہ کی کاٹ چھانٹ کی پھر اوس کاذب کے خلعت الصدق نے دوبارہ اوسپر
اپنے ظلم کی رائی پھیری لیکن صاحبزادی کی خیانت تو اونکے والد ماجد روحانی کی بیان سے کھل گئی لیکن موجی صاحب
کی چوری اور خیانت جب کھلتی کہ اصل مصائب النواصب موجود ہوتے لیکن اسوقت ہمارے پاس نہین ہے
مگر آخر کلام کا غیر منتظم ہونا دلیل اسپر ہے کہ بعضا اوس مین ملکر حدیث اول فرح صحت مناہی و قد مترنا فیسینا
اور رہ گیا بھی ذکر اوسی کے مضمون کا ہے مگر ابتدا مین ذکر کیا کہ عمر قتل جناب امیر مین ہمی تھے چونکہ ذات شریف
ایسی کیادین اور مکاریون مین اوستاد کامل تھی اور ایسے ہی مکر و فریبون سے خلافت سراپا خلافت
حاصل کی تھی تو انکی منطق سے یہ چندان بعید نہین و ظہور و شوری بھی جس سے ہمہ خلافت خلیفہ ثالث ہو گیا
جناب امیر علیہ السلام فرماتی ہین کہ عمر نے میرے قتل کی تدبیر پوری کی تھی مگر تقدیر مطابق تدبیر نہوئی بالجملہ یہ
خبر بھی اعتبار آحاد سے ہے جو قابل اعتماد فی الاعتقاد نہین اور محمول اور بنت مجازی جناب امیر یعنی
بنت ابی بکر علیہ آنحضرت کی ہو سکتی ہے اور نہین بنت فاطمہ کا کہ جسکے ہمارے مخاطب بھی نفی کرتے ہین ہے بنا بر
اسکے ہم کہ سکتے ہین کہ جب جناب امیر علیہ السلام کو انکی بیٹی کے دینے مین عمر کو یہ انکار تھا جیسا کہ
اس روایت مین ہے تو بنت فاطمہ کو بخوشی خاطر دینا تو محال تھا قولہ پیدا ہتا ہے کہ آنحضرت عباس نی
اقول حضرت عمر کی مکاری و کیادی کے پردہ فاش ہو جانے سے جو پیدا ہوتے ہین نزدیک
ہمارے مخاطب ڈرے اور اوسکی مکر و کید کا ترجمہ ہندی مین کرنے سے شرمائے اور اوسکو کھا گئے
بندہ اوسکا ترجمہ فارسی ترجمہ ازالۃ الغین صاحب شاہد العین سی کرتا ہے کہ جب باوجود تجدید و تخویف
قتل جناب امیر نے نہ مانا اور عباس نی عمر کو دوبارہ خبر امتناع علی کی دی تب عمر نے عباس سی کہا کہ روز جمعہ
مسجد مین حاضر ہو اور قریب منبر بیٹھ اور جو کچھ وہان ذکر ہو اوسکو سن تو تجھے معلوم ہو جائیگا کہ مین قتل علی پر قادر
ہون اگر ارادہ کرون پس عباس حاضر مسجد ہوئی جب عمر خطبہ و موعظہ سی فارغ ہوئی تو لوگون سی مخاطب
ہو کر فرمانے لگے کہ ایہا الناس یہان ایک مرد اصحاب رسول خدا سے ہے کہ اوسنے زنا سے محصنہ کیا ہے
اور اوسکی زنا پر مطلع ہوا ہی تنہا امیر المومنین یعنی عمر پس اس بارہ مین تم لوگ کیا کہتی ہو پس ہر طرف سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لوگون نی کہا کہ ہرگاہ امیر المومنین نی اطلاع پائی ہی تو کسی غیر کے مطلع ہونیکی کیا حاجت ہی چاہیے کہ بی تامل خلیفہ کی
اوسے حد زنا جاری کرین جب حضرت عمر مسجد سی پھری تو عباسؓ سی کہا کہ اب جاؤ اور علیؑ سی کہو جو تمنے سنا
پس قسم اللہ اگر علی نہ کرینگے تو مین کرونگا جو تمنے سنا پس عباسؓ علیؑ کی پاس گئی اور سب ماجرا بیان کیا پس کہا
علیؑ نی کہ مین جانتا ہون کہ یہ بات اوسکی نزدیک بہت سہل و آسان ہی یعنی مقتضای بے دینی و بے ایمانی ہی
ہے اور مین اوسکی آرزو کا برلانیوالا نہین ہون یعنی بخوشی خاطر پس عباس نی کہا کہ اگر آپ نہین کرتے تو
مین کئی دیتا ہون اور آپ کو قسم دیتا ہون کہ اس امر مین میری مخالفت نفرمایئے پس عباس عمر کے پاس
گئی اور کہا کہ جو تو چاہتا ہے ہو جائیگا پس جمع کیا عمر نے لوگون کو اور کہا کہ یہ عباس چچا علیؑ کی ہین اور ر
علیؑ نی امر اپنی بیٹی کا انکے حوالہ کیا ہے اور حکم کیا ہے کہ اونکی بیٹی کا نکاح مجھسے کردین پس عباس نے
نکاح کر دیا اور بعد چند روز کے عمر کے پاس بھیجدیا اور ہر چند محدثین شیعہ اس حکایت کید و کر عمری
قبول نہین کرتے مگر اسقدر امر اتفاقی محدثین شیعہ کی ہی کہ اوسمین اختلاف نہین کہ عباس نی بعد بہت قصہ
و جھگڑے اور طول مطالبہ عمری اور مدافعہ علوی کے نکاح ام کلثوم کیا پس جو لوگ منکر حکایت کید
عمری ہین وہ بھی مقر اس بات کی ہین کہ یہ نکاح بطیب خاطر نہین ہوا بلکہ بجبر و اکراہ ہوا اور یہی مقصود ہی روایت
اول فرج غصبت منا کا یعنے نکاح بجبر و اکراہ ہونا انتہی محصل قول صاحب الاستغاثہ ولیس فیہ لایل ا
سن انما شہ ولاکن المخاطب صاحب اللعانة فمثلہ کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلہث وان تترکہ یلہث بالجملہ حکایت
کید عمری بھی اخبار آحاد سے ہے کہ قابل اعتماد فی الاعتقاد نہین اور یہ آئین ذکر بنت فاطمہ کی جو بحوث عنہ
بین الفریقین ہین نہین ہی پس محمول بر بنت مجازی یعنی بنت ابی بکر ربیبہ جناب امیرؑ ہونا جائز ہے و اذا جاء
الاحتمال بطل الاستدلال **قولہ** اس روایت کو لکھکر قاضی صاحب اوسی کتاب مین فرماتی ہین **اقول**
ہرگز قاضی صاحب نہین فرماتے بلکہ صاحب استغاثہ فرماتے ہین کہ متفق علیہ تمہارے محدثین کا ہے کہ
عباس نی بعد طول مطالبہ و مدافعہ اور بڑے قصے جھگڑے کے یہ نکاح کر دیا ہی تو اگر ہم قول تمہارے
محدثین کا اس نکاح کے بارہ مین فرض بھی کرلین تب بھی عمر کی برائی ہی ثابت ہوتی ہی نہ بھلائی اور خود
آپ کے سبط ابن جوزی بھی اسی روایت کے قائل ہین اور خواجہ پارسا فصل الخطاب مین بھی روایت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سکتے ہیں قولہ انکار کیا ہے اوسکا یہ مطلب ہے اقول جس شخص کو فارسی عبارت سمجھنے کی لیاقت نہیں ہے وہ عربی کیا سمجھیگا کفش دوز کی فارسی عبارت اگرچہ وہ بھی غلط اسلوط ہی کیونکہ اسمین بھی کوئی لفظ ایسا نہیں کہ جسکا ترجمہ یہ مطلب ہی کیا جاوے کوئی ہمارے بیان صحیح منتظم کو چھوڑ کر اس ترجمہ غیر منتظم سے جو بالکل کھچڑی عبارت ہی ملاوے اور حضرت مخاطب ذوالاضطراب کہ اولو پور خطاب کو صد آفرین و ہزار تحسین کہے

قال المخاطب المقتام ھداہ اللہ سبیل السلام

الحاصل ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی نے اپنی خوشی سے نکاح نہیں کیا بلکہ حضرت عباس نے بزبردستی نکاح کر دیا لیکن یہ قول باطل ہی چند دلیلوں سے پہلی دلیل اگر ہم تسلیم کرین کہ حضرت علی نے خود نکاح نہیں کیا بلکہ حضرت عباس کو اختیار دیدیا اور اونہوں نے نکاح کر دیا لیکن اس سے اصل نکاح کے ہونے میں کچھ شبہ نہ رہا اگر حضرت امیر ام کلثوم کے باپ تھے تو حضرت عباس بھی ام کلثوم کے دادا ہوتے تھے اگر باپ نے نکاح کیا نہ سہی اونکی اجازت سے دادا نے نکاح کر دیا اصل مطلب جو ہم ثابت کرتے ہین وہ ثابت ہو گیا دوسری دلیل حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ لائق زوجیت ام کلثوم کے تھے یا نہ تھے اگر لائق زوجیت کے نہ تھے تو حضرت عباس پر جو کہ حضرت علی مرتضی جناب سید الانبیاء کے چچا تھے اور نعوذ باللہ سخت الزام عاید ہوتا ہے کہ انہوں نے فاطمہ کی بیٹی پیغمبر خدا کی نواسی کا نکاح ساتھ ایسے شخص سے کر دیا جو لائق صلاحیت زوجیت کی نہیں رکھتا تھا اور جو ایمان اور زہد و تقوی سے بھی بری تھا لیکن یہ الزام حضرت علی کی ذات پر حاشا جنابہ عن ذلک موافق اصول شیعہ کے ہوتا ہے وہی حضرت عباس اونکے چچا پر ہوگا تیسری دلیل وکیل اور مختار ہونا حضرت عباس کا طرف سے حضرت علی کے معاملہ تزویج میں ان روایات سے بھی ثابت ہوتا ہے پس شرعاً و عرفاً فعل وکیل کا بعینہ فعل موکل ہی اس لیے فعل حضرت عباس کا ہی وہی فعل حضرت علی کا سمجھنا چاہیے پس گویا نکاح حضرت عباس نے کر دیا ہو مگر جبکہ وہ وکیل اور مختار جناب امیر کے ہوئے تو یہ نکاح باجازت جناب امیر کے سمجھنا چاہیے اور اگر حضرت علی نے حضرت عباس کو اجازت نہیں دی اور وکیل نہیں بنایا تو بلا اجازت اونکے حضرت عباس کا وکیل و مختار ہونا جائز نہ ٹھہرا اور اس سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

سخت الزام حضرت عباس پر آتا ہے اور غصب کرنے مین معین اور مددگار ہونا اونکا ثابت ہوتا ہے اور
پھر نکاح کا ہونا بلا اجازت ولی کے لازم آتا ہے اور اوسکا عدم جواز شرعًا و عرفًا ظاہر ہے اور اس سے
جو کچھ نتیجہ حاصل ہوتا ہے وہ عقلا کو معلوم ہے خدا حضرات شیعہ کو ذرا عقل و انصاف عطا فرما دے او
اور تھوڑی سی غیرت اور شرم عنایت کرے کہ وہ ان اقوال کے نتایج پر غور کرین اور جو جو خرابیان اونمین
ہین اون پر نظر فرماوین یا رخدایا یہ کیسے دوست اہلبیتؑ کے ہین ورا ونکی فضیلت اور بزرگی کے کیسے
قایل ہین کہ ایسی باتین اونکی طرف منسوب کرتے ہین اور محبت کے پردہ مین ونکی برائیان بیان کرتے ہین
خدا کے لیئے کوئی انصاف کی آنکھ کھولکر دیکھے کہ وہ کیا کیا تہمتین آئمہ کے اوپر کرتے ہین اور ذرا گوش ہوش
سے پنبہ غفلت نکالکر سنیئے کہ یہ حضرات کیسی برائیان اہلبیت اطہار کی بیان کرتے ہین نعوذ باللہ من ہفواتہم و
من سوء عقیدتہم اللہم احفظنا من شرور انفسہم و من سیات اعمالہم چوتھی دلیل اگر ہم تسلیم کرین کہ حضرت علی دل سے
راضی تھے کہ نکاح ہووے لیکن حضرت عباس کے سمجھانے سے راضی ہوئے اور وہ رضامندی
کچھ خوشی سے نہ تھی بلکہ مجبوری سے تو اس سے بھی الزام حضرت علی پر عاید ہوتا ہے جسکے بچانیکے لیے
بیہودہ بناوٹ کی گڑھی ہین یعنی خوف سے جان کے حضرت عباس کے کہنے کو بمجبوری قبول کرلیا اور جان بچانیکے
لیئے عزت دینا گوارا فرمایا نعوذ باللہ من ذلک اور اگر خوف جان نتھا تو ایسے معاملہ مین جسمین عزت و
آبرو کی ہتک ہووے اور جس سے خاندان اہلبیت کو بٹہ لگے کہنا حضرت عباس کا ماننا ضرور نہ تھا بلکہ لازم
تھا کہ اپنے انکار پر اصرار فرماتے اور ہر بار عباس سمجھاتے ایک بات بھی ونکی نہ سنتے بلکہ صاف کہتے
کہ چچا تمکو یا مین بزرگی کیا ہوا ہے جو ایسی سفارش کرتے ہو اور ہمیشہ کے لیئے اہلبیت اطہار مین داغ لگاتے ہو
مجھے ایک کافر یا منافق یا مرتد یا غاصب یا خائن ہی کیونکر مجھسے ہوسکتا ہے کہ اپنی بیٹی وہ بیٹی فاطمہ کے بطن سے
جسکی اولاد کو پیغمبر خدا نے اپنی اولاد فرمایا ہی ور جسکے بیٹون بیٹون کو سرور انبیا نے اپنا بیٹا بیٹی کہا ہے
ایسے کافر یا منافق کو دیدون اور پیغمبر خدا ور فاطمہ زہرا کے روح کو ایذا دون اور اگر عمر فاروق ہٹی
اور جبر کرنے ہی پر آمادہ ہوتے تو لازم تھا کہ اسد اللہی دکھلاتے ذو الفقار کو میان سے باہر نکالتے عمر سے
اوترکی ہاتھ کی تلوار کے جوہر دکھلاتے مرحب و عنتر کی طرح غصب کرنے والے کے ایک ایک وار مین دو ٹکڑے

کرتے آخروہ تلوار جسنے جبرائیل امین کے پر کاٹے اور وہ ذوالفقار جسنے جعفر جنّی کے دو ٹکڑے کیئے کسدن کے لیئے تھے اور وہ شجاعت و مردانگی جو بدر و حنین میں کفار کو دکھلائی اور وہ قوت جو جنگ خیبر میں ظاہر فرمائی کس روز کے واسطے رکھ چھوڑی تھی برائی خدا کوئی اس عقل کے دشمن فرشتے سے پوچھے کہ اس سے زیادہ شیر خدا کے حق میں دوسری ہتک اور بیحرمتی کی بات کیا ہوگی کہ اونکے بنات طیبات کو بجبر و اکراہ کافر فاسق لینے پر مستعد ہوں اور شیر خدا سرور اولیا سند الاصفیا سید الاوصیاء اسد اللہ الغالب امام المشارق والمغارب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کافروں کے قتل کرنیوالے خیبر کے فتح کرنیوالے دشمنوں کے ایک نگاہ میں ہلاک کرنیوالے ہزار جنوں کو ایکدفعے و ہستی میں زیر و زبر کرنیوالے جنکی ذات خدا کی قدرت کی نشانی جنکا وجود الله کے جلال و عظمت کا نمونہ جنکے نام سے کفار عجم لرزاں جنکی صورت سے شجاعان عرب ترساں کیسے علی خدا کے شیر رسول کے بھائی بتول کے شوہر نامدار حسنین کے پدر بزرگوار

نظم

وصی نبی جفت پاک بتول ۔ فروزندہ شمع دین رسول
فشانندہ جان براہ خدا ۔ نمایندہ کفر از دین خدا
درآرندہ عمرو مرحب زپای ۔ برآرندہ باب خیبر ز جای
رہانندہ موسی از رود نیل ۔ دمانندہ گل ز نار خلیل
بساحل رسانندہ فلک نوح ۔ کشایندہ بابہای فتوح
ہواخواہ او جبرئیل امین ۔ بفرمان او آسمان و زمین
نہ کس جز نبی ہم ترازوی او ۔ قوی دست قدرت ز بازوی او

ایسے شجاعت و ہیبت اور ایسے جلال و عظمت ایک عمر کے ڈرانے سے ڈرجاویں اور کچھ چون و چرا نکریں اور عار و ننگ کو اپنے اوپر گوارا کرلیں اور برضامندی اپنی اوس کے گھر اپنی بیٹی لخت جگر نور نظر کو بھیجدیں لعنت ایسے عقیدہ پر اور نفرین ایسی سمجھ پر بیت گر مسلمانی ہمین است کہ حافظ دارد

وای گر از پس امروز بود فردای

بقول التمسک بولایة علی ابن ابیطالب علیہ السلام

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم نہین سمجھتی کہ حضرت مخاطب کس بات کا ابطال فرما رہی ہین ہمنی تو نکاح کو جو بقول سنیونکے ہے فرض و تسلیم
کرلیا اب ہم حضرات اہلسنت سی کہتی ہین کہ اسمین جو قباحت لازم آئی ہو اوسکو بیان فرماکے ہمسے اوسکا
جواب لین مخاطب صاحب کہتی ہین کہ اب ضرور ہی کہ حضرت عمر کو پکا مومن متقی پرہیزگار سمجھو ہم کہتی ہین لا نسلم
اسکی کوئی ضرورت نہین ہی کہ اگر نکاح مومن متقی سی ہو تو نکاح جائز ہو ورنہ باطل ہو اس لئی کہ نکاح کفار سی
کوئی قبح عقلی نہین رکھتا ورنہ بنا بر تمھاری زعم کے تین بیٹیان پیغمبر کی ہین کافر بیٹے ابی العاص و ابنی ابولہب
کو نہ دیجاتین اور حضرت لوط پیغمبر کفار سی ہولا بناتی ہین اطہر لکم نفرماتی اور چونکہ اشعریہ لا شعوریہ حسن و قبح
عقلی کے منکر ہین تو انکو کسی طرح سی شبہ نہین ہو سکتا کہ اس قبح کے قائل ہون باقی رہا قبح شرعی جو لا تنکحوا المشرکین
سی ثابت ہی پس ہم کہتی ہین کہ یہ مشروط ہی بعدم الضرورۃ اس لئی کہ کل احکام شرعیہ ایسی ہی ہین کہ جناب باری
نے فمن اضطر والا من اکرہ سی ہر مضطر اور مجبور کو مستثنے فرمایا ہے علاوہ اسکے یہ قبح شرعی مخصوص ہے
واسطی مشرکین کے اور شیعہ گو حضرت عمر کو کافر بہ کفر نفاقی جانتی ہین لیکن کافر بہ کفر اسلامی نہین جانتی ہین
اس لئی کہ بالاتفاق ہمارے اور تمھارے وہ مشرک بت پرست اور منکر لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ نہ تھی
گو پچیس چالیس سال تک تھی مگر بالفعل تو نہین بالفعل وہ منافق تھی اور کوئی آیت اور کوئی حدیث اوپر عدم
جواز نکاح کے منافقین سی بھی نہین دلالت کرتی اور اگر کوئی کہی کہ گو سنیون کے یہان کوئی حدیث نہین ہی مگر شیعون
کے یہان تو حدیث ہے کہ سنیونکو بیٹی نہ دو تو ہم کہینگے کہ یہ محمول ہی یا اوپر کراہت کے یا محمول ہی اوپر حرمت
کے نسبت معلن بعداوت اور منکر بفضیلت اہلبیت کے یا محمول ہی اوپر عدم ضرورت شرعیہ کے لیکن
جناب امیر علیہ السلام کو ضرورت شرعیہ موجود تھی یعنی جب عمر نے جبر و اکراہ کیا تب اونحضرت کو خوف فتنہ و
فساد و خونریزی کا ہوا حالانکہ شرائط جہاد اوسوقت تک موجود نہ تھے لاجرم جو نکاح کہ حالت اختیار مین
ناجائز تھا حالت اضطرار مین جائز اور مباح اور صحیح ہوگیا بلکہ نظر بضرورت واجب و لازم اوسکا کرنا ہوگیا
لیکن جبر و اکراہ عمر کا اور لطیب خاطر جناب امیر کے نہونا پس روایات اہلسنت مین موجود ہی بلکہ جناب سید شوستری
علیہ الرحمہ نقل عبارت استغاثہ مین فرماتے ہین کہ جمیع علماء محدثین اہل سنت ہی کہ عباس نے بعد گفت و شنود بسیار یہ
اس نکاح کو کر دیا جیسا کہ ابھی خود حضرت مخاطب اوسکی ناقل ہوئی اور سابقا ہمنے سبط ابن جوزی کا قول نقل کیا ہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر وہ بھی ہم جبر ہی کا قائل ہی کہ حضرت علی نی پہلی انکار کیا جو عمر کو سخت ناگوار معلوم ہوا تب حضرت عباس نی جناب امیر
کو سمجھایا اور کہا کہ زوجہا عنہ فقد بلغنی عنہ کلام اب نکاح کر دینا مناسب ہی کیونکہ وہ کلام ہمنے عمر سے سنا ہے کہ
جس سے ہم پر کوئی فساد آتی ہی برائی خدا فرمائیے کہ اس روایت میں اور اوس روایت میں جسکی باطل کرنیکا آپکو شوق
چرایا ہے فرق کیا ہے محقق دہلوی شیخ عبد الحق بھی فصل الخطاب سی یہی نقل کرتی ہیں کہ خود حضرت عباسؓ نے
جناب امیرؑ کو سمجھا کر نکاح کر دیا بعد اسکے مخاطب صاحب فرماتے ہیں کہ بنا براس جبر و اکراہ کے بڑی ہتک حرمت
اور آبرو ریزی جناب امیرؑ کی ہوئی پس اوس جناب کو لازم تھا کہ ذو الفقار صاعقہ کردار کھینچکر عمر کو فی النار
کر دیتے میں کہتا ہوں کہ سنیوں کے محدثین نے اسی نظر سے یہ روایتیں بنائی ہیں کہ بے آبروئی جناب امیرؑ
کی ثابت کریں گو عمر کا بھی فاجر و فاسق و غاصب ہونا انہیں روایات جعلیہ سے ثابت ہوجائی تو بلا سے
اونکو فقط غرض جناب امیرؑ کے اثبات جبن اور آبرو ریزی ہی کی ہے لیکن علمای سنیہ کو لازم تھا کہ جب ان احادیث
کی تصحیح کی تو کچھ توجیہ بھی کرتے کہ جس سے تفسیق و تجویر عمر لازم آتا نہ ہتک حرمت جناب امیرؑ و انی لہم
ذلک افسوس ہی کہ حضرات اہل سنت ام ابان بنت عتبہ کو تو اس درجہ جری بیان کریں کہ خلیفہ کے خطبۃ النکاح
کا صاف جواب دے کہ ہم ایسے بدخو بد مزاج سی نکاح نہیں کرتے جو منھ بنائی گھر میں آئے تیوری چڑھائے
باہر جائی اور خلیفہ کچھ نہ کر سکیں اور اپنی خلیفہ اول کی بیٹی ام کلثوم کو یہ جرأت دکھائیں کہ خلیفہ دوم
کے نکاح سی انکار کرے اور بد مزاج بتائی اسپر خلیفہ سے کچھ نہ بن پڑے مگر جناب امیرؑ کو با اینہمہ قدرت و شجاعت
و کثرت قوم و قبیلہ ایسا مجبور اور عاجز اور ناچار جانتے ہیں کہ با وصف انکار شدید و حیلہ و حوالہ و عذر و
معذرت کے مجبور رہوئے کہ اپنی بیٹی کو ایسے بدخو بد مزاج بڈھے خبیث سے بیاہ دیا اور کوئی تدبیر کارگر
نہو سکی بلکہ اس درجہ مجبور رہوئے کہ بغیر بیاہے خلیفہ صاحب کے پاس مجمع عام میں اپنی بیٹی کو بھیجدیا جسپر وہ بھی
اس بیغیرتی سی پیش آیا کہ بوسہ لیا گلے سے لگایا ساق پاکو دابا یہانتک کہ خود اوس لڑکی کو ان حرکات ناشائستہ
پر اوس نالائق کے غصہ آیا اور چاہا کہ ایک طمانچہ سے ناک عمر کی توڑ دے آخر اوسی غیظ و غضب میں جھنکہ چلی آئی
اور باپ سے شکایت کی کہ کس خبیث بڈھے کے پاس مجھکو بھیجدیا اسپر بھی نہ جناب امیر ہی کو حمیت آئی نہ اور کسیکو
خاندان بنی ہاشم سے غیرت معلوم ہوئی بلکہ برعکس اسکی اوسی بڈھے سے نکاح کر دیا یا یہی غصبا ہی نکاح قرار پایا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غرض ان شیعیان خدا و رسول نے کوئی درجہ توہین و تحقیر و تذلیل اہل بیت کا اوٹھا نہ رکھا مگر یفعل اللہ ما یرید ویریدون لیطفئوا نور اللہ
واللہ متم نورہ خدا و رسول و اہلبیت اطہار کی عظمت زیادہ ہوتی گئی اور عمر کا فسق و فجور و جبر و قہر ثابت ہو گیا اور جناب امیرؑ کا
کچھ نہ بگڑا اس لیئے کہ عوام نے جانا کہ جناب امیرؑ کی بیٹی بادشاہ وقت سے بیاہی گئی اور خواص نے جانا کہ ایک
منافق فاجر و فاسق سے بضرورت شرعیہ بیاہی گئی اور یہ جو کہا کہ جناب امیرؑ کو ذو الفقار کھینچنا لازم تھا تو وقت
غصب خلافت زیادہ تر لازم تھا مگر ذو الفقار کو نہ کھینچا اسلیئے کہ خلاف حکم خدا و رسول تھا کیونکہ شرائط
جہاد موجود نہ تھے چنانچہ ابن ابی الحدید جو بڑے دوستان عمر سے ہے شرح نہج البلاغہ مین لکھتا ہی کہ جناب امیر
فرماتی تھی کہ اگر چالیس آدمی بھی میرا ساتھ دینے والے ہوتے تو مین ضرور تلوار کھینچتا اور غاصبون سی جہاد
کرتا اور جناب رسولخدا کو قوت اور شجاعت اور کل صفات کمالیہ مین اولین و آخرین سی بڑھے ہوئے
تھے اور جناب امیر اور حمزہ اور عبیدہ ایسے جوانمرد بھی انکی ساتھ تھے بلکہ حضرت عمر ایسے کافر کش
بقول آپکے جنکے ایمان لانیسے چالیس مسلمان پورے ہو گئے تھے وہ بھی موجود تھے پھر جناب رسولخدا
نی تلوار نہ کھینچی اور غار تیرہ و تار مین معہ یار غار چھپے تو جب جناب امیر کی شجاعت مین حضور حرف زن
ہوتے ہین تو پیغمبر خدا کی شجاعت کیا بلکہ نبوت مین مثل حضرت عمر کے مانند واقعہ حدیبیہ حرف زن ہونا ضرور
ہے اب لازم ہے ربقہ اسلام گلے سے نکالیئے اور زنار کفر گلے مین ڈالیئے لیکن اوس وقت مین بندہ
بنظر آپکی تلون مزاجی کے یاد وہ تلونات عمری ہی خدمت شریف مین بصد ادب عرض کریگا کہ
در کفر ہم ثابت نہ زنار را رسوا مکن **قولہ** ان روایات سی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی نے اپنی خوشی
سے نکاح نہین کیا اسلیئے **قولہ** یہ قول باطل ہی بچند دلیل **قول** یہ قول سی مراد اگر بطلان قول نکاح
ہے تو ہمارا بھی قول یہی ہی کہ اصل دعوائی نکاح ہی باطل ہی مگر سنیون کی خاطر سے ہمنے فرض کر لیا ہی
اور بعد الفرض اوسکی قباحت پوچھتے ہین اور اگر غرض یہ ہی کہ نکاح بنا رضامندی باطل ہی تو مدار
اثبات نارضامندی تمھاری ہی احادیث پر اور اقرار پر تمھارے محدثین کے ہے کہ جناب امیرؑ
ایسے ناراض تھی کہ خود متکفل اوسکی نہوئی بلکہ عباس اوسکی متکفل ہوئے پس اگر تم اپنی ہی احادیث
کو باطل کرتے ہو تو چشم ما روشن دل ما شاد ہم بھی اوسکو باطل ہی جانتے ہین **قولہ** اگر ہم تسلیم کرین کہ حضرت

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی نے خود نکاح نہیں کیا **اقول** چونکہ یہ مضمون یعنی خود نکاح نہ کرنیکا تمہاری ہی احادیث میں موجود ہی تو تمکو
جھک مار کے ماننا پڑیگا پھر اس میں شیعوں پر کوئی احسان حضور کا نہیں ہی اگر مانیگے تو ہمارا جواب
بفرض و تسلیم نکاح انہیں احادیث سے موجود ہے اور اگر نہ مانیگا تو ہم بھی اپنی فرض و تسلیم سے ہاتھ اوٹھا لینگی
اور کہینگے کہ جسطرح تمہاری یہ احادیث غلط ہیں اسیطرح کل احادیث تمہارے در بارہ وقوع نکاح غلط ہیں
اور ہماری حدیث اس بارہ میں چونکہ ضعیف السند ہی اور خلاف عقل و نقل ہی پس مطروح ہی یا ماول ہی لیکن عقل سلیم
قبول نہیں کرتی کہ جناب امیر نے ایسے موذی خدا و رسول کو کہ مصداق من آذاہا فقد آذانی ومن آذانی فقد آذا اللہ
ہی بخوشی بیٹی دی ہو لیکن نقل پس قول امام جعفر صادق علیہ السلام کہ اس نکاح کی مدعی دروغگو اور راہ راستی سی گمراہ ہیں معارضہ
کیلیئے موجود ہے **قولہ** لیکن اس سے اصل نکاح کی ہونیمیں کچھ شبہ نہ رہا **اقول** سبحان اللہ کیا فہم ہے کیا ادراک ہے اور کیسا قوت عقل
چالاک ہی حضرت مخاطب شروع کلام کرتے ہی بھول گئی خود ابتدائی کلام میں فرمایا تھا کہ دوسرا قول یعنی پہلا قول تو انکار اس
نکاح کا تھا اور دوسرا قول قبول کرنا اوسکا اور اوسکی توجیہات بیان کرنا چنانچہ بعد بکنے کچھ ہفوات
کے فرماتے ہیں اب ہم اوس قول کو بیان کرتے ہیں جو حضرات شیعہ بعد قبول کرنے صحت نکاح کے ارشاد
فرمایا ہے انتہی اب اسجگہ ابطال توجیہ جبر و اکراہ میں فرماتے ہیں کہ اگر شیعہ تسلیم کرلیں توجیہ جبر و اکراہ کو تو اس سی
نکاح کے ہونیمیں کچھ شبہ نہ رہا ارے احمق نکاح کو تیرے خصم نے فرضا قبول کرلیا ہے پھر اوسکے اثبات
کی کیا حاجت ہے جو کوئی کہی کہ اصل نکاح کے ہونیمیں شبہہ نہ رہا شبہہ تو جب تھا کہ انکار ہوتا ایک بات جسکو ہمنے
بخاطر سنیان فرضا قبول ہی کرلی ہو تو اوسکے ثابت ہونے سے توجیہ جبر و اکراہ کیونکر باطل
ہوگئی اب مخاطب کو چاہیے تھا کہ ابطال توجیہ کرے نہ یہ کہے کہ نکاح ثابت ہوگیا چہ خود ہمنے قبول
ہی کرلیا ہے ولو فرضا اوسکے ثبوت سے کہنا کہ توجیہ باطل ہوگئی کچھ سمجھمیں نہیں آتا کہ کس ارادے سے
ہمکو نہیں معلوم کہ حضرت مخاطب ہوش میں ہیں یا کسی کڑی بھول کی بہکی باتیں ہیں ذرا جوش کر فرمائی
تو ہم سمجھیں کہ آپ کیا فرماتے ہیں ابھی تو جز ہذیان سرائی آپکی تقریر ہم کچھ نہیں سمجھتی **قولہ** حضرت عباس
نے ام کلثوم کے ادا ہونیکے … **اقول** یہ محاورہ خاص حضور کی مادری زبان کا ہی جو آپنے
اپنی اماں جان سی سیکھا ہے اور محاورہ عرب میں باپ کے انعام کو طبقات میں انعام ہی کہتے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوتے خصوصًا جد من الاب جسکے لیئے ولایت نکاح بنت الابن ہی **قولہ** اصل مطلب جو ہم ثابت کرتے ہین
وہ ثابت ہو گیا **اقول** اصل مطلب تمھارا اس مقام پر ابطال توجیہ ہے نہ اثبات نکاح کہ تمنے تو
بقول تمھارے اسکو قبول ہی کر لیا ہے ذرا ہوش مین آئیے بے ٹھکانے ہذیانات نہ بکیئے اور مصداق الرجل
لیہجر نہو جیئے مگر یہ کہ فرمائیے کہ جب پیغمبر صاحب بقول حضرت عمر صاحب لیہجر ہوے تو ہم کیونکر نہون
قولہ دوسری دلیل حضرت عمر لایق زوجیت کے تھے یا نہ تھے **اقول** ہرگز ہرگز حالت اختیار مین لایق
زوجیت نہ تھے کہ حقیقت مین بے دین و بے ایمان تھے گو ظاہر مین مظہر الاسلام تھے **قولہ** تو حضرت عباس
پر اسکے قول سخت الزام عاید ہوتا ہے **اقول** جب یہ نکاح بخوشی خاطر اختیار آنہ تھا بلکہ باضطرار و جبر و
اکراہ تھا تو نہ عباس پر کوئی الزام عاید ہوتا ہے نہ حضرت امیر پر **قولہ** جو ایمان اور زہد و تقوی
سے بھی بری تھا **اقول** کسی کتاب مین ایمان خاص و زہد و تقوی شرط صحت نکاح نہین ہی بلکہ ظاہر الاسلام
ہونا کافی ہی ہر چند فاسق و فاجر ہو خصوصًا صحت نکاح جبری و قہری مین تو کوئی شرط نہین ہی من ادعی خلاف
ذلک فعلیہ البیان تعجب ہی حضرات اہلسنت وجماعت سے کہ امامت مین اور خلافت رسول اللہ مین
شرط عدالت نہو اور ہر فاسق و فاجر مثل فساق و فجار بنی امیہ و بنی عباس خلفائی رسول اللہ اور امام الجماعت
ہون اور نکاح مین شرط زہد و تقوی و عدالت ہو فما لھؤلاء القوم لا یکادون یفقھون قولا **قولہ** موافق
اصول شیعہ کے ہوتا ہے **اقول** اصول شیعہ ہی کہ وقت اضطرار و اکراہ مین ہر حرام حلال ہو جاتا ہے
بنا بر اسکے تو کوئی الزام نہین ہوتا ہے تعجب ہے مخاطب سے کہ توجیہ و تجیہ جبر و اکراہ کا کچھ ذکر نہین کرتا
اور شتر بے مہار کیطرح گردن اوٹھا اوٹھا کر ادھر ادھر دوڑتا پھرتا ہے **قولہ** تیسری دلیل وکیل و مختار ہونا
حضرت عباس کا اسکے قول ان روایات سے بھی ثابت ہوتا ہی **اقول** ہان ان روایات سنیہ سے حاج
وکیل و مختار ہونا ثابت ہوتا ہی اوسی طرح سے یہ نکاح بنا رضامندی خاطر اور بجبر و اکراہ ہونا بھی ثابت
ہوتا ہے جیسا کہ خود مخاطب چند سطر پیشتر اقرار کر چکا ہے کہ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ
حضرت علی نے اپنی خوشی سے نکاح نہین کیا تھا اور اسی پر مدار جواب ہی کہ خوشی سے نہین کیا بلکہ بجبر و
اکراہ حالت اضطرار مین کیا اور ہر فعل ناجائز وقت اضطرار جائز ہو جاتا ہے جیسا کہ فعل مکروہ کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بدرجہ اولے جائز ہوگا قولہ باجازت جناب امیرؑ کے اقول سچ ہے اجازت بجبر واکراہ ان احادیث
سنیہ سے ثابت ہے مگر تمکو اس سے کیا پہل طاخر غاصبیت غاصب خلافت کے جناب امیرؑ اور عباس کی
اچھا کیا جو حالت اضطرار مین یہ نکاح کر دیا مگر غاصب خلافت نے بہت برا کیا جو ان بزرگوارون پر جبر واکراہ
کیا قولہ جو کچھ کہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے وہ عقلا کو معلوم ہے اقول حمقا کو کچھ نہین معلوم ہوتا ہے مگر بے شبہہ
عقلا کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ نکاح جو حالت اضطرار مین بجبر واکراہ غاصب خلافت سے کر دیا گیا جائز و مباح
و مستحسن بلکہ احسن تھا مگر غاصب بسبب جبر واکراہ کے مستوجب اسفل السافلین ہوا ولعنۃ اللہ علی الظالمین
والغاصبین کا ہو گیا کیون حضرت مخاطب صاحب عقلا نے تو یہی نتیجہ نکالا اب حمقا بھی جو اپنا نتیجہ بیان فرماوین
تو ہم اسکو سمجھین او جانین کہ آیا اونکی بکر فکر عقیم ہے کہ منتج نتیجہ سقیم ہے قولہ خدا حضرات شیعہ کو ذرا عقل
والنصاف عطا فرماوے اقول و باللہ التوفیق خدا حضرات سنیہ کو ذرا عقل والنصاف عطا فرماوے
اور تھوڑی سی حیا اور غیرت اور شرم عنایت کرے کہ وہ اپنے اقوال کالابوال پر نظر کرین کہ حضرت فاطمہ
کی بیٹی کو ایک شقی حبشی نے آغوش مین لیا اور کشف ساقین اور نظر الی الفخذین کیا اور اسکے نتائج پر غور کرین
اور جو جو خرابیان انمین ہین اون پر نظر فرماوین بار خدایا یہ کیسے دوست عمر اور علی کے ہین اور اونکی فضیلت
اور بزرگی کے کیسے قائل ہین کہ ایسی باتین اونکی طرف منسوب کرتے ہین اور محبت کے پردہ مین اونکی برائیان
ظاہر کرتے ہین خدا کے لیئے کوئی انصاف کی آنکھ کھولکر دیکھے کہ وہ کیا کیا ہتک اپنی عمر پر بخیال علی کی توہین
کے کرتے ہین اور ذرا گوش ہوش سے بہ نظر غفلت نکالکر سُنئے کہ یہ حضرات اہل سُنت کیسی برائیان عمر کی اور
ولیتین اہلبیت اطہار علیہم السلام کی بیان کرتے ہین نعوذ باللہ من ہفواتہم الکاسدۃ ومن سوء عقیدتہم الفاسدۃ اللہم
اخذلنا من شرور انفسہم الشیطانیۃ ومن سیئات اعمالہم البکریۃ والعمریۃ والعثمانیۃ اگر بمضمون الحب یعمی ویصم النفس
ابھی یہ کل قباحت ان روایات کی نہ معلوم ہو تو اپنی سبط ابن جوزی کا قول خیال کرین جو خدا کی قسم کھا کر ان
روایات کو باطل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ انکی نسبت حضرت علی سے ایسی امور جائز نہ تھے چہ جائیکہ خانوادہ رسالت
کے ساتھ خلیفہ دوم سے یہ امور سرزد ہون قولہ جبکہ دلیل اگر ہم تسلیم کرین کہ حضرت علی دل سے راضی تھے الی قولہ
بلکہ مجبوری سے اقول جب روایات سنیہ سے امر ثابت ہے کہ آپکو جبرا کمار کے قبول کرنا پڑیگا اور اگر

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنی احادیث کی تکذیب کرکے انکار کیجیے گا تو ہم کل احادیث سنیہ کو جو دربارۂ نکاح ہین تکذیب کرکے اصل نکاح ہی سے
انکار کرینگے اور کہینگے کہ جسطرح یہ حدیثین جھوٹھی ہین ویسی ہی حدیثین تمھاری اس بارہ مین جھوٹھی ہین والامر کذالک
فی الواقع **قوله** تو اسمین بھی وہی الزام حضرت علی پر عائد ہوتا ہے **اقول** کوئی الزام حضرت علی پر مظلومیت
کے سوا نہین لازم آتا ہے اور مظلومیت وہ بات ہے کہ جناب امیر علیہ السلام جسکی بابت فرماتے ہین کہ مرد مسلم کے لیئے کوئی عیب
نہین ہے کہ مظلوم ہو **قوله** جسکی بچانیکی لیے یہ بناوٹ کی گئی ہے **اقول** بناوٹ کرنیوالے تو محدثین اہلسنت ہین جو اقرار
بجبر و اکراہ کرتے ہین اور اونکی غرض ان احادیث کی وضع سے اظہار مقہوریت و مجبوریت جناب امیر اور قاہریت و جابریت
حضرت عمر ہے یعنی جناب امیر باوجود عزت اونکی خلیفہ صاحب کے سامنے ایسی ذلیل و خوار تھے کہ طوعاً و کرہاً اونکی بیٹی اپنی نکاح
مین لی اور اونکو دینا ہی پڑا **قوله** یعنی خوف سے جان کے **اقول** کیا کہتے ہو جو شخص ہر لحظہ و ہر آن شہادت کا خواہان
بعید جان ہوا وسکو جان کا خوف کیسا خود فرماتے تھے کہ واللہ ابن ابی طالب مانوس تر موت ہی مانوس
ہونے سے طفل کے پستان مادر سے غرض خوف جان سے کیا معنی خوف جان تو مردون کو کبھی ہوا ہی نہین پھر شاہ مردان
اور اشجع الشجعان کو تو ہونا محال ہی ہے خصوصاً بقول سیوطی عمر ایسے بزدل سے جو کبھی کسی لڑائی مین نہ لڑے اور
احد سے خیبر سے حنین سے بخوف جان بھاگ کھڑے ہوئے بلکہ جو کچھ خوف تھا خوف فتنہ و فساد اور قائم
ہونیوالی جہاد کا تھا اوسکو سمجھتے ہین کہ حکم خدا و رسول جہاد کرنیکا نہ تھا یعنی حکم خدا و رسول تھا کہ بے یار و انصار
جہاد کرو اسی سبب سے بقول ابن ابی الحدید جناب امیر ہمیشہ افسوس کرتے تھے کہ اگر چالیس آدمی بھی معین پاتا تو جہاد کرتا
کو اونکے مقر تک پہونچاتا جسطرح جناب رسولخدا اسکے لیئے جبتک یار و انصار بقدر ضرورت کا ہم نہ پہونچے
حکم استتار فی الغار ہوا حالانکہ قوت اور شجاعت او رجوانمردی مین وہ حضرت اضعاف مضاعف اولین
و آخرین تھی **قوله** او رجان بچانے کے لیئے عزت دینا گوارا فرمایا **اقول** فض اللہ فاک ذلیل القار مثواک
کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا جو عزت خداوند عزوجل نے بقول خود وللہ العزۃ ولرسولہ
وللمومنین مومنین موقنین کو اپنی فضل و کرم سے بخشی ہی وہ ظالمین ملعونین کے ظلم و ستم سے ہرگز نہین جاسکتی ہی بلکہ
ظالمین کا جسقدر ظلم بڑھتا ہے اوتنا ہی بھاری طوق لعنت بھی تا بقیامت اونکے گلے مین بقول خدا لعنة اللہ
علی الظالمین و علیهم لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین و یلعنهم اللاعنون پڑتا ہی و راعزاز و اکرام بزرگان دین کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بقول اہلبیت علیہم السلام فکر ہو دنیا و آخرت میں بڑھتا ہے قولہ جس میں عزت و آبرو کی ہتک ہووے اور خاندان
اہلبیت کو بٹا لگے اقول ہمنے سابق میں بتفصیل بیان کیا کہ مضمون ہتک آبرو اور خاندان میں بٹا لگنے کا محض غلط اور
خام خیالی اہل سنت ہی کہ جسکو واقعیت سی سرمو علاقہ نہیں ہی اسلیئے کہ ظاہر ہی اپنی بیٹی ایک بادشاہ ذی اقتدار
فرمانروائی عرب و عجم کو بیاہ دی جسکی وصلت کی خواہش بنظر عزت سلطنت دنیاوی کے اہل دنیا رکھتے تھے بلکہ
مائیہ افتخار و سرمایہ شرف و عزت و اعتبار اپنی مہر ارشیت کا جانتے تھے یہ بنظر ظاہر تھا اور حقیقت میں ایک بے دین
و بے ایمان ستمگر ظلم و عدوان سی بضرورت شرعیہ بیٹی کو بیاہ دیا اور یہ بیاہ دینا نظر خواص میں انسب بلکہ
الزم اور واجب تھا اسلیئے کہ بغیر اسکے ضرور تھا کہ خونریزی اور جہاد کرنا پڑے اور اسوقت میں کہ حکم جہاد [illegible] العباد
فی نہیں دیا تھا اور رسول خدا بھی منع فرما گئے تھے کہ ای علی جبتک لوگ مجتمع ہوون ہرگز جہاد نکرنا جیسا کہ آگے
آتا ہے پس ایسے وقت میں ایک منافق مرتد کافر غیر مشرک سی بیاہ دینا کہ شرعاً جائز تھا بہت آسان امر تھا
نسبت اسکے کہ مخالفت خدا و رسول کرکے معصوم معاذ اللہ عاصی ہو جاتی بنا برایں اس بیان کے نہ عوام کے
نزدیک نہ خواص کے نزدیک ہتک آبرو ہوئی اور نہ خاندان میں بٹا لگا اور یہ مضمون از سرتا پا غلط ہو گیا
قولہ کہنا حضرت عباس کا ماننا ضرور نتھا بلکہ لازم تھا اقول کہنا حضرت عباس کا ماننا ضرور تھا بلکہ لازم تھا
کرماننے اسلیئے کہ اونکا کہنا مطابق مرضی خدا و رسول تھا کیونکہ وقت جہاد نہیں ہے جہاد نکرو اور بجبر و اکراہ
خواہی نخواہی بیٹی کو بیاہ دو کہ اسمین تمھارا بھلا اور غاصب کا برا ہے قولہ اپنے انکار پر اصرار فرمانے اقول
پھر انکار پر اصرار کرنا کار جہلا ہے جیسے ابوجہل کو باوجود دیکھنے دلائل نبوت کے پھر انکار پر اصرار رہا قولہ
داغ لگاتے ہوا اقول داغ لگنا یا اس راہ سے تھا کہ حضرت عمر جاریہ زادے تھے جیسا کہ جناب امیر
اونکو ابن الحبشیہ فرماتے تھے یا اس لحاظ سے کہ آپکو اونکی طیب ولادت میں کلام ہی جیسا کہ آپ بعد
اسکے لکھتے ہیں بہر حال الضرورات تبیح المحظورات بعض حالات میں نظر بضرورت شرعیہ ایسی داغ قبول کئی جاتی
ہیں لیکن تمھارا اس داغ کا اوس واقعی باغی کو ماننا ہی جو مماثل فرعون بنتا ہے نہ اون لوگونکو جو نور خدا ہیں اور معصوم
[illegible] ویطہرکم تطہیرا قولہ عمر ایک کافر یا منافق یا مرتد یا غاصب یا خائن ہی اقول جناب والا
[illegible] فرماتے ہیں اور اور اور کہئے شیعہ تو ان کل القاب عالیہ اونکو ملقب اور ساتھ کل ان تشنیعات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سایہ کے اونکو مشرف جانتے ہین وہ ایسے جامہ زیب ہین کہ ہر لباس اونکے قد رعنائی طول پر راست بلا کم و
کاست اور وقت شرب شراب نبیذی ہر تکلیف اوسے برخاست ہے اور ہر بلا بو غناکی اونکو وجاہت
ہی خواہ لحم و شحم خنزیری ہی خواہ اوسکا شیر اور راست ہی حضور معاف کیجیئے گا یہ فقرۂ آخر فقط قافیہ ملائی اور
جناب والا کے ہنسانے کیواسطے لکھدیا ہے کچھ تو حضور کا غیظ و غضب شیعون پر کم ہو جاوی مجھی یقین ہی کہ
ضرور آپ فرماینگے کہ سید مسخرا پن کرتا ہی تو یہ خاکسار بصد انکسار عرض کریگا جو حضرت نوح کفار سے
کہتی تھی کہ انا نسخر منکم کما تسخرون قولہ جسکی اولاد کو پیغمبر خدا نے اپنی اولاد فرمایا اور جسکی بیٹون اور بیٹیون
کو سرور انبیا نے اپنا بیٹا بیٹی کہا **اقول** یہ سب سچ ہے مگر حضرت عمر اور ابو بکر نے اسکا کچھ خیال نہ کیا اور
پیغمبر کے اولاد امجاد با لیاقت و فضیلت و رشاد کے موجود ہوتے خود مالک سلطنت رسول اللہ ہو گئی اور
اونکو یہانتک محروم کیا کہ باغ فدک تک بھی غاصبین نے چھین لیا اس ظلم و ستم کی کچھ انتہا ہی فلعنۃ اللہ علی
الظالمین کما قال رب العالمین فی کتابہ المبین قولہ تو لازم تھا کہ اسد اللہی کہلاتے ذوالفقار کو میان سی باہر نکالتے
اقول اسوقت حضرت مخاطب بڑے جوش و خروش مسخری میں ہین اپنا سیف زبان کو میدان بیان مین چمکاتی ہین
اور بیچاری شیعون پر بجلیان ملامت کی مداحی جناب امیر مین گراتے ہین حالانکہ جو آپ کے زبان سی نکلا ہے وہ ایک
قطرہ ہے بحار فضائل حیدر کرار غیر فرار سے بلکہ ایک رشاشہ ہی اوس قطرہ سے اور اوسی رشاشہ سے ہی جو بعض محققین
نی کہا ہے **قطعہ** این نہ وصف تو شد کہ میگویند ﴿ بدو انگشت خیبر اندازد ﴿ میرسد قدرت ترا کہ تو چو طرح افلاک دیگر اندازد
دوسرا مداح کہتا ہے **قطعہ** این نہ وصف تو شد کہ طوفان گفت ﴿ طرح افلاک دیگر اندازد ﴿ طرح افلاک را بفرمانت
میتوان کہ طبقہ اندازد ﴿ حضرت مخاطب تو اسکو سنکے ساتون آسمان سر پر اوٹھا لینگے اور جوش و خروش اپنا از زمین
تا عرش برین پہونچاوینگے اور فرماوینگے کہ جو ایسا صاحب اقتدار اور اختیار ہی اور اقتدار اوسکا زینہ
قدرت کردگار ہی اور چاہے تو ایک اشارہ مین طبقات ہفت زمین الٹ جائین اور ساتون آسمان کے
پردے پھٹ جائین عقل اسکو محال جانتی ہی کہ ابو بکر اور عمر ایسے بودون بزدلون سی ڈرجائی اور اونکو
ایک اشارہ سی خاک مین نہ ملائی یہ خاکسار ذرہ بمقدار بصد عجز و انکسار عرض کرتا ہی کہ بس بس یہ جوش و
خروش تا بہ کجا خدا کے واسطے ایک ذرا بھی زمام توسن بد لگام زبان کو کام نا کام مین تھام کر سنیئے [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھری تلی دھم لیجیئے تو مین بھی کچھ عرض کرون کہ ہم قائل اور معتقد اسکی ہین کہ انبیا و اوصیا موصوف بہمہ این صفات تھی مگر یہ قدرت و قوت و طاقت اونکے فی حد ذاتہ نہ تھی بلکہ باعانت قادر مطلق علی الاطلاق تھی اور یہ حضرات مقربان بارگاہ رب العزة تھے با اینہمہ مقام عبودیت مین علی وجہ الکمال طالب رضائی ایزد متعال علی حال رہتی تھی اور اوس مالک حقیقی کیطرف انکا ہر دم روئی نیاز تھا اور اپنی عبودیت اور بندگی پر ہزار ہزار فخر و ناز تھا اگر یکبار بگوید بندہ من تا بعرش رسد خندہ من جناب ختمی مآب ہر تشہد نماز مین فرماتی تھی اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ پس سبب اشارہ اپنی مالک کا یہ تھے تو زمین و آسمان کا اولٹ دینا ایک ادنا اونکا کام تھا اور سارے دنیا کے خاک و سیاہ کر دینا کافی اونکا ادنا کام تھا شیعون کا اعتقاد سراپا ارشاد یون ہی کہ جناب رسولخدا کے مناقب اور فضائل اضعاف مضاعفہ فضائل جناب امیر تھے کہ وہ بادشاہ تھے اور یہ وزیر تھے لیکن کبھی تو ایسا تھا کہ رسولخدا کے اشارہ سے آفتاب نے رجعت قہقری کی ور جمادات اور نباتات اور حیوانات نے اونکے فرمان بری کی ایک مشت خاک سی تین ہزار کا لشکر زیر و زبر اور ایک اشارہ انگشت پاک سی شق قمر کیا بیت چہ عرش بر انگیخت تخت نشینی کہ شد بسر میان قمر زد دو نیم - اور کبھی ایسا تھا کہ اونکے فرق مبارک پر ابوجہل و ابولہب کوڑا اور خاک اور خس و خاشاک ڈالتی تھی اور کبھی اشقیا کے ظلم و ستم سے از سر تا قدم خون مین شرابور اور دندان مبارک ہدف سنگ جفا ہوتے تھے کبھی غار تیرہ و تار مین با یار غار پنہان کبھی شعب ابوطالب مین نہان ہوتے تھے جناب امیر کو تو آپکی زبان مخالف ارتنبان سی فقط خطاب اسد اللّٰہی تھا مگر جناب رسولخدا کو تو بدلیل ید اللہ فوق ایدیہم صرف اس ہی خطاب ید اللّٰہی عنایت ہوا تھا کہ جس سی دست عثمان کو آپ کے پیشواؤن نے دست خدا بنایا تھا جیسے کہ اسد اللہ نے اسد اللّٰہی دکہائی تو آپ کو معلوم ہو گیا کہ شیعون نے اس لقب سی ملقب کرنیمین خطا کی مگر سلیم تکیے ید اللہ نے جب خس و خاشاک سر پر پڑا اور غار تیرہ و تار مین نہان ہوئی تو ید اللّٰہی کیون نہ دکھایا اسکی کیا وجہ ہوئی وہ زور ید اللّٰہی ایسی بری وقتون مین نہ دکھایا تو پھر کسدن کے واسطے رکھ چھوڑ اگیا ابولہب اور ابوجہل مثل عمر اور ابوبکر کے سلطنت عرب و عجم نہ رکھتے تھے کہ اونسے ڈر جاتے وہ انگشت جس سی قمر دو ٹکڑے ہوا دو کافرون کا اونسے دو ٹکڑے کردینا کیا بات تھی جب خس و خاشاک کے نیچے دبے وہ خاک مشت جس سی تین ہزار بھاگے اوس سی سو پچاس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کافرون کو بھگا دینا کیا مشکل تھا جو غار مین چھپتے پھرے اب ہم کہانتک کہین مثل مخاطب سکے ہر ملحد و زندیق خدا پر یہ اعتراض
کر سکتا ہے کہ شیطان کو کیون مہلت دی فرعون کو چار سو برس تک دعوائی خدائی کیون کرنے دیا انگریزون کو
ہندوستان پر کیون مسلط ہونے دیا کہ سلطنت تیموریہ غارت کرین روسیون کو کیون اسقدر اقتدار دیا کہ
سلطان روم جو سنیون کا امام زمانہ اور امیر المومنین ہی اوسکی سرکوبی کرین ہم تو مسلمان کامل العقیدہ ہین اتنا خوب
سمجھتے ہین کہ جو کچھ خدا و رسول اور امام کرتے ہین مصلحت وقت و مقتضاے حال ہوتی ہی سے امور مملکت خویش خسروان دانند
اگر خاص ایسی حالت کی نظیر چاہتے ہین تو اسد الغابہ اور اصابہ اور تاریخ خمیس ملاحظہ کرین کہ اونمین عایشہ سے
منقول ہی کہ اسلام نے باوجودیکہ زینب بنت رسول اللہ اور ابو العاص کافر مین تفریق کر دی تھی مگر رسول اللہ
اسپر قادر نہ تھے کہ دونو کو جدا کرتے کیونکہ حضرت مکہ مین مغلوب تھے حلال و حرام کو جاری نہ کر سکتے تھے
کیون حضرت جناب رسول اللہ باینہمہ قوت و شوکت و صولت و شجاعت کہ خود اسے ابو العاص کو ایکدفعہ
قید بھی کر لیا اسپر قادر نہوی کہ اپنی بیٹی کو ایک کافر کے تصرف سے نکالین تو جناب امیر اگر ایسے مجبور رہے کہ
بفرض تسلیم ایک منافق سے بیٹی بیاہ دین تو کیون تعجب ہوتا ہی **قولہ** مرحب و انتر کی طرح غضب کنیوالون کے
ایک ایک وار مین دو ٹکڑے کرتے **اقول** آپ سمجھے نہین وجہ اسکی یہ تھی کہ مرحب و انتر مرد میدان تھے
جھگڑے بودے بزدلے مثل ثلثہ کے نہ تھے اور مردون کا دستور ہے کہ مردون سے تلوار کرتے ہین اور
نامردون پر تلوار کھینچنا مردون کے لیے موجب ننگ و عار ہی اس لیے غضب کنیوالون کے دو ٹکڑے
نکیے **قولہ** جعفر جنی کے دو ٹکڑے کیے **اقول** ہمنے جعفر جنی سنا ہے مگر اوسکے دو ٹکڑے ہونا محض
جھوٹھ ہی اور جعفر جنی کوئی ابو بکر کے سر کا جھنا ہوگا کہ ان لی شیطانا یعترینی فرماتے تھے یعنی ایک
شیطان ابو بکر کے سر پر سوار رہتا ہے مگر اوسکا بھی دو ٹکڑے ہونا جھوٹھ ہی ورنہ خلیفہ جی کے سر پہ
کون کھیلتا **قولہ** کس دن کے لیے **اقول** دو دن کے لیے تھے ایک تو وہ دن کہ جس دن حضرات ثلثہ
بسبب دغا بازی و نمک حرامی و نامردی و بزدلی پیغمبر کو نرغہ کفار مین چھوڑ کر رو بفرار ہو کر مصداق
قد باء بغضب ہو جائین اوس دن اونین حضرت کے زور تلوار سے دین اسلام قائم رہتا تھا دوسری وہ
دن کہ جس دن شرائط جہاد مجتمع ہو جائین جیسے معاویہ کے وقتین **قولہ** برائی خدا کوئی اس عقل کی دشمن فخر

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے پوچھئے الی قولہ بیحرمتی کی بات کیا ہوگی **اقول** برائی خدا کوئی اس عقل کی دشمن خدا کے دشمن رسولؐ کے
دشمن امام کے دشمن کی پھوپھی کی بیٹی کو ایک ظاہری مسلمان مسلمانون کے بادشاہ سی بیاہ دینی مین بیحرمتی کیا ہے
گو از راہ باطن وہ منافق و مفسد و فاسق و فاجر بھی ہو شرع ظاہر پرست ہی بطون کا علم خدا کو ہی عوام کیا
جانین اور جن خواص نے جانا انکو بھی معلوم ہوا کہ یہ نکاح بجبر و اکراہ بضرورت شرعیہ ہوا ہی اور اسپر روایات
اہلسنت بھی گواہی دیتی ہین کہ بجبر و اکراہ ہوا باقی رہا یہ امر کہ صاحب شجاعت نے بجبر و اکراہ کیون گوارا
کیا پس اسکی وجہ مکرر بیان ہوئی کہ شرائط جہاد مفقود تھے جیسا کہ جناب رسولخداؐ کے خس و خاشاک سر پر ڈلوانی
اور غار مین چھپ جانے سے ظاہر ہوتا ہی حالانکہ وہ حضرت شجاع ترین اولین و آخرین تھی اور جسکو اسمین شک
ہو وہ کافر ترین اولین و آخرین ہی **قولہ** بجبر و اکراہ کافر و فاسق لینی پر مستعد ہوا **اقول** ظاہر کا مسلم تکلیف
و تصنع عوام کے نزدیک عامل خلیل کا متقی پرہیزگار بنا ہوا یہ باطن منافق بجبر و اکراہ نکاح لینی پر مستعد ہوا
نہ سفاح لینی پر مستعد ہوا اگر سفاح لینی پر مستعد ہوتا تو ضرور فی النار کرنیکی لائق ہوجاتا اور مردونکی
تلوار نامردون پر نہ کبھی چلی نہ چلی مگر کوئی غلام قنبرؓ او لو لو کے کھڑا ہوجاتا اور ایک چھری سی کام تمام کردیتا
قولہ با اینہمہ شجاعت و ہیبت و بایں جلال و عظمت ایک عمر کے ڈرانی سی ڈر جاوین **اقول** پیغمبر خدا باینہمہ
شجاعت و ہیبت و جلالت و عظمت کہ صحاف ضاعف جناب امیر تھی ایک ابوجہل کے ڈرانے سی ڈر جاوین
اور گھر سے نکلکر غار تیرہ و تار مین باوجود تقویت یار غار تین دن تک چھپین اور یار غار کو باوجود گزندگی مار
رونے سے نقل چھپانے سے منع فرماوین اور کچھ چون و چرا لب پر نہ لاوین اور ننگ و عار استتار فی الغار کو
اپنی اوپر گوارا کرین اگر سنیونکا یہی عقیدہ ہی تو تف ایسے عقیدہ پر اور ہزار ہزار نفرین و تحسین اس فہم و
دانست پر شیعون کا تو عقیدہ حمیدہ عقلا کا پسندیدہ یہی ہی کہ جناب رسولخداؐ اور علی مرتضی بجز اپنی خدا کے
کل موجودات سی کبھی ڈرے ہی نہین مگر جس حالت مین حکم خدا جہاد کرنیکا نتھا تو تابع اوسکی مرضی کے ہو کر کفار کی
اور اون منافقین سی جنکو خدا ایذا دون اللہ و رسولہ فرماتا ہی اذیتین کھینچی تھی و در لرضا اللہ صبر کرتی تھی
شان خدا ہی جو شخص نہ حرب او رجہاد اشتر سے نہ ڈرے اسکو کچھ سمجھا اور والد الحرقا رکھین کہ فلان ایسے بہادرے
ہو سے تر دلیسے جو ہر لڑائی مین کفار کو پیچھا دکھا کر مولی وبہ ہوا کرے ڈر گئی اوسکے حضرت شیعون نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اٹب کہا کہ ڈرے وہ تو یہی کہتی ہیں کہ چونکہ شرائط جہاد نہیں پائی گئی تھی اسلیے نہ لڑے اور ظلم و جبر غاصبین خلافت پر صبر کرتے رہے الغرض صبر کرنا انبیائی اولے العزم کا جفاہائی کفار پر اور صبر کرنا اوصیا اولے الجزم والحزم کا ظلم و ستم منافقین غدار پر حضرات اہلسنت محمول اوپر جبن او بزدلی اور ڈر جانے کے کرتے ہیں ٹھری ہی ٹھری ہی ٹھری ہی ایسی عقیدوں پر اور لاکھ لعنتیں اور ہزار نفرین ایسی تہمتوں پر سے اگر مسلمانے ہیں اہلسنت کہ معدی کو اردہ قابرو کے کہ یو دو تہرا دو بنائے

قال المخاطب القمقام هداه الله سبل السلام

پانچویں دلیل دیکھنی ہی کتب معتبرہ شیعہ سے کہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ صلاحیت وکالت جناب امیر کی نہ رکھتے تھے کیونکہ وہ حضرت علی کے نزدیک خوار و ذلیل تھے اگرچہ ہمارا یہ لکھنا حضرات کو ناگوار گذریگا اور ناواقفوں کو باعث حیرت و تعجب ہوگا لیکن ہمارا قصور نہیں ہی ہم یا ہمارے علما معاذ اللہ اونکی نسبت ایسا نہیں کہتے بلکہ حضرات شیعہ کے محدثین اور مجتہدین اونکا حضرت علی کے نزدیک خوار و ذلیل ہونا بیان کرتے ہیں چنانچہ علامہ طبرسی علماء شیعہ سے اپنی کتاب احتجاج میں حضرت علی مرتضیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ذہب من کنت اعتضد بہم علی دین اللہ من اہل بیتی و بقیت بین حضرین قریبی العہد بجاہلیۃ عقیل و عباس کہ وہ لوگ میرے اہلبیت کے جاتے رہے جنکی قوت کا خدا کے دین میں مجھے بھروسا تھا اور اب صرف دو خوار و ذلیل قریب زمانہ جاہلیت کے رہگئے ہیں یعنی عقیل اور عباس پس حضرت علی اونکو خوار و ذلیل کہتے ہیں اور اونکو جاہل سمجھتے ہیں تو کیونکر اونکو اپنا وکیل ایسے اہم معاملے میں کرتے اور کسلیے اونکی بات ایسے بڑے معاملے میں سنتے اور کیوں اونکے کہنے پر جاتے شاید حضرات شیعہ نے اسیواسطے حضرت عباس کے اوپر بار نکاح کرا دینے کا رکھدیا ہے کہ وہ بقول مرتضوی خوار و ذلیل تھے اسیواسطے ایسی ذلت کی باتیں کیا کرتے مگر تعجب ہی حضرت امیر علیہ السلام سے کہ اونہوں نے ایسے ذلیلوں کی بات کیوں سنی اور کیوں اونکے کہنے پر عمل فرمایا اور یہ کوئی شیعہ خیال نکریگا کہ فقط خوار و ذلیل کہدینے پر جناب امیرؑ نے قناعت کی ہی بلکہ اگر اونکے کتب معتبرہ سے ڈھونڈھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امیرؑ نے اپنے اور پیغمبر کے چچا عباس کو صاف گالیاں سنائی ہیں ور معاذ اللہ معاذ اللہ توبہ توبہ نقل کفر کفر نباشد جناب امیرؑ نے حضرت عباس کو ولد الزنا بنایا ہی اگر کسی کو شک ہووے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

دو اور حصہ کلینی اور حیات القلوب کو ملاحظہ کریں مولانا ابو الفضل اور مولانا مولوی علی بخش خان صاحب اپنی ایک
رسالہ میں یہ حقیقت نقل فرماتے ہیں یہاں ہم اسی کا منتخب کرکے مشتاقین کو سناتے ہیں وہو ہذہ ملا باقر مجلسی نے حیات القلوب میں
لکھا ہے کہ ابو جعفر طوسی بسند معتبر روایت کردہ از امام صادق کہ نفیلہ مادر عباس کنیز مادر زبیر و ابو طالب
و عبد اللہ ابنای عبد المطلب بود و عبد المطلب با و مقاربت کردہ عباس از ان بہم رسید زبیر با عبد المطلب دعوی کردہ و
بہ پرخاش برآمد کہ این کنیز از مادر ما بمیراث رسیدہ است تو بے رخصت ما با او مقاربت کردی و این
فرزندی کہ بہم رسید یعنی عباس بندہ ماست پس عبد المطلب اکابر قریش را بشفاعت نزد وی فرستاد کہ
تا آنکہ زبیر راضی شد کہ دست از عباس بردارد بشرطیکہ نامہ نوشتہ شود کہ عباس و فرزندانش در مجلسے کہ ما و فرزندان
ما نشستہ باشند نہ نشینند و در ہیچ امری با ما شریک نشود و حصہ نبرد پس باین مضمون نامہ نوشتہ شد و
اکابر قریش مہر کردند و این نامہ نزد ائمہ علیہم السلام بود پس اس روایت سے صاف ثابت ہوا کہ حضرت
عباس معاذ اللہ معاذ اللہ کنیز ک زادی اور توبہ توبہ ولد الزنا تھے اور انکی کنیز ک زادگی وغیرہ کی سند مہری
دستخطی ائمہ کے پاس موجود تھی شاید اسی وجہ سے حضرت عباس نے حضرت علی کو ایسا ذلیل کیا کہ انکی بیٹی ام کلثوم
کا جبر و اکراہ نکاح عمر کے ساتھ کرا دیا اور جبکہ بروایت اہل تشیع حضرت عباس کے نسبت ولد الزنا ہونا وحاشا
حاشا عن ذلک ثابت ہوا تو لا محالہ انکا دشمن اہلبیت ہونا بھی لازم ہوا اسلیئے کہ ہزارہا احادیث اور
اقوال سے ثابت ہے کہ نہ ولد الزنا کا کوئی عمل مقبول ہے نہ وہ کبھی دوستی ساتھ اہلبیت کے رکھیگا اسکو ہم
بحار الانوار اور علل الشرائع اور احتجاج طبرسی اور تالیفات قاضی نور اللہ شوستری سے آئندہ ثابت کرینگے
انشاء اللہ تعالے الملک لیکن یہ بات ایسی مشہور ہے کہ عوام و خواص مومنین اس سے واقف ہیں انکی بچون کی
زبان پر بھی کلمہ جاری ہے کما قال قائلہم طیبۃ محبت شیر مردان مجو ز بے پدری کہ دست نہ گرفت
است پائے مادر او۔ کوئی صاحب مومنین سے شبہہ نہ کریں کہ یہی ایک روایت حضرت عباس کے نسبت
ہوگی بلکہ علاوہ اسکے بہت سے احادیث و اخبار انکی شان میں موجود ہیں چنانچہ ملا باقر مجلسی حیات القلوب
میں بسند معتبر فرماتے ہیں کہ حضرت امام زین العابدین فرمود کہ در حق عبد اللہ ابن عباس و پدرش این آیہ نازل
شد من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرۃ اعمی یعنی تو صاف باپ بیٹی دونوں کا دنیا و عاقبت میں اندھا ہونا

Presented by: Rana Jabir Abbas

اونکی کتابون سی نکل آیا بلکہ خدا کی شہادت سی ان دونون یعنی عباس اور اونکی بیٹی عبد اللہ کا اندھا اور بے بصیرت ہونا ثابت ہوگیا استغفر اللہ استغفر اللہ تشیع بھی عجب مذہب ہی کہ جسکی ملامت سی کوئی نہین بچا اصحاب کو تو کافر اور منافق پہلی ہی بنا چکے اہلبیت رہ گئے تھے وہ بھی لعن طعن سی نہ بچے خدایا تشیع دین مذہب ہے یا الحاد و زندقہ ہے جسکے بانی نہ رسول کا خیال کرتے ہین نہ اہلبیت کا لحاظ رکھتی ہین نہ اصحاب کو برا بھلا کہنی سی چھوڑتے ہین نہ حضرت کے قرابتدارون کو لعن و ملامت سے محفوظ رکھتے ہین بلکہ جو سامنے آیا اوسکو برا بھلا کہنا شروع کیا جسکا ذکر آیا اوسی پر تبرا کرنے لگے کسی کو صراحتاً کافر بنایا کسی کو اشارتاً منافق کہا کسیکو یقیناً فاسق ٹھہرایا کسیکو ولد الزنا کسی کو اندھا فرمایا واہ کیا دین ہی اور کیا مذہب جسکی طعن و تشنیع سے کوئی نہ بچا تو ایسے با حیا مذہب کی شکایت ہم صرف اصحاب کے برا بھلا کہنے پر کیا کرین بہت کھائل ہیرے نظر کا ہنوز دگر ہر ایک یہ زخمی جگر ایک ابھی دو رگاہ ہی ہین ۔ اگر کوئی مومن حضرت عباسؓ کے اور فضائل اور کمالات کو اس روایت کے معارضہ مین پیش کرے اور اس حکم مبہم سے رکھے تو اوسکو چاہیے کہ اس خیال محال سی درگذرے اور ملا باقر مجلسی کے فیصلہ کو جو حیات القلوب مین انہون نی کر دیا ہے دیکھ لے کہ وہ فرماتی ہین کہ بدانکہ در باب احوال عباس مدح و ذم او احادیث متعارض است و اکثر علماء بجلالت او میل نمودہ اند وآنچہ از احادیث ظاہر میشود آنست کہ او در مرتبہ کمال ایمان نبودہ است یعنی ملا صاحب نے سب جھگڑا قصہ ہی طی کر دیا اور حضرت عباس کے ناقص الایمان ہونے پر فتویٰ دیدیا شاید اونکی نقص ایمان کا سبب سب سی زیادہ یہی تصور کیا گیا ہو کہ انہون نی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر کے ساتھ کر دیا

یقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابی طالب علیہ السلام

حضرت مخاطب ابتک تو جناب امیر کے طرف متوجہ تھی اور عیاذاً باللہ جہالت و بیغیرتی اور جبن و نامردی کو اونحضرت کے طرف نسبت دی رہی تھی حالانکہ ان اوصاف کے ابوبکر و عمر البتہ مظہر اور ہین کہ فرار عن الزحف انکا شعار رہا فجعلہ اللہ مقطوع اللسان بمقدار لیس المیزان اب متوجہ حضرت عباس کے جانب ہوئی اور اونکی چند اوصاف ذمیمہ اپنی ناقص سی بیان فرماتے ہین ایک یہ کہ جناب امیر کے نظرون مین معزز و

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مکرم مثل حضرت حمزہ و حضرت جعفر کے نہ تھے بلکہ ذلیل و حقیر تھے دوسرے یہ کہ وہ ولد الزنا تھی تیسرے یہ کہ عقاید دینیہ
و معارف یقینیہ مین وہ بسبب بے بصیرتی و اعمی تھی جو تھی یہ کہ اونکا ایمان کامل نتھا بلکہ ناقص الایمان تھی اور جو شخص متصف
باین صفات ذمیمہ ہو اوسکو کسی کام مین لیاقت اور صلاحیت وکالت نہین ہی پس جو نکاح عمر کا بوکالت اونکے
ہوا وہ باطل ہی بندہ کہتا ہی کہ یہ کل ہذیانات مجانین ہین اور انکا انکار نہین مخاطب باغرو تمکین کے
انشاء اللہ ثانیہ فحول سی مدخول بچند دخول ہین اولاً یہ کہ شیعون نی وکالت عباس تمھاری ہی راویان کذابین
سی بفرض تسلیم قبول کرلی ہی نہ حقیقۃً کیونکہ شیعہ ابتدا سے منکر اصل واقعہ کاذبہ کے ہین اور خود تمھاری
روایات سے اپنے انکار کو ثابت کرتے ہین پس روئے عتاب بنی راویان کذاب کیطرف چاہیے تھا کہ
تمنی نکاح عمر ہی ایسی نامعقول کو کہ جسکو شیعہ بزعم فاسد مخاطب ایسا ایسا سمجھتے ہین کیون وکیل کیا سبب جعل و [illegible]
پرکمر باندھی تو دنیا جہان مین بہت لوگ قابل وکالت ملسکتے تھی انہین پر وکالت منحصر کرنیکی کیا ضرورت تھی
شیعون کا اس مین کیا قصور ہے اونہون نی تو جس بات کو وہ خود محض باطل سمجھتی تھی تمہارے کہنے سے کہ یہ
نکاح بنا رضامندی جناب امیر عباس کی وکالت سی ہوا فرضاً قبول کرلیا اسکا الزام کہ وکیل برا تھا یا بھلا
شیعون کو کیون دیتی ہو اونہین لوگونکو دو جنہون نی انکو وکیل بنایا ہی ثانیاً یہ کہ شیعون نے تو بقول تمہاری
راویونکے یہ نکاح بنا رضامندی جناب امیر بجبر و اکراہ بتوسط عباس ہوا اتنا کہا کہ جناب امیر اسسے ناراض
تھے کہ خود متکفل اس نکاح کی ہوتی بلکہ عباس کو متکفل کیا کہ اونہین نی ساز و سامان اسکا کردیا یہ کب شیعون نے
کہا کہ وکیل صیغہ عقد نکاح پڑھنی کا عباس کو کیا تھا پس بقول تمہاری اگر ایک کافر فاسق ولد الزنا ہی [illegible]
متکفل ساز و سامان نکاح ہو تو وہ نکاح باطل کیونکر ہوا ثالثاً تسلیمنا کہ عباس وکیل صیغہ عقد کے تھے مگر ہمارا
کسی کتاب سی ثابت کیجیے کہ وکیل عقد صاحب ان صفات ذمیمہ کا نہین ہو سکتا ورنہ نکاح باطل ہو جائیگا

قواعد الاحکام علامہ علیہ الرحمہ مین موجود ہی و یصح ان یکون الوکیل فاسقاً و لو فی ایجاب النکاح او کافراً
باذن مولاہ و لو ارتد المسلم لم یبطل وکالتہ یعنی صحیح ہی یہ کہ ہو وکیل فاسق اگرچہ ایجاب نکاح مین ہو یا
یا غلام باذن اپنے آقا کے اور اگر مرتد ہو جاوی مسلمان تو وکالت اوسکی باطل نہوگی ہماری کتاب سی
دیکھا کہ اگر عباس فاسق و کافر و مرتد بھی ہوتے تب بھی نکاح کے جواز مین کچھ کلام نہین خیر ہماری کتاب جانے [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنی ہی کسی کتاب سے ثابت کیجیے کہ صحت وکالت مین شرط ہی کہ وکیل معزز و مکرم ہو اور کسی کے نظر مین ذلیل وحقیر نہو
اور طاہر المولد ہو تعجب ہے کہ وکالت مین مثل امامت نماز کے شرط طاہر المولد ہونیکی ہو اور زنازادگان بنی امیہ و بنی عباس
خلیفہ رسول اللہ بنائے جاوین اور یہ بھی کسی اپنی کتاب مین دکھائیے کہ جو مثل حضرت عمر کے ولد الجاریہ ہو اوسکی بھی
وکالت جائز نہین اور ابن الصہاک الحبشیہ ہونا حضرت عمر کا فقط قول جناب امیر سے ثابت نہین ہی بلکہ کلبی مفسر
نے اپنی کتاب مثالب مین علی الفصل تصریح اسکی کی ہی اور عمرو عاص نے بھی بقول خود کہ مین جاریہ زادہ نہین ہون
بہ کنایہ ابلغ من التصریح اس مضمون صدق مشحون کیطرف تلمیح فرمائی ہی اور حضرت عمر نے اوسکے جواب مین
فرمایا کہ جب مرغی خاک مین لوٹتی ہی تب اوسکے انڈے کہلاتے ہین کما فی النہایہ و دیکھی کسی اپنی ہی کتاب مین دکھائیے
کہ کامل الایمان ہونا شرط صحت وکالت ہی الحاصل بے سند کوئی بات کہنا حضرت مخاطب کے لغویت کی پوری
دلیل ہی ہمکو اس بے سروپا بکنے سے اونکی خوب ثابت ہوگیا کہ مقصود اصلی ذات شریف کا اپنی بہائیون
کنجڑے وقصائیون کے نزدیک برائی مذہب شیعی کی ثابت کرنا ہے یعنی یہ ایسا برا مذہب ہے کہ حضرت ابوبکر
اور عمر کو تو یہ لوگ منافق بتاتے ہی ہین یہ سسرے سالے لوگ پیغمبر صاحب کے چچا کو بھی برا بھلا کہتے ہین
غافل ہین ہی کہ شیعون کے مذہب کا مدار اوپر سسرے سالے گورے کالے چچا بچا کے اچھا سچا جاننے پر نہین ہی بلکہ
مدار مذہب شیعہ اوپر اقرار وحدانیت خدا اور رسالت رسول خدا اور خلافت ائمہ ہدا کے ہے اور عباس خواہ
مثل ابوجہل اور ابولہب کے کہ جسکے شان مین تبت یدا ابی لہب ہی اور پیغمبر صاحب کے حقیقی چچا تھے کافر ہون
خواہ مثل ابوبکر وعمر کے منافق ہون شیعون کے مذہب کا کوئی ضرر نہین ہی اور یہ جو مخاطب نے فرمایا کہ عباس اہلبیت
سے ہین کون مسخرا عباس کو اہلبیت کہتا ہے جز ایک بے ایمان زید بن ارقم کے کہ بسبب اسی بے ایمانی وقت استشہاد
جناب امیر حدیث من کنت مولاہ اوسنے سکوت اختیار کیا اور بددعائی جناب امیر کی سزا دنیا ہی مین پائی
ولعذاب الآخرۃ اشد وابقی وہ بے ایمان کہتا ہی کہ ازواج تو اہلبیت نہین ہین مگر من حرم علیہم الصدقۃ اہلبیت
ہین پہلی بات تو اوسنے سچ کہی ہی کہ ازواج اہلبیت نہین ہین اور اسکو ہمنی بحث نجوم مین بدلائل قطعیہ عقلیہ
نقلیہ بخوبی ثابت کیا ہے لیکن دوسری بات اوسکی کہ اہلبیت وہ ہین کہ جنپر صدقہ حرام ہے غلط ہے اسلیے کہ
سا بنی عبدالمطلب پر صدقہ حرام ہی پس ابولہب اور اوسکے فرزندان عتبہ عتیبہ اور فرزندان فرزندان سب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

داخل اہل بیت ہو گئے پس اگر عباس بھی داخل اہل بیت ہو گئے تو کیا فخر و نازش اور ابولہب سے کیا امتیاز ہوا لیکن وہ اہل بیت جو مورد عصمت و طہارت اور مصداق آیہ تطہیر یعنی چہاردہ معصوم علیہم السلام کے کوئی نہیں ہو سکتا کما اثبتناہ فی حدیث النجوم مستقصًا یہ تھا جواب اجمالی اب حضرات شیعہ کی مطالب سے ان کی فقرات پشت توڑے جاتے ہیں قال اللہ المستعان وہو خیر معین و بہ نستعین **قولہ** صلاحیت و کالت نہ رکھتے تھے کیونکہ وہ حضرت علی کے نزدیک خوار و ذلیل تھے

اقول ذلیل کا کلمہ منتظم ہونا حضرو [illegible] ہے اور ذلیل و خوار صلاحیت و کالت نہیں رکھتا ہے یہ بات محض دروغ بے فروغ اور کذب بے مغز ہے اگر شیعوں کی کتابوں ہی سے [illegible] تو کہیں نہیں [illegible] ہی کی کتابوں سے ثابت فرماتے اور مثل ہی سطور کے اپنے شیعہ کو [illegible] بولنے سے کالا نکرتے تو [illegible] حضرات شیعہ کو ناگوار گذریگا **اقول** عجب حماقت ہے کہ شیعوں کو ناگوار گذریگا شیعوں کو جز چہاردہ معصوم کے کسی سے اعتقاد عصمت و طہارت نہیں ہے شیعوں نے کسی بت پرست کو اپنا پیر نہیں بنایا ہے اگر عباس ایسے ہزار شخص مثل ابوجہل و ابولہب کے کافر یا مثل ابوبکر و عمر کے منافق ہوں شیعوں کی مذہب کا کیا ضرر ہے شیعوں کی بلا سے **قولہ** ہمارا قصور نہیں ہے **اقول** ہاں آپکا قصور نہیں ہے بلکہ فہم و ادراک کا قصور اور دماغ میں جام صبوحی کا فتور ہے تو آپ بیچارے کیا کریں جن عبارتوں سے آپ ذلت و خواری اور ولد الزنا ہونا ثابت کرتے ہیں ہرگز ان عبارتوں کو کوئی دلالت آپکے مقصود پر نہیں ہے بلکہ خود غلط فہمی و غلط اندیشی حضور سے ہے [illegible] غلط انشا غلط املا غلط [illegible] آگے ظاہر ہوا جاتا ہے فانتظروا **قولہ** علی مرتضی سے روایت کرتے ہیں **اقول** اصل حدیث میں [illegible] ہے اور اسکی [illegible] جعفر [illegible] کے اور ترجمہ [illegible] کی تحقیق [illegible] خوار و ذلیل کہا اس شخص سے کوئی پوچھے کہ کس جز شخص سے [illegible] کے معنے ذلیل و خوار کے لکھا ہے یا کسی کتاب لغت میں [illegible] یا [illegible] اور [illegible] معنی جانتے [illegible] ہیں اور مقصود [illegible] اور فرماتے ہیں شہادت حضرت حمزہ اور جعفر طیار [illegible] لما طمعا فیہما یعنے اگر دو نوجوان [illegible] فرزند زندہ ہوتے [illegible] عمر غصب خلافت کی طمع نہ کرتے جو لوگ میرے کفر [illegible] اور [illegible] باقی رہ گئے دو بیچارے کہ صاحب [illegible] عقیل و عباس [illegible] العہد بالجاہلیت ان کو اسلئے کہا کہ ایمان لانا ان کا سبب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

متاخر تھا یعنے عقیل وعباس طوعًا وکرہًا بعد فتح مکہ ایمان لائے اور اون مہاجرین مین نہوئے جو بخوشی خاطر مہاجر
اسلئے اللہ والرسول تھے عقیل فی جناب رسولخداؐ کے مکانات مکہ کے بیچڈالے عباس بدر مین شریک کفار ہوکر گرفتار ہوئے
مگر جناب رسولخداؐ نے کہ رحمۃ للعالمین وخلق مجسم تھے عفو فرمایا غرضکہ مفہوم ذلت وخواری جو لفظ حقیر سے مخاطب
سمجھا وہ لفظ اونکا یا اونکی موجی صاحب کا تراشیدہ ہی ورجبکہ علامہ عینی وغیرہ نے قائل کلمہ ہجر کو کہ حضرت عمر
تھے قریب العہد بالجاہلیۃ کہا ہی اور بروایت اصحاب صحاح ستہ جناب رسالتمآبؐ نے قوم عائشہ کو جنمین ابوبکر
یقینًا داخل تھے قریب العہد بالجاہلیۃ فرمایا ہے تو حضرت عقیل وعباس کے نسبت ایسے لفظ کے استعمال
سے کیونکر اعتراض ہوسکتا ہی مع ان الفرق بینہما ظاہر **قولہ** ونکو جاہل سمجھتی تو کیونکر اونکو اپنا وکیل اپنے ہم معاملہ
مین کرتے **اقول** کسی شیعہ سنی نے نہین لکھا کہ وکیل کو عالم ہونا شرط صحت وکالت ہی اور وکالت
جاہل مطلقًا باطل ہی **قولہ** ایسی ذلت کی باتین کیا کرتے **اقول** تم ایسے ذلیلونکو ہر بات ذلت ہی کے
نظر آتی ہی اونھون نے کوئی بات ذلت کی نہین کی بلکہ جو بات کی بمقتضای مصلحت وقت کے **قولہ** اور کیون اونکے
کہنے پر عمل فرمایا **اقول** نظر بمصلحت وقت عمل فرمایا **قولہ** حضرت امیر نے اپنے اور پیغمبر کے چچا عباس کو
اقول خدا انکی مار ایسے کذاب افترا اور بہتان صریح پر ایک روایت ضعیف امام جعفر صادق کیطرف
منسوب ہی جناب امیرؑ کا اوسمین نہین ذکر نہین ہم نہین سمجھتی کہ حضرت مخاطب کیا جھک مارتے ہین اور جناب امیرؑ
پر کیون بہتان کرتے ہین **قولہ** صاف گالیان سنائی ہین **اقول** ہم تو جھوٹھونکو صاف گالیان نہین سناسکتے
مگر اپنے دلمین جو کہنا ہے کہ لیتے ہین روایت مین بیان ایک امر واقع کا ہی بطور اخبار احاد کے جو محتمل الصدق
والکذب ہے نہ کہین اوسمین گالیان ہین نہ ولد الزنا سے پھر ولد الزنا سمجھنا دلیل حلال زادگی ہی **قولہ**
نقل کفر کفر نباشد **اقول** چونکہ اصل کفر ہے نہین تو نقل بی اصل حقیقت مین کفر ہے **قولہ** حضرت عباس
کو ولد الزنا بنایا ہے **اقول** جو عبارت حضرت مخاطب والاخطاب نے نقل فرمائی اوسمین نہ لفظ
ولد الزنا ہے اور نہ کوئی ایسا لفظ ہے کہ جس سے معنی ولد الزنا کے نکلین پس ولد الزنا کوئی حلال زادہ
نہ کہیگا **قولہ** مولانا دبالفضل ولانا **اقول** اگر آپکے مولانا بولانا نے اس روایت سے معنی ولد الزنا نکالی ہین
تو خدا اونکو اوسکی جزا دے جزاء الکلاب العاویات وقد فعل — اور اگر آپ نے نکالا ہے تو خدا آپ سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دنیاو آخرت مین سمجھے اللھم این محمد و آلہ الطاہرین **قولہ** پس اس روایت سی **اقول** یہ روایت اخبار احادی
ہے اور بکار آمد اعتقاد نہین اور خود مولانا مجلسی اسکی تضعیف کرتے ہین اور اسکو عجیب و غریب فرماتے ہین
اور سند موثق و معتبر اوسکو کہتے ہین کہ جسکے رواۃ مین کچھ سنی بھی ہون پس قابل قبول نہوگی **قولہ** صاف
ثابت ہوا کہ حضرت عباس معاذ اللہ معاذ اللہ کنیزک زادی **اقول** کنیزک زادگی کوئی عیب حقیقۃً نہین ہی
بلکہ ایک امر اعتباری ہی اکثر شرفا و نجبا و امرا و رؤسا و وزرا و سلاطین کی بیٹی بیٹیان لونڈی غلام بنائی گئی اور
بکے اور مول لیئے گئے حضرت یوسف غلام بناکر مصر کے بازار مین بکے حضرت ہاجرہ بادشاہ کی بیٹی کنیزی حضرت
ابراہیم مین دی گئین پھر اسمین کیا برائی ہوئی یہ کنیزک زادگی کیا ویسی تھی جیسے عمر کی کنیزک زادگی تھی جسکو جناب امیر
ابن الصہاک الحبشیہ فرماتے تھے اور خالد بن ولید بحاشیہ ابن الحنتمہ کہتے تھے باپکے طرف کبھی نسبت نہ کرتے تھے اور جب
عمرو عاص عالی نسب نے تعریض کیا کہ وہ شخص ابن الجاریہ نہین ہی تب حضرت عمر یون گڑگڑائی کہ جب مرغی خاکستر
مین لوٹ کر انڈے دیتی ہی تب اوسکے انڈے کہلاتے ہین کما فی النہایہ **قولہ** اور توبہ توبہ ولد الزنا تھے
اقول توبہ توبہ پیچھے سے کیئے گا پہلے اپنے خلیفہ صاحب کی حلال زادگی کی خبر لیجیئے زبان شمشیری آپ
او نہین کیا فرما چکی ہین اور اقرار اپنی مجہول النسبی کا خود زبان حضرت عمر سے ازالۃ الخفا مین دیکھ لیجیئے اور
بڑے بیچدار رشتے ہشتی کہ جسمین دادی نانی ہو اور ماں بہن ہو اور ماموں باپ ہو زبان اہل سنت سی
کتاب روض الانف سہیلی و کتاب المعارف ابن قتیبہ اور تاریخ ابن کثیر شامی اور مثالب کلبی مین ملاحظہ فرمائیے
اور یہی سبب تھا کہ جب ابو ہریرہ نے حدیث ولد الزنا شر الثلثہ یعنے ولد الزنا زانی و زانیہ سی بدتر ہی
بیان فرمائی تو عبد اللہ عمر نے اوسکو رد کر کے فرمایا بل ہو خیر الثلثہ یعنے ولد الزنا تینون مین بہتر ہے جیسا کہ
کنز العمال مین ہی اور بنا بر اسکے ولد الزنا نجیب کا قاعدہ اہل سنت کے یہان بنایا گیا ہی جیسا کہ محاضرات
راغب اصفہانی مین ہی کہ کہا قدامہ نے کہ اولاد زنا انجب ہے اسلئے کہ زانی برغبت تمام و نشاط کامل ہمبستری
کرتا ہے پس خروج نطفہ کامل ہی و ولد کامل پیدا ہوگا بخلاف زوجہ حلال کہ مقاربت اوس سی بتکلف
و تصنع ہوتی ہی لہذا لڑکا ضرور ناقص ہوگا اور علامہ قطب الاقطاب سینوں کے قطب الدین شیرازی بھی اپنے
نزہۃ القلوب مین اسی قاعدہ سی نزہت القلب اپنی معتقدین کے فرماتے ہین بہر کیف دعوای حضرت عمر کا ابا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ اس روایت سے صاف ولد الزنا ہونا ثابت ہو محض کاذب و باطل و دروغ بیفروغ ہی اس روایت کے
کسی لفظ کو دلالت ولد الزنا ہونے پر نہین ہی اس لیے کہ غایۃ الامر یہ ہے کہ وہ جاریہ اونکے بیٹونکی میراث
ماوری تھی کیون نہین جائز ہے کہ باجازت تحویلے اپنے بیٹونکے اوس سے مقاربت کی ہو اسلیئے کہ اولاد
لائق ضرور اطاعت والدین کرتی ہی اور اونکی افعال اور احکام پر بصد جان و دل راضی ہوتی ہی چنانچہ
حضرت عبداللہ والد ماجد جناب رسولخدا نے اور حضرت ابیطالب والد ماجد علی مرتضی نے کوئی تعرض اس امر مین
نہین کیا ایک زبیر نے نالائقی کی کہ اپنے پدر والا قدر مغفور رضی اللہ عنہ پر بعد از فعل معترض ہوا پس معترض ہونا
بعد فعل کے دلالت کرنیوالا اوپر ناجائز ہونے فعل کے جو قبل از اعتراض ہو نہین ہو سکتا تو اس صورت مین
کہانسے ولد الزنا ہونا ثابت ہوگا علاوہ اسکے جب وہ جاریہ میراث مین بیٹونکی پہونچی تھی تو ارب ربع
اوسکا حق زوجیت مین عبد المطلب کو پہونچا ہوگا اسلیئے کہ شوہر نصف مال زوجہ کا وقت عدم الولد وارث
ہوتا ہی و ربع کا مع الولد پس اس ایک ربع اور دو بیٹونکے جو راضی فعل والد پہ تھے دو ربع یعنی تین ربع
مالک حضرت عبد المطلب تھی فقط ایک ربع کا مالک زبیر ہوا پس دعوائی نالائقی اوسکا عبدیت کل عباس
کا محض لغو اور باطل ہوا اور جائز ہے کہ حسب شریعت پر وہ تھے اوس مین تصرف جاریہ کا تین ربع کے مالک کو
بلا نکیر جائز ہوا اور اگر ہم فرض کرین کہ مطابق ہماری شریعت کے جائز بھی نہو تو تصرف جاریہ مشترکہ زنا نہین
ہے ورنہ متصرف جاریہ مشترکہ پر حد زنا جاری ہوتے حالانکہ باتفاق فقہائی شیعہ و سنی حد زنا جاری کرنا اوسپر
جائز نہین ہی اور جب زنا نہوا تو ولد الزنا ہونا عباس کا ثابت نہوا اور اگر ہم بخلاف کل فقہائی شیعہ و
سنی کے فرض کرلین کہ تصرف جاریہ مشترکہ زنا ہے تو کیون نہین جائز ہے کہ بفتوائی حضرت ابی حنیفہ حضرت
عبد المطلب نے اوس سے نکاح کر لیا ہو اسلیئے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک اگر بہن سے بھی آدمی باوجود علم حرمت
کے نکاح کرکے دخول کیا کرے تو وہ ہرگز زنا نہین ہی اور حد زنا جاری کرنا اوسپر جائز نہین ہی جیسا کہ ہدایہ اور
فتاوی قاضی خان مین اسکی تصریح موجود ہی اور جب محی الدین عربی عموما فروج بنی آدم کو حلال کہتے ہین تو
اہل سنت کو اس کنیز کے تصرف مین یا اپنی بنات وغیرہ مین کیا عذر ہو سکتا ہے اور مسئلہ الف صریح بھی
شائقین کے لیئے کتاب بحر الرائق شرح کنز الدقائق مین موجود ہے ولو جامعہا بخرقۃ علی ذکرہ لم یثبت الحرمۃ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنی اگر عضو تناسل پر کپڑا لپیٹ کر کسی عورت سے جماع کرے تو حرام نہین ہی پس کیون نہین جائز ہی کہ وہ جاریہ
ملفوف الذکر بالحریر تصرف مین آئی ہو پھر کیفیت اس عبارت سے کسطرح عباس کے ولد الزنا ہونیکا ثبوت تو ہوا
مگر اونکو ولد الزنا کہنیوالونکا اس حدیث سے نطفہ ناپاک و نطفہ شیطان اور نطفہ بیوقت ہونا بخوبی ثابت
ہوگیا ہکو بہت افسوس ہوتا ہی کہ اہل سنت ایسی روایات غریبہ غیر موثوقہ پر تو اسقدر نازان ہوتے ہین اور یہ نہین
خیال کرتے کہ خود بدولت نے ایک حضرت عمر کے پالائش و ترویج مین کیا کیا قیامت ڈھا رکھی ہی معاذ اللہ جناب
رسالتمآب کے نسب مین سفاح ثابت کیا ہی اور کس ضرب زبانی سے اوس نسب اطہر و انفس پر معترض ہوتے ہین حالانکہ بدرجہا
انکے بالکل وہی حالت بیان ہی قائم کرتے ہین جن بزرگون سے حضرت عمر کا نسب نامہ جسکو اپنا تھا ایک ہی عالم اسکا قائل
نہین ہی بہت سے علما انکو جو حقیقۃً شیطان مجسم تھے اس بلا مین مبتلا ہو کر اپنی نامہ اعمال کو مثل روی بخس سیاہ کیا ہم
بخوف طوالت کلام مخالفین اسلام اون تصریحات کو نہین لکھتے مگر اتنا کہتے ہین کہ وہی روض الانف سہیلی اور کتاب المعارف
ابن قتیبہ کو بنظر غور دیکھیں پس بالفرض اگر حضرت عباس کا نسب مخدوش ہوا تو کیا ہوا تم تو نسب نبی کو مخدوش اور
غیر صحیح بتاتے ہو ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا خدا کے واسطے اب بھی شرم کرو حیا عثمانی سے کام لو
ورنہ ہم بمجبوری آپکے عثمان بن عفان معاویہ بن ابی سفیان عمرو عاص مغیرہ بن شعبہ طلحہ زبیر ابو عبیدہ جراح سعید
بن یزید بن خطاب وغیرہ کے نسب نامہ کو حضرت عمر کے نسب نامہ سے ملا دینگے **قولہ** تو اونکا لامحالہ دشمن اہلبیت
ہونا بھی لازم ہوا **اقول** جبکہ اونکا ولد الزنا ہونا ثابت ہوا جیسا کہ ہم نے بشرح و بسط بیان کیا تو اونکا
دشمن اہلبیت ہونا بھی ثابت ہوا مگر حضور کے عجب بیان عمر صاحب تو بیشک دشمن اہلبیت تھی خلافت کو غصب کیا گھر چھینا
گھر جلانیکو آگ لکڑیان جمع کین سے بغض اولے علامۃ معروفۃ مکتوبۃ علی جبہات اولاد الزنا فنفر و لی
یعنی امیر المومنین علی صلوات اللہ علیہ ایک نشانی ہی کہ لکھی گئی ہی اولاد زنا کی پیشانیون پر **قولہ** آئندہ ثابت کرینگے
اقول کچھ ضرورت ثابت کرنیکی نہین ہی ہکو بے ثابت کیے ہوئے بصد جان و دل منظور اور قبول ہے
اور صرف ہماری ہی بیان پر روایت نہین ہی بلکہ ملک العلماء دولت آبادی آپکی ہدایۃ السعداء مین بہت سی روایتین خود
اپنی بیان کی لکھتے ہین کہ دشمن علی ہوگا مگر ولد الزنا بعینہ بیان معاد احادیث مین آپ سے کسقدر کوتاہی ہوئی ہی
یہی مضمون صدق مشحون بعض احادیث کا یہ ہے کہ دشمن اہلبیت ولد الحرام ہی یا وہ کہ جسکے نطفہ مین شیطان شریک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوا ہے راوی نے عرض کی کہ آیا آدمی کی نطفہ میں شیطان بھی شریک ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہاں ہوتا ہے کیا تو نے نہیں سُنا ہے قول خداوند عزوجل کہ فرماتا ہے وشارکھم فی الاموال والاولاد نہیں اور حدیث میں ہے کہ ترک تسمیہ عند المقاربۃ ہی باعث شرکت شیطان ہے پس اقسام اہل عداوت صاحبان فراست سمجھ سکتے ہیں آپ خود اپنی حقیقت غور فرمالیجیے کہ کس احتمال کا محل ہو سکتا ہے وان لم تعلم فاسئل پاک **قولہ** اونکی بچوں کی زبان پر یہی کلمہ جاری ہے **اقول** ہاں بچوں کی زبان پر بلکہ کل سچوں کی زبان پر یہی کلمہ جاری ہے **بیت** شعر کہ بگزرد از ہفت چرخ افسر او ٭ اگر غلام علی نیست خاک برسر او ۔ محبت شہ مردان مجوز بے پدری کہ دست غیر گرفتہ است پای مادر او **قولہ** اعمی اور بے بصیرت ہونا ثابت ہوگیا **اقول** پہلی کسی دلیل عقلی نقلی سے کامل الایمانی و رفیع المکانی اور حمزہ و عبیدہ ثانی ہونا عباس و عبداللہ اونکی فرزند کا آپ ثابت کر لیجیے تب ان اخبار احاد پر جو شیعوں کے نزدیک بکار آمد اعتقاد نہیں ہیں کچھ اعتراض کرتے اور کہتے کہ یہ حدیث چونکہ اونکی ناقص البصیرتی فی الدین پر دلالت کرتی ہے تو اونکی کامل الایمانی قطعی کے خلاف ہے تو اوسوقت ہم کہتے کہ اخبار احاد سے یہ نہ قابل اعتماد ہے نہ لائق اعتقاد اور جب آپنے کامل الایمانی اونکی ثابت ہی نہیں کی تو پھر اس حدیث پر آپکا اعتراض کرنا بیت جھک مارنا ہے **قولہ** استغفراللہ تشیع عجیب مذہب ہے **اقول** ہمکو چونکہ حضرت مخاطب اپنے مخاطبین کا بھگانا منظور رہے ہے اسلیے ہم کہتے ہیں کہ لاحول ولا قوۃ لاحول ولا قوۃ مذہب سنن بھی عجیب و غریب مذہب ہے کہ ہر ناقص کو کامل اور ہر کامل کو خامل ہر ردی کو فاضل اور ہر فاضل کو عاطل ہر باطل کو حق اور ہر حق کو باطل بناتے ہیں یہی ابن عباس ہیں جنکو آپکی خلیفہ برحق عبداللہ بن زبیر قاتل کہتے ہیں اور حضرت عباس کو آپکے خلیفہ دوم اپنی مجلس سے نکلواتے ہیں **قولہ** اصحاب کو تو کافر اور منافق **اقول** تمام اصحاب کو نہ کہیے بلکہ خاص اصحاب ثلثہ اور انکی اتباع کو فرمائیے تو صحیح ہے ورنہ سراپا جھوٹھ ہے **قولہ** اہل بیت رہ گئے تھے وہ بھی ان طعن سے نہ بچے **اقول** کس احمق نے عباس کو اہلبیت بنایا جنکو زیادہ رحم کہ اوسنے بے اللوکو کو اہلبیت سے خارج کیا مگر عباس اور ابولہب اور اوسکی اولاد کو اہلبیت میں داخل کیا اور ہم بحث حدیث نجوم میں بدلائل عقلیہ و نقلیہ پوری طرح سے ثابت کر چکے کہ سوا انہی چاردہ معصوموں کے دنیا میں کوئی مصداق انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا کا نہیں ہو سکتا با انہمہ سمجھئے آپ ایسے عاقل و رموزی صاحب ایسے فاضل کے دوسرا کوئی ان روایات سے طعن سمجھتا ہی نہ طعن **قولہ**

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

نہ یا تشیع دین ومذہب ہے یا الحاد وزندقہ **اقول** خدایا تسنن دین ومذہب ہے یا منافقین کا الحاد وزندقہ ہے جسکا بانی
سبائی نہ رسول کا خیال کرتا ہے کہ اونکو سیمبر کہنے سے زبان کو بناتا ہے نہ اہلبیتؑ کا لحاظ کرتا ہے کہ اونکے
گھر جلانیکو آگ لکڑیان منگاتا ہی نہ اصحاب کا کچھ پاس وادب کرتا ہے کہ ابوہریرہ ایسے صحابی کو جب ناقل حدیث
ولدالزنا ہوا تو بحیلہ تغلب بال بحرین اونکو اتنی کوڑے لگواتا ہے کہ اوس بیچارے کے پیٹھ کے اوپر سے نیچے
تک لہو بہتا ہے کما فی کتاب العقد علی ما فی عبقات الانوار **قولہ** نہ حضرت کے قریبونکو لعن وملامت سے
محفوظ رکھتے ہین **اقول** جو حضرت کے قریبون مین فقط رشتہ ازار بندی رکھتے ہین اور نفاق کی پابندی
یا بولہب اور بوجہل کیطرح کفر مین سربلندی رکھتے ہین اونکو بیشک لعنت وملامت کرنا بہت اچھی بات
ہے **قولہ** پس جو سامنے آیا اوسی کو برا بھلا کہنا شروع کیا **اقول** سچ ہے اگر برا سامنے آیا تو اوسکو برا
کہنا شروع کیا اور اگر بھلا سامنے آیا تو اوسکو بھلا کہنا شروع کیا ایمان کے تو دو ہی جزو ہین تولا اور تبرا الا
تبرا ہی کل معبودان باطل سی الا اللہ تولا ہی معبود برحق سی یہ بات بے ایمانونکو نہین معلوم اسی سی وہ سب
تولا کرتے ہین یہانتک کہ شیطان سی بھی تبرا نہین کرتے اور کیونکر کرین کہ وہی تو اونکا مرشد کامل ہی جسکی شرکت
سے یہ سب پیدا ہوئے ہین جیسا کہ جناب باری نی اوس سی فرمایا تھا کہ شارکہم فی الاموال والاولاد ولقد صدق
ابلیس ظنہ **قولہ** اوسی پر تبرا کرنے لگے **اقول** حاشا وکلا کسی پر تبرا نہین کرتے سوا ہی دو تین منافق اور
اونکی اتباع کے **قولہ** کسیکو صراحۃً کافر بنایا کسیکو اشارۃً **اقول** جو کچھ کہا صراحۃً یا اشارۃً یا کنایۃً کافر بنایا
یا مرتد سب اونہین منافقین اور اونکے اتباع کو کہا من اولہم الی آخرہم **قولہ** کسیکو تقیۃً فاسق ٹھرایا **اقول** غلط
ہے تقیۃً کسیکو فاسق نہین کہا بلکہ تقیۃً فاسق کو سابق کہا **قولہ** کسیکو ولدالزنا **اقول** سوا اوس شخص کے
جو درحقیقت ولدالزنا ہے اوسی کو ولدالزنا کہا اور کسی کو نہین کہا اور وہ بھی بزبان اہل تسنن کہا جیسے ائمہ
بھی اونکو بزبان اہل تشیع کہا **قولہ** واہ کیا دین ہی اور کیا مذہب **اقول** واہ واہ واہ واہ کیا دین
اور کیا مذہب ہے اہل تسنن کا اپنے ثلثہ کے عیب پوشی کے لیے اونکے طعن و تشنیع سی نہ خدا بچا نہ کوئی نبی
بچا نہ کوئی امام بچا ثلثہ کے عیب جہل سالہ کے چھپانے کے لئیے یہ عذر نکالا کہ سبکے دلمین خدا ہی تو کفر و فسق
پیدا کر دیتا ہے وہ تو مجبور ہین یہ پہلا جبر ہوا دوسری زبردستی یہ ہی کہ پھر خود ہی اون بیچارے مجبورونکو

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ ایمان لاؤ اور جب وہ مجبور ایمان نہین لاسکتے تو تیسری زبردستی یہ ہی کہ اب انکو جہنم کی آگ مین ابد الآباد جلاتا ہے غرض اوس سی بڑھکر کوئی ظالم نہین ہی کہ کُل افعال قبیحہ کو بندون مین خود پیدا کر دیتا ہے اور پھر اونکو آگ مین جلاتا ہی اور اسمین اوسکے لیے کوئی عیب اور کوئی نقص نہین ہی اس لئے کہ جب مالک تصرف اپنے مُلک مین کرتا ہی تو جو چاہے وہ کرے کیا کوئی اوسپر حاکم ہے ایسے ایسے قاعدے خلفا کے عیب پوشی کے لیئے بنائے گئی ہین اور ثلثہ کے عیب رذالت نسبی کے چھپانیکے لیئے معاذ اللہ پیغمبر و نکے نسب مین دھبا لگایا ثلثہ کے عیب و کذب وخیانت کے چھپانیکے لیئے کذبات ثلثہ ابراہیمی کے قائل ہوئے ثلثہ کے عیب خطاکاری کے چھپانیکے لیئے کُل انبیا کی خطائین از آدم تا خاتم ثابت کین تخطیۃ الانبیا لکھی بضعہ رسول کو دعوائی فدک مین جھوٹا کیا جناب امیرؑ بلکہ کُل آئمہ طاہرین پر کیا کیا طوفان لگائی جیسا کہ منتہی الکلام اور تحفہ مسروقہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی نعوذ باہم اللہ عن انبیاہ و اولیایہ شر الجبار تو ایسے باحیا و باغیرت فرقہ کی شکایت ہم صرف دشمنی اور بدگوئی اور اہانت اہلبیت پر کیا کرین **بیت** گھائل تری نظر کا خدا اونہی ہر ایک ہ زخمی جگر ایک بندۂ درگاہ ہی نہین **قولہ** اس زخم پر مرہم رکھے **اقول** واللہ ثم واللہ کہ شیعونکا دل ہرگز ہرگز زخمی نہین ہی کہ اونکی پیشوا اون معصومین علیہم السلام کو ہر شخص جھک مار کے گلہ گھا کے زبان سے اچھا ہی کہتا ہے کو دلمین بقدر ایک جبہ ہی کے بغض جناب امیرؑ سے بسبب عدم نصرت عثمان کے اور اونکے قاتلین کو اپنے مصاحبین کرنے سے رکھتا ہو مگر دل سُنیونکا بسبب اسکی کہ شیعون نے اونکے ثلثہ کو ہدف سنان طعن و سہام ملامت کیا ہے افگار و زخدار ہی کہ دن رات فکر مین اوسکی مرہم پٹی کے رہتے ہین مگر لعنایات خدا وہ ایسے ناسور کہنہ ہین کہ کوئی دوا اور کوئی مرہم اوسپر کارگر نہین انشاء اللہ تا قیامت شیعہ سنا مین مارینگے اور سُنیونکے ناسور کو بڑھائینگے **قولہ** حضرت عباس کے ناقص الایمان ہونے پر فتوی دیدیا **اقول** پھر کیا قباحت لازم آئی ہمسے صاف صاف سُن لیجیے کہ شیعونکو فقط اپنے چار دہ معصوم سے کام ہے اور جزا وسکے دین و دنیا مین کسی سی اونکو سروکار نہین آپ کے ثلثہ ایسے ہزار مرتد و منافق ہوجائین ہوا کرین عباس و عبد اللہ ایسے ہزار مسلمان ناقص الایمان ہوجائین ہوا کرین ابولہب اور ابوجہل ایسی ہزار قرابتمند مشرک و بُت پرست ہوجائین ہماری جوتی سی ہماری بلاسی ہم نہین سمجھتی کہ آپنے کیا بک بک لگا رکھی ہی اگر عباس ابولہب ہی کے بھائی ہوئی اور ابوجہل کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساتھ بدر مین جاکر مشکین کسوائین تو شیعون کی مذہب مین کیا برائی لازم آئی اگر نیچے ڈاڑھی چڑھا کے بچون کی سی ہیئت کرتے ہین جب آپنے جاکٹ پتلون پہنا تو ڈاڑھی کی ناحق فضیحت کرواتے ہین ایسی ڈاڑھی حضرت معاویہ کی کتیا کے پیشاب سے ہی مونڈ واڈالنی چاہیے اسلیے کہ آنحضرت نے بھی اپنی اور اپنے کل لشکر کی ڈاڑھی مونڈ وادی تھی جیساکہ مولفین نے ادلیات معاویہ مین لکھا ہے **قولہ** کہ اونہون نے ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر کے ساتھ کرادیا

اقول عباس کے نکاح کرادینے کے خود اہلسنت روایت کرتے ہین و شیعہ بفرض تسلیم روایت سفینہ مجیب ہوتی ہین اور در اصل شیعو نکو نکاح ہی سے انکار بحت ہے نہ بواسطہ نہ بلاواسطہ پس اگر یہ نکاح بسبب ضعیف الایمانی عباس ہی تو تمہاری ہی روایات سے ہی اور ہم اون روایات کو محض افترات سمجھتے ہین گو بفرض ماننے کے بھی احجار جوابات سخت و درشت سے تمہاری دندان شکنی کرتے ہین

قال المخاطب العقام ہداہ اللہ سبل السلام

چھٹوین دلیل اگرچہ حضرات شیعہ نے واسطے جواز نکاح کے اسلام ظاہری سے حضرت عمر کے اقرار کیا اور اوسکو متمسک بجمال شریعت قرار دیا لیکن ولا یصلح العطار ما افسدہ الدھر جو رخنہ حضرت عمر کے ایمان مین اونکے بزرگون نے ڈالا ہے وہ اب اونکے بند کرنے سے بند نہین ہوتا اور بغیر ترک مذہب تشیع اور اقرار فضیلت حضرت عمر کے اس نکاح کا جواز موافق اصول مذہب شیعہ کے ثابت نہین ہوسکتا اس لیے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ موافق عقاید شیعو نکی ایمان اور اسلام سے بے بہرہ تھے و معاذ اللہ منافق اور مرتد تھے اور وہ دشمن اہل بیت کے اور ناصبیو نکے پیشوا تھے اور ناصبیو نکے ساتھ نکاح مومنہ کا جائز ہی نہین ہے پس نکاح حضرت عمر کا کہ کفر اور نفاق اور عداوت اہلبیت مین مرتد کرتے تھے ساتھ ام کلثوم کے جو عترت اور بزرگی اور سیادت تمام جہان کی اسمین تھی کیونکر جائز ہوتا چنانچہ ان دو امر کو ہم کتب شیعہ سے ثابت کرتے ہین امر اول حضرت عمر کا مومن نہوتا اور دوم ناصبی کے ساتھ نکاح مومنہ کا جائز نہونا امر اول کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ مطابق اصول شیعہ کے مومن نہ تھے کافر اور منافق اور دشمن اہلبیت کے تھے ایسا صاف کھلا ہوا ہے کہ حاجت سند اور دلیل و شاہد کی نہین ہے لیکن بغرض الزام دو ایک روایتین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اونکی بہانکی بیان کرتے ہین روایت اول زاد المعاد مین ملا باقر مجلسی حذیفہ بن یمان سے نقل کرتے ہین کہ جب مین نے
فضائل روز قتل عمر کے حضرت پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کے زبان سے سُنی تب سے مین اونکی کفر پر یقین رکھتا تھا چنانکہ
عبارت اوس کتاب کی بلفظہ یہہ ہے حذیفہ گفت پس برخاستم و برخاست حضرت رسول خدا و بخانہ ام سلمہ رفت و من
برگشتم و صاحب الیقین بودم در کفر عمر تا آنکہ بعد از وفات حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دیدم کہ او چہ فتنہا
برانگیخت و کفر اصلی خود را اظہار کرد و از دین برگشت و دامان بیحیائی و وقاحت برای غصب امامت و خلافت
برزد و قرآن را تحریف کرد و آتش در خانہ وحی و رسالت زد و بدعتہا در دین خدا پیدا کرد و ملت پیغمبر را تغیر
داد و سنت آن حضرت را بدل کرد و نصاری و مجوس را از خود راضی کرد و نور دیدہ مصطفے را خشم آورد و تدبیر
کشتن امیر المومنین کرد و جور و ستم در میانہ مردم ہویدا کرد و ہر چہ خدا حلال کردہ بود حرام کرد و ہر چہ حرام کردہ
حلال کرد الی آخر ہذیانات المجلسی غرضکہ اس روایت سے صاف کفر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا و نعوذ باللہ
من ذلک ثابت ہوا اور اونکا کفر اصلی کا ظاہر کرنا اور مرتد ہو جانا اور قرآن کا تحریف کرنا اور نصاری اور
مجوس کو راضی کرنا ثابت ہوا تو اب وہ دعوای جو بعض مجتہدین نے کیا تھا کہ وہ اسلام کے دائرہ سے خارج
نہین ہوئے باطل ہوا روایت دوم ملا باقر مجلسی رسالہ رجعتیہ مین لکھتے ہین کہ امام مہدی علیہ السلام نے
ایک سائل کے جواب مین فرمایا کہ ابوبکر و عمر بظاہر کلمہ گو تھے اور بطمع دنیا اسلام کے مظہر ہوئی تھی جب اونہون
نے دیکھا کہ پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا نے اونکو کوئی حکومت نہ دی تب پیغمبر صاحب کے قتل و ہلاک پر آمادہ ہوئے
وہو ہذہ عبارتہ بلفظہ ایشان یعنی ابوبکر و عمر از روی طمع گفتہ بودند بظاہر کلمتین گفتند از برای اینکہ شاید ولایتے
و حکومتے حضرت بایشان دہد و در باطن کافر بودند چون در آخر مایوس شدند با منافقان بر بالا عقبہ رفتند
و دہن ہائی خود را بستند کہ کسے ایشان را نشناسد و دبہا انداختند کہ شتر آن حضرت را رم دہند و حضرت
را ہلاک کنند پس خدا جبرئیل را فرستاد و پیغمبر خود را از شر ایشان حفظ کرد پس اس قول سے شیعون کے امام مہدی
کے ثابت ہوا کہ شیخین پیغمبر کے سامنے ہی بسبب بدی کے درپے قتل رسول ہو گئے تھے اور حضرت کے
ہلاک کرنیکی تدبیر کرچکے تھے تو جو شخص پیغمبر خدا کے قتل پر مستعد ہوئے اوس سے زیادہ کفر اور کسکا ہوگا اور جب
یہ جرم حضرات شیخین پر امام مہدی فرضی کے زبان ہی سے ثابت ہو گیا تو امام کے قول کو کون رد کر سکیگا روایت سوم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ملا محمد باقر مجلسی نے بحار الانوار میں ایک حدیث کافی کی نقل کی ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو نص جلی امامت مرتضوی کا منکر ہے وہ کافر ہے اور واجب القتل ہے چنانچہ ہم اوس حدیث کو استقصاء الافحام سے نقل کرتے ہیں بیان قولہ علیہ السلام

من ان یرتدوا عن الاسلام ای عن ظاهره والتکلم بالشهادتین فابقاؤهم علی ظاهر الاسلام کان صلاحا للامة لیکون لهم ولاولادهم طریق الی قبول الحق والی الدخول فی الایمان فی کرور الازمان وهذا لا ینافی ما تقدم وسیاتی ان الناس ارتدوا الا ثلثة لان المراد فیها ارتدادهم عن الدین واقعا وهذا محمول علی بقائهم علی صورة الاسلام وظاهره وان کانوا فی اکثر الاحکام الواقعیة فی حکم الکفار وخص هذا بمن لم یسمع النص علی امیر المؤمنین علیه السلام ولم یبغضه ولم یعاده فان من فعل شیئا من ذلک فقد انکر قول النبی صلی الله علیه وآله وسلم وکفر ظاهرا ایضا ولم یبق له شیء من احکام الاسلام ووجب قتله انتهی یعنی یہ فرمایا ہے حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام نے کہ جناب امیر علیہ السلام نے دعوے امامت کا اس خوف سے نہ کیا کہ ایسا نہو کہ اصحاب اوسکو نہ قبول کریں اور اسلام چھوڑ دیں اور مرتد ہو جاویں اور مرتد ہو جانے سے غرض یہ ہے کہ ظاہر اسلام کو چھوڑ دیں اور کلمہ شہادت سے منکر ہو جاویں لیکن اونکا اسلام ظاہری پر باقی رکھنا امت کے حق میں بہتر تھا کہ شاید وے یا اونکے اولاد میں سے کوئی حق کو قبول کرے اور کسی آئندہ زمانے میں مومن ہو جاوے اور یہ مخالف اوس روایت کے نہیں ہے کہ سب اصحاب مرتد ہو گئے تھے مگر تین اس لیے کہ مراد اس ارتداد سے واقعی ہے اور ارتداد جسکا ذکر امام نے کیا ہے پھرنا اونکا ظاہری اسلام کے نظر سے ہے اگرچہ وے اکثر احکام واقعی میں حکم کفار میں داخل تھے لیکن یہ اسلام ظاہری بھی صرف اونہیں لوگونکی نسبت سے جنہوں نے نص امامت امیر المومنین علیہ السلام کو نہیں سنا اور اونسے دشمنی اور عداوت نہیں رکھی اور جسنے نص امامت سنکر اوس سے انکار کیا یا عداوت رکھی تو وے پیغمبر خدا صلوات اللہ علیہ کے قول سے انکار کیا اور ظاہر میں بھی کافر ہو گیا اور کوئی حکم اسلام کا اوسکے لیے باقی نہیں رہا اور اوسکا قتل کرنا واجب ہو گیا فقط اور صاحب استقصاء الافحام اس حدیث کے لکھنے کے بعد خود یہ فرماتے ہیں کہ اگر غرض از نقل این عبارت محض اثبات این معنی است کہ صاحب بحار ثلثہ واتباع ایشان را کافر و مرتد می داند پس البتہ این معنی بسر و چشم مقبول است اصلا جای استنکاف و انکار نیست پس بالاقرار صاحب بحار الانوار اور صاحب استقصاء کے کافر ہونا خلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالی عنہم کا ثابت ہوا

jabir.abbas@yahoo.com

اور اونکا اسلام ظاہری بھی اونکی قول سی جاتا رہا تو اب درمیان کفر اور ایمان کے کوئی واسطہ تیسرا جسکو
اسلام کے نام سے تعبیر کرتے ہین باقی نرہا اور حسب تکفیر کافر ہونا اونکا نعوذ باللہ ثابت ہوا تو نکاح ام کلثوم کا
کافر کے ساتھ لازم آیا تو اب کہان رہا قول سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کا جو اونہون نے شافی اور تنزیہ الانبیاء مین فرمایا
ہے کہ حضرت عمر مظہر اسلام اور متمسک بہ تمام شریعت تھی بین وسطی اونکی ساتھ نکاح کر دینے مین کچھ خلل دینی
نہ تھا اور باطل ہو گیا قول صاحب نزہۃ اثنا عشریہ کا جو اونہون نے جواب مین تحفہ کے فرمایا ہے کہ کسی امامیہ
کا یہ قول نہین ہی کہ حضرات علیہم السلام نے اپنی بیٹی کافر کو دی ہو بلکہ بدعتی اور مظہر اسلام اور منافق کو دی
ہی اور ممنوع اور حرام نکاح کرنا ساتھ مشرک کے ہے نہ کہ بدعتی اور منافق کے اسلیئے کہ انکی امام فرضی کی زبان سی
موافق روایت بحار الانوار کے صاف کفر خلفاء ثلثہ کا اور واجب القتل ہونا اونکا ثابت ہوتا ہے عجب حال ہی
علماء شیعہ کا کہ جیسا جیسا موقع ہوتا ہی ویسا ہی کہنے لگتے ہین جیسی ضرورت ہوتی ہی ویسی ہی حدیثین بنا لیتی ہین کبھی تو
حضرت عمر کو کافر اور منکر اسلام اور واجب القتل کہتی ہین کبھی ونکو مظہر الاسلام اور متمسک سائر الشریعت فرماتے
ہین جو کہ امر اول یعنی کفر حضرت عمر کا ونعوذ باللہ منہ موافق روایات صحاح اہل تشیع کے ثابت ہو گیا اب ہمکو
اس امر کی ضرورت باقی نہین رہی کہ ہم اس مسئلہ کو ثابت کرین کہ نکاح مومنہ کا ساتھ ناصبی کے گو وہ مظہر اسلام
ہو جائز نہین ہی لیکن تاکہ وے لوگ جو ان روایات کو غلط کہین اور کفر ظاہری کے قائل ہون اور اسلام
کا حکم حضرت عمر پر جاری رکھین موافق اپنی اصول کے اس نکاح کو جائز نہ کہین ہم اس مسئلہ کو بھی بیان کرتے
ہین امر دوم یعنی نہ جائز ہونا نکاح مومنہ کا ساتھ ناصبی کے روی الکلینی عن الفضیل بن یسار قال سألت ابا عبد اللہ
عن نکاح الناصب فقال لا واللہ ما یحل قال فضیل ثم سألتہ مرۃ اخری فقلت جعلت فداک ما تقول فی نکاحہم قال
والمرأۃ العارفۃ قلت نعم قال ان العارفۃ لا توضع الا عند عارف کلینی مین روایت ہے کہ فضیل کہتی ہین
کہ مین نے امام جعفر صادق علیہ السلام سی پوچھا کہ ناصبی کا نکاح جائز ہی تو حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہرگز
حلال نہین ہی پھر دوسری مرتبہ مین نے پوچھا تو امام نے فرمایا کہ عورت عارفہ ہی یعنی مومنہ ہی مین نے کہا
کہ ہان تب امام نے فرمایا کہ عارفہ نہین رہیگی مگر پاس عارف کے یعنی مومنہ کا مومن کے نکاح مین ہونا چاہیے
پس اس روایت سی صاف ثابت ہو گیا کہ حضرت امام کے ارشاد کے مطابق نکاح عارفہ کا نہین جائز ہے

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر ساتھ عارف کے بھی یا حضرت عمر کو مومن اور عارف کہیں یا حضرت ام کلثوم کو ایمان اور معرفت کے دائرہ سے
خارج کریں ونعوذ باللہ منہ غرض کہ اب موافق قول امام کے سوائے ان دو حالتوں کے تیسری حالت متصور باقی نہین رہی
حقیقت یہ ہے کہ اس قول سے امام کے حضرت عمر کا عارف اور کامل الایمان ہونا ثابت ہوتا ہے اسیلئے کہ اگر وہ
ایسے نہ ہوتے تو ام کلثوم کا نکاح حضرت امیر انکے ساتھ کسی حالت میں نہ کرتے گو کہ اسکو حضرات شیعہ جبر و اکراہ سے
تعبیر کرین انہوں نے دیئے کیا جناب امیر اس آیت کے مضمون سے واقف نہ تھے الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات
والطیبات للطیبین والطیبون للطیبات اور کیا حضرت علی اس حدیث سے جو امام جعفر صادق نے فرمائی منکر تھے کہ
العارفۃ لاتوضع الا عند عارف یعنی با وجود ہونے ایسی آیت اور قول امام کے کیونکر حضرت علی اسکی خلاف کرتے
جبکہ ہم اس امر کو ثابت کر چکے کہ یہ نکاح بجبر و اکراہ نہین ہوا تو ہم کو ضرورت اس قول ناپاک سے بحث کرنیکی نہین
رہی جسکو علماء شیعہ نے امام کیطرف منسوب کیا ہے کہ امام نے فرمایا کہ ہوا ول فرج غصبت منا کہ یہ پہلی
شرمگاہ ہے جو غصب کی گئی لیکن عبرتاً للسامعین اسکو بھی بغیر بحث کے چھوڑنا مناسب نہین سمجھتے

بقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

حاصل اس کلام سراپا ملام کا جو دیوانوں کی بکواس مجنونوں کی جھک ہے یہ ہے کہ شیعوں نے اسلام عمر کو واسطے جواز نکاح
کے قبول کر لیا مگر انکے روایات سے اونکا کافر اور منافق ہونا ثابت ہے اور ناصبی اور دشمن اہلبیت ہونا بھی ثابت
ہے اور بنا بر اونکی اصول کے نہ کافر سے نکاح درست ہے نہ ناصبی سے پس نکاح ام کلثوم باطل ہو گیا جواب اسکا
یہ ہے کہ کافر اسلامی یعنی جو منکر بت پرست اور منکر شہادتین ہو بمقتضائے لاتنکحو المشرکین نکاح ناجائز ہے
اور حضرت عمر کو قبل از اظہار اسلام ایسے ہی تھے شعور چہل سال عمر عزیز ان گذشت ہنوز آتش زعفری پرستی
لیکن جیسے بانی لاالہ الااللہ کا ہر چند تصدیق جنانی نہ تھی مگر پھر اسکے منکر نہین ہوئے اور کفر جحودیت مین
باوجود میلان یہودیت جیسا کہ جلد اول مین گزرا گرفتار نہین ہوئے بلکہ بسبب عدم تصدیق جنانی نفاق باطنی
مین تا دم مرگ مبتلا رہے اور جو سند مین آپ نے اونکی کفر کی بیان کین کسی مین ذکر کفر اسلامی نہین ہے جو لا الہ الا اللہ
کے انکار سے ہوتا ہے بلکہ کفر نفاقی مراد ہے جو بسبب عدم تصدیق جنانی اور عدم تصدیق ایمانی کے ہوتا ہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور آپ خود اسی صفحہ کے سطر (۲۴) مین فرماتی ہین کہ حضرت عمر مطابق اصول شیعہ ہو مین نہ تھی کافر اور منافق دشمن
اہلبیت علیہم السلام تھی انتہی اور ممکن نہین ہی کہ کافر منافق کافر اسلامی ہو اس لیی کہ کافر اسلامی مین شرط ہے کہ منکر
لا الہ الا اللہ ہو اور کافر نفاقی مین شرط ہی کہ مقر لا الہ الا اللہ ہو پس اجتماع دونو کا اجتماع النقیضین ہوگا اور
آپ خود مقر اسکی ہین کہ کفر و نفاق کے احکام مین فرق ہی چنانچہ صفحہ (۱۳۵) کے سطر (۲۱) مین آپ فرماتی ہین
کہ باقی رہا امر احکام منافقین کے نسبت کافر و نکا ظاہر شریعت مین سخت نہین ہین اسکا جواب یہ ہی کہ چونکہ منافق
ظاہر مین اپنی تئین مسلمان کہتی ہین اور احکام شریعت ظاہری پر جاری ہین اس لیی وہ قتل وغیرہ سے محفوظ ہین انتہی
اور جب وہ قتل وغیرہ سی محفوظ رہی تو بحسب ظاہر شرع باتفاق فریقین انسی مواصلت و مخالطت و مناکحت بھی
جاری فی الاسلام تھی و بعد اسکے جہان لا تنکحوا المشرکین فرمایا تھا وہان لا تنکحوا المنافقین نہین فرمایا تھا اور جب حضرت
عمر کا منافق ہونا شیعونکے نزدیک آپ کے اقرار سے ثابت ہوا تو آپ نے جو اس مقام پر افادہ فرمایا
کہ منافق ظاہر مین اپنے آپکو مسلمان کہتی تھی اور احکام شریعت ظاہر پر جاری تھی اسلیی وہ قتل وغیرہ سے
محفوظ رہے گو حقیقت مین منافق و افجر الفجرہ تھی اگر بسبب ظاہر الاسلام ہونے کے اونسے نکاح درست تھا
باقی رکھنی ناصبیت اونکی مین ناصب معلن بعداوت سی باتفاق علماء امامیہ مخالطت ناجایز فضلاً عن المناکحہ
مگر بضرورت شرعیہ جیسا کہ اظہار کفر بدلیل الا من اکرہ جایز ہے ویسا ہی نکاح مشرکین سی اور معلنین بعداوت
آئمہ طاہرین سی بھی جایز ہی لیکن جو ناصبی کہ غیر معلن بعداوت ہی پس بعض علمائے شیعہ نے اوس سی نکاح
جایز جانا ہی اور نہی فی الاحادیث کو محمول بر کراہت کیا ہے اور بعض علما نے ناجایز اور نہی کو محمول
بر حرمت جانا ہی لیکن باتفاق کل علماء امامیہ وقت ضرورت شرعیہ نہ کراہت رہیگی نہ حرمت اب
حضرت عمر کو ہمارے مخاطب صاحب جس قسم کے ناصبی مین چاہین داخل کرین مگر جب اونہین کے روایات سی
ثابت ہی کہ یہ نکاح بجبر و اکراہ ہوا تو تحت الا من اکرہ اور تحت فمن اضطر داخل ہو کے بے تشکک و شبہ جایز اور مباح ہوگا
پس جو کچھ مخاطب نے عدم جواز نکاح پر متفرع کیا سب کالائی بدریش بانیش حضرت عمر خواہد بود اب جواب تفصیلی
مخاطب کیطرف توجہ کیجاتی ہی **قولہ** اسلام ظاہری ہی حضرت عمر نے اقرار کیا **اقول** حقیقت مین شیعون نے
تم پر اور تمہارے عمر پر احسان کیا اگر عمر کے اوپر نعمت کا اتمام ظاہر کرتے ہو بہت اچھا عمر منافق نہین سہی بلکہ

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمہاری رضامندی آئی مین ہی کہ وہ مشرک بت پرست تھا تو مین از ابتدا تا انتہا تھا اچھا یہی سہی حقیقت مین وہ ایسا ہی
تھا اگر سمجھین تو شک نہین کہ بمکر و فریب اظہار اسلام کرتا تھا اسکے ولن نے جو بظاہر مسلمان تھی اسکو اپنا شوہر
بنایا تھا اور ہزارون اوسکو مسلمان سمجھتی تھی آجتک سمجھتی ہین پس ایسی منافق کو اگر جناب امیر نے بجبر و اکراہ
بحکم الا من اکرہ اور بمجبوری و ناچاری بمقتضائی فمن اضطر اپنی بیٹی بیاہ دی تو کیا قباحت لازم آئی **قولہ** تمسک
بحال شریعت قرار دیا **اقول** غرض شیعونکی یہ نہین ہی کہ حقیقت مین وہ تمسک بہ شریعت تھا بلکہ غرض یہی کہ
حقیقت مین تو وہ منافق تھا مگر بمکر و خدع و فریب ظاہر مین بڑا متشرع بنتا تھا جیسا کہ حدیث صحیح مسلم مین خود
اونہین کے زبان صدق ترجمان سے ہی کہ جناب امیر و عباس اسکو کاذب غادر خائن آثم سمجھتے تھی **قولہ**
و لاکن لا یصلح العطار **اقول** حضرات اہل سنت یہ نکاح فرضی ام کلثوم سے ہو مع عمر کو ہزار واسطے سے موزون بنا دیتے
و لاکن لن یصلح العطار ما افسدہ الدہر **قولہ** ونکی بزرگون فی ڈالا ہی **اقول** جہان اونکے بزرگون نے ڈالا ہی
وہ بھی ڈال لیتے جائینگے انشاء اللہ تعالی اونکو کیا غرض بند کرینگی بلکہ اگر حضرات اہلسنت اوس رخنہ کو بند کرنا چاہینگے
تو وہ شعور رخنہ نکال لینگے **قولہ** اقرار فضیلت حضرت عمر کے **اقول** استغفر اللہ کیا کہتے ہو ہم تمہاری ہی زبان سی
کہتے ہین کہ جسکو شیعہ ایسا منافق و طیب الولادہ سمجھتے ہیں پہر اوسکی فضیلت کا اقرار کیونکر کرینگے خفا تو ہوجیے گا
مین اپنی دل سی نہین کہتا آپہی کی زبان سی کہتا ہون **قولہ** اس نکاح کا جواز موافق اصول مذہب شیعہ کے
ثابت نہین ہو سکتا **اقول** موافق اصول اصلیہ مذہب شیعہ کے نکاح حالت جبر و اکراہ مین ہو سکتا ہے
بدلیل الا من اکرہ و فمن اضطر جیسا ہم بیان کر چکے مگر آپکو خیال نہین ہی کہ اس اصل اصیل کو کہ مصداق اوسکا ثابت و قرآنی ہی
تعلیل سی باطل کر دیتی آپ ہزار مکر و کید کیجئے مگر کچھ پیش نہین جاتی ان اللہ موہن کید الکافرین **قولہ** حضرت عمر
موافق قاعدہ شیعہ ونکی ایمان و اسلام سے بے بہرہ تھی **اقول** لاریب ایمان و اسلام حقیقی سی بے بہرہ
تھے مگر اسلام ظاہری سی اپنی جان و مال کی حفاظت کی تھی ورنہ عمر بن عبد ود کے ہمپہلو ہو جاتے اور اسی مکر و
فریب سے تو خلافت ہاتھ لگی تھی اگر اسلام ظاہری کو بھی چھوڑ دیتے تو خلیفہ کیونکر بنتے **قولہ** اور معاذ اللہ
منافق اور مرتد تھے **اقول** واللہ ثم باللہ کہ ایسے ہی تھی **قولہ** اور دشمن اہلبیت کے **اقول** بیشک ٹھیک
ہی خلافت اور فدک چھین لینی کیواسطے یہ سب دشمنی تھی **قولہ** اور ناصبیونکے پیشوا تھی **اقول** بہت درست

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

فرماتی ہیں حضور کے ضرور وہ پیشوا تھی اور لوگ کہتی ہیں کہ سیوطی کے نزدیک بیسوا تھی چونکہ ہماری جد امجد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے سسرے تھی اور سسرے سالوں سے دلگی معمولی بات ہی آپ برا نہ مانیئے گا **قولہ** اور ناصبیوں کے ساتھ
نکاح مومنہ کا جائز ہی نہیں ہی **اقول** یہ بات سچ ہے مگر حالت اختیار میں نہ حالت جبر و اضطرار میں **قولہ**
کیونکر جائز ہوتا **اقول** بوجہ اضطرار **قولہ** امر اول حضرت عمر کا مومن ہونا امر دویم ناصبی کے ساتھ نکاح جائز ہونا
اقول یہ دونوں باتیں مسلّم ہیں اسکی اثبات کی کوئی ضرورت نہیں ہی ناحق ناحق اپنی اور ہماری اوقات ضایع
کرتے ہو انشاء اللہ خدا تمکو ایسی بلا میں مبتلا کریگا کہ تم سب ہذیان سرائی اور ہرزہ درائی بھول جاوگے **قولہ** عبرتًا
للناظرین **اقول** یہ حدیثیں بی بی عائشہ اور ابو ہریرہ سی اشخاص کی نہیں ہیں بلکہ اہلبیت طاہرین کی ہیں فاعتبروا
یا اولی الابصار **قولہ** اس روایت سی صاف کفر حضرت عمر **اقول** بلکہ ہزار کفر سے بڑھکر یہ ہیچ کافر نکند
آنچہ مسلمان کردند **قولہ** اور اونکا کفر اصلی کا ظاہر کرنا **اقول** یعنے مقتضیات کفر اصلی کو ظاہر کرنا نہ پیکر لات و
عزیٰ پرستی کرنا ورنہ خلیفہ مسلمانان کیونکر بنتے **قولہ** اور مرتد ہو جانا **اقول** یعنی مرتد بارتداد ایمانی ہو جانا نہ کہ
مرتد بارتداد اسلامی ہو جانا اور مشرک بت پرست بنجانا اسلیئے حدیث صحیح بخاری گذر چکی ہی کہ جناب رسولخدا
نے اصحاب سی خطاب کرکے فرمایا کہ انی لا اخشی علیکم ان تشرکوا بعدی ولکن اخشی علیکم الدنیا یعنی میں نہیں ڈرتا ہوں
تمھارے لیئے اس بات سی کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاوگے بلکہ ڈرتا ہوں اس بات سی کہ محبت دنیا تمکو گمراہ کریگی
فی الواقع مشرک تو کوئی نہیں ہوا مگر محبت دنیا سی دونی ہیں ہزار مشرکوں سی بڑھکر ہو گئی جیسا کہ حدیث اصحابی سی ظاہر ہوتا ہی
کہ ملائکہ بروز قیامت عرض کرینگے یا حضرت یہ اصحاب آپ کے بعد آپکے مرتد ہو گئے **قولہ** اب وہ دعوی جو شیعوں نے
کیا تھا اسکے تو لہ باطل ہو گیا **اقول** ہرگز باطل نہیں ہوا اسلیئے کہ غرض دلگی یہ ہے کہ اسلام ظاہری کے دایرہ سی
خارج نہیں ہوتی یعنی بظاہر بظاہر مشرک بت پرست نہیں ہوتے اور اس حدیث سے کسی لفظ کو دلالت اسپر نہیں کہ
حضرات ثلثہ ظاہر بظاہر مشرک بت پرست ہو گئے گو حقیقت میں [illegible] اور وہ ایذا انھوں نے
اہلبیت پیغمبر کو پہنچائیں کہ جنکا عشر عشیر بھی مشرکان ظاہری سی نہیں پہونچا **قولہ** ظاہر کلمہ گو تھے اور بظاہر دنیا اسلام
منظور ہوتے تھے **اقول** لاریب وہ ایسے ہی تھی اور یہی مذہب کل شیعوں کا ہی اور بعض مجتہدین نے جو دعوی
کیا کہ وہ اسلام کے دایرہ سی خارج نہیں غرض انکی بھی یہی ہی کہ بظاہر کلمہ گو تھے اور اسلام ظاہری سی خارج نہیں ہوئے

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو حقیقۃً باطن کی ارتداد ہی الکفر تھی الحمد للہ کہ اس حدیث مین اونکی اسلام ظاہری اور کفر باطنی کی تصریح ہو گئی اور
اسیقدر مقصود بعض مجتہدین بلکہ مقصود کل شیعہ ہی ہیں آپکا دعوی کہ قول بعض مجتہدین باطل ہو گیا خود آپکے دلیل بطلان
سی باطل ہو گیا **قولہ** در پئے قتل رسول ہو گئی تھی **اقول** بیشک ہو گئے تھے آپکے محدثین نے بھی منافقین کے
دبہ لڑھکانیکی روایتین لکھی ہین بعد جنگ تبوک مگر کسیکا نام نہین بتاتے کہ وہ کون کون حضرات تھی پس سینون کا
نام چرانا اور شیعون کا نام بتانا واقعات کے ساتھ تلافی سی یقینًا ثابت کرتا ہے کہ یہی لوگ تھی **قولہ** ہلاک کرنیکی
تدبیر کرچکے تھے **اقول** ہان تدبیر کی مگر تقدیر نے موافقت نہ کی **قولہ** اوس سے زیادہ کفر اور کسکا ہوگا
اقول سچ ہی گو زبان سی مثل شمر و یزید کے اظہار اسلام کیا کہ جب رسول اللہ نے ان منافقون کو منافق
ہی کہا ہی تو دوسرا اون ایسا ہی جو اونکے نفاق سی انکار کرے یا اونکے کفر ظاہری پر اصرار کرے **قولہ** امام کے
قول کو کون رد کرسکیگا **اقول** کہ ایسا شارع بھی وہی ہی **قولہ** اس حدیث کو ہم بتقضاء الافحام سی نقل کرتے ہین **اقول**
سنا ہے کہ ایک میان جی صاحب دھوبی کے گدھے کو جونپور کا قاضی بنادیتی تھی افسوس یہ ہی کہ کوئی میان جی ایسا بھی
نہ ملا کہ اگر قاضی نہ بناتا تو ہماری حضرت مخاطب کو مجتہد تو بنا دیتا ارے حضرت یہ حدیث نہین ہی یہ کلام صدق
انضمام مولانا مجلسی علیہ الرحمہ کا ہے الفاظ بیان لکھا توضیح ہے لفظ حدیث کی فرماتی ہین بہرکیف اس عبارت
توضیح کو بھی دلالت اوپر کفر اسلامی ثلثہ کے نہین ہی یعنی ثلثہ مشرک بت پرست اور نہ ظاہر بظاہر منکر لا الہ الا اللہ کے گئی
تھے کسی لفظ کو اس عبارت کے دلالت اس معنی پر نہین بلکہ غایۃ الامر یہ ہی کہ کفر نفاق اونکا ظاہر ہو گیا تھا اور
بعد ظہور کفر نفاق کے منافق پر احکام اسلام کو محفوظ رکھنا اوسکی جان و مال کا باقی نہین رہتی بلکہ مثل بت پرستون کے
عند الجہاد واجب القتل ہوتا ہے چنانچہ خلیفہ اول نے قوم مالک بن نویرہ کے ساتھ بسبب نہ کرنے بیعت خلافت
کے ایسا ہی کیا کہ اون مظلومون پر تہمت انکار زکوۃ دھرکر مثل کفار کے قتل و غارت کیا اور غنائم کو بخلاف رائی
عمر مسلمانون پر تقسیم کیا اور عورتوں اور لڑکوں کو غلام لونڈی بنایا حالانکہ وہ اذانون مین پکار پکار کر اشہد
ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتی تھی اور گواہی ان لشکر والون کی خصوصًا عبد اللہ بن عمر و ابو قتادہ انصاری
ایسی عدول نے بھی دی مگر حکم خلیفہ اول خالد ولید پلید نے کسی کا کہنا نہ سنا اور اون مظلومون کو بہ مکر و فریب
مشکیں باندھکر قتل کیا جیسا کہ مفصل بیان اسکا مقدمۂ تحفہ مین گزرا بالجملہ کفر نفاق کے ظہور مین احکام اسلام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہماری ہونا اور بات ہی اور کفر اسلامی یعنی مشرک و بت پرست ہونا اور بات ہی اور ہمکو انکار ثلثہ کے کفر اسلامی
سے ہی باین معنی کہ بعد رسول اللہ وہ مشرک بت پرست نہین بنے ورنہ خلافت اور افسری مسلمانوں کی کیونکر
نصیب ہوتی اور ہمکو اسکا انکار نہین ہی کہ بعد رسول اللہ اونسے ظہور کفر نفاقی بھی نہین ہوا اور واجب القتل
بھی نہین ہوئے بلکہ ہم یہ کہتے ہین کہ ہمارے نزدیک وہ ایسے تھے کہ اگر کوئی منافق ایکدفعہ قتل کیا جاتا تو وہ ہزار ضرب
فی جذوع النخل سولی دی جاتی اور ہزار مرتبہ آگ مین جلائی جاتی جب بھی کم تھا اور انشاء اللہ صاحب الامر عجل اللہ
ظہورہ و اتم نورہ انکو قبر و نسے نکالکر ایسا ہی کرینگے یا مولای یا صاحب الزمان فدیتک بامی و ابی شعر
تنہا شد در مدینہ اسلام کے رواست جہالات و جہل برآر و بدار عقاب کش ۔ اور اگر غاصبین خلافت نظہور
کفر نفاقی لائق گردن زدنی ہوتی تو جناب امیر کیونکر فرماتے کہ اگر چالیس معین بھی پاتا تو غاصبین خلافت
سے جہاد کرتا جیسا کہ ابن ابی الحدید جو دوستان عمر سے ہی روایت کرتا ہی **قولہ** اور جسنے نص امامت سُنکر
اوس سے انکار کیا **اقول** مراد جناب مولانا کی مجلسی کی یہ ہی کہ نص امامت سُنکر ظاہر بظاہر انکار کیا مع قرار
کو نہ تضا محکما غیر منسوخ جیسا کہ ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ حارث بن نعمان فہری نے نص غدیری سُنکر
ظاہر بظاہر انکار کیا اور کہا کہ اگر پیغمبر سچے ہین تو خدا اوس شقی پر عذاب نازل کرے خدا نے اوسیوقت اوسپر
عذاب نازل فرمایا اور ابھی اپنی ناقہ پر سوار ہونے نپایا تھا کہ ایک سنگریزہ آسمان سے اوسکے سر پر گرا
اور اسفل سے نکلگیا بعد اسکے خدا عز و جل نے سأل سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع نازل فرمایا
انتہی محصلاً اور آپکے حضرات ثلثہ نے ظاہر بظاہر انکار نص غدیر سے نہین کیا بلکہ کل اصحاب نے بالخصوص حضرت عمر نے
بلکہ ابوبکر نے بھی مبارک مبادی جناب امیر کو دی جیسا کہ معارج النبوۃ اور روضۃ الصفا اور حبیب السیر مین ہی
اور ابن مغازلی شافعی نے کتاب مناقب مین لکھا ہی ور دوسروں نے دیگر کتب مین بھی لکھا ہی کہ حضرت عمر
جناب امیر کے پاس آکر کہنے لگے بخ بخ لک یا ابن ابیطالب اصبحت مولای و مولی کل مومن و مومنۃ اور مشکوۃ
مین اور علامہ نیشاپوری کی روایت مین بجائی بخ بخ ہنیأ لک یا ابن ابیطالب ہی یعنی مبارک ہو آپکو اے علی بن ابیطالب
کہ آج سے آپ ہمارے اور کل مومن و مومنہ کے مولے ہوئی اوسوقت تو یہ کہا لیکن جب وقت غصب خلافت
آیا تب اس نص کا انکار تو نہین کیا مگر اوسکے تاویلین اور توجیہین جو سراسر پوچ اور باطل تھین کرنے لگے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور بطمع زخارف دنیوی دین کو بعوض دنیا بیچا اور حق صریح سے روگردانی کی عوام کو بہکایا خوب جال مکر و فریب کا پھیلایا
کسی نے کہا کہ غرض جناب رسولخدا کی روز غدیر من کنت مولاہ سے فقط دوستی جناب امیر علیہ السلام تھی ورا ونکو خلیفہ کرنا منظور نہ تھا
چنانچہ اپنی جد امجد کے سکھائی پڑھائی ہوئی بات ابھی تک سینونکو یاد ہے اور تا قیامت یہی کہے جاینگے گو شیعہ ہزار ہزار دلیلین
عقلی نقلی لائین اور کتاب الفین تصنیف فرمائین اور کتنی جلدین ضخیم مانند عبقات الانوار کے لکھدین اور کالصباح اذا لاح
ظاہر اور روشن کردین کہ مقصود پیغمبر از حدیث من کنت مولاہ سے خلافت اسد اللہ ہی ہے مگر قول پر اپنے جد امجد کے
حضرات اہلسنت کے نگاہ ہی روز روشن سے اپنی آنکھونکو بند کرلین گے اور فرمائینگے کہ کچھ نہین دنیا سیاہ ہے
اور دعوائے سفیدی صبح فقط شیعونکا اشتباہ ہے اور سوائے اپنے مذہب کے کسی طرف آنکھ اوٹھا کر دیکھنا گناہ ہے
اور جو کتب شیعہ دیکھے وہ گمراہ ہے شیعہ کہتے ہین بیت گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمہ آفتاب راچہ گناہ۔ کچھ
لوگون سے تو حضرت عمر نے یہ تاویل علیل بیان فرمائی اور کچھ لوگون سے یہ کہا کہ ہان آنحضرت نے روز غدیر تو خلیفہ کیا
مگر بعد اوسکے اس حکم کو منسوخ کر دیا اور فرمایا کہ الخلافۃ والنبوۃ لا تجتمعان فی بیت واحد یعنی خلافت اور نبوت ایک
گھر مین نہین جمع ہوسکتی اور یہ بھی فرمایا کہ آل ابیطالب لیسوا لی باولیاء یعنی اولاد ابی طالب یعنی جناب امیر اور انکی
عترت طاہرین متولی میرے امور کے نہین ہین چنانچہ یہ حدیث باعتراف شارحین و ابن ابی الحدید صحیح بخاری
مین تھی مگر متاخرین اہلسنت نے مثل دیگر احادیث کے جیسے آیہ رجم کے حدیث اور تعریف احتشام کی
حدیث تلک الغرانیق العلی وان شفاعتہن لترتجی معرض حذف و اسقاط مین ڈالا اور بعض سے کچھ الفاظ کو
نکالا جیسے اس حدیث مذکور مین لفظ طالب کو نکال ڈالا اور آل ابی رہنے دیا اور بعضون نے بجائے طالب کی
لفظ فلان لکھدیا اور بعضون نے اوس جگہ سفیدی چھوڑ دی اوسکو کچھ لوگون نے آل ابیاض اور بیاضہ پڑھا مگر
امثال ابن حجر نے تصریح کی کہ اصل حدیث آل ابی طالب ہے الغرض ایسی احادیث موضوعہ سے حضرت عمر کی
منشیت حکم غدیری ہوئی ہر چند نسبت اس قول کے حاشیہ تحفہ مسروقہ مین شاہ جی نے انکار نواصب کا
دیا ہے مگر بیشک نواصب نے اپنی جد امجد ہی سے سیکھا ہے اور ان احادیث کا ذمہ یہی لوگ اوسے سازو باز
رکھتے تھے اونہون نے جھوٹی گواہی دی جیسا عبد اللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ کے سامنے جب کتے حواب کے
بھونکے تھے تو پچاس آدمیون سے جھوٹی گواہی دلوائی تھی کہ یہ حواب نہین ہے جیسا کہ کل مورخین نے لکھا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بالجملہ بعضون سی کہا کہ ہرچند جناب رسولخدا اونکو خلیفہ کر گئے تھے مگر انکو خلافت کرنا خود منظور نہین ہی ورنہ اس مجمع
مین ضرور حاضر ہوتے حالانکہ وہ حضرت مشغول تجہیز و تکفین رسول اللہ تھی ور یہ لوگ اونحضرت کو بے غسل و کفن
چھوڑ کے سقیفہ بندی خلافت مین تھی جیسا کہ کتاب ملل و نحل اہل سنت مین موجود ہے اور جو لوگ ان فریبون مین نہ آئے
اونکو بوعدہ ہائی حکومت شام و یمن و مصر رام کیا بالجملہ ہماری مخاطب عالیمقام کا مقصود یعنی ادعائی کفر ظاہری
ثلثہ جب ثابت ہوتا کہ اونکی بت پرستی بعد رسول اللہ یا اونکا منکر نص غدیری مثل انکار حارث بن نعمان فہری
کے ظاہر بظاہر ہوتا کتب شیعہ سی ثابت کرتے و اذ لیس فلیس باقی رہا شیعونکی کتابون مین جو انکا کفر و ارتداد موجود
ہے اوس سی مراد اونکا کفر حقیقی اور کفر نفاقی اور ارتداد ایمانی ہی نہ کفر اسلامی اور ارتداد اسلامی **قولہ**
اور کوئی حکم اسلام کا اوسکے لیئے باقی نہین رہا **اقول** یہ شبہہ ہم کہتی ہین کہ جسکا انکار ظاہر بظاہر مثل انکار
حارث بن نعمان ہی اسکی لیئی حکم باقی نہین ہی یعنی وہ واجب القتل ہوگا بلکہ خدا ہی اوسکو قتل کریگا لیکن آپکو ضرور ہے
کہ انکار ثلثہ کو مماثل انکار حارث ہونا آپ ثابت کیجئے حالانکہ حارث کا انکار صریحی تھا اور ثلثہ کا انکار نفاقی کہ
ظاہر مین اقرار کرنا اور سچ سچ کہنا اور باطن مین انکار کرنا غایۃ الامر یہ ہی کہ منافق وقت ظہور نفاق واجب القتل
ہوجائیگا اور حکم اسلام سی کہ صیانت جان و مال ہی نکلجاویگا مگر اس سی وہ کافر مشرک بت پرست ہونا لازم نہین آتا
جیسی اہل سنت شیعہ کے نزدیک بسبب انکار عدل خدا و امامت ائمہ ہدا قابل گردن زدنی ہین اور شیعہ بھی بسبب
تبرے کے خلفائی ثلثہ سی سنیونکے نزدیک بھی ایسی ہی ہین مگر احدہما دوسری کو مشرک بت پرست نہین جانتا اور مسلمان
کہتا ہے اور جناب رسولخدا نے کسی منافق کو باوجود ظہور نفاق قتل نہین کیا بلکہ جس منافق نے تقسیم غنایم مین حضرتکو
اعدل یا محمد فانک لم تعدل یعنی تقسیم مین ای محمد تم بے انصافی کرتے ہو اور حضرت عمر نے تلوار کھینچی اور فرمایا کہ حکم
دیجئے کہ مین اس منافق کو قتل کرون تو حضرت نے فرمایا دعہ لئلا یقول الناس ان محمد یقتل اصحابہ کما فی صحیح البخاری
یعنی چھوڑ دے اسکو تاکہ لوگ نہ کہین کہ محمد اپنی اصحاب کو قتل کرتے ہین بلکہ ابن ابی کا باتفاق کل منافق تھا اور
نفاق اوسکا سبکے نزدیک ظاہر ہوگیا تھا حضرت نے بمصلحت وقت اوسکی جنازہ پر نماز پڑھی اور سر اوسکا گود مین
لیا منھ مین لعاب دہن مبارک دیا اپنا کرتا پہنایا اور عمر نے اونحضرت کا دامن پکڑ کے کھینچا اور کہا کہ منافق کے جنازہ
نماز نہ پڑھو مگر اونحضرت نے عمر کا کہنا نہ سنا اور اونکو تکرار دیا جیسا کہ پیشتر اس سی ذکر ہو چکا الغرض جب آپ کہینگے کہ تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نزدیک عمرو واجب القتل تھی تو ہم کہینگے کہ واللہ کشتنی سوختنی باشد وگردن زدنی ہو اور جب آپ فرماتینگے کہ تمہاری نزدیک
حضرات ثلثہ مشرک بت پرست اور زبان سی منکر لا الہ الا اللہ تھے تب ہم کہینگے کہ ہرگز نہیں بلکہ چالیس برس تک
مشرک بت پرست تھے اور بعد اسکے زبان سی لا الہ الا اللہ کہتے تھے مگر دل سی منکر تھی ورنہ جو پوچھا الست بربکم کی سالت
سے کیا وہ ہرگز نکرتے بلکہ کسی مشرک بت پرست نے وہ نہیں کیا جو اونھوں نی کیا سو ہیچ کافر نکند آنچہ ایشان مسلمان
کردند پس حقیقت میں ہزاروں کافروں سی بڑھگئے گو بظاہر مسلمان رہے جیسا کہ دیگر منافق بھی بظاہر مسلم باطن میں کافر
تھی **قولہ** صاحب اقتصاء الافحام اسکے لکھنے کے بعد **اقول** جو کچھ جناب صاحب اقتصا فرماتی ہیں یعنی
ثلثہ کافر و مرتد تھی سو کچھ بھی ہیں معنی بسر و چشم مقبول است و صلا جائے استنکاف و انکار نیست لیکن کفر و ارتداد
اسلامی یعنی منکر لا الہ الا اللہ ہونا اس سی کہاں سی نکلا **قولہ** اونکا اسلام ظاہری بھی اونکے قول ہی جاتا رہا **اقول**
اسلام ظاہری تو نہیں گیا کہ حکم اسلام ظاہری کہ صیانت جان و مال بھی جاتا رہا بشرطیکہ آپ اونکی انکار کو مثل
انکار ظاہری عبارت میں غفلت ثابت کرو دیکھیے آپ سے تو مطلق ثابت نہو سکے گر ہیتے تو غیر مطلق ثابت کریں
کہ ایک کا انکار صریح تھا اور دوسرے کا انکار بمکر و فریب و دغابازی تھا اور اگر آپ اسکو نہ مانتے اور فرماتی
کہ نہیں یہ دونو انکار یکساں تھے اور دونو حکم مشرک بت پرست میں تھے اور واجب القتل تھی تو ہم بہت
خوشی سی آپکی رضامندی کے لئے اس بات کو مان لینگے اور ہمارا کچھ ضرر نہیں ہے اسلئے کہ حضور مدعی ہیں
کہ ایسوں ہی نکاح نہیں جایز ہے ہم کہتے ہیں کہ لا نسلم کہ بجبر و اکراہ بھی نہیں جایز ہے اسکا ثبوت آپ پر لازم
ہے کہ عدم جواز بجبر و اکراہ کو کسی دلیل سی ثابت کیجیے اور بغیر اسکے بیکار مثل مثبت بیہودوں اور حضرت معاویہ
کے سگوں کی طرح عبث عبث عوعو ہوون ہے اور ہم دلیل لاچکے ہیں جواز پر آیۃ الا من اکرہ اور فمن اضطر سی
کلام **قولہ** تو اب کہاں رہا قول سید مرتضی علم الہدی **اقول** جو جناب سید علی اللہ مقامہ شافی اور تنزیہ میں
فرمایا ہے گو بمکر و فریب آپنے اونکی آدہی عبارت یہاں لکھی ور آدہی چھوڑ دی جسمیں کچھ گنجایش رد کی
اونکی کلام بلاغت نظام میں لکھا دی لیکن بمقتضای آنکہ دروغگو را حافظہ نباشد آپ خود ہی صفحہ (۱۳۲)
سطر (۲۵) میں پورا قول اونکا نقل فرما چکے ہیں باین الفاظ یعنی حضرت امیر علیہ السلام نے اپنی بیٹی کا نکاح
ساتھ عمر کے منظور نہیں کیا مگر بسبب اسکے کہ عمر نے اونکو دق کیا اور ڈرایا اور جھگڑا مچایا حضرت عباس نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیکھا کہ فتنہ و فساد ہوا چاہتا ہے تب حضرت امیر نے اس کام کو اپنے اختیار مین لے لیا اور ام کلثوم کا نکاح
عمر کے ساتھ کر دیا اور یہ ہم بیان کر چکے ہین کہ شرع مین ہرگز ممنوع نہین ہی کہ بجبر و اکراہ لڑکی کا نکاح اوس شخص کے
ساتھ کر دیا جاوی جسکی ساتھ حالت اختیار مین جایز نہو خصوصًا خلیفہ ثانی سی شخص کے ساتھ کہ وہ اسلام بھی ظاہر
کرتا تھا اور ظاہر مین تمام شریعت کا پابند تھا انتہی اس عبارت سی جسکی آپ خود ہی ناقل ہین صاف صاف ظاہر ہی
کہ عمر اسلام کو فقط ظاہر کرتا تھا اور بتصنع پابند شریعت تھا لیکن درحقیقت مسلمان تھا اور ایسے شخص ہی کو مدعی
اسلام ہو نکاح باختیار جایز نہ تھا مگر بجبر و اکراہ حالت اضطرار مین جایز ہو گیا اسی دلیل الا من اکرہ و من اضطر
سے جیسا کہ ہمنے قول سابق مین اشارہ کیا ہم نہین سمجھتی کہ دنیا مین کوئی اُلّو کا پٹھا ایسا بھی ہوگا جو اس عبارت
سے جواز نکاح بلا جبر و اکراہ ہی نکالے ہماری حضرت مخاطب کو اختیار ہے کہ جو چاہین فرمائین قلم اونکی اختیار
مین ہی اونکی بھائی چلا ہے وہ سنتے تو انکی سب آمنا و صدقنا کہنے کو موجود ہین فقط شیعون نے اگر طعن و تشنیع
کی تو کیا مضایقہ قولہ باطل ہو گیا قول صاحب نزہہ اثنا عشریہ کا **اقول** آپ نے خود آخر صفحہ (۱۴۴) مین قول
صاحب تحفہ صاحب نزہہ نے نقل فرمایا ہے جسکا محصل یہی ہے کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ اپنی شیعون پر تہمت
کی کہتی ہین کہ حضرات علیہم السلام اپنی بیٹیون کو کفرہ فجرہ کے نکاح مین دیتی تھی صاحب نزہہ اعلی اللہ مقامہ اوسکی
جواب مین فرماتی ہین کہ اگر تمہاری مراد کفرہ فجرہ سی مشرکین منکرین اسلام ہین تو یہ قول تمہارا ممنوع ہی یعنی مسلّم
نہین ہے اسلیئے کہ افترای محض ہی اور اگر مراد تمہاری کفرہ فجرہ سے مشرکین منکرین اسلام نہین ہین بلکہ وہ
مبتدعین ہین کہ جنکی بدعت ایسی نہین ہی کہ اونکو لوگ ظاہر بظاہر کافر کہین گو حقیقت مین کافر ہون یا مراد
تمہاری کفرہ فجرہ سی منافقین ہین کہ ظاہر مین مظہر اسلام و پابند احکام اسلام ہین گو حقیقت مین فی الدرک الاسفل
من النار ہین تو قول تمہارا مسلّم ہے مگر ایسے کافرون سے ممنوعیت نکاح پر کوئی دلیل قایم نہین ہوئی ہی اور
آیہ لاتنکحوا المشرکین کو دلالت فقط اسیقدر ہے کہ مشرکین سی نکاح حرام ہی اور اس قسم کے کفار کو مشرک نہین کہتی
ہین گو حقیقت مین مشرکون سی بھی کفر انکا زیادہ ہو اور مثل مشرکین کے واجب القتل بھی ہون مگر جب عرف مین
اونکو مشرک نہین کہتی ہین تو مضمون آیہ لاتنکحوا المشرکین اونکو شامل نہوگا یہی محصل کلام اعلی مقامہ ہے ہماری مخاطب
والا مقام اسی کی رد و ابطال مین فرماتی ہین کہ ہمنے کفر خلفائی ثلثہ اور واجب القتل ہونا اونکا شیعون کی کتاب سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثابت کر دیا پس قول صاحب نزھہ باطل ہو گیا بہت ٹھیک مثل ہی مارین گھٹنا پھوٹے آنکھ ارے صاحب کچھ بھی تو
بات کو سمجھو صاحب نزھہ خود ثلثہ کو لائق گردن زدنی اور خلفی سمجھتے ہین مگر غیر باقی ہین کیونکہ اونپر اطلاق لفظ مشرک
عرف مین نہین ہوتا اور معنی قرآن و حدیث بحسب عرف لئے جاتے ہین تو تحت آیہ لا تنکحوا المشرکین داخل نہونگی
اب آپکو ضرور یہی کہ مشرک بت پرست ہونا حضرت عمر کا کہین سے ثابت کر دیجیے تو بیشک قول صاحب نزھہ
باطل ہو جائیگا اور ہم آپ کے نہایت شکر گذار ہونگے کہ جو شیعون سے نہو سکا آپنے کیا گو قول صاحب نزھہ
باطل ہو جائے بلا سے مگر ایک مشرک حقیقی مشرک ظاہری تو ہو جائیگا لیکن اتنا خیال مبارک مین رہے کہ قضیت
نکاح ام کلثوم اوس سے بھی باطل نہوگی اسلئے کہ ہم اوسوقت کہینگے کہ بہت اچھا منافق سے نہین بلکہ ایک مشرک ہی
نکاح جبراً و قہراً بضرورت داعیہ شرعیہ ہوا اور مقصود آیہ لا تنکحوا المشرکین سے یہی ہے کہ بخوشی و رضامندی یہ کام نکرو
اور یہ مطلب نہین ہے کہ صورت جبر و اکراہ مین بھی نکرو والغرض مشرک بنانے سے غلط کردہ فقط ثلثہ ہی آپکے ہاتھ لگینگے
باقی خیر قولہ عجب حال ہے علمای شیعہ کا اقول عجب حال ہے علمای سنیہ کا کہ کبھی عمر کو کاذب و غادر و خائن و آثم
زبان مرتضوی سے بتاتے ہین اور جناب سیدہ کو اوس سے ناراض و غضبناک بتاتے ہین کبھی باہم خلت و محبت
بتلاتے ہین کبھی چار برس کے لڑکی ایک بڈھے کو دلواتے ہین کبھی اوسکو ایماندار زاہد و متقی فرماتے ہین کبھی اوس سے
فسق و فجور کشف ساق نہین کراتے ہین جہان جیسا موقع ملا ویسے ہی حدیث بنالی اسلئے کہ دروغگو را حافظہ
نباشد قولہ کبھی تو حضرت عمر کو کافر اور منکر اسلام اقول کافر تو کہا مگر منکر اسلام ظاہری اور مشرک بت پرست
نہین کہا اب آپکی زبانی یہ بھی سہی لیکن اس سے شیعون کا ایک بال بھی نہین کندہ ہونیوالا ہے اسلئے کہ ہمارا قول یہی
ہے تو کون سی بلا ضرورت نکاح نہین جائز ہے اور ایسے ضرورت شرعیہ جائز ہے گو مظہر کفر و نفاق اور واجب القتل ہون
قولہ مظہر اسلام اور متمسک سایر الشریعۃ فرماتے ہین اقول مظہر اسلام اور متمسک باحکام اسلام ہونا بخدیع و فریب تھا
کہ ظاہر مین مسلمان اور سر گروہ مسلمانان بنے اور حقیقت مین منافق و واجب القتل تھے خصوصاً وقت ظہور نفاق باطنی قولہ
کفر حضرت عمر کا اللہ قولہ ثابت ہو گیا اقول ہان حضرت ایسا ہی ہے اسکا منکر کون ہے باطن مین منافق ظاہر مین بخدیع و فریب
مظہر اسلام تھے اور بعد ظہور نفاق واجب القتل بھی تھے مگر کوئی قتل کرنیوالا نہ تھا جناب امیر علیہ السلام بسبب عدم اجتماع شرائط جہاد
مثل جناب رسولخدا کے ابتدائے بعثت مین جنکو حدیث الجہاد تھی پھر کون منافقین کافرین کو عند ظہور الکفر سے انکار کرنے والا تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لیکن اسکو جواز اور عدم جواز نکاح جبری سی جو بضرورت داعیہ شرعیہ ہوگیا واسطہ ہان برضا و رغبت وقت ظہور کفر و
نفاق نکاح ناجایز ہوگا مگر جب ہمنی جبر و اکراہ تمہاری ہی کتابون سی ثابت کر دیا تو پھر تمہاری یہ محنت و مشقت
اثبات کفر و نفاق عمری مین بیکار ہی **قولہ** نکاح مومنہ کا ساتھ ناصبی کے گو وہ مظہر اسلام ہو جایز نہین ہے
اقول عدم جواز باتفاق شیعہ حالت اختیار مین برضا و رغبت و بخوشی خاطر ہے لیکن حالت اضطرار مین بجبر و
اکراہ بلاشبہ جایز ہے **قولہ** جو ان روایات کو غلط سمجھین اور کفر ظاہری کے قایل ہون **اقول** ہم ان
روایات کو بہت صحیح سمجھتی ہین لیکن کسی مین کفر ظاہر یعنی کفر بت پرستی کی تصریح نہین ہی پس محمول و پر کفر و فسوق
نفاقی کے ہین اور نکاح منافقین سی شرعاً جایز اور عمر ایسے منافق مظہر النفاق سی حالت ضرورت مین جبراً
و قہراً جایز ہے نہ حالت اختیار مین **قولہ** موافق اپنے اصول کے اس نکاح کو جایز سمجھین **اقول** ہمارے
اصول سی ہی کہ نکاح ناصب معلن بعداوت سی بخوشی خاطر جایز نہین اور غیر معلن سی بھی بخوشی خاطر یا مکروہ
یا حرام ہی لیکن بجبر و اکراہ دونو سے جایز ہے **قولہ** نکاح عارفہ کا نہین جایز ہے مگر ساتھ عارف کے
اقول مراد امام علیہ السلام کے اس کلام سے عدم جواز بخوشی خاطر ہے نہ بجبر و اکراہ لقولہ الا من اکرہ و من
اضطراب ہمارے حضرت مخاطب یا اپنے راویونکو جو راوی نکاح بجبر و اکراہ ہوئی کاذب مفتری کہین یا کافر عنید
سے نکاح بجبر و اکراہ صحیح سمجھین غرض بنا بر قول تمہارے راویونکے تمہارے لیے سوائی ان دو حالتونکے
تیسری حالت منتظرہ باقی نہین رہی لیکن شیعونکے لیئے بحمد اللہ تیسری حالت ہے یعنی یہ نکاح فرض کر لینا فقط
تمہارے منہ توڑنے کے لیئے ہے اور حقیقت مین تمہارے راوی جھوٹے مفتری دغاباز اور یہ نکاح واقع
ہی نہین ہوا اور ان مفتریون نے ام کلثوم بنت جرول خزاعی یا ام کلثوم بنت عقبہ یا ام کلثوم بنت ابی بکر کو بکذب
و دروغ بنت فاطمہ بنایا ہے **قولہ** گو کہ اسکو حضرات شیعہ جبر و اکراہ سے تعبیر کرین ہونے دیتے **اقول**
جبر و اکراہ کا بیان کرنے والے تمہارے ہی رواۃ ہین پس اگر وہ بیان جبر و اکراہ مین جھوٹے ہین تو روایت
اصل نکاح ہی مین کیون نہ جھوٹے ہون جیسا کہ حقیقۃً کل شیعونکا اعتقاد یہی ہی کہ رواۃ سنیہ کذاب و مفتری
و دجال ہین اور تمہارے کتنے دجال دی بھی ہمنی اونکی کذاب و دجال ہونے کا نشان دیا اور اگر اونکو سچا سمجھتی
ہو تو جواب دندان شکن اپنا زبان سے اپنے راویون کے پاس پہنچ گیا دیکھیو شرم سے سر نگون رکھی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

قوله الخبيثات للخبيثين اقول مخاطب ہمارے حضرت نوح اور حضرت لوط کو کیا سمجھتے ہیں اور امرأة نوح اور
امرأة لوط جنکی حق میں خداوند تعالے کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتاہما فرماتا ہے کیا سمجھتے ہیں اور
ذرا اسکو بھی غور کر لیں کہ ان دونو عورتوں کا ذکر بغرض تمثیل بی بی عائشہ و حفصہ ہے جس سے ان دونو کی خیانت
ظاہر ہے یہاں تو جو کوئی خبیث ہوگا وہی الخبیثات للخبیثین ٹھہریگا قوله والطیبات للطیبین اقول جناب امیر
نے باتفاق ہمارے اور تمہارے آپ ہی نے تو انکار کیا اپنی بیٹی طیبہ کو ایک بڑے خبیث کو دینے سے فرق اتنا ہے کہ ہمارے
راوی کہتے ہیں کہ آپ نے نہیں دیا اور تمہارے راوی کہتے ہیں کہ بعد انکار و اصرار بجبر و اکراہ دیا یعنی فرض کر لیا کہ بمقتضاے
الضرورات تبیح المحظورات ایسا کیا تو پھر کیا قباحت لازم آئی قوله کیا حضرت علی اس حدیث سے جو
امام جعفر صادق سے منقول ہے منکر تھے اقول ہرگز منکر نہ تھے ورنہ انکار اس نکاح سے کیوں کرتے کہ بقول
تمہارے بمجوائے الا من اکرہ بجبر و اکراہ قبول کر لیا ہو تو اس سے منکر ہونا نہیں لازم آتا ہے ہاں اگر منکر ہوتے
تو بطیب خاطر قبول کر لیتے والیس فلیس قوله جب ہم اس امر کو ثابت کر چکے کہ یہ نکاح بجبر و اکراہ نہیں ہوا
اقول ہمکو نہیں معلوم کہ کس خوشی خاطر ہوئیگا ثبوت بانکار اپنی احادیث جبر و اکراہ کے سمجھے یا بانکار احادیث شیعہ
اگر بانکار احادیث شیعہ ہے تو شیعہ خود اون روایات کو صحیح نہیں سمجھتے ہیں اور احادیث انکار از نکاح
کے معتقد ہیں اور اگر بانکار از احادیث اہل سنت ہے جو جبر و اکراہ پر دلالت صریح رکھتی ہیں جیسا کہ بعض اوس سے
ابتدائی بحث میں ہم نے بیان کیا ہے جواب فرضی و تسلیمی شیعہ ونکا منظور نہیں احادیث جبر و اکراہ کے تا کہ جسکو تمہارے
علما بھی تصحیح کرتے ہیں اور جب تمنے اپنی احادیث صحاح کو دربارۂ جبر و اکراہ باطل سمجھا تو شیعہ تمہاری نہیں
احادیث کو دربارۂ اصل وقوع نکاح باطل سمجھینگے اور احادیث ائمہ اطہار کو دربارۂ انکار وقوع نکاح صحیح جانینگے
اور جواب الزامی سے دست بردار ہو جاینگے یعنی جب تمنے اپنی احادیث صحاح کی [illegible] کی تو ہمنے
بھی جواب فرضی و تسلیمی سے دست برداری کی لیکن جب کسی سنی نے احادیث جبر و اکراہ کا انکار نہیں کیا بلکہ
اوسکی روایت کی تو فقط تمہارے انکار کرنے سے کیا ہوتا ہے قوله ضرورت اس قول ناپاک سے بحث
کرنیکی نہیں رہی اقول قول ناپاک وہی قول جبر و اکراہ ہے جو تمہارے راویوں نے روایت کیا اور
تمہارے ناپاکوں نے اوسکی تصحیح کی اور حدیث غصب فرج بھی اسی قول ناپاک جبر و اکراہ پر دلالت کرتی ہی اسی

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہمارے علما نے اونکی تصحیح نہین کی اور غیر صحیح کہا اور احادیث انکار ائمہ اطہار کے تصدیق اور تصحیح کی حضور والا پہلی اپنی نا پاکو انکی تصحیح کو مٹا لیتے پھر دوسری لوگون کی تصحیح اگر کہین پائیے گا تو مٹائیے گا اور جن مقامونکو بزعم باطل اپنی آپ تصحیح سمجھی ہمنی اونہین عبارتون سے اونکا فرضی تسلیمی ہونا بھی ثابت کر دیا اور بدیہی ہے کہ تصحیح فرضی تصحیح حقیقی نہین ہی پس ہم تم دونو عدم تصحیح احادیث جبر و اکراہ مین شریک ہو گئے اب آؤ ہم تم ملکر باتفاق یکدگر مصححین احادیث جبر و اکراہ پر ہزار ہزار جوتے تمھارے موچی صاحب کے نرمی استر اور ادھوڑی استر کے لگاوین اور لعنۃ اللہ

علی الکاذبین وعلیہم لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین کہین

قال المخاطب المقتدا ہم ہداہ اللہ سبل السلام

پوشیدہ نرہے کہ محدثین شیعہ روایت کرتے ہین کہ امام صادق علیہ السلام سے کسی نے اس نکاح کے نسبت سوال کیا تو امام نے فرمایا کہ یہ اول فرج غصب ہوا صاحب تحفہ قدس سرہ اس بحث مین لکھتے ہین سبحان اللہ چہ کلمہ ایست کہ از زبان ایشان برمے آید نزدیک است کہ آسمان فرو افتد و زمین بشگافد اول در حق آن سیدہ پاک بضعۃ الرسول فلذہ کبد البتول چہ تہمت و سوء ادب است کہ از خصلت خبیثہ بدامن پاک آن طاہرہ مطہرہ می بندند و دیگر در حق حضرت امیر و حضرت حسنین چہ قدر بیحمیتی و بے ناموسی ثابت میکنند و در حق حضرت صادق کہ این کلمہ برآنجناب تہمت می نمایند چہ قدر تحقیر و تشہیر فی اعتقاد دارند این لفظ را اول بزرگان برزبان می آرند علی الخصوص ذکر این چنین صنع مستور الاعظم کہ یکی از اقارب بلکہ بزرگان خود امریست کہ ارازل و اوباش نیز ازان احتراز واجب دانند اسکا جواب علامہ کشمیری نے نزہہ مین چند طرح پر دیا ہے کما قال مردود است بچند وجہ اول آنکہ بر تقدیر تسلیم صحت روایت و محفوظ بودن آن آنچہ افادہ فرمودہ تسویل و تخییل بیش نیست اس عبارت سے علامہ کشمیری کے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت کی صحت انکے نزدیک مسلم نہین ہے حالانکہ بر تقدیر تسلیم صحت کہنا عوام کو دھوکا دینا ہے اس لیے کہ یہ حدیث چند طرق سے وثوق اصول شیعہ کے ثابت ہے اول یہ حدیث کافی کلینی مین جسکو حضرات شیعہ اصح الکتب کہتے ہین انہین الفاظ سے امام صادق سے مروی ہے دوسری قاضی نور اللہ شوستری نے مصائب مین اس حدیث کو چند جگہ نقل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کیا ہے چنانچہ جہاں بحث فاروق و ام کلثوم کی لکھی ہی اوسکی بحث بھی انہین جملہ اوسکا ذکر کیا ہے اور کسی جگہ اوس سے
انکار نہین کیا چنانچہ ترجمہ فارسی اوسکا لکھا ہو منقول فی ازالۃ الخفین یہ ہی واما خاص آیا بواسطہ آنکہ قول امام صادق علیہ السلام
کہ این اول فرجی است کہ غصب کردہ شدہ از ما مستلزم وقوع زنا نیست اور پھر اسی بحث مین قول صاحب استغاثہ
کو نقل کرکے اسطرح فرماتے ہین و ترجمہ فی الفارسیہ کہ خبر دادہ اند مارا جماعتے از مشایخ ثقات ما از ایشان
جعفر ابن محمد ابن مالک کوفی است از احمد ابن فضل از محمد ابن ابی عمیر از عبداللہ ابن سنان گفت سوال کردم
جعفر ابن محمد صادق را علیہ السلام از تزویج عمر از ام کلثوم پس گفت این اول فرجی است کہ غصب کردہ شدہ از ما
اور بعد اسکی پھر قاضی صاحب لکھتے ہین کہ مشاکل روایتے است کہ از صادق علم نقل کردہ اند کہ گفتہ کہ این اول فرجی
است کہ از ما غصب کردہ اند اور پھر جہان جناب امیر علیہ السلام کے صبر و تحمل پر وصیت رسول کا ذکر کیا ہے وہان قاضی صاحب
موصوف فرماتے ہین و ترجمہ فی الفارسیہ کہ چون عمر خواستگاری ام کلثوم نمود علی متفکر شد و گفت اگر مانع شوم او
قصد قتل من خواہد کرد و اگر قصد قتل من کند و ممانعت کنم او را از نفس خود بیرون روم از اطاعت رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس تسلیم انہ درین حال اصلح بود از قتال و بیرون رفتن از وصیت رسول خدا پس تفویض نمود امر
او را بخدا و دانستہ بود کہ آنچہ عمر غصب کرد از اموال مسلمانان و ارتکاب کردہ از انکار حق و قعود بجای رسول خدا و
تغیر احکام الٰہی و تبدیل فرائض خدا چنانچہ گذشت اعظم است نزد حق تعالی و افظع و اشنع است از غصب این فرج
پس تسلیم کرد و صبر نمود اور علاوہ اسکے اور طرق متکثرہ سے ثبوت ان الفاظ کا ہوتا ہے پس علامہ کشمیری کا بر تقدیر
تسلیم صحت کہنا صرف دھوکا دینا ہی ہے کہ شعار قدیم علماء متقدمین شیعہ کا ہے اگر یہ الفاظ امام نے نہین فرمائے اور
انکی کتابون مین مذکور نہ تھی تو چاہیئے تھا کہ صاف انکار کرتے اور اگر مذکور تھی تو اوسکا اقرار کرتے بر تقدیر تسلیم صحت کہنا کیا معنی

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

اس حقیر فقیر کو مخاطب تحریر کے کسی تقریر پر جہالت اور کسی تحریر پر سفاہت و بطالت و رذالت پر تعجب نہین ہوتا
اس لیے کہ خود اس زمانے کے علمائے اعلام اہلسنت انکو اور انکے اوستاد گردون مٹروڑی مرغیان لڑانیوالے
کو جاہل و سفیہ اور رعونی کہتے تھا اور شراب خوار شارع از دائرہ اسلام خارج سمجھتے ہین مگر تعجب ہی آخر جناب شاہ صاحب

Presented by: Rana Jabir Abbas

دہلوی ہی کہ جنکو اہل سنت اپنی زمانہ کا پیران پیر اور پیر دستگیر سمجھتے ہین اور محدثیت مین بےنظیر کہتی ہین ایسی سنیون کے بزرگ و
سترگ و باران دیدہ گرگ بنا بر ایک حدیث غیر صحیح کے کہ جسکو علمای شیعہ قبول نہین کرتے اور خود اوسکی تصدیق اور تصحیح نہین
کرتے زمین اور آسمان ایک کیے دیتی ہین اور آسمان کو اپنی سر پر گراتی ہین اور زمین کو شگافتہ کرکے اوسمین سماتی ہین اگر
پہلی تصحیح اوس حدیث کی زبان ہی کسی عالم کے علمای شیعہ ہی ثابت فرما لیتے تب کچھ تیز زبانی کرتے تو اوسکے جواب مین
ہم کہتی کہ تمھاری علمانی بھی صحیح احادیث جبر و اکراہ فی النکاح کی ہی جیسا کہ سابق مین ہمنے بیان کیا اور اونہین احادیث و
صحیحہ مین مضمون ضم الصدر و التقبیل یعنی بوس و کنار کا ہی اور بعینہ اوسکے مضمون کشف الساقین کہ مستلزم نظر الی
اصل الفخذین و الزنا بالعینین و الیدین ہی موجود ہے اب فرمائیے کہ مضمون غضب فرج صحیح علمای شیعہ اقبح و اشنع
ہی یا یہ جبر و اکراہ یا بوس و کنار کشف ساقین و زنا بالعینین جو صحیح علمای سنیہ ہی اقبح و اشنع ہی پیروان شاہ صاحب
سی تو امید انصاف نہین ہی مگر دنیا منصفین سے بالمرہ خالی بھی نہین لہذا اگر ہم کلام فی مدیر پیش شاہ درویش کرین اور یون
کہین تو بیجا نہین ہی کہ سبحان اللہ چہ کلماتیست کہ از زبان ایشان برمی آید تکاد السموات یتفطرن و تنشق تہا الجبال
نزدیک است کہ آسمان فرو افتد صحیحین این اخبار کاذبہ و زمین بشگافد کہ ایشان درو فرو روند اول این ناپاکان در حق آن
سیدہ پاک بضعۃ الرسول فلذۃ کبد البتول چہ فحش و بیہودہ ادب است کہ میگویند و کدام خصلت خبیثہ را بدامن پاک آن طاہرہ مطہرہ
می بندند کہ اہل ایمان را از ان موی بر تن میخیزد دیگر در حق حضرت امیر و حضرت حسنین و عباس و عقیل و سائر بنی ہاشم چہ قدر
بے حفاظتی و بے ناموسی ثابت می کنند دیگر در حق حضرت عمر کہ این حرکات ناشایستہ بر ایشان تہمت می نمایند چہ قدر
بیحیائی و بیغیرتی کہ و چہ قدر فسق و فجور اعتقاد دارند این افعال را اول با غیر آن بر زبان می آرند چہ جای کردن علی الخصوص
ذکر کشف ساقین و نظر الی الفخذین کہ مستلزم نظر بمستور الاسم و المسمی است و این خود امریست کہ اراذل و اوباش نیز
ازان احتراز واجب می دانند بندہ کہتا ہی کہ از نقل قبیح ظاہر آن افعال ناشایستہ کے سبط ابن جوزی کو حمیت و غیرت
اسلامی کا جوش آیا اور بعد نقل اس قسم کے احادیث صحیحین کی تصحیح کی تغلیط کی اور راویونکو کاذب و مفتری سمجھکر
کہا قلت ہذا اقبح و اللہ لو کانت امۃ لما فعل بہا ہذا یعنی خدا کی قسم بہت قبیح بات ہی اگر کوئی لونڈی ہوتے تو
اوسکے ساتھ ایسا نہین ہو سکتا چہ جائی اسکے ایک معظمہ خاندان رسالت کے ساتھ ایسا ہو و قد مر ذکرہ الحاصل جب شیعہ
حقیقۃً [illegible] انکا [illegible] واقع ہین تو ایسے احادیث کو جو دالت [illegible] کرتی ہین کیسا قبول کرینگی خصوصا ایسی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقتیکہ نفس حدیث مین ذکر بنت فاطمہ بھی نہو لیکن قبول کرنا فرضاً و تنزلاً دلالت اوسپر قبول حقیقی کے نہین کرتا جسطرح
مخالفین کے احادیث جبر و اکراہ کو ہمنی فرضاً و تسلیماً قبول کر لیا اوسیطرح ان احادیث جبر و اکراہ کو بھی فرضاً قبول کر لیا ہی
کہ اوسی سے یہ حدیث غصب بھی ہی اس لئے کہ مستلزم جبر و اکراہ ہی کیونکہ غصب لغت مین بمعنی اخذ الشئی ظلماً کے ہے کما فی
القاموس و الصراح اور نکاح بجبر و اکراہ پر چونکہ بنا رضامندی ہی اخذ الشئی ظلماً صادق ہی کیونکہ ظلم نزدیک اہلسنت کے
تصرف ملک غیر مین بلا رضامندی مالک ہی لیکن جبکہ یہ نکاح درمیان فریقین ہی تو اس سفاح سی کوئی واسطہ نہین ہے
اور یہ نکاح درمیان مین ہوتا خود ابتدائی حدیث مین موجود ہی کہ سئل عن نکاح ام کلثوم اور بعد نکاح اگرچہ خوشی
خاطر نہو بلکہ بجبر و اکراہ ہو شائبہ سفاح نہین ہی اور کل فضائح مین ہتک حرمت و بیغیرتی و بیناموسی کی جو شامت غصب
اور اونکے حیلے بیان کرتے ہین سفاح مین ہین نہ نکاح مین بلکہ نکاح ایک بادشاہ سی نظر عوام مین موجب عزت
و حرمت ہے گو نظر خواص مین وہ بادشاہ الکفرۃ الکفرہ و الفجر الفجرہ ہو اور نکاح اوس سی بضرورت شرعیہ جائز
ہوا اور بلا ضرورت شرعیہ جائز نہو بلکہ باطل ہو اور قول شاہ جی اور اونکے چیلون کا لزوم فحش و بیہودہ اوسپ
او بیغیرتی اور بیناموسی کا اسلئے کہ یہ سب متفرع سفاح ہی نہ متفرع بر نکاح حالانکہ حدیث مین صریحاً لفظ
نکاح موجود ہی فہذا افک مبین و قاتلہم اللہ انی یؤفکون یہ ہی مخاطب و الاخطاب نے جب دیکھا کہ اگر شیعہ
انکار از تصحیح حدیث غصب کرین تو اونکی شاہ جی کی تقویت اور نہر لیت اور ظرافت اور سخافت سب پر عیان
ہو جاتیگی اسلئے انکو تصحیح حدیث مین پڑے اور چند مقامات مین ذکر روایت متنازع فیہ کرنا علما کا دلیل تصحیح
ٹھہرائی غافل اس سی کہ ان عبارتون مین ذکر تصحیح نہین ہی بلکہ جیسکہ احادیث سنیہ کو جو دال بر جبر و اکراہ ہین فرضاً
و تسلیماً ذکر کیا تو اس حدیث غصب کو بھی جو دال بر جبر و اکراہ ہے ذکر کیا پس ذکر کرنا اسکا مثل احادیث سنیہ کے
فرضاً و تسلیماً ہے نہ از راہ تصحیح و تحقیق اور بالخصوص قول مولانا قاضی شوشتری ہی کہ اگر نبی دختر بعثمان داد ولی دختر
[illegible] نکاح کی اونکے نزدیک ہم پیچھے ثابت کر چکے اور قول فرضی و تسلیمی کو قول حقیقی سمجھنا داد
[illegible] ایک حدیث مین ایک حدیث کا موجود ہونا دلیل و تصحیح اور مقبولیت علما کے نہین ہو سکتا جب
[illegible] موجود ہو سکی ہم قائل ان ہی تعجب ہی کہ تصحیح احادیث نکاح بجبر و اکراہ
[illegible] مستلزم سفاح ہو اور حدیث نکاح [illegible] معنی اخذ الشئی ظلماً ہی با وجود عدم تصحیح تصحیح مستلزم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

سفاح ہوا اور اُن احادیث پر باوجود مشتمل ہونیکی اوپر افعال قبیحہ منکرہ کے کوئی تفریع ہوا اور اسپر تفریعات عجیبہ غریبہ
ہولن الی ہٰذا الشیٔ العجاب فاعتبروا یا اولی الالباب **قولہ** یہ حدیث چند طرح سے موافق اصول شیعہ کے ثابت ہی
اقول اصول شیعہ سی تو نکاح عمر کا انکار ہے جیسا کہ قول مخالف و موافق سے ہمنے پیشتر اسی ثابت کیا
پھر اس حدیث کی صحت موافق اصول شیعہ کے دعوائی باطل و دروغ گویم بر روی او ہی **قولہ** جسکو حضرات شیعہ
اصح الکتب کہتی ہیں **اقول** اصح الکتب قبل کتاب الباری صحیح بخاری ہی کہ جسکے کل احادیث کی صحت مجمع علیہ
اہلسنت ہے اسطرح جیسے کہ تعلیق طلاق اوسکی صحت پر موجب وقوع طلاق ہی اور کوئی شیعہ نسبت احادیث
کافی قایل اسکا نہیں ہی بلکہ اوسکی احادیث مین کچھ صحاح اور کچھ حسان اور کچھ ضعاف ہین جیسا کہ استقصاء الافحام
مین مفصلاً مذکور ہے اور انہین ضعاف سی یہ حدیث بھی ہی بلکہ درحقیقت یہ دسوسات اور الحاقات و تحریفات
اہلسنت سے ہے اور راوی مجہول اسکا کوئی سُنّی ہی ہی پس فرمانا علامہ دہلوی کا بر تقدیر تسلیم صحت بہت صحیح
اور مخاطب کا دعوائی صحت محض غلط **قولہ** انہین الفاظ سے امام صادق سی مروی ہی **اقول** انہین لفاظ سی
مروی ہونا دلیل محفوظیت الفاظ نہین ہی اس لیے کہ اکثر اولین محدثین راویون نے نقل بالمعنی کی ہی اور بہت
حدیثون مین راویونکو اجازت نقل بالمعنی ائمہ علیہم السلام نے دی ہی پس جائز ہے کہ امام نے مضمون نکاح جبر و
اکراہ کو ان الفاظ سے بیان نکیا ہو اور راوی نے اوس مفہوم کو اپنے الفاظ سے بطور نقل بالمعنی ادا کیا ہو اسلیے
کہ نکاح جبر و اکراہ کو اخذ الشیٔ ظلماً لازم ہے اور یہی معنی غصب کے ہین اور نکاح غصبی کو نکاح صحیح بھی عند الفریقین
لازم نہین ہی اور جائز ہے کہ راوی نے کل لفظ حدیث کو نقل کیا ہو کما سیجئی کل ذلک انشاء اللہ پس باطل ہوا کلام
مخاطب دربارۂ محفوظیت الفاظ اور صحیح ہوا قول علامہ دہلوی علیہ الرحمہ بر تقدیر صحت و محفوظ بودن آن
قولہ اس حدیث کو چند جگہ نقل کیا **اقول** اگر کوئی شخص ایک حدیث ضعیف کو چند جگہ نقل کرے تو وہ ضعیف
صحیح نہو جاویگی جبتک کہ شروط صحت اوسمین پائی نجاوین عجب یہ شخص ہی کام بڑا ہے کہ جسکو ہنوز تشخیص و تمیز
حدیث صحیح و ضعیف نہین ہی افسوس کہ روایت غضب جناب سیدہ غصب فدک پر جو سات جگہ صحیح بخاری
صحیح مسلم مین منقول ہی مولوی حیدر علی کے نزدیک موضوع قرار پائی اور یہ روایت صرف نقل قاضی صاحب
سے جسکو اثنائی تقریر مین چند جگہ نقل کیا ہے بطور محدثین صحیح و یقینی ہو جاسے یہ نیا انصاف ہی **قولہ**

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور کسی جگہ اوس سے انکار نہین کیا ہے **اقول** جب بنائی جواب وبر فرض و تسلیم احادیث سنیہ کے ہے جو کہ جبر و اکراہ پر دلالت کرتی ہین اور یہ حدیث بھی بر بنیاد فرض و تسلیم ہی ہے پس بعد فرض و تسلیم انکار کی کیا وجہ ہی ہان جب جواب تحقیقی دینگے تو بشبہہ حقیقت حال ظاہر ہو جائیگی اور جن جن وجوہ سے اختلال ہوگا اوسکی تفصیل کرینگے جیسا کہ سابقاً مذکور ہوا اور جواب فرضی و تسلیمی مین کوئی وجہ انکار کی نہین ہی **قولہ** علاوہ اسکے اور طرق متکثرہ سے ثبوت ان الفاظ کا ہوتا ہے **اقول** انتہائی بعقلی و نافہمی ہی کہ ایک کتاب مین ایک شخص فی اثنائی تقریر مناظرہ مین بغرض جواب تسلیمی ایک حدیث غیر صحیح کو چند جگہ ذکر کیا مخاطب صاحب ہر جگہ کے ذکر کو ایک طریقہ طرق متکثرہ حدیث سے قرار دیتے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ طریق واحد اور طرق متکثرہ حدیث کس جانور کا نام ہے ایک حدیث ضعیف اگر ایک کتاب مین یا چند کتابون مین بطور نقل کتاب واحد سے بغرض رد و انکار یا فرض و تسلیم چند جگہ ذکر ہووے تو وہ صحیح کیونکر ہوگی اور طرق متکثرہ اوسکے کہانسے نکل آئے بلکہ اگر ایک حدیث کے لیے طرق متکثرہ بھی ہون لیکن سب طریقہ ضعیف ہون جب بھی وہ صحیح نہین کہلاتی جیسا کہ ماہرین فن حدیث پر مخفی نہین ہی لیکن جہالت مرض لاعلاج ہے اور تحمل الدماغ بتقلید الطائر کا محتاج ہی **قولہ** دھوکا دینا ہی **اقول** دھوکا دینا اپنی بھائیون کنجڑے قصائیون کو کار علمائی متقدمین و متاخرین اہلسنت ہی دیکھو اسی مقام پر نکاح کو سفاح بنا کر دھوکا دیتی ہین حالانکہ علمائی شیعہ تصریح کرتے ہین کہ نکاح جبر و اکراہ جو بنا بر مصلحت وقت ہو وہ مستلزم زنا نہین ہی اور ابوحنیفہ بھی یہی کہتا ہی کہ طلاق و نکاح باکراہ زنا نہین ہی کہا ہے مگر سنیہ سنیہ زنا زنا پکارتے ہین اور اپنے مریدونکو دام مکر و فریب مین لاتی ہین و لا یحیق المکر السئی الا باہلہ

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

غرضکہ اس حدیث کے صحت مین کچھ شک و شبہہ نہ رہا اب ہم توجیہ اور تاویل علماء شیعہ کی جو اس لفظ کے نسبت کی ہی بیان کرتے ہین علامہ کشمیری نزہہ مین لکھتی ہین کہ مراد ازین کلام آنست کہ این نکاح اول نکاح است کہ از خاندان عالی بطریق اجبار و اکراہ بنا بر مصلحت وقت واقع شدہ و بسبب وقوع آن با جبار و اکراہ تعبیر [illegible] و مع وضوح المرام لا یعبؤ بالالفاظ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

وعقد نکاحیکہ بغیر طیب خاطر باشد اصلا مستلزم زنا نیست خلاصہ اس توجیہ کا یہ ہی کہ غصب کے معنے عدم رضا کے ہیں اور مطلب
اول فرج غصبناہ جو امام نے فرمایا ہے یہ ہے کہ یہ پہلا نکاح ہی کہ خاندان اہلبیت اطہار سی بلا رضامندی لی کے
بجبر و اکراہ ہوا اور لفظ غصب مستلزم زنا نہیں ہے لیکن یہ توجیہ بجائی خود نہیں ہی اس لیے کہ اگر یہی معنی حضرت
امام کے دل میں تھے تو چاہیے تھا کہ اونہیں لفظوں میں ادا فرماتے نہ کہ ایسا لفظ کریہ وحاشا جنابہ عن ذالک زبان پر
لاتے پس لفظ غصب کا فرمانا اور عدم رضا مراد لینا بلا وجہ الفاظ کو اونکے حقیقی معنی سی پھیرنا ہی علاوہ برین
جو نکاح صحیح شودہ مستلزم زنا ہی اور از روی کتب معتبرہ امامیہ کے مثل غنیہ اور تبصرہ اور کنز العرفان اور
غایۃ المرام وغیرہ کے ثابت ہے کہ نکاح مومنہ کا ساتھ ناصبی کے درست نہیں ہی پس جب ایک عام مومنہ
کا نکاح ایک عام ناصبی کے ساتھ درست نہو تو کیونکر نکاح قدوۃ مومنات بنت بضعہ سرور موجودات کا ایک
کافر یا منافق کے ساتھ درست ہوگا یہ فرمانا علامہ کشمیری کا کہ درین معنی ہیچگونہ شناعتی نیست اونہیں کو زیبا ہے
بلاشک نزدیک عبد اللہ بن سبا یہودی کے مقلدین کے جو کہ لباس محبت اہلبیت میں چاہتے ہیں کہ اصول و
فروع شریعت مصطفوی کو برہم کریں اور بیخ اسلام و دین محمدی کو اوکھیڑ دیں اور خوارج اور نواصب سے
بھی گوئے سبقت لیجاویں اور زخارف دنیوی پیرایہ مداہنت اور زینت میں تحصیل کریں بلاشبہ یہ امر کب بعید
معلوم ہوگا کہ رسول کے پوتی فاطمہ زہرا کی بیٹی حسن مجتبی کی بہن ایک ظالم فاسق اور سرگروہ منافقین کے
گھر میں غصب سے جاوی اور وہ غاصب جو چاہے سو کرے اور پھر بھی نہ شیر خدا نہ حسن مجتبی نہ شہید کربلا کچھ چون و
چرا کریں اور ایسے واقعہ ہوشربا کا تماشا دیکھتے رہیں ورنہ ہم سے ناقص الایمان والونکے تو ایسے سانحے کے
سننے سے ہوش پران ہوتے ہیں اور ہمارے ضعیف دل زبان حال سے الامان الامان پکارتے ہیں ہم
حضرات شیعہ کی سی محبت کہانسے لاویں کہ خود ہی امام کے زبان سے اول فرج غصبناہ کی روایت کریں
اور پھر خود ہی اوسکی نسبت ہیچگونہ شناعتے نیست کا کلمہ زبان پر لاویں اور ایسے الفاظ نا ملائم اور نامناسب کو
سنکر شادیانہ خوشی اور فرحت کے بجاویں اور اپنے دین و ایمان کے دعوی میں ثابت قدم رہیں اور ہرگز
اسکو خلاف شان ائمہ کے نہ سمجھیں اور اس سے اونکی فضیلت و عزت میں کچھ خلل کا خیال بھی نہ کریں بعد اسکے
علامہ کشمیری فرماتی ہیں کہ ہرگاہ جابرے شخصے را در طلاق دادن زوجہ اش اجبار نماید و عرف میگویند غصب زوجہ

اس فقرہ کی سخافت مخفی نہیں ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

با وصف آن اگر جابر عقد نکاح با آن زن بست نزد امام اعظم ابوحنیفہ کوفی زنا متحقق نمیشود و آن جابر زانی نیست معلوم نہین
کہ علامہ کشمیری نے باین علم و فضل اس جملہ کے کہنے سے جواب عبارت تحفہ کا کیا تصور فرمایا ہے اسلیے کہ الزام شاہ صاحب
قدس سرہ کا مطابق اصول شیعہ کے ہے نہ موافق اصول حنفیہ کے پس انکو اپنے اصول پر جواب دینا چاہیے امام ابوحنیفہ
کے اصول پر نظر کرنے سے کیا حاصل اگر وہ فقہی مسائل میں ابوحنیفہ کے قول پر چلنا چاہتے ہین اور سوائے اسکے
دوسرا چارہ اس بلای جانکاہ سے نکلنے کا نہین دیکھتے تو دل ما شاد چشم ما روشن وہ فرج حنیفہ کو اختیار کرین اور دلخواہ
عمل فرماوین لیکن صرف فرج کو لینا اور اصول عقائد کو چھوڑنا کار آمد نہین ہے پس ایک کلمہ کہ حنفیہ کے شریک
ہو جاوین اور مذہب فاروقی کا اقرار کر لین پھر کچھ جھگڑا ہے نہ قصہ نکاح سے ہونیکو تسلیم کر دینا ہوگی بسبب
الطیبات للطیبین ثابت لیکن ورنہ جب کہ موافق مذہب امامیہ کی نکاح مومنہ کا ساتھ ناصب کے جائز ہی نہین ہے
تو بیچارے ابوحنیفہ کے قول پر نظر کیا فائدہ ہوگا بلکہ اگر کوئی روایات حضرات شیعہ کو دیکھے تو اوسکو شناخت
اس فعل قبیح کا بخوبی ہو اول فرج غصبت منا سے تعبیر کیا ہے معلوم ہو وے کہ شیخ صدوق نے معانی الاخبار
وغیرہ مین معاذ اللہ توبہ توبہ نقل کفر کفر نباشد حضرت عمر کو ولد الزنا قرار دیا ہے اور اوسکے سند امام تک پہونچائی
ہے کما قال فی معانی الاخبار حدثنا علی بن احمد بن موسی رضی اللہ عنہ قال حدثنا محمد بن ابی عبداللہ الکوفی
عن موسی بن عمران النخعی عن عمہ الحسین بن یزید النوفلی عن علی بن ابی حمزہ عن ابی بصیر قال سالتہ عما روی عن
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان ولد الزنا شر الثلثة قال علیہ السلام عنی بہ الاوسط انہ شر ممن تقدمہ وممن
تلاہ یعنی ابی بصیر روایت کرتا ہے کہ مین نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ یا حضرت اس حدیث کے پیغمبر
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کیا معنی ہین کہ ولد الزنا شر الثلثة کہ ولد الزنا تینون مین سے بدتر ہے امام نے فرمایا
کہ مراد اس سے عمر ہے کہ وہ اپنے پہلے یعنی ابوبکر سے اور پچھلے یعنی عثمان سے بھی بدتر ہے اور تینون سے
زیادہ برا ہے پس جب ایسے ناپاک مذہب کے معتقد ائمہ کیطرف ایسے تہمت کرین اور اونکی زبان سے
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا اولاد زنا سے ہونا بیان کرین ونعوذ باللہ منہ تو اگر بنت فاطمہ کا ایسے
شخص کے ساتھ نکاح ہونیکو امام کے زبان سے بالفاظ اول فرج غصبت منا کے لفظون سے ادا کرکے
مصداق سواد الوجہ فی الدارین نہ ہون تو کیا کرین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

مقصود صاحب تحفہ مسروقہ اعتراض کرنا ہے اوپر حدیث غصب کے باین طریق کہ شیعوں کے حدیث مین لفظ
غصب اس نکاح کے بارہ مین واقع ہی اور وہ مستلزم زنا ہے اور نسبت زنا اہلبیت اطہار کے طرف دینا کمال
بے دینی ہے صاحب نزہہ اعلی اللہ مقامہ اسکا جواب بالحل و بمعارضہ دیتے ہین تقریر معارضہ کے طرف ہم
اشارہ پیشتر کر چکے کہ تمھارے احادیث صحاح مین بھی کہ جسکے تصحیح تمھارے علما کرتے ہین مضمون جبر و اکراہ اور
قول بوس و کنار اجنبیہ و کشف میز و کشف ساق اور دیکھنا بنظر شہوت ساق اور زنا بالعینین و الیدین وارد ہی
اور یہ خلاف تقوی و عدل فاروقی عمر اور خلاف حمیت و غیرت حیدر صفدر ہے اور تصحیح ایسے اقوال کا لاابالی
کی کمال بے دینی و بے ایمانی ہی جیسا کہ سبط ابن جوزی نے بھی تصریح کی ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا اور جواب بالحل یہ
ہے کہ اولا لا نسلم کہ حدیث غصب صحیح ہے بلکہ ہمارے علما نے اسکے ضعیف اور مجہول السند ہونیکی تصریح کی ہی
اور فرمایا ہے کہ اسکے راویون مین ابراہیم بن ہاشم ہے جو باتفاق علمای رجال مجہول الحال ہی اور روایت مجہول
باتفاق فریقین صحیح نہین ہی اور جس حدیث کو ہم خود غیر صحیح کہتے ہین اس سے ہم پر اعتراض نہین ہوسکتا برخلاف تمھاری
احادیث کے کہ تمھارے علما تصریح تصحیح کرتے ہین جیسا کہ احادیث سابقہ مین گذرا اتحج عمن قد کرنا ثانیا سلمنا کہ
حدیث صحیح ہی لاکن لا نسلم کہ محفوظ اللفظ ہی باین معنی کہ لا نسلم کہ کل لفظ حدیث کو راوی نے نقل کیا بلکہ آخر حدیث
کے نقل پر اکتفا کی ہو اور اصل یہ ہو کہ کسی سائل سنی نے اثبات فضیلت عمری کے لیے سوال نکاح ام کلثوم سے
کیا ہو او آنحضرت نے پہلی جواب اوسکو بانکار از وقوع نکاح دیا ہو مگر جب سائل نے اصرار بر وقوع نکاح کیا ہو اور
فضیلت عمری کا اثبات چاہا تو حضرت نے غصہ مین آکر فرمایا ہو کہ اگر بقول تیرے یہ نکاح واقع بھی ہوا ہے
تو فضیلت عمری پر دلالت نہین کرتا لانہ اول فرج غصبت منا ای اخذت بنکاح اہل الظلم و الجور و الجبر و الاکراہ
من دون رضا منا و اولیاء النکاح پس دال بر غاصبیت غاصب ہی نہ دال بر فضیلت اور خود الفاظ حدیث
مذکور دلالت کرتے ہین کہ حضرت نے حالت غیظ و غضب مین بغرض اسکات سائل اس عنوان سے ارشاد فرمایا
اور باین معنی جائز بھی ہی کہ امام علیہ السلام نے بطور اوانا احادیث مشتمل بر مضمون نکاح بجبر و اکراہ کو بیان فرمایا ہو تو کیا

جواب غصب

اپنی طرف سے بطور نقل بالمعنی لفظ غصب بیان کیا ہو پس اگر اس لفظ مین کچھ قباحت ہے تو غلطی راوی کی ہی نہ غلطی
امام علیہ السلام کی تا آنکہ ہمنا اسکو نقل کیا ہو اسی لفظ کو امام سے فرمایا لیکن لا نسلم کہ لفظ غصب مستلزم زنا ہے اسلیئے کہ معنے حقیقی
غصب کے اخذ الشئ ظلما کے ہین کما فی القاموس الصراح اور معنی ظلم اہلسنت کے نزدیک تصرف ملک غیر مین بنا رضامندی
مالک ہی اس لیئے کہ تصرف برضامندی مالک کو شرعا و عرفا ظلم نہین کہتے پس جو نکاح کہ بجبر و اکراہ بنا رضامندی
ولیا ہوا اوسپر اخذ الشئ ظلما صادق ہے تو اوسکو غصب کہنا لفظ کو اوسکے معنے حقیقی مین استعمال کرنا ہے باقی رہا
کلام مین کہ جو نکاح بجبر و اکراہ ہو وہ جائز ہے یا نہین اگر ناجائز ہے تو بیشک زنا لازم آتا ہے مگر شیعہ قصور وار
اسمین نہین ہوسکتے ہین اسلیئے کہ جب وہ منکر مطلق وقوع نکاح بابت فاطمہ بنت علی ہین بموجب صحیح احادیث جبر و اکراہ کہ جنکی
اور اگر کہ نظیر فرض تسلیم کہ اس طور سے بھی ہم غالب اور چیرہ دست ہین برخلاف علمای اہل سنت کے کہ وہ
توثیق احادیث نکاح بجبر و اکراہ کرتے ہین بلکہ مجمع علیہ اونکے محدثین کا ہی پس وہ مجرم اقراری ہین اور فرق درمیان
منکر و مجرم اقراری کے ظاہر ہے کہ کون اونمین سے قابل سزا یابی ہی پیش صاحبان عدل و انصاف ہے لیکن ناجائز
ہونا نکاح جبر و اکراہ کا عند الفریقین باطل ہی لیکن شیعہ اور سنی دونو کہتے ہین کہ نکاح بجبر و اکراہ جائز ہی اور زنا
نہین ہے لیکن شیعہ کو یہ غرض نکاح پکار پکار کے کہتے ہین کہ حضرت عمر ایسے منافق فاسق و فاجر سے بخوشی
ورضامندی نکاح جائز نہ تھا مگر بجبر و اکراہ بمقتضای الضرورات تبیح المحظورات جائز ہو گیا چنانچہ خود حضرت
مخاطب نے صفحہ (۱۴۳) سطر (۲۸) مین قول جناب سید مرتضی علیہ الرحمہ کا نقل فرمایا ہے کہ شرع مین
ہرگز ممنوع نہین ہے کہ بجبر و اکراہ لڑکی کا نکاح اوس شخص کے ساتھ کر دیا جاوے جسکے ساتھ حالت اختیار مین
جائز نہ تھا انتہی لیکن اہل سنت پس اسی قول مین ہماری مخاطب مذہب ابو حنیفہ کوفی صاحب مذہب علیہ الرحمہ
ناقل ہو کر اوسکی تصدیق فرماتے ہین کہ ناکح مکرہ بطلاق کو غاصب کہتے ہین بسبب جبر و اکراہ کے لیکن نکاح کو جائز اور
ناکح کو زانی نہین کہتے بنظر اسکے کہ صحت نکاح موقوف بر ایجاب و قبول ہی خواہ وہ بخوشی خاطر ہو خواہ بناخوشی
خاطر ہو پس جب ایسا امام اعظم سنیون کا نکاح بجبر و اکراہ کو جائز جانے اور غاصب کو زانی نہ کہے تو کسی سنی حنفی
کی کیا مجال ہی کہ غصب کو مستلزم زنا کہے پس جب کوئی شیعہ و سنی غصب کو مستلزم زنا نہین کہتا تو اگر کوئی
شیطان مستلزم زنا کہے تو اوسکے کہنے سے کیا ہوگا حاصل کلام اس مقام پر یہ ہی کہ غصب کے معنے اخذ الشئ ظلما

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعم ہے اسی سے کہ ماخوذ بظلم نکاح الفرج ہو یا سفلح الفرج یا یون کہین کہ ماخوذ بظلم فرج بالنکاح ہو یا بالسفاح
پس سفاح تو بیشک زنا ہے بلکہ بالظلم زنا بالجبر لیکن نکاح پس وہی نکاح بجبر و اکراہ ہے جسکی تصدیق و تصحیح احادیث
علمائی اہل سنت کرتے ہین پس اگر اوس نکاح کو ناجایز کہینگے تو بنا بر سینیونکے بھی زنا لازم آویگا پھر شیعون پر اعتراض
بلفظ نکاح غصب کرنا اور سنیون پر مضمون نکاح بجبر و اکراہ نہ کرنا نہایت بے انصافی بلکہ داد حماقت دینا ہے حالانکہ
شیعون نے تصحیح حدیث غصب نہین کی اور سینیون نے تصحیح احادیث جبر و اکراہ کی ہے بر تقدیریکہ اگر حدیث مین مطلق
غصب ہوتا تو چونکہ اعم از نکاح و سفاح تھا تو بھی دلالت اوسکی خاص سفاح پر نہوتی جیسا کہ علم میزان مین مقرر ہوا ہے
کا دلالۃ للعام علی الخاص باحدی الدلالات الثلث چہ جائی اینکہ مطلق غصب حدیث مین نہو بلکہ غصب بقید نکاح
ہو جیسا کہ ابتدائی حدیث مین شان عن نکاح ام کلثوم ہے پس غصب نکاح ہی غصب سفاح مراد لینا مثل اسکی ہے کہ
سفیدی سی سیاہی مراد لین باین دلیل کہ یہ دونو قسمین لون کی ہین اور یہ کمال حماقت اور سفاہت ہے
ہمارے اس بیان سے واضح ہوا کہ لفظ غصبت مین کوئی قباحت نہین ہی جز اسکے کہ غاصب کے غاصبیت
پر دلالت کرے جیسے جبر و اکراہ جابریت اور مکرہیت پر دلالت کرتا ہے پس اگر کریہ ہین تو دونو کریہ ہین
اور اگر نہین ہین تو دونو نہین ہین پس فرمانا حضرت مخاطب والا خطاب کا اگر یہ معنی یعنی جبر و اکراہ بلا
رضامندی ولی کے امام کے دلمین تھی تو چاہیے تھا کہ انہین لفظون مین ادا فرماتے نہ کہ ایسا لفظ کہ زبان پر لانے
انتہی اس عبارت کو دلالت صریح ہی اسپر کہ لفظ جبر و اکراہ و نا رضامندی قبیح و کریہ نہین ہی اور لفظ اسکو قبیح
و کریہ فرمائین حالانکہ مدلول انکی احادیث صحاح کا اور مجمع علیہ انکی محدثین کا ہے اور جو کچھ قباحت و شناعت اور
کراہت و فظاعت ہے بقول مخاطب وہ لفظ غصبت مین ہے بندہ خدمت والائی مخاطب مین عرض
کرتا ہے کہ حضور نے کوئی وجہ کریہ ہونے اس لفظ کی اور نہ کریہ ہونے لفظ جبر و اکراہ و نا رضامندی کی
بیان نفرمائی اگر اس راہ سے کریہ ہے کہ بمعنی زنا ہے تو کسی کتاب سنی یا شیعہ کا نشان دیا ہوتا کہ جسمین
غصبت بمعنی زنا لکھا ہو اور اگر اس راہ سی کریہ ہے کہ مستلزم زنا ہے تو جب علامہ شوشتری اور صاحب نجم
اعلی اللہ مقامہما نے فرمایا کہ ان مستلزم زنا نیست اگرچہ ضرور تھا کہ اونکے قول کو رد کرتے اور کوئی دلیل قایم کرتے
اسپر کہ ضرور بضرور مستلزم زنا ہے لیکن آپ نے نہ اونکے قول کو رد کیا نہ کوئی وجہ کراہت لفظ قایم کی فقط ایک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دعویٰ بہی دعویٰ ہی کہ یہ لفظ کریہہ ہی اور لفظ جبر و اکراہ کریہہ نہین ہی اور زبردستی کی ہٹ ہی اور اپنی ہٹ پہ کودنا
اوچہلنا مشکل ہے اچہا آپکو زیبا نہین ہی مشہور ہے کہ تریاہٹ بالک ہٹ حضور والا کو ہم کس قسم مین سمجہکر ناز و نخرے
آپکے سہین سخن ناز بران کن کہ خریدار تست . پہر جو حضرت مخاطب نے فرمایا کہ صاحب نزہہ اعلی اللہ مقامہ نے بلا وجہ
الفاظ کو اونکے معنے حقیقی سے پہیرا ہے بندہ کہتا ہے حضور نے توکوئی معنی حقیقی بیان نہ فرمائے اگر ہم تو جو اہل لغت
نے لکہا کہ اخذ الشی ظلماً جبراً غصب ہی یہی معنی حقیقی سمجہتے ہین اور نکاح بجبر و اکراہ و عدم الرضا پر اخذ الشی ظلماً و جبراً و قہراً
صادق ہی پس یہ جو معنی حقیقی تہی وہی تو مراد لیے اوس سے تجاوز نہین کیا تعجب ہے کہ اخذ الشی ظلماً و جبراً جو غصب
ہے یہ وہ تو بہت ہی قبیح و کریہہ ہو اور اخذ الشی جبراً و قہراً و اکراہاً جو مفاد احادیث اہلسنت ہے اوسمین کوئی
قباحت اور کراہت نہ ہو کچہہ سمجہہ مین نہین آتا کہ لفظ ظلم و جور کیون قبیح ہوگیا اور لفظ جبر و قہر و اکراہ کیون اچہا ہوگیا حالانکہ
یہ سب الفاظ متقارب المعنی ہین یا مترادف عند ایضاح البیان ہین کما لایخفی اور جب نکاح بجبر و اکراہ بنا بر
مذہبین شیعہ و سنی درست و جائز ٹہرا جیسا کہ ہمنے بیان کیا تو جتلا ہونگے سر پر ونکے علاوہ علاوہ کیسے بہی تار تار ہو
اور ارباب فہم غولان بیابانی کے بہلاوہ سے بچہوٹے بلکہ علاوہ بران ایک لقمہ کہ علاوہ کالہ خروج از دین اسلام ہے
اونکے منہ مین دیا گیا جیسا کہ حضرت جبرئیل نے فرعون کے منہ مین دیا تہا جب اوسنے بعد از نزول عذاب اشہد
کہا تہا وسیعلم الظالمین پہرا قولہ غرضکہ اس حدیث کے صحت مین کچہہ شک و شبہہ نہین اقول شک و شبہہ کیسا حدیث
مذکور کا صحیح ہونا تو یقینی ہے جبتک آپ اصول فن حدیث سے اوسکی صحت ثابت نہ کیجئے ہان تمکو شک و شبہہ
کرنا نہین ہو سکتا ہے اسلیئے کہ تمہارے علمانے احادیث جبر و اکراہ کی تصحیح کی ہی اور نکاح غصبی بہی جبر و اکراہ ہی
ہوتا ہے پہر اگر کسی نے نکاح جبری و قہری کہا اور کسی نے نکاح غصبی کہا یعنے ظلم و ستم ہوا تو ایک ہی بات ہے
پہر تمہین اسمین شک و شبہہ کیا کرسکتے ہو لیکن جو لوگ کہ منکر اصل نکاح با بنت فاطمہ ہین وہ کل ان احادیث کو جو دال بر
نکاح ہین اگرچہ بجبر و اکراہ ہو اگر سنی ہین تو اونکو کاذب و باطل و مفتریات شیاطین و دجالین سمجہتے ہین اور
اگر شیعی ہین تو اونکو سب خلاف صحیح علیہ ہونیکے مطروح یا محمول بر تقیہ یا ماول جانتے ہین اور اوسکے مضامین
ظاہری کے بطلان مین کچہہ شک و شبہہ نہین رکہتے اور ایک امر باطل مثل شریک الباری کو فرض کرکے اپنے
مخالف کو جواب دینا اور بات ہی اور حقیقت مین تصحیح احادیث کرنا اور بات ہے و قد مر کل ذلک فتدبر

۵۱ اشارہ بہ جہالت عبارت سابق علیہ ... کہا ہی اور علاوہ برین نکاح صحیح ... وہ مستلزم زنا ہی استغفر اللہ ۱۲ منہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قولہ غصب یعنی عدم رضا کے ہے اقول غصب کے معنی تمنے کہا کہ اخذ بالظلم کے ہیں اور اوسکی لیئے نارضامندی لازم ہے اور نارضامندی کو ظلم لازم ہی اسلیئے کہ اخذ برضامندی کو شرعاً و عرفاً ظلم نہیں کہتے اور ظلم کو رضامندی نہیں کہتے اور جب ایک دوسری کو لازم ہے تو تفسیر شئے بلازم المعنی کلام علما و بلغا میں شایع و ذایع ہے تم نے سمجھے کہ مفہوم عدم رضا اور مفہوم غصب یعنی اخذ بالظلم کو ایک کہتے ہیں نہیں حضرت مفہوم دو ہیں لیکن مصداق ایک ہی جیسے ناطق و ضاحک دو مفہوم ہیں مگر مصداق ایک ہی یعنی انسان اسیطرح مفہوم اخذ بعدم الرضا اور مفہوم اخذ بالظلم دو ہیں مگر مصداق دونوں کا وہی نکاح بالجبر والاکراہ ہے تعجب ہے کہ جب نکاح بجبر و قہر و اکراہ و اجبار کہیں قوال سنت اوسکی احادیث کی تصحیح کرنے لگیں اور اگر کوئی اوسکو نکاح بالظلم و جور و ستم کہے تو زمین سے آسمان پھٹے پڑیں سمجھیں نہیں آتا الفاظ جبر و اکراہ میں کیا خوبصورتی ہی کہ وہ سب صحیح و ملیح ہے اور لفظ ظلم و جور میں کیا بدصورتی ہی کہ وہ اسقدر کریہ و قبیح ہے کہ جسکے دیکھنے سے امثال مخاطب کے ایسے مرچین لگتی ہین کہ ننگی کا ناچ ناچنے لگتے ہین قولہ تو چاہیے تھا کہ اونہیں لفظون میں ادا فرماتے اقول یعنے نکاح بجبر و اکراہ و نارضامندی فرماتے تو مخاطب صاحب راضی ہو جاتے اور کیونکر نہ راضی ہوتے کہ یہ مضمون انکی احادیث کا ہے لیکن امام نے نکاح بغصب یعنی اخذ بظلم و ستم فرمایا یہی برا ستم ہوا کہ مخاطب صاحب جامہ سے باہر ہو گئے اور ننگے ہو کر ناچنے لگے قولہ حقیقی معنون سے پھرنا ہے اقول نکاح جبری و قہری پر اخذ بالظلم صادق ہی یا نہیں اگر نہیں صادق ہی تو اسکی وجہ ارشاد ہو اور اگر صادق ہی تو معنی حقیقی سے پھرنیکی وجہ بیان فرمائی قولہ علاوہ برین جو نکاح صحیح نہو وہ مستلزم زنا ہے اقول اس علاوہ میں مخاطب صاحب دوسرا جھلاوہ دیتے ہیں اور غول بیابانی کا چھلاوہ دکھلاتی ہین کہ قول زنا بالجبر سے اب تنزل فرماتے ہین اور زنا بالرضا کے سبب عدم صحت نکاح قایل ہوتے ہین قاتلہ اللہ و فضح فاہ ہم پوچھتے ہین کہ اگر جبر و اکراہ باعث عدم صحت نکاح ہی تو تمہارا ہی احادیث صحیحہ سے زنا لازم آتا ہے اگرچہ تمہاری امام اعظم کوفی کے خلاف ہی اور اگر باعث عدم صحت عدم جواز نکاح مومنہ با کافر و منافق و خارجی و ناصبی ہی تو صورت جبر و اکراہ میں باتفاق فریقین نکاح جائز کما صرح بہ سیدنا المرتضی الرضی و الامام الکوفی قولہ ثابت ہے کہ نکاح مومنہ ساتھ ناصبی کے درست نہیں اقول بخوف شما بیشک صحیح نہیں لیکن بحالت جبر و اکراہ و نظر بضرورت مصلحت وقت باتفاق سن علمائنا صحیح و درست ہے علی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کل احکام شرعیہ مشروط ہین بحالت اختیار لیکن حالت اضطرار مین اور جبر و اکراہ مین مثل اکل میتہ بدلیل فمن اضطر والا من اکرہ ہر
ممنوع و حرام جائز و حلال ہے التقیہ دینی و دین آبائی اور حسب رسول مقبول خیر تقیہ تم لوگون کے نزدیک جائز نہین ایسی مجبور ہوئے
کہ باوجود تفریق اسلام کے اپنی بیٹی زینب کو ابو العاص مشرک کے پاس رہنے دیا اور جدا نہ کرسکے تو جناب امیر کے
بدیہی مجبوری اور ناچاری پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے **قولہ** ایک عام مومنہ کا نکاح ایک عام ناصبی کے ساتھ
درست نہو **اقول** ہان حالت اختیار مین ایسا ہی ہے لیکن حالت اضطرار مین ایک خاص مومنہ کا ساتھ
ایک خاص ناصبی کے درست ہے **قولہ** نکاح قدوہ مومنات بنت بضعہ سرور موجودات کا ایک کافر یا منافق کے ساتھ
اقول نہ اوس منافق کو بقول تمہارے کچھ شرم و حیا خدا و رسول سے تھی کہ قدوہ مومنات بنت سرور موجودات
کا جبراً و اکراہاً خواستگار ہوا اور نہ سنیون کو کچھ شرم و غیرت و حمیت دین اسلام ہے کہ ایسے احادیث کذب
و افترا کی تصحیح کرتے ہین جس سے نہ فقط اہلبیت کی توہین ہے بلکہ حضرت عمر کی بھی تفسیق و تہجین ہے اور بعد اسکی
کیسی کیسی مضامین مستہجنہ کرتے ہیں جس سے ہر مسلمان کے تن بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین مثل کشف
ساق و کشفت سیر زاد و بوس و کنار اجنبیہ او سیر زاد کرتے ہین فقاتلہم اللہ انی یوفکون **قولہ** ادہنین کو
زیبا ہے **اقول** اور تمکو تصحیح احادیث جبر و اکراہ و کشف ساق و سیر زاد و بوس و کنار عمر با بنت پیغمبر زیبا
ہے بلاشک مقلدین عبید المفتری بن ابی قحافہ بت پرست کے نزدیک جو کہ لباس محبت عمر و ابو بکر مین چھپے
ہین کہ اصول و فروع شریعت مصطفوی کو درہم و برہم کرین اور بیخ اسلام اور دین محمدی کو جڑ سے اکھیڑین
اور خوارج اور نواصب سے بھی گوی سبقت لیجاوین اور زخارف دنیوی بپیرایہ مداہنہ او رقربت مین تحصیل کرین
بیشک یہ امر کب بعید معلوم ہوگا کہ رسول کی نواسی فاطمہ زہرا کی بیٹی حسن مجتبیٰ کی بہن ایک رئیس مرتدین اور
سرگروہ منافقین کے گھر مین بجبر و قہر و اکراہ جاوے اور وہ غاصب و بیدین سرگروہ مرتدین از قسم
ضم الصدر و تقبیل و کشف الساق و المیز عمل مین لائے اور پھر بھی نہ شیر خدا نہ حسن مجتبیٰ نہ شہید کربلا کچھ چون و
چرا کرین اور ایسے واقعہ ہوش ربا اور جانفرسا کا تماشا دیکھتے رہین حالانکہ ہم غلامان خاندان رسالت کے
تو ایسے سانحے کے سننے سے ہوش پران ہوتے ہین اور ہمارے ضعیف دل بزبان حال و لسان مقال
الامان الامان پکارتے ہین ہم حضرات سنیہ کے سی محبت عمر صاحب سی کہان سی لاوین کہ خود ہی جید شیاطین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

دجالین کے زبان سے روایات جبر و اکراہ و بوس و کنار روایت کرین اور پھر خود ہی وسمجھین کسی طرح کی قباحت
اور شناعت نہ سمجھکر بصد انبساط و نشاط اوسکے تصحیح کا کلمہ زبان پر لاوین اور ایسے الفاظ نا ملائم اور نا مناسب
کو سنکر شادیانہ خوشی اور فرحت کے بجاوین اور پھر اپنی اور عمر کی مسلمانی پر قایم اور دین و ایمان کے دعوے
مین ثابت قدم رہین اور ہرگز اوسکو خلاف شان عمر اور نسبت پیغمبر خدا نہ سمجھین اور اس سے انکی فضیلت اور عزت مین کچھ
خلل کا خیال نکرین بلکہ فضیلت عمری کے نقارے بجاوین اور بیٹے تال سُر لگاوین اور لمبی لمبی ڈارھیان مثل
بکری کی دُم کے ہلائین حضرت مخاطب کے خامہ تیز رفتار نے بہ بدلگامی و بدخرامی اس مقام پہ ٹیڑہی تیریان کمائین
اور اوسکی گود پہاڑ سے بیچارے عمر کے نفاق و ارتداد کی ناہمواریان بیشتر نظر آئین مگر غافل اس سے کہ اگر کوئی اس
کلام نافرجام کو منقلب کریگا تو میان کی جوتی میان کی سر پڑیگا و یکا **قولہ** معلوم نہین کہ علامہ کشمیری نے با این علم و
عقل اس جملہ کے لکھنے سے جواب عبارت تحفہ کا کیا تصور فرمایا **اقول** حضور کے سمجھ مین جو نہین آیا تو مجبوری
ہی بسبب اسکی کہ آپکو فہم و ادراک سی معذوری ہی ورنہ تشیع سے شعری اور شعری سی تیجری کیون نہتے غرض نقل
مذہب امام کوفی شامی المشرب سے یہ ہے کہ شیعہ تو جواز تقیہ کے قایل اور التقیۃ دینی و دین آبائی کے ناقل
ہین پس اگر اس نکاح فرضی کو بوجہ تقیہ جایز اور صحیح و درست کہا تو مطابق اونکے اصول کے اونکو ایسا ہی کہنا چاہیئے
جیسا کہ جناب سید مرتضے نے فرمایا کہ شرع مین ہرگز ممنوع نہین ہے کہ مجبوراً و مقہوراً نکاح اوسکی ساتھ کر دیا جاوے
جسکے ساتھ حالت اختیار مین جایز نہوا انتہی لیکن اس نکاح فرضی کے جایز ہونیکے جسطرح شیعہ قایل ہین اسیطرح
جو ناقل کہ تقیہ کو نفاق کہتا ہی وہ بھی اس نکاح کے جواز کا قایل ہی جیسا کہ مکرہ بالطلاق جب مطلقہ سی نکاح کرتا
ہے تو غاصب کہلاتا ہے مگر نکاح صحیح ہی ورنہ کیے غاصب ثانی نہین اسی طرح عمر غاصب بھی نکاح جبر و اکراہ مین زانی
نہوگا اور نکاح صحیح ہوگا پس جب باتفاق مثبت تقیہ و منکر تقیہ نکاح غاصب صحیح اور درست ہوا تو کون بیدین زنا
کا قایل ہوسکتا ہے کیون جناب اب تو آپکے شاہ صاحب لا قدس سرہ و لا جرہ پر الزام تمام ہوگیا کہ وہ حضرت
اپنے خیال ناپاک سی فرماتی تھی کہ زمین پھٹتی ہی اور آسمان شگافتہ ہوتا ہے تعجب ہی کہ جب شیعہ نہ زنا کے قایل نہ
انسر ستینان پھر شاہ صاحب کیون ہائی وائی مچاتے ہین **قولہ** پس اونکو اپنی اصول پر جواب دینا چاہیے
اقول اپنے اصول پر بھی جواب دیا کہ از راہ تقیہ جو نکاح حالت اختیار مین جایز نہ تھا وہ بحالت جبر و اضطرار

Presented by: Rana Jabir Abbas

جایز ہے اور یہ لوگ قابل تقیہ نہین ہین اونکی اصول پر بھی نکاح جبر و اکراہ جایز ہے **قولہ** ابو حنیفہ کے قول پر چلنا
چاہتے ہین **اقول** استغفر اللہ آپ کیا فرماتے ہین لعنت ہے تجھپر ایسی باتون پر جسکی دین و مذہب و ملت پر جسکی چال ڈھال
پر جسکی بال بال پر ہمہ اوٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے ہر ہر بات مین ہر ہر لفظ مین ہر ہر حرف مین تین حرف کہین پھر ہم
اوس پاجی کے چال پر چلین مقصود اس مقام پر شاہ صاحب کے منھ زوریون کے لیئے اونکے امام کوفی کے قول سے
ایک دہانہ خاردار دینا تھا کہ کچھ تو رکین اور اسقدر منھ زوریان نکرین وہ تو رکے اور تحفہ کے جوابونکا کوئی جواب اونسے
ہوا نہ اونکے کسی شاگرد رشید سے مگر تم ایسے ناکند نہین رکتی اور اپنی اوچھل کود سے منھکی کھاتے ہو اور سر کے بل
اسفل السافلین کو جاتی ہو **قولہ** قدول ناشاد چشم بار وشن **اقول** بعد اس جواب و دیکھنے کے انشاء اللہ دل
ناشاد اور چشم ظاہر سے بھی مثل چشم باطن کور ہو جاوے گے بلکہ زندہ در گور ہو جاوگے **قولہ** پس ایک کلمہ لکھا ابو حنیفہ
کے شریک ہو جاوین **اقول** سنیونکی یہان تو سنی ہونیکے لیے کوئی کلمہ نہین مگر شیعونکے یہان شیعہ ہونیکے لیے
ایک کلمہ ہے اگر اسے تم اوس کلمہ کے رو سے ارتداد فطری مین گرفتار ہو **قولہ** فضیلت فاروقی کا اقرار کرینگے لیکن
اقول وہی فضیلت فاروقی جسکو تمہارے علما نے تصحیح روایات جبر و اکراہ بیان کیا ہے اوسکا تو ہم اقرار
کرتے ہین ایسی فضیلت کے راہ سے تو اونکو غاصب و فاسق و منافق کہتی ہین **قولہ** نہ کچھ جھگڑا ہے نہ قصہ
اقول تو کہی جھگڑا اور کوئی قصہ نہین ہے سب حشر غلامان علی یا علی یا حشر غلامان عمر یا عمر ناحق نکمین
نی قصہ جھگڑا لگا رکہا ہے گھر بیٹھے سنیون کو ستاتے ہو ابطال مذہب حق پر کتابین چھپواتے ہو اور جب
ہم جواب دیتے ہین تو کہریون مین دوڑتے ہو اور کچھ نہین بچتی خدا ہی سے سمجھے **قولہ** نکاح ہونیکو بھی
تسلیم کرلین **اقول** فرضا تسلیم بھی کرلیا مگر تمہارا پیٹ نہ بھرا اور تمہارے علت جوع البقر کے دوا نہوئی
شاید شکر باد شاہ کے استنجا گاہ مین جانے سے پیٹ بھر جاتی **قولہ** اوسکی نسبت الطیبات للطیبین
پڑھنی لگین **اقول** اگر تم فرعون کے نسبت اور حضرت نوح اور حضرت لوط کے نسبت الطیبات للطیبین
پڑھنی لگو تو ہم بھی فرعون آل محمد کے نسبت پڑھین **قولہ** نکاح مومنہ کا ساتھ نواصب کے جایز ہی نہین
اقول کیون بار بار بکتا ہے اور کانون کانون کرتا ہے حالت اختیار مین جایز نہین اور حالت اضطرار
مین اور جبر و اکراہ مین جایز ہے جایز ہے جایز ہے عند الفریقین کما مر **قولہ** تو بیچارے ابو حنیفہ کے قول سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اونکو کیا فایدہ **اقول** فایدہ یہ ہے کہ جو بدمذہب قایل زنا ہے اوسکے امام کے قول سے اوسکے منہ توڑنے کا فایدہ ہے **قولہ** اگر کوئی روایات حضرات شیعہ کو دیکھے **اقول** ہمنے روایات شیعہ اور روایات حضرات اہلسنت کو دیکھا جو دلالت اوپر حلال زادگی حضرت عمر کے رکھتے ہین کما اشرنا الیہ فی بحث ولادۃ العباس لیکن اسکو نکاح بغصب اور نکاح بجبر و اکراہ سے کیا واسطہ اسلیئے کہ علمائی فریقین مین کسی نے طہارت مولد کو شرط صحت نکاح نہین کہا ہے اور بنابر مذہب شیعہ جو ضرورت مجوز نکاح با کافر منافق و فاجر فاسق ہوئی ہی وہی ضرورت مجوز نکاح با ولدالحرام بھی ہی اور اگر ناکح جابر و قاہر و ناصب و مکرہ ولدالحرام ہوتا تو بجبر و قہر و غصب و اکراہ خواہان نکاح بنت رسول اللہ ہوتا اور ولدالحرام ہونے کے لیئے فقط بغض علی کافی ہی چہ جائی اینکہ ساتھ اوسکے جبر و قہر و اکراہ و غصب بھی جمع ہو جائی سے بغض اول علامتہ معروفہ ٭ کتب علی جبہات اولاد الزنا۔ چنانچہ خود مخاطب نے ذکر اسکا صفحہ (۱۳۳) سطر (۲۰) مین کیا ہی **شعر** محبت شہ مردان مجو زبی پدری ٭ کہ دست غیر گرفتہ است پائی مادر او ہمکو نہین معلوم کہ مخاطب کو ذکر سے اس حدیث کے اس مقام پر کیا فایدہ ملا بجز اسکے کہ حلال زادگی حضرت عمر کو عوام کے نزدیک ثابت کرے کہ وہ ایسے ذات شریف تھے کہ لوگ اونکو ایسا عالی نسب جانتے ہین اور دوسرو نکی بدشگونی کے لیئے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کاٹی اور پیرایہ دوستی مین حضرت عمر کا ایسا فضیحت و رسوا کیا کہ اونکے دشمنون نے بھی نہین کیا **بیت** دشمنی نا کسی جان بود بہتر از ان دوست کہ نادان بود۔ ہان صاحب ایک بات اور سن لیجیئے کہ آپ اگر اس روایت مین کہ رسول اللہ نے فرمایا ولدالزنا شر الثلاثہ اور مراد اوس سے حضرت عمر ہین کچھ شک ہو تو ذرا اسکی وجہ بیان فرمایئے کہ جب ابوہریرہ نے یہی حدیث ولدالزنا شر الثلاثہ بیان کی تو خلیفہ دوم کے صاحبزادہ بلند اقبال عبداللہ بن عمر پر کونسی مصیبت نازل ہوئی جو اونہون نے کلام رسول اللہ کی تردید کی اور کہا ولدالزنا خیر الثلاثہ برائے خدا فرمایئے کہ اونکو کیون ایسی مرچین لگین کہ بیچین ہو گئے اگر کچھ دال مین کالا نتھا اور نسب کا حال دو بالا بلکہ سہ بالا نتھا تو اس تردید اور تکذیب قول رسول اللہ کی انکو کیا ضرورت ہوئی ابوہریرہ نے تو حرامزادو نکی نسبت یہ روایت کی تھی انکا کیا بگڑتا تھا جو اسدرجہ برہم ہوئی اور حدیث نبوی کی تردید کی کیون مسلمانون سوائی سنی مذہب کے اور کسی مذہب والی نے بھی حرامزادہ کو اچھا سمجھا ہے یا اپنا پیشوا بنایا ہے افسوس بوجہ اختصار ہم اون اقوال کو نقل نہین کرتے جنمین نسب خلیفہ دوم کی تصریح تین پشت تک درج ہے **قولہ**

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مصداق سواد الوجہ فی الدارین اقول جو لوگ کہ روایات جبر و اکراہ و ضم و تقبیل و کشف الساق والمینڈکی تصحیح کرین وہ مصداق سواد الوجہ فی الدارین ہوون اور جو لوگ اصل نکاح سے منکر اور ان روایات کے مکذب ہوون وہ مصداق سواد الوجہ ہون اذا لقیت جلباب الحیا فقل ما شئت

قال المخاطب المقتام ہداہ اللہ سبل السلام

لیکن اگر ہم اس امر کو بھی تسلیم کرلین کہ موافق اصول شیعہ کے لفظ کفر کا اطلاق حضرت عمر پر نہین ہوتا اور اونکا مظہر اسلام او متمسک بہ تمام شریعت ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس بات کو بھی فرض کرلین کہ اونکے مذہب مین نکاح کردینا ساتھ ناصبی کے مومنہ اور عارفہ کا بھی جائز ہے لیکن حضرات شیعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے نفاق و بدعت سے کیونکر انکار کرینگے اور اونکے مومن اور مخلص اور تابع سنت ہونیکو کیونکر قبول کرینگے اگر وہ یہ قبول کرلین کہ حضرت عمر نہ منافق تھے نہ بدعتی بلکہ سچے مومن اور پکے تابع سنت تھے فنعم الوفاق اگر اسکو نہ مانین تو سب توجیہات جو معاملہ نکاح ام کلثوم مین کی ہین عبث اور فضول اور بیکار ہوئی جاتی ہین اسلیے کہ جو شناعت نکاح مین ساتھ کافر کے ہے اوس سے بھی بڑھکر قباحت نکاح مین ساتھ منافق کے ہے چنانچہ خود صاحب تحفہ اثنا عشریہ نے اسکا اقرار کیا ہے اور اس مضمون کو ان لفظون سے ادا فرمایا ہے قال الفاضل الناصب چہارم آنکہ گویند کہ حضرات بنات و اخوات خود بہ کفرہ فجرہ بزنی میدادند مثل حضرت سکینہ کہ در نکاح مصعب بن زبیر بود و علی ہذا القیاس دیگر قرابیان خود را در عقد کفرہ و نواصب مے آوردند چنانچہ در کتاب الہیات بتفصیل مشروح است اقول و بہ نستعین اگر مراد از کافر در قول را گویند حضرات بنات و اخوات خود را بہ کفرہ فجرہ میدادند مشرک است این قول کذب محض است چہ یکی از امامیہ قائل این قول نیست و اگر مراد از ان مبتدع است بہ بدعتی کہ منجر بہ کفر صاحبش نشود و اورا کافر تناول گویند یا منافق کہ مظہر اسلام و متمسک بہ سائر شریعت باشد مسلم و محذوری ندارد بفحوای ولا تنکحوا المشرکین حتی یومنوا الایہ ممنوع و محرم انکاح با مشرک است نہ بر حرمت مطلق انکاح مبتدع کذائی و تزویج با منافق دلیلی قائم نیست و قیاس یکی بر دیگری مع الفارق چہ منافق اگرچہ جرمش در حقیقت عظیم تر است و فسادش در شریعت شدیدتر بفحوای ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار در عقبی بعقوبت الیم گرفتار است

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

لیکن حکمت الٰہیہ داعی و مقتضی آن شد کہ احکام مشرکین و منافقین در دار دنیا از ہم ممتاز باشد و ازینجاست کہ مشرکین را بفحوای فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم معاقبت و ماخوذ گردانیدہ و منافقین را ازین وبال نجات بخشیدہ

اس تحریر پر علامہ کشمیری کی ہم اونکا دل و جان سے شکر ادا کرتے ہیں اور اپنی ممنونی ظاہر کرتے ہیں کہ جو بات ہمکو لکھنا چاہیے تھی وہ خود علامہ ممدوح نے لکھدی اور جو تکلیف ہمکو کرنی پڑتی وہ خود گوارا فرمائی اور ان فقروں کو لکھکر کہ منافق اگرچہ جرمش در حقیقت عظیم تر ہست و فسادش در شریعت شدید تر ہماری طرف سے خود ہی جواب بھی دیا لیکن ہم محو حیرت ہیں کہ علامہ ممدوح نے صاحب تحفہ قدس سرہ کے اعتراض کے جواب میں اس تحریر سے کیا فائدہ خیال کیا اس لیے کہ اونکا اعتراض اسپر ہے کہ شیعوں کے نزدیک حضرات علیہم السلام نے اپنی بیٹیاں کافروں کو دی ہیں علامہ اسکی جواب میں فرماتے ہیں کہ نہیں کافروں کو نہیں دیں بلکہ منافقوں کو اسپر ہمارا یہ جواب ہوتا کہ نکاح مومنہ کا ساتھ کافر کے حرام ہونے پر کوئی دلیل عقلی نہیں ہے بلکہ صرف قباحت شرعی ہی اور وہ قباحت منافق کے ساتھ نکاح کرنے میں بھی موجود بلکہ کچھ زیادہ ہے وہ خود حضرت نے فرما دیا اب اہل انصاف غور کریں کہ اعتراض صاحب تحفہ کا اس سی اور مدلل ہو گیا یا اونکا اعتراض اس جواب سے اوٹھ گیا باقی رہا یہ امر کہ احکام منافقین کے نسبت کافروں کی ظاہر شریعت میں سخت نہیں ہیں اوسکا جواب یہی ہے کہ منافق ظاہر میں اپنے آپکو مسلمان کہتے ہیں اور احکام شریعت ظاہر پر جاری ہیں ایلئے وہ قتل وغیرہ سے محفوظ ہیں اور اسکا سبب یہ ہے کہ کوئی شخص سوائی خدا کے علم غیب نہیں رکھتا جو دل کا حال جانے پس شریعت نے نظر بظاہر اسلام اونکی قتل کا حکم نہیں دیا لیکن موافق اصول شیعہ کے آئمہ کرام کو علم ما کان و ما یکون حاصل ہوتا ہے اور امور پوشیدہ اونپر روشن ہوتے ہیں اور حالات قلوب بنی آدم اونپر ظاہر ہوتے ہیں پس انکو منافقوں سے بھی احتراز کرنا اور اونکو دینا اور اونسے عداوت رکھنا اور اونسے قرابت نہ کرنا بلکہ اگر وہ کسی دینی کام میں مدد کرنا چاہیں تو اونسے اعانت نہ لینا اور اونکو کسی دینی کام میں شریک نکرنا اور اگر وہ مرجاویں تو اونپر نماز جنازہ نہ پڑھنا اور اونکے لیے استغفار نہ کرنا واجب و لازم ہے چنانچہ جن منافقوں کا نفاق پیغمبر صاحب کے سامنے کھل گیا تھا یا جن کے نفاق کی خبر خدای جلشانہ نے حضرت کو دیدی تھی اونکی ساتھ اسیطرح پیش آنا کرنیکے لیے آیات قرآنی نازل ہوئیں اور اونکے لیے سخت احکام صادر ہوئے بلکہ جسطرح جہاد کرنیکا حکم اوپر کفار کے ہوا اوسیطرح

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور منافقوں کے ہوا جیسا کہ ارشاد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم وماویٰہم جہنم وبئس
المصیر کہ اے پیغمبر جہاد کرو اوپر کافروں کے اور منافقوں کے اور نہایت سختی کرو اوپر اونکی اور جگہ اونکی جہنم ہے

بقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

مخاطب والاخطاب نے اس قول میں نہایت اپنی لیاقت علمی وکمائی ہے ایک یہ کہ کلام صاحب تحفہ اعلی اللہ مقامہ
میں جیسا کہ غلط نقل کیا ہے لفظ حرمت کو کہ جسکے معنی گناہ ہی تحریف وتصحیف کرکے حرمش بنایا ہے اور اوسی پر بنا کرکے
کیا کیا ہذیانات ولغویات بکا ہے اور بے سروپا باتوں کو اپنے دل ہی کو گڑھا ہے افسوس ہمارا مخاطب اسقدر
بھی نہیں سمجھا کہ حلت وحرمت حقیقت میں افعال ہوتے ہیں اور مجازاً ذوات باعتبار افعال کے مثلاً شراب
وغیرہ حرام ہے باعتبار پینے اور کہانے کے نہ فی نفسہ پس کافر ومنافق فی نفسہ حرام وحلال نہیں ہوسکتی ہیں مگر
باعتبار نکاح کے اور حرمت نکاح کافر آیہ لا تنکحوا المشرکین الآیہ ہی اور حرمت نکاح منافق پر کوئی دلیل نہیں ہی
جیسا کہ فقرہ ماقبل میں موجود ہے کہ بر حرمت مطلق نکاح منافق کذائی وتزویج با منافق دلیلی قایم نیست و
قیاس یکی بر دیگرے یعنی قیاس منافق بر کافر قیاس مع الفارق پس جس چیز کی حرمت پر کوئی دلیل قایم نہیں
خصوصاً دلیل عقلی بقول مخاطب تو باعتبار قاعدہ اصولیہ کہ اصل اشیا میں اباحت ہی حقیقت میں اصل حرمت اوس میں
پائی نہ جاویگی اور جب حقیقت میں حرمت نہ پائی گئی تو حرمش وحقیقت عظیم تر است کا اطلاق کیا پس لفظ حرمش کو
حرمت بنانا نہایت بیوقوفی اور خلاف سیاق ہے اور اسی طرح سے فقرہ مابعد میں ہے کہ [illegible]
منافق کے بموجب ان المنافقین فی الدرک الاسفل وعقوبت الیم گرفتار است پس منافق کا عقوبت الیم میں گرفتار
ہونا بسبب [illegible] عظیم کے ہی اور اگر بسبب حرمت نکاح کے ہوتا تو نکاح میں وطی الاعتقاد [illegible] گرفتار ہوتا نہ منافق [illegible]
کہ فاعل فعل حرام قابل سزا ہی متعلق فعل جیسا ریپ شراب کے لیئے عقوبت الیم ہی نہ شراب کے لیئے پس لفظ حرمش کو حرمت بنانا
خلاف سیاق ہے ہی اور خلاف سیاق وسباق لفظ کو تصحیف کرکے ہذیانات ولغویات وناسزا باتیں بکنا
کمال لیاقت علمی مخاطب کی دلیل ہے دوسرے یہ کہ فرماتا ہیں کہ آپ علیہ السلام کو علم ماکان ومایکون حاصل تھا اور
[illegible] اوسکے ظاہر وباطن ہونے کا علم تھا لیکن حالت قلوب بنی آدم اون پر ظاہر تھی لیکن انکو بظاہر شریعت عمل کرنا حرام تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور منافقون سے احتراز کرنا اور مخالطت اور قرابت نکرنا واجب یا لازم تہا حضرت سلامت آپکی تو عادت ہے کہ
دعوا ہای بے سر و پا کرتے ہین اور دلیل ندارد بیان بہی آپ کا یہ دعوی بے دلیل ہی کہ جب کسی منافق کے نفاق کا
علم ہو جاتی اگرچہ یہ علم باطنی ہو تو احتراز اوس سی لازم ہے ہم اسپر لا نسلم کہتے ہین اور دلیل عقلی یا نقلی کے طالب ہین جب
خداوند تعالی نے اپنے علم ازلی ماکان و مایکون پر عمل نکیا اور باوجود جاننے کے کہ فلان کافر فلان منافق کبھی
ایمان نہ لائے گا اور میرے رسول اور آل رسول اور اصحاب رسول کو تکلیفین پہونچائیگا پہر بہی اوسکو باقی رکہا
اور مہلت دی اور نہ ملک الموت کو فرمایا کہ فوراً اوسکی روح قبض کرے اور نہ پیغمبر کو حکم دیا کہ فلان فلان
منافق تیرے قابو مین آچکا ہے اور مثل کفار کے خارج از اختیار نہین ہے کہ حاجت مشقت جہاد ہو انکو فوراً
قتل کرا اور اونسے احتراز کر اور مخالطت نہ کر کہ بڑے بڑے فسادات انکی ذات سے پیدا ہونگے یہانتک کہ یہی
منافقین میری خلیفہ اول کی خلافت کا انکار کرینگے اور خانہ جناب فاطمہ پر ہجوم کرکے انکو بہ جبر بیعت خلافت کرینگے
اس لیی کہ خلیفہ ثانی اوس گہر کے جلانے کے لیئے آگ اور لکڑیان جمع کرینگے کما فی ازالۃ الخفا اور یہی منافق خلیفہ
ثانی اور ثالث کو بہی قتل کرینگے الغرض نہ خدا ہی نے اپنی علم ازلی ماکان و مایکون سے کچہ منافقون کا تدارک کیا نہ رسول
ہی نی باوجودیکہ علم وحی و الہامی سی حضرت عثمان کی شہادت کی خبر دیتے تہی اور اونکو وصیت بہ صبر کر گئے تہے کچہہ
تدارک نہ کیا پہر اگر اماموں نے بہی علم ماکان و مایکون پر عمل نہ کیا اور منافقین سی تحرز نہ کیے تو کوئی امر بیجا نہین کیا
کہ خدا اور رسول کی پیروی کی اور جناب رسول خدا نے تو قطع نظر علم وحی اور الہام و ماکان و مایکون سی جن منافقون
کا نفاق علی رؤس الاشہاد ظاہر ہو گیا تہا اونسے بہی تو وہ حضرت ترک صحبت نکرتے تہی بلکہ نظر بمصالح وقت نہ اونکو
قتل کرتے تہی نہ اونسے احتراز فرماتے تہے چنانچہ سابق مین صحیح بخاری سی گذرا کہ جس منافق کو عمر قتل کرنا چاہتے
تہے حضرت اوسکے قتل سے مانع ہوئے اور فرمایا دعہ لئلا یقول الناس ان محمدا یقتل اصحابہ باوجودیکہ بعلم ماکان وما
یکون جانتے تہی کہ اوس سی ایک گروہ منافق پیدا ہوگا کہ قرآن فقط اونکی زبانون پر ہوگا اور اونکے گلے سے نیچے
نہ اوتریگا جیسا کہ صحیح بخاری مین ہی پس باوجود علم ظاہری و باطنی نفاق اور سعی و سفارش عمر باوفاق اوسکی تدارک
سے در گذر کیا اور اسیطرح باوصف منافقت عمر سر گروہ منافقین کے جنازہ پر نماز پڑہی تہی اور زجر و توبیخ
عمر کے لیئے استغفار بہی کی اپنا قمیص خاص بہی کفن کے لیئے عنایت فرمایا بلکہ اوسکا سر گود مین لیا اور لعاب دہن

jabir-abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

منہ میں دیا یا لانکہ یقیناً حضرت کے نزدیک خدا کے نزدیک تمامی صحابہ کے نزدیک وہ منافق اور سرگروہ منافقین
ظاہری تھا وہ کون؟ عبد اللہ بن ابی اور غزوۂ تبوک کے بعد چودہ منافقوں نے جنکی اکثر افراد آپکی عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں حضرت
کو قتل کرنا چاہا اور حضرت نے حذیفہ کو بھیجدیا اور تاکید تمام فرمایا کہ یہ منافق اس امت کے ہیں کسیکو انکا نام نہ بتانا
پس باوجود ظہور نفاق نہ حضرت نے اونکو قتل کیا نہ اونکی فضیحت کی تو ائمہ ہدی علیہم السلام کیونکر اپنے جد امجد
کی سیرت کے خلاف رفتار فرماتے اور سابق میں قول امام نووی کا ہمنے نقل کیا کہ ہمیشہ وہ حضرت ایذائی منافقین
پر صبر کرتے تھے اور اونکو قتل نکیا لانہم کانوا معدودین فی اصحابہ ویجاہدون معہ اما حمیۃً او لطلب الدنیا وقدمر
قولہ کہ موافق اصول شیعہ کے لفظ کفر کا اطلاق حضرت عمر پر نہیں ہوتا **اقول** نہیں حضرت موافق اصول
شیعہ کے عمر منافق تھا یہ کسنے آپسے کہا کہ شیعہ اونکو کافر نہیں کہتے مرتد نہیں کہتے یہ سب کہتے ہیں مگر ظاہر کا
مشرک بت پرست نہیں کہتے اور اگر مرضی مبارک ہو تو یہ بھی کہنے لگیں اور اونکا کچھ نہ بگڑے اسلیئے کہ نکاح ساتھ
مشرکین کے بھی حالت جبر و اکراہ میں صحیح ہی گو حالت اختیار میں بخوشی خاطر صحیح نہو ومن ادعی بطلان النکاح
فی الجبر والاکراہ فعلیہ الدلیل **قولہ** اور اونکا مظہر اسلام اور متمسک تمام شریعت **اقول** یوں فرمایئے کہ
اونکا ظاہر میں مظہر اسلام اور متمسک بشریعت ہونا ثابت ہوتا ہے نہ مسلمان ہونا حقیقت میں یا متمسک
ہونا واقع میں اور یقین ہی کہ حضور کو بھی اونکی اسلام ظاہری سے انکار نہوگا اسلیئے کہ اسلام حقیقی کا اقرار اور اسلام
ظاہری سے انکار بنا بر آپکے مذہب کے ہو نہیں سکتا اسلیئے سواد اعظم کے امام اعظم نے بقیاس نفاق بکیم ایمان
کو عین نفاق فرمایا ہی و جب باتفاق فریقین عمر مظہر اسلام ٹھہرا تو درمیان اونکے اور مشرکین کے فرق نہ کرنا
مطلب ہی کو نسا اور ہے **قولہ** فرض کر لیں کہ اونکے مذہب میں نکاح کر دینا ساتھ ناصبی کے مومنہ اور عارفہ
کا بھی جائز ہے **اقول** جبر و اکراہ سے نہ خوشی خاطر سے **قولہ** حضرت عمر کے نفاق و بدعت سے کیونکر
انکار کرینگے **اقول** قصور تو ہوگا مگر ہرگز انکار نہ کرینگے بلکہ اشد نفاقا و کفرا و بدعۃ کہے جائینگے اگر حضرات
اہلسنت بھی اسکو قبول کر لیں فنعم الوفاق اور اگر قبول نہ کریں تو حضرت عمر اونسے بہتر ہیں کیونکہ خود بدولت تو بحلف
شرعی فرماتے ہیں یا نشد اللہ انا من المنافقین کما فی المغنی للذہبی یعنی خدا کی قسم میں منافقوں سے ہوں اسپر بھی اونکے
امتی لوگ نہیں مانتے اور خلیفہ دوم کی تکذیب کرتے ہیں پھر اس تکذیب سے بھی خلیفہ دوم کا نفاق ثابت ہوا

Presented by: Rana Jabir Abbas

واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون **قولہ** سب توجیہات جو معاملہ نکاح ام کلثوم مین کی ہین عبث اور فضول اور
بیکار ہوئی جاتی ہین **اقول** ہرگز نہین بلکہ اور چُست و درست ہوتی ہین کیونکہ منافقون مین یقیناً کل احکام شریعت
بقول خود مخاطب جاری ہین **قولہ** اسلیے کہ جو شناعت نکاح مین ساتھ کافر کے ہے اوس سے بڑھکر قباحت نکاح
مین ساتھ منافق کے ہے **اقول** کوئی دلیل اپنی دعوائے کاذب پہ تمنے قایم نہ کی کاش جسقدر قباحت نکاح
مشرک مین تھی اوسی قدر تم نکاح منافق مین ثابت کر دیتے کہ دونو مساوی ہو جاتے اور جب مساوات ہی نہین
ہی تو اوس سے بڑھکر قباحت کہانسے ثابت ہوگی صاحب تحفہ اعلی اللہ مقامہ اسی عبارت مین جسکی حضرت مخاطب
ایک سطر بعد ناقل ہین بالتصریح اسکا انکار فرماتی ہین کہ نکاح مشرک و نکاح منافق یکسان نہین ہی اسلیے کہ آیۂ
لاتنکحوا المشرکین کو فقط حرمت نکاح مشرک پر دلالت ہی نہ حرمت نکاح منافق پر اور حرمت تزویج با منافق پر دلیلی قایم
نیست اور جس شی کی حرمت پر دلیل قایم نہین وہ اصل اباحت پر باقی ہی پس حکم مباح اور حکم حرام ایک نہین ہوسکتا
پس فرمانا مخاطب کا کہ ایک کی قباحت دوسری کی قباحت سے بڑھکر ہے محض غلط اور پوچ اور لغو اور باطل
اور مہمل ہی خصوصاً در صورتیکہ آپ خود قایل ہین کہ کوئی قباحت عقلی نہین صرف قباحت شرعی ہی پس بدون اثبات
قباحت شرعی کے جسکے لیے نص صریح درکار ہے آپ ایسا دعوی نہین کرسکتے **قولہ** چنانچہ خود صاحب تحفہ
اثنا عشریہ نے اسکا اقرار کیا ہی **اقول** خدا جھوٹے کے منھ کو قبہ قبر دہن کشادہ امام اعظم کری اور اوپر
نادری غضب گرے کیسی جعلساز و دغاباز کے کہنے مین آپ پڑے ہین جو چھینلے کی کاٹ چھانٹ لفظون مین دکھاتا
ہے اور بخیانت و بیحیائی و بغیرتی جرمش کو جرم تنش بناتا ہے اور احمق من الہبنقہ اسقدر نہین سمجھتا کہ سیاق
و سباق اوسکے مکر و فریب کو کھولائیگا اور ہر خاص و عام سے اوسکے منھ پر تھکوائیگا **قولہ** فی العبارۃ المنقولہ
مراد از کافر دو قول را **اقول** صحیح عبارت یون ہے مراد از کافر دو قول اد **قولہ** فیہما او را کافر
تاول گویند **اقول** سبحان اللہ کیا لیاقت ہے کیا فہم عالی ہی عبارت خوانی ماشاء اللہ بھر بیانی حضور کے امثال
پر ختم ہی ہم اس فقرہ کی معنی سمجھتی تھم اسکا تناول کنندگان لحم خنزیری و متناولان و نوشندگان پیالہ خمری اور
نثار بان شراب حمایت عمری کے لیے مخصوص ہی خدا جانے کس مشرک نے تناول کیا اور اس تناول
نی اوسکو کیا مزا دیا باللہ عبارت صحیح تحریر فرمایا کبھی ہر گھڑی نشہ کی نیچی **قولہ** فیہما اگرچہ جرمش در حقیقت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

عظیم ترست **اقول** اصل عبارت ترجمہ یون ہی اگرچہ مشو درحقیقت عظیم ترست لفظا جرم کو کہ بمعنی گناہ ہی کسی
روسیاہ نی حرمت پڑھا اور اوسپر بناکر کے کیا کیا بے تکی باتین کہین ہین خدا کے قدرت یاد آتی ہی کہ ایسے گدھون کو
موہن بھوگ کھلاتا ہی سے آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت * ابلہان را ہمہ شربت زگلاب و قند ست * قوت
دانا ہمہ از خون جگر می بینیم * اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان * طوق زرین ہمہ در گردن خر می بینم **قولہ** ہم اونکا
دل و جان سی شکر ادا کرتے ہین **اقول** البتہ مقام شکر گذاری ہی کہ اگر وہ لفظ جرم نہ لکھتے تو آپ اوسکو حرمت بناکر
کیونکر اسقدر جھک مارتے لیکن ایسی جھک مارنے سے آپ کو کچھ نہ ملا **قولہ** اور اپنی ممنونی ظاہر کرتے ہین **اقول**
آپ تھوڑی سی اپنی ممنونی ظاہر کیجئے ہم بہت بڑا ممنون اپنا ظاہر کرتے ہین کہ ہمکو آپکی اس تحریر جہالت اور تقریر
حماقت نی حاجت اثبات جہالت مخاطب سی مستغنی کر دیا **قولہ** اسپر ہمارا یہ جواب ہوتا **اقول** کسقدر مربوط کلام
ہی کذاب دہلوی نی کہا کہ بیٹیاں اپنی کافر کو دین علامہ نے کہا کہ تو جھوٹا ہے کسی کافر مشرک کو نہین دین بلکہ اگر
دین ہونگی تو کسی کافر منافق کو دی ہونگی اور حرمت تزویج منافق پر کوئی دلیل قایم نہین اوسکے جواب مین
مخاطب صاحب فرماتی ہین جواب اونکی تکذیب کا یہی ہی کہ حرمت نکاح کافر پر کوئی دلیل عقلی نہین سبحان اللہ سوال
از ریسمان و جواب از آسمان اسی کو کہتے ہین جو کہا کہ شاہ صاحب جھوٹھے ہین کسی کافر کو بیٹی نہین دی تو اوسکا
جواب یہی ہی کہ حرمت نکاح کافر پر کوئی دلیل عقلی نہین معلوم نہین کہ دروغ شاہ صاحب کو عدم حرمت دلیل
عقلی سی کیا علاقہ ہے کہ جس سی وہ سچے ہو گئے **بیت** ای خدا از عقل و دین بیگانہ است * اندکے
عقلش بدہ دیوانہ است ہمارے حضرت مخاطب کی جنون کا کوئی علاج نہین ہی جز اسکے فسد اکحل ہو یا
حقنہ کا عمل **قولہ** کوئی دلیل عقلی نہین **اقول** ارے حضرت تمکو دلیل عقلی سی کیا واسطہ تمہارے علما تو حسن و قبح
عقلی کے قایل نہین اور صاحب سلم ماتریدی جو افحام الرسل سے مفحم و ملجم ہو کر قایل بھی ہوا ہے تو مستلزم علت
و حرمت شرعی نہین جانتا پھر اگر حرمت عقلی ہی کیا واسطہ ہان شیعہ البتہ بحث کرتے ہین جیسا کہ تقریر
حضرت مولانا صاحب بعروۃ [illegible] مین گذرا آپ وہین سے سارق اور اپنے دین سے مارق ہین **قولہ**
صرف قباحت شرعی ہی اور وہ قباحت منافق کے ساتھ نکاح کر نیمین موجود **اقول** آپ محض غلط فرماتی ہین
اسلئے کہ کلام [illegible] صاحب [illegible] فرماتی ہین کیسر حرمت و [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

منافق ودلیل قائم نیست پس جب آپکو اسکا دعویٰ ہی کہ قباحت شرعی نکاح منافقین مین موجود ہی تو اوسکی سند دیجیے اور بتلائیے کہ کونسی قباحت ہی اور کہان اسکا حکم ہے کہ منافق سے نکاح نہ کرو حالانکہ آپ خود آگے چلکر قایل ہوتے ہین کہ منافقین پر احکام اسلام بسبب ظاہر شریعت جاری ہین پس کیا نکاح آپ کے نزدیک احکام اسلام سی خارج ہی جو آپ منافقین کو اس سی خارج کرتے ہین **قولہ** بلکہ کچھ زیادہ ہی **اقول** جب اصل ہی نہین ہی تو کچھ زیادہ کہان سے ہوگی **قولہ** وہ خود حضرت نے فرما دیا **اقول** کہین عبارت صاحب ترجمہ مین نہین ہی کہ وہ قباحت منافق کے ساتھ نکاح کرنے مین بھی موجود بلکہ کچھ زیادہ ہی حضرت سلامت لفظ قباحت کا تو کہین نام بھی نہین ہی ہان لفظ جرم ہے اور اوسکو مخاطب نے اپنی حماقت وجہالت سے یا کسی کے تصحیف سی خلاف سیاق وسباق حرمت پڑھا تو یہ قصور اونہین کی جہالت وحماقت کا ہے **قولہ** اعتراض صاحب تحفہ کا اوس سے اور مدلل ہوگیا **اقول** ہان جھوٹھا ہوتا صاحب تحفہ کا دعوائی نکاح بنات با کفار مین مدلل ہوگیا اور ثابت ہوگیا کہ شاہ صاحب ازسرتاپا جھوٹھے ہین اور تم اونکے حامی انتہا کے خامی رکھتے ہو جرم کو حرمت پڑھتے ہو اور بے جوڑ توڑ باتین بکتے ہو **قولہ** باقی رہا یہ امر کہ احکام منافقین نسبت کافرونکے ظاہر شریعت مین سخت نہین ہین **اقول** اسیوجہ سی منافقین سی نکاح جایز اور کافرون سے ناجایز ہوا پس حرمت نکاح منافق کہانسے اور قباحت نکاح منافق کہانسے نکلی **قولہ** اسکا جواب یہی **اقول** اس جواب کا جواب یہی کہ اسکا جواب نہ دیا جائے ع آنست جوابش کہ جوابش ندہی حضرت سلامت جواب یا کسی سوال کا ہوتا ہی یا اعتراض کا یہان پر نہ کوئی سوال ہی نہ کوئی اعتراض ہی جسکا مخاطب صاحب جواب دیتی ہین طرفہ یہ کہ قول صاحب ترجمہ کہ احکام مشرکین ومنافقین ایک نہین ہین اسکو ہمارے مخاطب قبول فرماتی ہین بلکہ اوسکی وجہ بیان کرتے ہین چونکہ ایک بظاہر مسلمان اور دوسرا بظاہر کافر ہے اسلیے حکم ایک نہین ہی لیکن معلوم نہین کہ اسوجہ کا نام جواب کیون رکھتے ہین جواب تو ناقض قول کو کہتی ہین نہ علت مثبتہ قول کو عجب حال ہے جو شخص اپنی بات کی تشخیص نہین کرسکتا کہ مین کس بات کا جواب دیتا ہون کہ اوسکی وجہ بیان کرکے اوسکو سخن موجہ کرتا ہون وہ تشخیص دوسرونکی بات کیا سمجھیگا **قولہ** اور احکام شریعت ظاہر پر جاری ہین **اقول** جب احکام شریعت ظاہر پر جاری ہین تو نکاح با منافق بھی بظاہر شریعت پر جاری ہوگا اس لیے کہ ہر منافق ظاہر مین مسلمان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

ہی کو باطن مین اکفر الکفرہ ہو **قولہ** کوئی شخص سوائی خدا کے علم غیب نہین رکھتا **اقول** یہ بات سچ ہی کہ خدا نی ہر ایکو
اپنی علم غیب سی آگاہ نہین کیا فلا یظہر علی غیبہ احدًا الا من ارتضی من رسول پس جو لوگ کہ علم غیب نہین رکھتی وہ تو
ضرور ہے کہ ظاہر پر عمل کرین پس اُنکی کہ باطن کو نہین جانتی لیکن جو لوگ کہ علم غیب رکھتی ہین اور باطن کو جانتے ہین
اونپر حضرت مخاطب ظاہر شریعت پر عمل کرنا جایز نہین جانتی اور ظاہر ہی کہ خدا غیب کو جانتا ہی اور اپنی رسول کو بھی کسیقدر
اوس سی آگاہ کیا ہے پس خدا اور رسول پر واجب ولازم تہا کہ منافقین کو قتل کرتے قبل ظہور نفاق مگر اونہون نے
تو بعد ظہور نفاق بھی قتل نکیا بلکہ دوسرونکو خصوصًا حضرت عمر کو ہمیشہ منع کیا اور غزوۂ تبوک کے منافقون کا نام بھی
کسی کو سوای حذیفہ نہ بتایا اور اونسے مخالطت رکھی اور اونکے جنازہ پر نماز پڑھی اور اونکے واسطے استغفار
کی گو خدا نے انکی ستر استغفار بھی قبول نہ کرونگا کما مرت الاشارۃ الیہ کل ذلک فتامل فانہ ینفعک فیما یاتی
فی القول الاتی **قولہ** شریعت نی نظر بر ظاہر اسلام اونکے قتل کا حکم نہین دیا **اقول** ہمکو نہین معلوم کہ شیخ شریعت
خانصاحب کونسی جا کر آپ کے بزرگوارون مین تھی کہ وہ بھی قتل کا حکم دیا کرتے تھے ہمارے نزدیک تو مقتضای
الا حکم الا للہ سوای خدا کے کوئی حکم قتل وعدم قتل وغیرہ کا نہین اور وہ حاکم حقیقی اپنی علم غیب سے منافقونکے دل کا
حال خوب جانتا تہا پس باعتبار اپنے علم غیب کے بنا بر آپکی رائے شریف کے اوسپر واجب ولازم تہا کہ اپنی پیغمبر کو اور
کل مومنین کو حکم دیتا کہ فلان اور فلان منافق کو جو تمہاری قابو مین ہین قتل کر ڈالو اور اگر شاید پیغمبر اور مومنین تمہی
بوجہ شفقت اونکے قتل مین مسامحت کرتے تو ملک الموت کو حکم دیتا کہ فورًا ابو جیع الفواد اونکی روح قبض کرکے چھٹی کردین لیکن
حق سبحانہ نے ایسا نکیا اور منافقونکو باقی رکہا اور اونسے نکاح کو مثل نکاح مشرکین منع نہ فرمایا بلکہ باعتبار اباحت اصلیہ
کے جایز رکھا تو سب مخاطب کا جہگڑا بیکار ہو گیا **قولہ** آئمہ کرام کو علم ما کان و یکون حاصل ہوتا ہے **اقول** مطابق
اصول شیعہ علم ائمہ علیہم السلام ماخوذ تہا علم رسول اللہ سے اور اونکا علم ماخوذ تہا خدا سے کہ بمقتضای الا من ارتضی
من رسول فی الجملہ اپنی علم غیب کو جو کسی کہ مثل ایک قطرہ کے ہے بحر ذخار و دریای ناپیدا کنار علم امکانی یزدانی
سی آگاہ فرمایا تہا ع وہ کو نسبت یکے قطرہ و ربحر علم مگر تم ایسے جاہلون کو خدا نے اپنی معرفت اور اپنے
رسول کی معرفت اور امام کی معرفت سے محروم رکھا ہی تم ان باتونکو کیا سمجھوگے تم وہتنے جلا ہونکی بیچاری
جانو جس سے ابو بکر سے جہل سالہ بت پرستونکو خلیفہ بنایا کرتے ہو بہر کیف ہم بیان کر چکے کہ جو لوگ علم غیب رکھتی ہین

Presented by: Rana Jabir Abbas

اونکو کوئی ضرورت نہین ہی کہ ہر وقت اپنی علم غیب ہی پر عمل کیا کرین بلکہ بمقتضائی مصلحت وقت کاربند ہوتے تھے
کبھی علم غیب پر عمل کرتے ہین کبھی اوسپر عمل کرنا خلاف مصلحت وقت جانتی ہین خصوصًا مقامات اتمام حجت مین تو
اوسپر عمل جائز ہی نہین ہی بالجملہ جبتک تم کسی دلیل سی ثابت نہ کر دوگے کہ علم غیب والے کو عمل اوسکی مقتضی پر ہر وقت
واجب و لازم ہی اوسوقت تک تمھارا ایک ایک کرنا قابل سماعت نہین ہو سکتا ہی ہم سب باتون سے قطع
نظر کر کے فقط ایک بات حضور والا سے پوچھتے ہین للہ و للرسول منصفانہ جواب دیجیے کہ اسمین شک نہین کہ
پیغمبر خدا صلوات اللہ علیہ و آلہ کو خواہ بوحی خواہ بالہام خواہ بتعلیم ما کان و ما یکون خواہ بظہور علامات نفاق حضرت صدیقہ
بی حمیرا کا حال بخوبی معلوم تھا اسی سبب سے اونکے بیت الشرف یعنے دولت خانہ بہجت کاشانہ کیطرف اشارہ
کر کے فرمایا من ہنا تطلع قرن الشیطان یعنی شیطان کے سینگ یہین سی نکلینگے پھر فرمایا کہ میری ازواج سی ایک ذات شریفہ
میرے وصی سی لڑنے جائینگے اور لشکر کے کتے اونکو دیکھکر حواب کے کہ نام ایک مقام کا ہے بھونکینگے پھر فرمایا
آیا تو ان مین کون ہی یا حمیرا ایسے ڈر اس بات سی کہ وہ عورت تو ہی ہو اے حمیرا چنانچہ ان احادیث کی تصحیح اکثر
علمائی اعلام نی کی ہی اور حواب کے کتون کا بھونکنا اور پچاس گواہ جھوٹی قائم کرنا مرشد زادہ سلطان عبد اللہ
زبیر کا کہ یہ جواب نہین ہی کل مورخین معتمدین نی لکھا ہے الحاصل جناب رسولخدا ص کے ان حالات پر مطلع ہونے مین
کوئی مسلمان شک نہین کرسکتا اب ہم مخاطب والاخطاب سی پوچھتے ہین کہ جناب رسولخدا ص نی اس علم
باطنی یا علم ظاہری کے مقتضا پر کیا عمل کیا اور جسکے فتنہ و فساد سی اٹھارہ ہزار مسلمان قتل ہو گئے اوسکے
دفع کی کیا فکر کی عمدہ بات تو یہ تھی کہ ایسے مایہ شقاق و نفاق کو گردن زدنی سمجھکے قتل ہی کر ڈالا ہوتا کہ جان
اٹھارہ ہزار مسلمانون کی بچ جاتی اور اگر یہ نہین کیا تھا تو اوس سے اجتناب و احتراز کرنا اور اونکو دولت دنیا
اور اوس سے عداوت رکھنا اور اوس سے قرابت نکرنا آنحضرت پر بقول مخاطب والاخطاب واجب و
لازم تھا لیکن یہ کچھ نہ کیا بلکہ بجائی اجتناب اوس جناب نی ہمدوشی اور ہم آغوشی سی کامیاب اور زلال
وصال سی سیراب اور مزرع امانی و آمال کو شاداب کیا اور بجائی احتراز محبوبہ طناز سے ہنگامہ ناز و نیاز
گرم رکھا اور اوسکو ہمراز و دمساز و ہم آواز بنایا اور بجائی ذلت ایسی عزت دی کہ اپنے سر چڑھایا
اور کندھے پر سے ناچ دکھلایا اور بجائی عداوت اونکو پیار کیا اور محبت کی بلکہ پیار سے حمیرا کہا اور

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بجائی تیر کی قرابت متقاربت کے اور بجائی مفارقت و مجانبت مواصلت و موانست کی ہی کاش اس عیش و عشرت
کے بعد مثل حفصہ کے ایک طلاق رجعی دیدیا ہوتا کہ بمخالفت قرن فی بیوتکن سی گھر چھوڑتین اور مثل شمشیر
برہنہ گھر سے باہر نکلتین اور مثل حفصہ گھر بیٹھے بیٹھے ذکر فراہم آوری لشکر کرتین حضرت قصور ہوا معاف
کیجئے رسول اللہ نے سب کچھ کیا طلاق بھی دیا بلکہ جناب امیر کو انکے طلاق دینی کے لیئے اپنا وکیل کیا مگر
واہ ری مردانگی اس علامہ دوران ام الصبیان کے کہ صرف اس گھمنڈ پر کہ رسول اللہ کو بجز میرے کوئی
دوسری باکرہ نہ ملی شیر یزدان سی لڑنے پر تیار ہی ہوگئین ہزاروں کی جانین لین سیکڑوں کو قتل کرایا بالجملہ جو کچھ مطاعن بیجا
صاحب ان ترہات باطلات کا جواب ہمکو دینگے وہی جواب ما نحن فیہ مین ہمسے لینگے فما ہو جوابکم فہو جوابنا اسیجگہ
ذکر لفظ حمیرا زبان قلم سے نکل گیا اسلیئے نزہت خاطر مومنین کیواسطے وجہ تسمیہ جو بعض ظرفائی شیعہ نے برجستہ
بیان کیا ہی وہ عرض کیا جاتا ہے ایکدن ایک سنی شریف اور ایک شیعہ ظریف کے درمیان مین ذکر حضرت عائشہ صدیقہ
کا آیا سنی صاحب نے کہا کہ وہ ایسے صاحب شرف ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو حمیرا کہکے پکارتے تھے شیعہ صاحب نے
کہا کہ پھر اسمین شرف کیا ہی حمیرا تصغیر ہے حمیر کی جو جمع ہی حمار کی جیسا کہ قرآن مین ہی ان انکر الاصوات لصوت الحمیر الف ممدودہ
یا مقصورہ تانیث کا اسمین بڑھاکر حمیرا کہا یعنے چھوٹی گدھی اور تصغیر و معنی تحقیر کے بھی ہوتی ہی پس گدھی کی گدھیا ہوگئی
پھر شرافت کیا ہوئی ہرچند یہ بات فقط از راہ ظرافت ہی مگر برجستہ بیانی اونکی موجب خندہ صغار و کبار حضار ہوئی اور
واقع مین یہی ہی کہ حمیرا تصغیر ہے حمراء کی جو مونث ہی احمر کا کہ معنے سرخ ہی اور چونکہ حضرت عائشہ کے دونو گال مثال چقندر
یا سیندور لال لال برنگ آل و گلال تھی اس لیئی انکو حمیرا کہتے تھے اور بلحاظ سرخی رنگ کی بعض شعرائی ترجمہ حمیرا لینا
بی للو کیا ہی جہان حدیث صحیح ترمذی کو جسمین مضمون بی عائشہ کے ناچ دکھلانیکا ہے ذکر کیا ہے جیسا کہ فرماتی ہین ہائے
ابھی للو تماشا دیکھتے ہین یا تمہارا رقص کرنا دیکھتے ہین ۔ یہ تو مومنین نے جان لیا اب سنیئے کہ بی حفصہ کو شیعہ بی کلو کیون
کہتے ہین پس لیجئے کہتی ہین کہ اونکا کالا رنگ تھا کہ حبشیہ سی ماخوذ تھا اور وہ بی حبشن بنا بر قول بعض نسابہ حضرت عمر کے
دادی تھین اور نانی بھی تھین پس یہ رنگ حضرت عمر تک بوراثت پدری اور بوراثت مادری پہونچا اور اونسے
اونکی صاحبزادی نے لیا غرضکہ حضرت بی للو اور بی کلو کا نام اونپر پھبتا ہی اور ان دونو کی جوڑی برابر مثل دو دندانہ شانہ
ہی اور ہر ایک آپسمین ملکر دوگانہ ہی اور شیعہ کے نزدیک قتار رسولخدا سی یگانہ انسے بضرورت صحبت وقت مثل ضرورت

Presented by: Rana Jabir Abbas

رفتن بپاخانہ ہی گویا انکے پاس جانا پیشاب کرنے کے لیے بیت الخلا جانا ہے **قولہ** اونکی ساتھ اسیطرح پر برتاؤ کرنے
کے لیے آیات قرآنی نازل ہوئین **اقول** گو کاذب دنیا مین بہت ہین مگر حضرت مخاطب سے کذاب کمتر ملینگے ہین تاؤ
پر بالعموم نہ کوئی آیت نازل ہوئی نہ پیغمبر نے یہ برتاؤ منافقون سے کیا بلکہ بارہا عمر کو اونکے قتل سے باز رکھا اور باوجود منع
عمر ابن ابی منافق کے جنازہ پر نماز پڑھی اور رات دن منافقین صحابہ آنحضرت کے صحبت مین حاضر رہتے تھے
جیساکہ امام نووی کی عبارت مین گزرا ولم یقتلہم لانہم کانوا معدودین فی اصحابہ یجاہدون معہ اما حمیۃ او لطلب
الدنیا یعنے جناب رسولخدا نے منافقین کو قتل نہین کیا اسلیئے کہ آنحضرت کے اصحاب کے شمار مین تھی اور آنحضرت
کے ساتھ شریک جہاد ہوتے تھے یا بحمیت قومیت یا بطمع حصول دنیا انتہی پس جس برتاؤ کو مخاطب صاحب نے
فرمایا وہ جناب رسولخدا نے ہرگز نہین کیا مخاطب محض جھوٹے ہین طرفہ یہ کہ فرماتے ہین کہ اسی طرح پر برتاؤ
کرنیکے لیئے آیات قرآنی نازل ہوئین اس برتاؤ پر بالعموم کوئی ایک آیت قرآنی بھی نہین ہے آیات قرآنی بصیغہ
جمع کہانسے آوینگی اور کوئی آیت قرآنی ہونی پر دلیل ہی کافی ہے کہ اگر آدھی آیت بھی ہوتی تو جناب رسولخدا صرف
اوسپر عمل فرماتے کسی جھوٹے سی کتاب مین دکھاؤ کہ جناب رسولخدا نے فلان منافق کو مارا اور فلان کو نکالا
اور کسیکو ذلت دی اور کسیکو فضیحت کی اور کسی کا جنازہ بے نماز و بے غسل کفن دفن کرایا تمھاری منھ مین خدا نے
لگام نہین دی ہے جسقدر جی چاہے جھوٹ بکتے چلے جاؤ مگر جب کوئی ثبوت طلب کریگا تب جھوٹے کا منھ کالا اور سچے کا
منھ نور نور سے چمکنے والا اور جھوٹے کا قول پست اور سچے کا بول بالا انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا یا حضرت اگر
آپکو میرے قول مین شک ہو تو اپنے ادنی چودہ بارہ منافقونکا نام بتایئے جنھون نے شب عقبہ غزوہ تبوک حضرت
کو قتل کرنا چاہا تھا اگر رسول اللہ نے ظاہر کیا تھا تو عمر صاحب کیون بار بار حذیفہ سے باصرار پوچھتے تھے کہ مین بھی
منافقون سے ہون یا نہین **قولہ** بلکہ جسطرح پر جہاد کرنیکا حکم اوپر کفار کے ہوا اوسی طرح پر اوپر منافقون کے
ہوا **اقول** اب تلک ہم حضور کو فقط مفتری علی اللہ مکار کاذب کہتے تھے مگر اس قول مین مرتکب جہل مرکب کا
پالیا بھی کہتے ہین آپ یہ نہین سمجھتے کہ حکم جہاد کا ساتھ کفار و منافقین کے آیا حکم عام تھا شامل جمیع ازمان و اشخاص
کیا تھا یا ایک حکم خاص مقید بقیود و شروط تھا کوئی جاہل بھی نہ کہیگا کہ حکم ایسا عام تھا کہ حضرت پیغمبر [illegible]
ہر وقت اور ہر لحظہ ہر آن اسی کام مین مشغول رہین اور سب کاروبار دنیا و آخرت کو چھوڑ دین یہانتک کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقت خلوت عائشہ و حفصہ بھی کافر کشتی سی باز نہ آوین گو بہم کفار شہادت پاوین اور جب یہ ہنوا تو ضرور تہی کہ مقصود یہ ہو کہ جب محل و موقع جہاد کا کافرون سے یعنی اوسکے قیود اور شروط پائے جاوین تو کافرون سے جہاد کرو اور جب محل و موقع منافقین سی جہاد کا ہو یعنی قیود و شروط پائے جاوین تو اونسے جہاد کرو اور قیود و شروط سے مصطلح وجود اعوان و انصار و عدم عوائق و موانع ہی او مصطلح بغاوت و سرکشی و عدول حکمی و پیمان شکنی و ایذا دہی مومنین ہی پس کفار نے اکثر ایسا کیا تو آنحضرت نی اونکی سزادہی کیواسطے سیفی و سنانی جہاد فرمائی اور منافقین نی چونکہ مثل کفار کے بغاوت اور سرکشی نہین کی اسلئے اونسے جہاد سیفی و سنانی کی نوبت نہین آئی اور جہاد لسانی تو آن حضرت نے مادام الحیات کفار و منافقین و فساق و فجار اور جمیع مخالفین احکام خدا سے بروقت محل و موقع فروگذاشت نہین فرمایا اسی سبب سی جہاد کفار مین مفسرین نے قید بالسیف لگائی ہی اور جہاد منافقین مین اختلاف کیا ہے بعضون نے فقط باللسان بوعظ و پند کہا ہے جیسا کہ تمہارے مفسر سنی جبائی نے کہا ہے او بعضون نے باقامت حدود شرع و تعزیرات زیادہ اورون سے او بعضی لوگون نے بقدر امکان کہا ہے یعنی اگر ممکن ہو اور کوئی مانع نہو تو بالید و الا فباللسان و الا فبالجنان یہ قول ابن مسعود کا ہے مفسرین سنیان سی ہر کیف باتفاق مفسرین و مورخین جناب رسولخدا نے کسی منافق سی جہاد سیفی و سنانی نہین کیا اور کسی منافق کو قتل نہین کیا بلکہ اموال جزیلہ اونکو تالیف القلوب عطا فرماتے تھے پس مطلق منافقین کے ساتھ جہاد اگر برتاو کفار کا کرنا محض دروغ بیفروغ ہی بلکہ جنکا نفاق کھلگیا مثل ابن ابی کے اوسکے ساتھ بھی وہ برتاو جو مخاطب نے کہا محض کذب و افترا علی اللہ و الرسول ہی فلعنۃ علی الکاذبین خلاصہ مخاطب کو ضرور ہی دو ایک منافق کا بھی نام لیکر جتلانی حضرت نی تلوار کی ہو اور جہاد سیفی فرمایا ہو خاتمہ بحث مین یہ بھی کہنا ضرور ہے کہ شاہ عبد العزیز نے جو دعوی کیا ہے کہ حضرت سکینہ کا عقد مصعب بن زبیر سے ہوا تھا محض غلط اور سراسر افترا ہے کسی طرح کتب احادیث صحیحہ و تواریخ معتبرہ سی ثبوت اسکا نہین ہی

قال المخاطب المقتام هداه الله سبل السلام

غرضکہ جب اون منافقونکا جنکی نفاق کا حال معلوم ہو گیا حال مثل کفار کے ہوا در جہاد بھی انپر واجب ہوا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اونپر غلظت اور شدت بھی مثل کفار کے کرنیکا حکم ہو توپھر نکاح مین درمیان کفار کے اور اون منافقون کی کیا فرق رہا اب سوائی اسکی کہ یا حضرات شیعہ حضرت عمر کو منافق نہ کہین اور اس کلمہ کفر کے کہنے سے باز آوین یا کہ اس نکاح کو حرام جانین دوسرا کوئی علاج نہین ہی اگرچہ علمائی شیعہ نے اس معاملے مین عوام کے فریب دینی کو اور جاہلونکو سمجھانیکو بہت ابلہ فریبی کی تقریر کی ہی اور حضرت عمر کو مظہر اسلام کہکر اس نکاح کا جواز ثابت کیا ہی لیکن یہ فریب ذرا سی بات مین کھلا جاتا ہے اور یہ سب طوطیہ اونکا ایک ادنی بات مین ہباءً منثورا ہوا جاتا ہی یعنے ہم ایک استفتا کرتے ہین اسکا فتوی لکھدین اور جو بات ہم پوچھتے ہین اوسکے جواب مین صرف لا یا نعم فرمادین وہو ہذہ کیا فرماتے ہین جناب قبلہ و کعبہ ان دو مسئلون مین جنمین سی پہلا یہ ہی کہ ایک منافق جسنے خدا کے کتاب مین تحریف کی جسنے پیغمبر کے سنت کو بدلا جسنے حضرت فاطمہ علیہا السلام کا حق غصب کیا جسنے معصومہ کے جسم اطہر پر ایسا صدمہ جسمانی پہونچایا کہ اوسکی معصوم بچہ شہید ہوا اور جسنے سیدۃ النساء کا حق نہ دیا اور راوینکو جھوٹھا جانا اور اونکا دعوی ارث پدری کا نہ سنا اور جسنے امیر المومنین علی علیہ السلام کا حق غصب کیا اور جسنے اونپر جبر و ظلم کیا وہ ایک مومنہ عارفہ کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے جائز ہے یا نہین دوسرا مسئلہ ایک مومن نے جسکو خدا نے ذاتی شجاعت اور شرافت مین یکتائی روزگار پیدا کیا ہے اور جسکے بازو کو قوت اور طاقت قلعہ شکنی کی دی ہی اور جسکو جرأت دس ہزار جنگی سوار کے ساتھ لڑنیکی دی ہی اپنی بیٹی مومنہ عارفہ کا نکاح ایک منافق مرتد غاصب خائن کے ساتھ صرف اوسکی تہدید زبانی پر کردیا اوسکی نسبت کیا حکم شرعی ہی آیا وہ گنہگار ہوا یا نہین اور اگر ایسے استفتا پر فتوی دینی مین بھی چون وچرا کو جناب قبلہ و کعبہ دخل دین اور صاف جواب نہ دین تو اونسے ہم ایک صاف مسئلہ پوچھتے ہین اوسکو لکھدین کیا فرماتے ہین علماء دین و مفتیان شرع متین کہ نکاح مومنہ کا ساتھ سنی ناصبی کے جائز ہے یا نہین پس جو کچھ جواب اسکا لکھدین وہی تمام اس بحث کے طے کرنیکے لئے کافی ہے پھر کسی توجیہ کی حاجت ہی نہ کسی تاویل کی ضرورت ہی ایک دو حرفی فتوی پر مدار اس تمام قصہ جھگڑے کے فیصلہ کا ہے پس اب حضرات شیعہ بنظر عنایت اس سوال کا جواب لکھدو اور اس جھگڑے قصہ کو مٹیو شعر اوسے دیکھو جاتا رہے

گلا دلکا بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

عجب دغاباز اور مکار اور فریبیے سے معاملہ پڑا ہے کہ تہمتین جھوٹی جھوٹی جٹاتا ہے اور اپنے گروہونکو فریب مین
لاتا ہے کہ شیعون پر الزام دھر دیا اور اونکو لاجواب کر دیا ارے حضرت شیعون نے بہت تم ایسونکو چراغ پا ہی
اور جھوٹ کا قاضی بنایا ہے خدا نے تو مطلق جاہد الکفار والمنافقین کہا ہے اور اوسکا حال تمنی اپنی مفسرونکے
زبانی سنا کہ نوبت جہاد سیفی کسی منافق سے نہین آئی پھر جو تم یہ تخصیص لگا کر کہتے ہو کہ جن منافقون کا نفاق معلوم
ہوگیا قتل کفار کے اونپر جہاد واجب ہوگیا یہ مضمون بالتخصیص کس آیہ کا ہے اور پیغمبر نے جہاد و قتل کفار کے کس
منافق سے کیا اور تالیف قلوب کے سوا غلظت کی اور کسپر شدت کی ذرا انکھو ٹھی منھ سے ایک کا بھی نام تو
نکلے اگر کسی مفسر نے کہا ہو کسی جھوٹے ہی مورخ نے کہا ہو کسی محدث مخفف تمہارے نے کہا ہو کہ فلان منافق پر
قتل کفار کے تلوار پیغمبر یا عمر کا فرکش کی گفتہ پیغمبر چلے اور فلان منافق قتل کیا گیا تو ہم قائل ہو جاینگے اور ظہور
نفاق عمر مین شک کرینگے اور اگر ایک منافق کے بھی مقتول نہونیکا بلکہ منافق معلوم النفاق کے جنازہ پر نماز
پڑھنے کا تمہاری علما اقرار کرتے ہین تو تم ایسا جھوٹا دغا بازی کا دعوی کیون کرتے ہو ارے صاحب کچھ
بھی تو خدا سے ڈرو اور اگر خدا سے ڈرو کہ خدا کا ایمان ہی نہین رکھتی جیسی نیچر کے بندی بنی تو دنیا ہے کہ فضیحتی سے
ڈرو کہ جب جھوٹی کہلاؤگے تو صاحبان عالیشان کی نظرونسے گر جاوگے پھر تو گردن مروڑی مرغیان بھی
کھانیکو نپاؤگے اور عمدہ سپرانڈیان اور نمکین گوشت کے گریل کھانے لاوگے **شعر** آج تو چین سی
گذرتی ہی عاقبت کی خبر خدا جانے **قولہ** تو پھر نکاح مین درمیان کفار کے اور اون منافقون کے کیا فرق
رہا **اقول** جیسا فرق درمیان کفار اور اون منافقین کے رہا ویسا ہی فرق درمیان نکاح کفار اور اون
منافقین کے رہا یعنی کفار کی گردن ماری گئی اور ایک بھی منافق کی گردن نہین ماری گئی اور باوجود
پوچھنے حضرت عمر کے آنحضرت نے فرمایا دعہ لئلا یقول الناس ان محمدا یقتل اصحابہ کما مر من صحیح البخاری اور اگر
آپ فرماوین کہ نہین منافقین کی بھی گردن ماری گئی تو فرما دیجئے کہ کسکی ماری گئی اور کب ماری گئی اور کہان ماری گئی عمر کی
یا ابوبکر یا عثمان کی آشنائیان سب کو انہین منافقون نے جانتے ہین کہ جو معلوم النفاق تھی آپکو حضرت عمر اور حضرت
اونکی قسمت ... کسی منافق کا نشان تو دیجئے کہ اوسکی گردن ماری گئی ہو تعجب ہی کہ جن منافقون کے
... المنافقین لکاذبون اونکی تو گردن ماری نہ گئی
...

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھر کس منافق کی ماری جاتی علاوہ اسکے کس کافر کے جنازہ پر نماز پڑھی گئی اور راون منافقونکے جنازہ پر خود حضرت
پیغمبر نے نماز پڑھی وقد مر اور کافرون کی موافقت اور مصاحبت ومخالطت بوجہ نجاست جائز نہ تھی اور کفار
دخول مسجد الحرام سے ممنوع تھے اور یہ منافق مسلمانون سے ایسے ملے جلے رہتے تھے کہ سب دھینگے کبھی
قصائی نجاست کرتے عمر اور ابوبکر سے منافقونکو اپنا خلیفہ بناتے تھے ہر چند مومنین متقین مبغض علی بن ابیطالب
انکے نفاق کو پہچانتے تھے وکنا نعرف المنافقین ببغض علی بن ابیطالب وقد مر پس اسی طرح کفار مشرکین سے
نکاح جائز نہ تھا اور بقول تمہارے عمر ایسے منافق ناصبی خارجی طیب الولادۃ سے شیعونکے نزدیک نکاح
بخوشی خاطر جائز نہ تھا اگر بجبر واکراہ جائز تھا جیسا کہ مضمون عبارت جناب سید مرتضی کا صفحہ (۱۳۲) سطر (۲۸)
مین خود مخاطب نے ذکر کیا **قولہ** حضرت عمر کو مظہر اسلام کہکر اس نکاح کا جواز ثابت کیا ہی **اقول** کیا حضور کو حضرت عمر کے
مظہر اسلام ہونے مین کچھ شک ہی تو ہم اونکو مسلمانونکی خلیفہ بنانے سے ثابت کرتے ہین اور اگر شک نہین ہی تو باتفاق
ہماری اور تمہاری وہ ظاہر مین مظہر الاسلام تھی اور جو ایسا ہو نکاح اوس سے شریعت محمدی مین جائز اور اگر کسی وجہ دیگر
سے ناجائز ہی ہو تو حالت جبر واکراہ مین تو اوسکی جواز مین کچھ شک ہی نہین ہم بنا بر اصول مذہب شیعہ اور ہم بنا بر فقہا (۵) ابو حنیفہ جواز
نکاح مکرہ علی الطلاق مین کما مر **قولہ** فریب ذراسی بات مین کھلا جاتا ہے **اقول** بہت کچھ نہ کھلا دیکہ
ہیضہ ہو جائیگا جہان فریب ہی نہین ہی تو وہان نہ ذراسی بات مین کھلیگا نہ بڑی بات مین لیکن تمہارا فریب
دیکھو ہم ذراسی بات مین کھولے دیتے ہین **قولہ** اوسکا فتوی لکھدین **اقول** ابھی لکھی دیتے ہین تمہاری ہی زبان
سے جیسے میان کی جوتی میان کا سر ہو **قولہ** جواب مین صرف لا یا نعم فرمادین **اقول** اگر تمنے بھی فریب
وکیا دی ودغا بازی بعض شقونکو چھوڑ دیا ہو تو کیونکر لا یا نعم فرمادین بلکہ باعتبار بعض شقونکے لا و باعتبار
بعض کے نعم ہوگا **قولہ** پہلا یہ کہ ایک منافق جسنے خدا کے کتاب مین تحریف کی الی قولہ جائز ہی یا نہین **اقول**
جواب فورا بغیر غور وفکر حاضر ہے مگر حضور نے بیان مسئلہ مین ایک شق چھوڑ دی اس لئی بقدر اوسکی بیانکی
تعویق ہوتی ہی بیان شق یہ ہی کہ حضور نے جس منافق شقی ازلی اول اہل جحود وکنود ثانی فرعون مردود
وثالث شداد ونمرود کے یہ اوصاف کفری ونفاقی بیان فرمائی وہ مومنہ عارفہ سے نکاح کرنا بجبر وقہر وظلم
وستم چاہتا ہے یا بخوشی خاطر اور وقت فقدان شرائط جہاد یا وقت موجودگی شرائط جہاد پس شقین اولین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنے جبر وقہر یا عدم شرائط ابجا و مین نکاح جائز جائز اور شقین آخرین مین یعنی بخوشی خاطر و وجود کی شر ایجابا
حرام حرام حرام باتفاق من العلماء الاعلام علی رغم انات اللیام کیون حضرت ابتو ذراسی بات مین آپ کا بھید
کھلگیا کہ آپ نے بالتعرض شقوق ایک ہی جواب بلا یا فہم مانگا تمکو عمر صاحب کے قسم کہو ابوبکر کے قسم تمکو اپنی گدو کے
سر کے قسم تمکو اپنے اوس بوڑھے بندر کی قسم جسکی ارشاد و سراپا ارشاد ہی تم گردن مروڑی در غیان کہاتے ہو
براندیان اوڑاتے ہو سچ سچ کہو کہ تمنے فریب کیا کہ تمنے خدا اوسکا منھ دنیا و آخرت مین کالا کرے اور
اوسپر برق قہر خدا گرے جسنے بیچارہ شیعونکو گھر بیٹھے ایسے ایسے فریبون سے ستایا اللھم آمین آمین
یارب العالمین بحق محمد و آلہ الطاہرین باقی رہا یہ امر کہ ہمنے کہا تہا کہ ہم تمہاری ہی تحریر سے تمہاری آفتون کا جواب
دینگے پس بہت دور جانیکی ضرورت نہین ہی اسی صفحہ کے بعد یعنے صفحہ (۱۴۷) سطر (۱۹) مین دیکہا جائے کہ
تمنے لکہا ہے اگر نکاح بجبر و اکراہ ہوا تہا تو فرما دیتے کہ بضرورت یہ نکاح ہوا تہا اور ایسا نکاح کر دینا شرعاً جائز تہا
انتہی جب خود ہی آپ جواب جانتے تہے تو استفتا کرنیکی کیا ضرورت تہی بجز اظہار حماقت **قولہ** دوسرا مسئلہ کی قولہ
گنہگار ہوا یا نہین **اقول** جواب اس مسئلہ کا باعتبار شقین مسئلہ والے کے ظاہر ہے یعنے جہان نکاح جائز تہا وہان
گنہگار نہین اور جہان ناجائز تہا وہان گناہگار ہوگا **قولہ** نکاح مومنہ کا ساتھ ناصبی کے جائز ہے یا نہین **اقول**
بخوشی خاطر نہین جائز اور در صورت اضطرار و اکراہ جائز ہے لقولہ تعالی فمن اضطر و بقولہ الا من اکرہ جیسا کلام
جناب سید مرتضی علیہ الرحمہ مین ہی کہ فرق ہی نکاح اضطراری و اختیاری مین لیکن جن لوگونکو افعال اختیاریہ و اضطراریہ
عباد مین اشعار بفرق نہین ہی مثل اشعریہ لا شعوریہ کے جنکا مذہب بتصریح صاحب مسلم الثبوت کفو جبر ہے
وہ اس بات کے سمجھنے مین مجبور ہین یہ لطیفہ مشہور ہے اور بعض کتب مین مسطور ہے کہ بعض ظرفائے شیعہ نے
ایک الاغ سوار علمائے نامدار اہلسنت سے کہ مجبوریت عباد پر مصر تہا کہا کہ مین دیکہتا ہون کہ حضور کا گدہا حضور
سے عاقل تر ہے عالم صاحب نے فرمایا کہ کیونکر کہا اسلئے کہ گدہے کو چھوٹی نالی پہندا و تو بے تکلف پہاند جاتا ہے
اور بڑی نالی پہندوانے کے لئے اگر مار و بھی تب بھی نہین پہاندتا ہی اس سے سمجہا گیا کہ وہ فرق کرتا ہے درمیان
فعل اختیاری اور غیر اختیاری کے اور تم کل فعلونکو یکسان جانتے ہو اور ہر فعل مین اپنی تئین مجبور سمجہتے ہو اسلئے
ہمنے کہا کہ تم اپنی گدہے سے بہی زیادہ گدہے ہو جب عالم صاحب نے اپنی تئین جواب مین موافق اپنی مذہب کے مجبور پایا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو اپنے گدھے کو آگے بڑھایا بالفعل حضرت مخاطب کے تینوں استفتوں کے جواب چھوٹے موٹے ہمنے دیئے اگر اس سے تسکین ہوگی تو بڑے بڑے بھی موجود ہیں پیش کیے جاینگے اب ہم امیدوار ہیں کہ کوئی استفتا ہمارا بھی سنکر اپنی قبا کو نہیں لعبہ دار بیر ہیچی صاحب مدظلہ العالی سی اسکا جواب باصواب فقط بلا و نعم لکھوا دیجیے عبارت استفتا چہ میفرمایند فضلا سنیّہ و علمای حنفیہ و مفتیان دین عمری و قاضیان آئین ابوبکری کہ ایک بڑے خبیث شصت سالے نے ایک چار پانچ برس کی لڑکی سے بجبر و اکراہ نکاح کیا اور بعد تین برس کے مرگیا آیا جایز ہے کہ اس لڑکی سی اسی سات آٹھ برس کے سن میں ایک لڑکا زید بن عمر خطاب نامی بلکہ ایک لڑکی بھی رقیہ نامی پیدا ہوسکتی ہے یا نہیں بینوا توجروا اس استفتے میں کئی فائدے ہیں ایک یہ کہ یہ سن احادیث صحیحہ اہل سنت میں مذکور ہی کہ امر یہ مخطوبہ و منکوحہ عمر باعتبار اس سن کے بنت فاطمہ نہیں دوسرے بھی لحاظ وہ ام کلثوم بنت ابوبکر ہے جو بعد مرنے ابوبکر کے پیدا ہوئے تھی ایضاً قد تیسرے زید بن عمر نہ بیٹا بنت فاطمہ کا ہے جس سی عمر سے کوئی واسطہ نہیں نہ بیٹا ام کلثوم بنت ابوبکر کا ہوسکتا ہے بجہت صغر سن کے بلکہ وہ بیٹا ام کلثوم بنت جرول خزاعی کا ہے جو عہد معاویہ میں مرے اور امام حسینؑ نے اوس پر نماز پڑھی اور ام کلثوم بنت فاطمہ معرکہ کربلا میں تھیں و قد مر ذالک کلہ میری خیال میں آیا تھا کہ دس پانچ استفتے میں بھی لکھ ڈالوں پھر دلمیں گذرا کہ ایک لغو و بیہودہ شنعہ تراز خامہ ہرزہ سرا کے لیے اوقات عزیز کو کون ضایع کرے یہی ایک استفتا کافی ہی بس جو کچھ جواب اسکا حضرات علمای اہلسنت بجماعت یا بانفرادی لکھ دین وہی تمام اس بحث کے طے کرنیکے لیے کافی و وافی و شافی ہے پھر نہ کسی جھڑ توجیہ کے اوسکے اثبات میں حاجت نہ کسی حذف و اسقاط و تصحیف و تحریف و تاویل کے عبارت علما میں ضرورت ایک دو حرفی فتوی پر مدار اس تمام قصہ جھگڑے کے فیصلہ کا ہے لیکن حضرات اہلسنت بنظر کمال عنایت و شفقت اس سوال کا جواب اپنی بیان رنگین و دست نازنین سی لکھدو اور اس جھگڑے و قصہ ناز و ادا کو بیٹھو اور بے پردہ و بیحجاب و بے مقنع و بے نقاب ہمارے آغوش میں آبیٹھو شعر

اوسے دکھلو تا رہے کا دل کا مدعا بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلا دل کا

مخاطب کے استفتوں کا جواب تو ہمنی لکھدیا اب وہ بھی ہمارے استفتے کا جواب لکھدین تو پھر سب جھگڑے و قضیئے ملیں اور ہم اور وہ باہم گلے ملیں

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعد اسکے علامہ کشمیری بجواب تحفہ کے فرماتے ہین استبعاد ذکر فرج مستور الاسم والمسمی بر زبان اکابر در کمال استعجاب
است و ورود واقع ثرا از خامہ نیست کہ ہیچ قرینہ نماید چہ در کلام الٰہی کہ چند جا ذکر این عضو مستور الاسم والمسمی جاری شدہ
و حضرت عائشہ صدیقہ در مجالس و محافل نام عضو مخصوص حضرت سرور عالم علیہ السلام کہ مستور الاسم است بر زبان
می بردند الخ اس تقریر سے مطلب علامہ کشمیری کا یہ ہے کہ شاہ صاحب کا یہ فرمانا کہ لفظ فرج کا زبان پر امام
کے آنا خلاف شان بزرگی کی ہی موجب تعجب ہے اسلئے کہ خدا کے کلام مین یہ لفظ مذکور ہوا ہے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے عضو مستور الاسم کا نام لیا ہے تو پھر امام نے اگر لیا تو کیا گناہ کیا فقط جواب اسکا یہ ہے
کہ یہ کم فہمی اور نادانی حضرت علامہ کی ہی اسلئے کہ آیات اور احادیث مین اگر نام اس عضو کا ہے تو مسایل شرعیہ کے
بیان مین یا تنبیہ مومنین کے مقام پر ہے نہ ایسے موقع و محل پر جو محل نزاع ہے اور مسایل شرعیہ کے
بیان مین ایسے الفاظ کی ضرورت ہوتی ہے تو اسکے بیان کا ایک سبب خاص ہی ہان اگر شاہ صاحب ان احادیث
و اخبار امامیہ پر طعن کرتے جنمین اسطرح نے مسایل شرعی کے اس عضو کا نام لیا گیا ہی تو یہ معارضہ بالمثل صحیح
ہوتا حالانکہ صدہا احادیث امامیہ مین ائمہ کرام کی زبان ہی اس عضو کا نام مذکور ہے اور شاہ صاحب نے کسی پر
کچھ اعتراض نہین کیا اور اس محل خاص پر جو اعتراض کیا اوسکا مطلب یہ ہے کہ اراذل عوام کو بھی اسقدر غیرت
اور حیا ہوتی ہی کہ اگر کوئی اونکے جورو یا بیٹی کو لیجاوے تو وہ ایسا لفظ زبان پر نہین لاتے اور اپنی جورو یا
بیٹی کی نسبت شرمگاہ کے غصب کرلینے کا لفظ زبان پر نہین لاتے تو کیونکر ممکن ہے کہ جناب امام نے ایسا
لفظ زبان سے نکالا ہو بلکہ اگر فی الواقع یہ نکاح بہ اکراہ ہوا تھا تو امام کو مناسب تھا کہ وہ سایل کے جواب مین
فرما دیتے کہ بضرورت یہ نکاح ہوا تھا اور بوجہ تقیہ علیہ السلام اسقدر بہ شریعت ہونے کے شرعاً ایسا نکاح
کر دینا جائز تھا نہ کہ اس عبارت و الفاظ کہ جسکی پڑا ایسا کہ یہ لفظ جسکے ہزار معنے بنائے جاوین مگر سمجھنیوالے
اور ہی کچھ سمجھتے ہین زبان پر لاتے اور اس تقریر کا جواب خدا کے کلام مین اس لفظ کے ہونے یا حضرت
عائشہ کے بنظر ضرورت مسایل شرعی کے اس لفظ کو زبان پر لانے سے نہین ہوتا این ہذا من ذلک

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب شاہ صاحب نے نسبت ذکر لفظ فرج کے فرمایا کہ ذکر اس عضو مستور الاسم والمسمی کا اراذل اوباش بھی نہین
کرتے یعنے ایسا لفظ کہ یہ امام کے زبان سے کیونکر نکلسکتا ہے جناب علامہ صاحب نرضہ فرماتے ہین کہ اولا لفظ
فرج کو اسم عضو مخصوص زنان ٹھرانا اور اوسکو مستور الاسم والمسمی کہنا نہایت جھک مارنا اور گوہ کھانا ہی اور
ثانیا اس لفظ کو ایسا مستکرہ اور مستہجن سمجھنا کہ اراذل کی زبان پر نہ آوے یہ وہ ژاژ خائی اور بیہودہ سرائی ہے
کہ دنیا مین کسی گدہے سے گدہے نے بھی نہ کی ہوگی توجیہ وتوضیح اول یہ ہے کہ مہجوریت ومستوریت کسی لفظ
کے محاورات مین ایک لسان کے مستلزم اسکی نہین کہ محاورات لسان دیگر مین بھی وہ لفظ مہجور ومستور ہو
جیسے جو لفظ مرادف حنظل ہی زبان عرب مین دایر وسایر ہے اور زبان اہل ہند پر نہایت قبیح اور
مستکرہ ہی پس اسیطرح ذکر لفظ ذکر و فرج اگر محاورات ہند مین قبیح ہو تو اسکو لازم نہین ہی کہ محاورات عرب
مین بھی قبیح ہو اور قیاس ایک محاورہ کا دوسرے محاورہ پر کمال حماقت ہے اور اسمین شک نہین کہ
ہر زبان مین اسم خاص مقام مخصوص بول و براز زن ومرد کہ جز بر زبان اوباش واراذل کے جاری نہین
ہوتا البتہ زبان اکابر پر مستکرہ ومستہجن ہے کہ اہل تہذیب اوس سے احتراز لازم جانتے ہین
یہانتک کہ بعض ائمہ علیہم السلام نے تحیت حمام مین طاب استحمامک کا کہنا بعض حضار کا مستکرہ
جانا اس لیے کہ مشتمل ہے اوپر لفظ است کے کہ خاص اسم موضع براز کا ہے لیکن اگر ضرورت
ان مقامات کے ذکر کی ہوتی ہی تو ساتھ ایسے الفاظ کے ذکر کرتے ہین جو باشارہ وکنایہ دلالت اوپر
مقامات مخصوصہ کے کرین اور یہ نہایت تہذیب اور مقتضائی فصاحت وبلاغت ہے کہ استعمال
الفاظ مستکرہ صریحہ سے پرہیز رہے اور بیان مطلوب بہ کنایہ ہو پس تعبیر کرتے ہین بلفظ قبل ودبر
مقام بول وبراز سے کہ درحقیقت بمعنی پیش وپس ہے کما فی قولہ تعالی ان کان قمیصہ قد من قبل وقد من دبر
اور اسیطرح لفظ ذکر کہ بمعنی نر کے ہے کما فی قولہ تعالی وما خلق الذکر والانثی پس اسیطرح لفظ فرج حقیقتہ بمعنے
وسعت وکشایش ورخنہ وسوراخ وشگاف وما بین ہر دو پا کی ہی اور باعتبار ایک کے انہین معنون
سے کنایہ اور اشارہ طرف عورتین مرد وزن کے کیا جاتا ہے کما فی المجمع قال الفراء کل شق فہو فرج
وفرج بمعنی الشق [illegible] فرجت [illegible] انشقت وقال [illegible] واذا السماء فرجت ای انشقت [illegible] تعالی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

والفرج من الانسان قبله و دبره لانّ کل واحد منہا منفرج یعنے فرج آدمی قبل و دبر اوسکے ہین
اس لیئے کہ ہر ایک ان مین سے صاحب انفراج ہے و فے النہایۃ الفروج جمع فرج و ہو ما بین الرجلین
یقال للفرس ملاء فرجہ و فروجہ اذا عدا و اسرع و بہ سمّے فرج الرجل و المرءۃ لانہما
ما بین الرجلین یعنے فرج کے معنے ما بین الرجلین کے ہین یعنے میان دو پا اور چونکہ عورتین
مرد و زن ما بین الرجلین ہے اسی وجہ سے اوسکو فرج کہتے ہین پس لفظ فرج اسم ہی عورتین
مرد و زن سے جیسا کہ جناب باری نے بہ نسبت مردون کے فرمایا ہے اور بہ نسبت زنان بھی
فرمایا ہے ویحفظوا فروجہم ویحفظن فروجہنّ اور صاحب صراح و قاموس نے معانی فرج مین عورت
لکھا ہے اور عورت مین قبل مرد و زن اور دبر مرد و زن دونو داخل ہین پس بنا بر اسکے فرج اسم خاص
ایک عضو مخصوص زنان کہنا اوحماقت دنیا ہے اور حماقت در حماقت اوسکی صفت کا مستور الاسم
و المسمّٰے کہنا ہے اگر مستور الاسم مطلقاً تہا تو خدا و رسول نے کیون مذکور اور کاتبین قرآن و حدیث نے
کیون مسطور کیا اور اگر بنا بر آپکی رائے اور آپکے مولانا صاحب کی رائے کے لفظ فرج بعض مقامات
مین مستور اور غیر مذکور ہونا ضرور ہے تو دنیا کے کل الفاظ بعض مقامات مین
خلاف فصاحت و بلاغت ہوتے ہین مذکور نہین ہوسکتے بلکہ زبان فصحا و بلغا سے بھی دور
مستور ہوتے ہین پس چاہیے کہ ہر لفظ کو مستور الاسم کہا جاوے اور اگر یہ اسم
مستور ہی تہا تو شاہ صاحب کو لازم تہا کہ اپنے کتاب کے سطرون مین بھی مسطور نہ فرماتے
اور اسی کتاب تحفہ اثنا عشریہ کے ایک مقام خاص مین تشریح فرج تفریح خاطر شائقین
کے لیے بہ کمال توضیح و تصریح تحریر نکرتے اور اپنے ذات بابرکات کو اس بیان و قاحت بنیان
سے اراذل مین مذکور نہ کرواتے اور اپنے شان رفیع المکان مین رذالت کا دہبا نہ لگواتے
اور اپنے کتاب کو نہ چھپواتے بلکہ مردان با تہذیب سے اپنی تحریر کو چہپاتے الحاصل لفظ فرج
کو مستور الاسم و المسمّٰے بطلاقت کہنا کمال دانشمندی شاہ صاحب کی ہے اور توضیح مرزا
یعنے یہ لفظ ایسا مستکرہ و مستہجن ہے کہ زبان اراذل اور اوباش پر بھی جیسا آتا ہے ویسا برمحل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسکی رد مین صاحب تحفہ اعلی اللہ مقامہ فرماتے ہین کہ جب یہ لفظ خدا و رسول کے زبان پر قرآن و حدیث مین
آیا ہے تو معاذ اللہ خدا و رسول کو بدتر از اراذل و اوباش سمجھنا کمال درجہ کی بے ایمانی اور بیدینی ہی
حضرت منہا طلب و الاغتناب اسکے جواب مین ابتدا فرماتی ہین کہ یہ لفظ مستکرہ مقام مدح مین اور بیان
مسایل مین مستعمل ہی اور سوا ان دو مقاموکے استعمال اسکا جائز نہین پہر آخر کلام سے یہ تصریح ہی کہ یہ لفظ
فی نفسہ مستکرہ نہین بلکہ بسبب عرف ہونیکے لفظ غصب سی مستکرہ ہوگیا ہے جواب اول کا یہ ہے کہ کیا
کسیکی مدح سی اور بیان مسایل سے بلفظ غیر مستکرہ خدا و رسول عاجز تھے جو مجبور ہوکر مدح بلفظ مستکرہ اور
بیان مسئلہ بلفظ مستکرہ فرمایا کیا دنیا مین بلفظ مرغوب اہل تہذیب مداحی اور بیان مسئلہ ممکن نتھا جو اون
لفظوں سے کہ زبان اراذل اور اوباش پر جاری نہین ہوتین اپنے مقصود کو ادا کیا اور جب مدار استکراہ
عدم استعمال اراذل و اوباش پر ہے تو اب دیکھنا چاہیے کہ کوئی رذیل یا اوباش کبھی باخودہا کی اچھی گفتگو مین
یا مسایل کے سیکھنے سکھانی مین ان الفاظ کو استعمال کرتے ہین ہرگز نہین اسی طرح کبھی مقام مدح مین نسبت اپنی
اکابر یا اصاغر بلکہ اغنیا کے بھی استعمال نہین کرتے حالانکہ کلام خدا اور رسول مین بلا کسی ضرورت داعیہ کے
اور بلا کسی ضرورت شرعیہ کے استعمال ان الفاظ کا موجود ہے جسطرح حضرت مریم کے بارہ مین
قرآن مجید مین ہے والتی احصنت فرجہا اسی طرح صدہا احادیث و روایات ہین جن مین جناب رسولخدا نے
اصاغر و اکابر کے نسبت ان الفاظ کا استعمال کیا ہے جو بالکل خلاف طریقہ مروجہ ہندوستان ہے کہ اعاظم
بھی اوسکو گوارا نہین جس سے بالبداہتہ معلوم ہوا کہ اصل استعمال مین ان الفاظ کے کوئی قباحت نہین ہے خواہ تعلیم
مسایل شرعیہ مین ہو یا مدح مین یا بیان واقعات مین پس جو شخص ایک محاورہ کو دوسرے
محاورہ پر قیاس کرے اور اپنے قیاس کے بنیاد پہ معترض ہو اوسکے حمق مین کسیکو شک
نہین ہو سکتا اور اس لفظ کے حکم کلی کراہت سے فقط دو مقامون کے مستثنے ہونیکی کوئی وجہ وجیہ
بیان کرنا لازم ہے ورنہ جز حماقت مدعی کوئی وجہ وجیہ نہین ہے جواب ثانی کا یہ ہے کہ اگر یہ لفظ
فی نفسہ مستکرہ نہین ہے مگر ملانے سے ایک لفظ کریہ کے یعنے لفظ غصب سے مستہجن
ہوگئے پہلے تو کراہت لفظ غصب کی ہوتی بعد اسکے کراہت ممزوج معہ کا دعوی کرتے حالانکہ بیشتر سے ہمنے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثابت ہو کیا کہ غصب جسکے معنی اخذ بالظلم والجبر والاکراہ مع النکاح میں کوئی استہجان اور استکراہ نہیں ہے بلکہ اگر یہی تاویل غصب
بالسفاح میں یعنی زنا بالجبر میں ہے اور کوئی سنی و شیعہ مع النکاح اسکا قائل نہیں بلکہ حضرت ابو حنیفہ کے نزدیک نکاح
وہ چیز ہے کہ جس سے ماں بہن کی بھی حکم زنا نہیں رہتا اور حد زنا ساقط ہوتی ہے پس مع النکاح زنا بالجبر یا بغیر الجبر کا
قائل ہونا جسکا کوئی فریقین سے قائل نہیں ہے علامت بغض علی و علامت ولادت قائل ہے کما مر فی تحقیق لفظ الغصب
فتذکر **قولہ** نامعلوم زنا دانی حضرت علامہ کی ہے **اقول** نامعلوم زنادانی شاہ جی کے چھپانے کے لئے یہ صاحب
نے اور تعجب اونکے ہمارے مخاطب صاحب نے کہ وہ بھی شاہ جی کے کار گزار ہیں شاہ جی تو مطلقاً فرج کو مستور الاسم
والمسمیٰ اور ذکر اوسکا ایسا مستکرہ و مستہجن فرماتے ہیں کہ زبان اراذل پر بھی نہیں آتا اور یہ صاحب اور اونکے
چیلے کشف ستر مستور کو وقت مدح جائز اور وقت ذم ناجائز کہتے ہیں اور کچھ وجہ اسکی بیان نہیں فرماتے کہ جس چیز کا
اسم و مسمیٰ ہمیشہ مستور رہے وقت مدح اوسکی ذکر میں کیوں قباحت نہیں **قولہ** اگر نام اس عضو کا ہے تو مسائل شرعیہ کے
بیان میں یا ستایش مومنین کے مقام پر ہے **اقول** اس عضو کے نام لینے کی ستائش مومنین و مومنات میں اور
بیان مسئلہ میں مخاطب صاحب اجازت دیتے ہیں پس ایسے مقاموں میں اگر کوئی شخص اس عضو کا نام لے تو مخاطب صاحب
یقین ہے کہ برا نہ مانینگے کہ خود اجازت دیتے ہیں اور اونکے معتقدین مداحین کو بے تہذیب کہنیگی کہ تعمیل حکم
کرتے ہیں مناسب مقام تھا کہ کچھ مدح اونکی بعض معقولات کے التی احصنت فرجہا کی جاتی اور مسئلہ ترک تسمیہ فی بعض الاوقات
کہ جس سے بسبب شرکت شیطان انسان منقلب شیطان ہوتا ہے بیان کیا جاتا مگر چونکہ نظر بمحاورات ہندوستان
بے تہذیبی ہے اس لئے اس سے در گزر کرنا مناسب معلوم ہوا مگر مختصراً خدمت مخاطب میں کچھ عرض کرنا ضرور ہے کہ
حق سبحانہ تعالیٰ قرآن میں نسبت شیطان ارشاد فرماتا ہے و شارکہم فی الاموال والاولاد اور ایک حدیث کا حاصل
مضمون یہ ہے کہ جو شخص وقت ہمبستری بسم اللہ نہیں کہتا تو بعض اوقات شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے پس جو نطفہ
کہ بغیر بسم اللہ کہے ہوئے منعقد ہوتا ہے صورت ظاہری اوسکی شکل انسان کے ہوتی ہے اور باطن میں وہ سیرت
شیطان پر ہوتا ہے جیسے کہ حضرت مخاطب کی صورت ظاہری صورت انسان کی ہے لیکن وہ انسان مچھندر
جو مسخ ہو کر بندر بنا ہے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے کہ کونوا قردۃ خاسئین یعنی ہو جاؤ بندر ذلیل و خوار حقیقت
یہ ہے کہ جاکٹ اور پتلون کو رونق اپنی نوعیت کی ہو اور جب کوئی کالا انگریزی خیالات والا اوسکو پہن کر اوچھلنا کودنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اوچکا مٹکنا شروع کرتا ہی تو لوگ یہی کہتی ہین یہ صورت تو ہے لنگور کی پر دُم کی کسر ہے) اور باطن حضرت مخاطب کا بالکل سیرت شیطان کی ہے جب تو انہون نے خاندان سید الانس والجان کے نسبت یہ گستاخیان اور بے تہذیبیان لعین اور تہمت اوسکی شیعون پر رکھی اگر حضرت مخاطب اس حقیر سراپا تقصیر کا قصور عفو فرماوین تو اپنے گمان کو جو حضور کے بارہ مین ہی گو آپ کے نزدیک بے شک سا ہو کی عرض کرتی کہ حضرت کی والدہ ماجدہ عفت پناہ کا کوئی قصور نہین مگر حضور کے قبلہ گاہ ایک وقت خاص مین بسم اللہ بھول گئی فان کنت فی ریب من ذالک فاسئل اباک اور اوسیکا یہ نتیجہ بیجا بشکل بیجا حاصل ہوا کہ آپ نے شیعون کو گھر بیٹھے ناحق ستایا مگر الحمد للہ کہ آپ ویسا ہی اپنی سزا کو پہونچی کہ خدا نے مجکو آپ کی فرعونیت کا موسیٰ بنایا یہ وہی چھپّر وارہ ہے جو آپکی فرق مبارک کے واسطے بہت دنون سی مین نے مہیا کیا تھا مگر چونکہ حضور کا استمزاج نہ پاتا تھا اسلیئے وہ بالائی طاق رکھا تھا اب جسوقت بندگان والا سے اجازت ملی کہ ذکر فرج وغیرہ مقام مدح اور بیان مسئلہ مین کچھ قباحت نہین رکھتا اور مستہجن نہین بلکہ مستحسن ہے تب اوسکو طاق پر سے اوتارا اور آپکے سر مبارک کے گرد کو اوس سی جھاڑا اور شیعون کے دل کا غبار نکالا اور جب ہمنے باجازت سرکار والا تبار یہ کام کیا تو ہمسے خفا ہونا نہایت بے انصافی ہی اور بخیال اسکی شاید آپ اسکو بُرا سمجھکر مجھکو گالیان دین اس لیئے مین نے کل دنیا بھر کی گالیون کا ایک مجموعہ بنا کر آپ کے ایک مقام مخصوص مین رکھدیا اب جو گالی آپ کے منھ سے نکلیگی مین اوسی شئل کو زر تصور کرونگا **قولہ** تو اوسکے بیان کا ایک سبب خاص ہی **اقول** اوس سبب خاص کا بالخصوص مدح و ستایش مومنین و مومنات مین بیان فرمانا ضرور تھا اور خاص مقام مدح مین ذکر مستور الاسم والمسمی جایز ہونا اور مقام ذم مین جائز نہونا خلاف حدیث صریح ہے جسکو صاحب نہایہ نے چار جگہ نقل کیا ہے من شاء فلیرجع الیہ و در انحش از انحش ذکر نظر ہے جو حضرت عباس نی حضرت عمر کے نسبت زبان پر جاری کیا کہ اعضضک اللہ بنظر امک کیون حضرت نظر تو مستور الاسم والمسمی کی بیچ مین مستور ہے پس مقام ذم مین اس مستور سے المستور کا اسم کیون نہ مستور رہا اسکی وجہ اسکا کوئی سبب خاص ارشاد ہو کہ جس سی مقام مدح و ذم مین فرق ہو جائے ولا جزاء از خالی اور بیہودہ سرائی کی کس امر پر محمول ہو **قولہ** اگر کوئی اوسکی جورو یا بیٹی کو لیجاوے بہ نکاح یا بہ سفاح **اقول** اگر مراد سفاح ہے تو اس مقام پر جو لفظ سفاح زبان سے نکالی خدا اوسکی زبان کو بمقراض اصفہانی آتشین قطع کرے اور جب سنی شیعہ دشمنی نے اس مقام پر ذکر سفاح نہین کیا تو ذکر سفاح کرنیوالا اثباتاً نہ نفیاً بیشک ولد السفاح ہے اور اگر مراد لیجانا بنکاح

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ظلم و جور رہے تو اوسکا زبان پر لانا داخل الا من ظلم میں ہی قال اللہ تعالی لا یحب اللہ الجہر بالسوء یعنے خدا دوست نہین
رکھتا آشکار کرنا برائی کا مگر وہ جس پر ظلم ہوا ہو مستثنا فرمایا ہے مظلوم کے لیے اظہار ظلم ظالم لقولہ الا من ظلم یعنی جو کچھ برائی
ہی وہ ظالم کے لیے ہے مظلوم کے واسطے تعجب ہی آنحضرات سے کہ جبر و اکراہ کی تصحیح بھی کرین اور ظلم دیکھ کر ظالم
و جابر کا اظہار ہو جب ہاوہ شاہ صاحب یہ کہیں ہم اسکو مانتے ہین کہ اس زمانہ کے اہل سنت کی بیٹیون کو اگر کوئی بدکار لیجاوے
تو اوسکو کسی زبان پر لاوینگے مگر متقدمین اہلسنت کی حالت اسکے خلاف واقع ہوئی شاہد اسکا واقعہ حرہ اہلسنت کے صحابہ کبار کے
بیٹیون سے جو اونکا ازالہ بکارت لشکر یزیدی نے کیا چنانچہ تاریخ الخلفاء سیوطی مین منقول ہی وافتض فیہا الف عذراء اور
تمام لشکر کے دامن عفت پر جا سے ہزار ہشتصد ابناے اہل سنت پیدا ہوئے اور اونکے باپ نا پید علمائے اہلسنت نے لکھا
ہی کہ یہ سب ایام ... واقع ہوا اور زنا بالجبر دختران باکرہ کے ساتھ کیا گیا پس یہ دعوی جناب کا کہ اگر کوئی
کسیکی جورو بیٹی لیجاوے تو اوسکو زبان پر نہین لاتا نسبت متقدمین اہلسنت و صحابہ کبار غلط ہوا البتہ یہی کہو نسبت
اس زمانہ کے صحیح سمجھ لیا جاوے حالانکہ اوسکو علماء نے اوسکو بھی لکھدیا ہے اور جب ازواج انبیا کی نسبت یہ لکھدیا جا
کہ فلان بادشاہ نے زبردستی چھینا چاہا تو دوسرونکے جبر و اکراہ کے بیان مین کیا مضائقہ ہے اور جب آپکے علمانے
خود تصریح تمام لکھا ہے کہ حضرت آدم نے دنیا سے انتقال کیا جبتک اپنی بیٹیون مین زنا ہوتے نہ دیکھا تو تمہارے نزدیک
صرف اس بیان پر کہ اگر بفرض محال یہ عقد ہوا تو بجبر و اکراہ ہوا آپ کیون اعتراض کرتے ہین **قولہ** حالانکہ صدہا اعتقادات
اہلسنت مین ائمہ کرام کی زبان سے اس عضو کا نام مذکور ہے **اقول** جب صدہا جگہ مذکور ہے تو مستور الاسم کیونکر
کہا نسبت ہوا اور جو اسم اراذل اور اوباش کے زبان پر نہین آتا وہ اکابر کے زبان پر کیونکر آیا جو صدہا جگہ
موجود ہوا **قولہ** اسکا مطلب ہے **اقول** شاہ جی کی کسی لفظ کا اسپر دلالت نہین ہے وہ تو یہی کہتے ہین کہ لفظ
فرج ایسا مستکرہ ہے کہ اس لفظ را اراذل بزرگان بر زبان نمے آرند پھر فرماتے ہین علی الخصوص این
عضو مستور الاسم را نسبت اقارب بلکہ بزرگان خود ام سیت کہ اراذل و اوباش نیز از ان احتراز دارند پس
سید احمد اس عبارت سے کہان نکلا کہ انضمام لفظ غصب کا اس لفظ کو قبیح کرتا ہے اور اوسکو مستور الاسم قرار
بتاتا ہے بلکہ صاف صاف یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اراذل و اوباش بھی بہ نسبت اپنی اقارب کے اس نام کو استعمال
نہین کرتے تو اوسکا مقام غضب ہونا یا مقام مدح یا مقام ذم کہنا اور تعریب بالکل اسکی خلاف ہے جیسا کہ سابقا مذکور ہوا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

فارغ البال قولہ شرمگاہ کے غصب کر لینے کا اقول شرمگاہ شرمگاہ معلوم نہیں کس بے شرم اور بے حیا اور
بے غیرت کی گاہ و بیگاہ ہر شام و پگاہ ترجمہ فرج شرمگاہ کیا ہے حالانکہ محاورہ قرآن و حدیث اور لغت سے یہ معنی
ثابت کیا کہ یہ لفظ اسم خاص کسی مقام خاص کا نہیں ہی بلکہ کنایہ ہے اور اشارہ ہے پیش و پس مرد و زن سے اور
رئیس الفقہا امام کوفی کی تصریح کا ہی کہ نسبت دلیل تا رفت تا الیتین دو رکین در کتبین داخل ہیں قولہ اگر فی الواقع نکاح
بجبر و اکراہ ہوا تھا الی قولہ بضرورت یہ نکاح ہو گیا تھا اقول فی الواقع تو یہ نکاح ہی نہیں ہوا تھا جیسا کہ اثبات اسکے
بحث میں ہمنے بدلائل تحقیقی و الزامی ثابت کیا مگر بفرض و تسلیم جبر و اکراہ جسکے تمہارے علما تصحیح کرتے ہیں اور
متفق علیہ تمہارے محدثین کا ہی ہم کہتے ہیں کہ بضرورت یہ نکاح ہوا تھا اور شرعاً ایسا نکاح کر دینا جائز تھا پس
اگر کسی کی نکاح بجبر و اکراہ کو تعبیر نکاح ظلم و جور کیا یہی معنی غصب کے ہیں یعنی اخذ الشیء ظلماً و جوراً تو کیا قباحت
اسمیں ہوئی قولہ ایسا لفظ کہ یہ جسکے ہزار معنی بنائے جاویں اقول کراہت لفظ کی کوئی وجہ ابتک
ارشاد نہوئی فقط دعوا ہے دعوا رہا اور ہزار معنی کیا سنیے آئے ہیں تو وہی ایک معنی جو کتب لغت میں موجود
ہیں لکھی یوں آپ ہزار جھوٹھ بولیں تو آپ کے جھوٹھ بولنے سے کیا ہوتا ہے سمجھنے والے خوب سمجھ لیتے ہیں کہ کون
جھوٹھا ہے اور کون سچا ہے قولہ گر سمجھنے والے اور ہی کچھ سمجھتے ہیں اقول سمجھ ایک ایسی چیز ہے کہ ہر شخص کو
اپنی سمجھ کے نسبت اختیار حاصل ہی جس شخص کی عظمت و وقعت ذہن میں بیٹھ جاوے اوسکی نسبت ہزار کتابیں کچھ لکھی جاویں
گر معتقدین اوسکی خلاف ادب کبھی نہیں سمجھتے اور اوسکی ہر بات کو اوسی عظمت و وقعت کے خیال سے سمجھتے ہیں
ابوبکر نے ازواج نبی کے بارے میں کہا اگر یہ تانگ پکڑ کر مدینہ میں کھینچیں تب بھی ہم رد انکی گفتگو یا زبان سے نہ کرینگے
اس سے کسی نے یہ مطلب نہیں نکالا کہ خود بدولت کی دختر جو انکی ہیں وہ دری ہوتی ہی حضرت عباس سے
عمر کو اعضک اللہ بیظر ایک کہا اگر کسی کے خیال میں یہ نہیں آیا کہ کیا کیا نتیجے اس سے پیدا ہونگے لیکن چونکہ
ان لوگوں کی وقعت سنیوں کے ذہن میں راسخ ہی اسوجہ سے ان تصریحات صریحہ سے بھی کوئی معنی مذموم
اونکے دل میں نہیں آتے مگر چونکہ حضرات اہل بیت طاہرین سے انلوگوں کو عداوت قلبی ہے
اسوجہ سے ایسے ایسے الفاظ سے جنمیں کوئی رکاکت ہے نہ قباحت اپنی عداوت و بغض کا اظہار کرتے

ہیں صرف کرتے ہیں ایسا پیچ جسمیں کچھ بھی ہے انکا اظہار ممکن ہے

Presented by: Rana Jabir Abbas

قال المخاطب المعتصم هداه اللہ سبل السلام

تیسرے اقوال بعض علمائے شیعہ نے یہ خیال کر کے کہ نکاح کے ہونے سے انکار کرنا اپنی احادیث و اخبار کی کتابوں کو بخط شیخ کلینی ہی اور روایت اول فرج غصبنا کہ جو خاص کلینی نے کافی میں امام صادق علیہ السلام کی حدیث نقل کر کے لکھی ہی غیر صحیح کہنا امام کو جھٹلانا ہے اور اوسکو بغیر توجیہ و تاویل کے تسلیم کرنا عقل اور ایمان اور غیرت سے ہاتھ اوٹھانا ہے اسلیے کہ اوسکے معنے بنانے اور الفاظ کو حقیقت سے مجاز کیطرف پہیرنے پر آمادہ ہوئے جب اوسکو بھی بے سود دیکھا اور اوس سے بھی کچھ مطلب حاصل نہوا تب دوسری طرح کی تاویلات دور از کار کی جانب توجہ فرمائی اور صبر اور وصیت اور تقیہ سے پناہ لی چنانچہ ہم ہر ایک تاویل کو تفصیل بیان کرتے ہیں پہلی تاویل صبر بعض علمائے شیعہ نے فرمایا ہے کہ جو معاملہ جناب امیر کو پیش آیا اکثر انبیا اور اوصیا کو ایسے معاملے پیش آئے ہیں اور اونہوں نے صبر فرمایا ہے اور اس سے اونکی درجات خدا نے بڑہائی ہیں جیسا کہ حضرت لوط پر بھی ایسا ہی واقعہ گذرا ہے چنانچہ حضرت لوط کے پاس جب فرشتے آدمی کی صورت ہو کر آئے اور اونکو کچھ شبہہ ہوا تو اونہوں نے اپنی بیٹیان اونکے سامنے کر دین اور کہا یا قوم ہولاء بناتی ہن اطہر لکم کہ یہ میری بیٹیان حاضر ہین تمہارے واسطے اور یہ اچھی ہین تمہارے لیئے اور بلکہ صاف فرمایا کہ ہولاء بناتی ان کنتم فاعلین کہ یہ میری بیٹیان موجود ہین گر تم کو کچھ کرنا ہے کر دو پس تعجب ہی کہ جب حضرت لوط پیغمبر خدا نے اپنی بیٹیان سامنے کر دین اور ایسا کلمہ فحش زبان سے کہا کہ اگر کرنا ہے تو یہ بیٹیان حاضر ہین اور اسکا ثبوت آیات قرآنی سے ہوتا ہے تو پھر ناصبیون کا یہ اعتراض کہ حضرت امیر نے کیون اپنی بیٹی عمر کو دے دی تھی سراسر بیجا ہے بلکہ جو جواب ناصبی حضرت لوط کے معاملہ کا دینگے وہی ہم مومنین کیطرف سے خیال کرین فقط چنانچہ قاضی نور اللہ شوشتری نے مصائب النواصب میں اور اور علمائے شیعہ نے اپنی کتابون میں اسکو لکھا ہے اور علاوہ اسکے حضرت ابراہیم اور حضرت آسیہ زن فرعون کی بھی مثالین دی ہین چنانچہ ہم اون سب کو نقل کر کے اوسکا جواب دینگے بالفعل نسبت صبر جناب امیر کے جو کچھ حضرات نے فرمایا ہے اوسکو ہم ایک کتاب [illegible] سے جو بعد انتقال جناب مجتہد صاحب کے سنہ (۱۲۶۰) ہجری میں مطبع جعفری مطبع اثنا عشری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مین چھپی ہی نقل کرتی ہین گویا مؤلف نے اپنے تمام مجتہدین وعلما کے اقوال کا خلاصہ وہین لکھا ہے مسلمانون کو
چاہیے کہ اسکو غور سے دیکھین اور اس بیچارہ مؤلف کے اور اونکے مجتہدین وعلماء کی حیا و شرم کی داد
دین اور اونکے حق مین احسنت و آفرین کہین وھو ہذہ بلفظہ تواب کالشمس فی وسط النہار ظاہر و ہویدا ہے
کہ ایسے صغیر سن معصومہ کا نکاح ایسے شخص مظہر الاسلام اور مظہر اور مقر کلام مرقومہ سے قربت و وصلت
کا بھی مفید نہین صرف ظہور اجبار شیخ فانی تھا اور اذیت رسانی اور مضطر کرنا اور بظاہر ہتک پہونچانا نفس
رسول کو اور مظہر اتمام حجت اور ثبوت غلبہ غالب کل غالب تھا نفس پر کہ اگرچہ درحقیقت قربت معصومہ طاہرہ
یعنی وقوع اتصال و مواصلت جو کہ ظاہر مین غایت مناکحت ہے بموجب اقرار شیخ فانی اور بہ سبب
صغیرہ ہونے معصومہ کے ممتنع الوجود یقینی تھا اور باعتبار ظاہر کے بھی اور باعتبار باطن کے از روئے
علم باطنی کے بھی حضرت موسے پر ہویدا تھا اور مظہر الاسلام بظاہر مقر رسالت و شرایع رسول انام سے
قطع نظر اسکے بھی مناکحت ممنوع شرعی نہین تھی لیکن باعتبار ظاہر حال بنظر خواص و عوام البتہ کمال ہتک حرمت
ولی خدا ظاہر کہ ایک ننگیتہ بیٹی ایسی صغیرہ کا باوصف دامادی اور ابن عمی رسول و ملقب ہونے ساتھ نفس
رسول کے اور خیبر گیر اور غالب کل غالب ہونیکی اور مخاطب بہ لافتا الا علی لا سیف الا ذوالفقار ہونیکی
ایک شیخ فانی سے نکاح کرنا اور باوجود پیشی اسقدر اعتلال و تکرار کے ایسے سید عرب و عجم امیر المؤمنین کہ
اس لقب کے خود صدیق و فاروق و صدیقہ نوجب تک گواہین لوگونکی نظر مین ایک شیخ نو مسلم ظاہری
سے مغلوب دکھلائی دین اور مجبور کہلائین حتی کہ بیٹی حوالہ کردین کہ نفس کش کسی بشر کا ہرگز باوصف
ظہور علت اباحت شرعی کے بھی اس ہتک کو نہین گوارا کرسکتا سوائی انبیا و اوصیاء کے کہ صبر و رضا ثابتے
حضرات علیہم التحیۃ والبرکات بعطائی حضرت کبریا اونہین پر ختم ہے کہ باوصف عطائی قوت و معجزہ صبر و تحمل
بھی ایسا ہی اونکو عطا ہے کہ یہ استعداد اور حوصلہ کسی اور بشر کو نہین حاصل کہ نفس پر اتنا غالب ہوسکے کہ انتہا
مرتبہ اور غایت کمال ہے غالب کل غالب ہونیکا اسے مسلمانو کہان ہو کس نیند مین سو رہے ہو
ذرا چشم کھولو ہوش مین آؤ اور دیکھو اس بحث نادان مولف سیف صارم اور اوسکے پیران نابالغ دینے
مجتہدین و علماء کے عقل و حیا پہ نوحہ کرو اونکے ایمان و انصاف کے جانے پر ہر شب پڑھو اونکی حالت زار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پر رحم کرو دیکھو کیسی عقل و حیا اونکی جاتی رہی ہے کہ عیب کو ہنر کر کے دکھلاتے ہین اور پردہ مین محبت اہلبیت
کے اونکے شان نہین کیا کچھ بکتے ہین جسکے سننے سے بدن پر رعشہ جسپر خیال کرنے سے دل کو لرزہ ہوتا ہی
خیال کرو کہ بیغیرتی کو شجاعت کہتی ہین بیحیائی کو صبر سے تعبیر کرتے ہین ای یارو کیسے دوست اہلبیت کے ہین کہ
اونحضرات عالی درجات پر جنکی شان مین آیہ تطہیر نازل ہوئی جنکی عصمت و عفت پر پاکی نے قسم کھائی اونکی نسبت
کیا کیا کہتے ہین ایسی بہابو صبری کا نام ہے کہ ایک منافق بیٹی کو غصب کر لے اور بجبر و اکراہ نکاح نا جائز کر لے
اور حضرات علیہم السلام بیٹھے بیٹھے دیکھا کرین اور سوائی سکوت کے زبان سے بھی کچھ نہ فرماوین
اور باوصف عطائی قوت معجزہ و کرامات کے صبر و تحمل کو کام فرماوین خدا کے قسم ہے کہ مین تعصب کو
دخل نہین دیتا اپنے مذہب پر خیال نہین کرتا بلکہ صرف عقل و حیا سے پوچھتا ہون کہ جسکا نام حضرات شیعہ
نے صبر رکھا ہے اور جس حالت کو صبر و تحمل سے تعبیر فرمایا ہے حقیقت مین وہ صبر و تحمل ہی ہے یا اوسکی اور کچھ
حقیقت ہی میری سمجھ مین تو یہی آتا ہے کہ اونہون نے وقاحت اور بیغیرتی کا نام صبر و تحمل رکھا ہی اور
قوت کے حیلہ سے اہلبیت اطہار کو ذلیل کیا ہے نعوذ باللہ نعوذ باللہ یہ کیا خرافات ہے جو شیعہ
لکھتے ہین بھلا کبھی ادنی عامی آدمی کے گھر جا کر کوئی شخص کہ جو شجاعت مین بے نظیر اور قوت مین لاثانی اور
مال و دولت مین لاجواب ہو اوسکی بیٹی سے بجبر و اکراہ نکاح کرنیکا قصد کرے پہر تماشہ دیکھے کہ وہ عامی
حسب حال چپ رہتا ہے یا اپنی جان عزت پر قربان کرتا ہے معلوم نہین کہ حضرات شیعہ نے امیر المومنین
یعسوب الدین صاحب ذو الفقار حیدر ائمہ اطہار کی عزت اور ہمت اور شجاعت کو ایک ادنی آدمی کے
برابر خیال نہین کیا اور وقاحت کو نام صبر و تحمل کے قرار دیا ہے اور طرفہ ماجرا یہ ہے کہ ایسی وقاحت
کی باتین اونکی طرف منسوب کرتے جاتے ہین اور ایسے الزام اونکو دیتے جاتے ہین اور پھر بھی اونکو
اسد اللہ الغالب غالب کل غالب مطلوب کل طالب امیر البررة قاتل الکفرة والفجرة سید الابرار مخاطب بہ لافتی الا علی لا سیف
الا ذو الفقار کہتے جاتے ہین نہ خدا سے شرماتے ہین نہ رسول کا لحاظ کرتے ہین حقیقت یہ ہے کہ دین و ایمان کو
حضرات شیعہ نے کھیل اور شریعت محمدی کو افسانون سے وہم و بیہم سمجھ لیا اور شیطان کا نام عزت ہوا
پہر یا شیطان ان کے داد دینگے کہ کیسی سوجھی ہوگی جو ان حضرات کو سوجھی ہین اہلبیت کا ر[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مشک افشانی آن عاشقان بمصلحت راہ تقیہ بر آہوی چین بستہ اند

بقول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

شیعیان جناب امیر نے سوائی دو باتوں کے اس مقام پر تیسری بات نہین کہی اولاً انکار اس نکاح سے بدلائل تحقیقی و الزامی کما مر ثانیاً اقرار اس نکاح کا بفرض و تسلیم روایات جبر و اکراہ جو مجمع علیہ محدثین اہلسنت ہین اور جواز اس نکاح جبری و قہری کا شیعون کے نزدیک تو بنا بر الضرورات تبیح المحظورات ہی اور محظورات اور محذورات پر صبر کرنا اور اوسکو جائز رکہنا اسی کا نام تقیہ ہے خواہ باجازت خدا ہو جیسا کہ فمن اضطر اور الا من اکرہ سے ثابت ہے خواہ بوصیت رسول ہو جیسا کہ حدیث مشکوۃ و صحیح مسلم سے گذرا کہ جناب رسولخدا نے حدیث ابی ذر اور حذیفہ مین فرمایا کہ بعد ائمہ جور رہا صبر ہی واسطے خواہ نظر اسکے ہے کہ اقل القبیحین عقلاً و نقلاً مستحسن ہے کما مر کلام اور جو منافقین تقیہ کو نفاق جانتے ہین وہ بھی جواز نکاح جبر و اکراہ کے قائل ہین چنانچہ نقل قول ابو حنیفہ سے در باب جواز نکاح مکرہ علی الطلاق ہمنے ثابت کیا اور تمنے بھی اوسکی تصدیق کی پس توجیہات جواز نکاح فرضی سے ہر توجیہ کو قول دیگر در باب نکاح ام کلثوم ٹہرانا اور حماقت و بنا ہے بیان جزو و قول سے ایک انکار اور دوسرا نکاح فرضی کا اقرار کوئی قول دیگر تو پایا ہے نہین گیا ہے تیسرا چوتھا قول کہانسے آیا اگر ایک دعوی کو کوئی بہت سی دلیلون سے ثابت کرے تو وہ دعوی ایک ہی دعوی کہلاتا ہے نہ بیس یہ آپکی حماقت تو بسبب نافہمی کے تھی کہ توجیہات کو دعاوی چند قرار دیا اب علاوہ اوسکے کیا دی و مکاری و خداعی و فریبکاری یہ ہے آپ لکھتی ہین کہ جب شیعون نے دیکہا کہ اس سے کچھ کام نہین نکلتا اوسکو چہوڑا اور دوسری راہ لی حضرت سلامت تمنے تو کوئی راہ نہین چہوڑی بلکہ سب راہین تمہاری بند کرتے چلے جاتے ہین اور کل تمہاری خوشامدی در ذیلے تماشے ہین بیان کئی بڑا غل مچایا ہی اور سارے مسلمانون کو فریاد رسی کیلئے بلایا ہے ذرا اچہری نیچے دم لو دیکہو کیسا ہم تمہاری مشکل کو سہل و آسان کئے دیتے ہین اور تمہارے عقدہ مشکل کو کہولے دیتے ہین غرض تمہاری یہی ہی کہ شیعون نے بیحیائی اور بیغیرتی کا نام صبر و تحمل رکھا ہے حضور صاحب و تحمل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صاحبان قوت وشجاعت اور ارباب معجزہ اور خرق عادت سے تو کمال بیحیائی اور بیغیرتی ہے مین کہتا ہون کہ
صبر وتحمل کا حکم تو صاحبان قوت وشجاعت اور صاحبان قدرت ہی کے لیئے مخصوص ہے کہ باوجود قدرت انتقام
انتقام نہین لیتے اور منتقم حقیقی کے خوشنودی کے لیئے راضی برضا رہتے ہین اور جو شخص کہ ضعیف ونامرد اور
عاجز ہے تو وہ خواہی نخواہی مجبوری وناچاری صبر ہی کریگا اور اگر نہ کریگا تو کیا کریگا اور اسی باعث سے چونکہ
جناب ختمی مآب کل کمالات صوری ومعنوی مین اکمل اور قدرت مین کل معجزات انبیا پر مکمل تھے حکم صبر وتحمل اونکو بمقامات
عدیدہ کلام مجید مین ہوا جیسا کہ فاصبر علی ما یقولون واصبر علی اذاہم واصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل وغیرہ
فرمایا گیا اور اوسی آنحضرت نے کیسی کیسی لتون اور لاتون اور اذیتون پر دست کفار ومنافقین سے صبر کیا اوجھڑی
سر پر خس وخاشاک تن اطہر پر گروانا اور از سر تا پا خون مین نہانا گوارا رکھا دندان مبارک راہ خدا مین شہید
کرائے مگر زبان مبارک سے اف نہ نکالا چاہتے تو ایک تف سے خرمن ہستی کل کفار دنیا کو جلا دیتے
اور ایک اشارہ سے اوس انگشت معجز نما کے جس سے شق القمر ہوا کل منافقین دنیا کو دو ٹکڑے
کرکے فنا کر دیتے مگر راہ خدا مین سب اذیتین اور ذلتین اوٹھالین یہانتک کہ یار غار سے مخصوصین نبی
کہنہ شغال مثال ابن ربیعہ کہا لین اور ناک اور آنکھین سب بچا لین مگر او آنحضرت نے صبر وتحمل کو کام فرمایا خاموش
رہے اور صدمے پر صدمے سہے اسلیئے کہ حکم خدا اوسوقت نہ سزائی کفار کا تہا نہ افنائی کفار کا تہا پس
باوجود ہر طرح کی طاقت وقوت وقدرت کے راضی برضا رہے اور اگر کوئی کہے کہ شرفا ونجبا کے لیئے ہزار
جوتے ابن ربیعہ کے راہ خدا مین کہا لینا اور سر کو جہاڑ ڈالنا اور لرضاء اللہ صبر کرنا بہت سہل ور آسان
ہے مگر بیٹی کی چھنوا دینے پر لرضاء اللہ کوئی پاجی سے بھی پاجی ہوگا وہ صبر نہین کر سکتا چہ جائی انیکہ شرفا اور
نجبا سے صبر ہو سکے بلکہ کیسا ہی رذیل ہو اگر بسبب عاجزی اور بزدلی کے اوس سے کچھ نہو سکیگا تو اپنے
پیٹ مین چھری مار کر مرجانا تو ہو سکیگا پھر اگر یہ بھی نہو گا تو دنیا مین اوس سے بیحیا اور بیغیرت تر کون ہوگا
چھری مار کر مرجانا اور بنار رضا مندی خدا جہنم مین ابد الآباد جلنا سب قبول ہے مگر یہ ننگ وعار قبول
نہین ہو سکتا ہے ور جناب سید الشہدا روحی له الفداء جو معرکہ کربلا مین بار بار فرماتی تھی کہ ع الموت اولی
من رکوب العار ہ والعار اولی من دخول النار مصرعہ اولے تو شرفا اور ارذل سب کے حق مین صحیح ہے

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لیکن مصرعہ ثانی اراذل کے حق مین بھی صحیح نہین ہی شرفا کے حق مین کیونکہ صحیح ہوگا پس مصرعہ ثانی محض غلط ہے اور
اہل سُنت ایسی ہی مقام کے لیئے کہتے ہین کہ شیعون نی صبر وتحمل نام بغیرتی اور بیحیائی کا رکھا ہے اور حضرت ابو بکر
کا ابن ربیعہ کی جُوتیان کھاکر صبر وتحمل کرنا ہرگز بغیرتی اور بیحیائی نہین ہی اس لیئی کہ سر کے گرد جھڑ جاتی ہی لیکن کوئی
ہتک ناموس نہین ہوتی ہی برخلاف اسمقام کے کہ البتہ بے آبروئی اور ہتک حرمت ہوئی کہ بیٹی چھینی گئی اگر اسکی
جواب کے آپ طالب ہین تو بندہ کہتا ہے کہ اسکا جواب یہ ہے کہ کون بیحیا کہتا ہے کہ بیٹی چھینی گئی شیعہ تو یہ
کہتے ہین کہ بخوف فتنہ وفساد عظیم ایک بادشاہ ظالم وغاصب کے ظلم وجور سے اور عباسؑ کے بہت سمجھانے
سی اپنی بیٹی کو ایک منافق ظاہر الاسلام سی بجبر واکراہ بیاہ دیا جیسا کہ احادیث تذکرہ سبط ابن جوزی اور ذخائر العقبی
وغیرہ سے ہمنے بیشتر اس سی ثابت کیا مین بیاہ دینے کو اگرچہ بجبر واکراہ ہو کوئی چھین لینا نہین کہتا ہے بلکہ
عوام نے کہا کہ بادشاہ وقت سی بیاہ دیا اور خواص نی کہا کہ منافق سے بجبر واکراہ بیاہ دیا پھر اسمین ہتک
ناموس اور بیحرمتی کیا ہوئی اور اگر خیال فاسد معترض مین یہ ہے کہ شیعونکے حدیث مین لفظ فرج غصبنا آیا ہی
تو ہم کہینگے کہ سُنیونکے احادیث مین بھی نکاح بجبر واکراہ آیا ہے اور غصب کے معنے بظلم وستم لینے کے ہین
جیسا کہ ہمنے کتب لغت سے ثابت کیا ہے اور اخذ نکاح بظلم وستم اور اخذ نکاح بجبر واکراہ کے ایک ہی معنی
ہین پھر اپنی احادیث مین چھین لینا نہ کہنا اور ہماری حدیث مین چھین لینا کہنا اسکے کیا معنے حالانکہ بڑا فرق ہے
درمیان ہمارے اور تمھارے کہ تم اپنی احادیث کی تصحیح کرتے ہو اور ہم اپنے حدیث کی تصحیح نہین کرتی
بلکہ اوسکی تضعیف کرتے ہین علاوہ اسکے غصب بنکاح سے غصب بسفاح مراد لینا اور اوسکا ترجمہ
چھین لینا کرنا اور اوسکو مستلزم زنا سمجھنا کام کسی نطفہ ناپاک ونجس یا نطفہ شیطان رجیم کا ہے جیسا کہ بحث لفظ
غصب مین مفصلاً گزرا فارجع ثمہ یہان پر مخاطب نے رذالت عمر اور شرافت جناب امیرؑ کی تصویر اسطرح
کھینچی ہی جسسی عوام یہ سمجھین کہ عمر ایک ذلیل رذیل جولاہہ یا دھنیا یا قصائی یا خاکروب کے مانند تہا
اور جناب امیرؑ مثل ایک بادشاہ جلیل القدر والانسب عالی منزلت کے تھے اور اس پردہ مین یہ افسون
دکھایا ہے کہ شیعہ اسکے قائل ہین کہ ایک ذلیل رذیل نے جسکو عمر کہتے ہین جناب امیرؑ سے جلیل القدر بادشاہ کی
بیٹی غصب کی مگر جو لوگ اہل خبر ہین وہ بخوبی جانتے ہین کہ عرب کا کیا دستور تھا نہ وہان کوئی شخص جولاہہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سمجھا جاتا تھا نہ وہ فقط صرف قبائل کی شجاعت وسخاوت وشرافت ونا موری کے ذریعہ سے اوسکی عظمت
تھی اور نہین اوصاف کی قلت سے رذالت تصور کیجاتی تھی اور بعد اسلام بذریعہ تقوی وصلاح وجہاد عظمت
حاصل ہوتی گئی غرض عمر کے نسبت ذلت وغیرہ کے خیالات جو شیعون کو ہین وہ اونکے اعمال وافعال ہی ہین
نہ یہ کہ وہ مثل خاکروب کے ذلیل تھی پس اونکی خواستگاری اس عقد کے بارہ مین اسطور پر سمجھی جاتی ہی کہ جیسے
کوئی شخص اپنی خاندان مین عیب لایا ہو اور بادشاہ وصاحب دولت ہو جاوے اور وہ اپنی رذالت چھپانے
اور شرافت ثابت کرنیکے لیئے کسی عالیجاہ خاندان کے ایک شخص معزز کو مکرر کہدی مجبور کرے کہ ہمسے وصلت
منظور کرو ورنہ ہم بہت بڑی زک دینگے پس جناب امیرؑ نے ناچار ہو کر وہ رفتار اختیار کی کہ جو عقلا وشرفا
کا ایسے ہنگام مین دستور ہے کہ اولاً حتے الوسع اس امر مین کوشش کی کہ وصلت نہو جسوقت دیکھا کہ چارہ کار
مسدود ہی تو حالت اضطرار مین بخوف ایذا رسانی اشرار یہ جرعہ ناگوار کہ بدتر از زہر مار تھا گوارا کر لیا او رحفظ
ناموس شریعت بہرحال منظور نظر رکھا پس ہماری اس تقریر دلپذیر نے یہ نتیجہ دیا کہ آپکی تحریر سراپا تزویر ہر خبیر و
بصیر کے نظرون مین حقیر ہو گئی اور مظلومیت حیدر کرار غیر فرار بغرض خوشنودی منتقم حقیقی وخداوند قہار اور
ظالمیت شرار الاشرار کالشمس فی رابعة النہار ہویدا و آشکار ہو بعض وقوع نکاح بالاجبار پایہ ثبوت کو پہونچگئی
قولہ اپنی احادیث و اخبار کی کتابون پر خط فسخ کھینچتا ہی **اقول** اخبار ضعیفہ کے انکار سے ہرگز
خط فسخ نہین کھنچتا ہے بلکہ احادیث صحیحہ کے انکار سے خط نسخ کھنچتا ہے جیسے احادیث صحیحین مثل حدیث
فدک وحدیث قرطاس اور حدیث کاذب وغادر کے انکار سے خط نسخ صحیحین پر کھنچگیا اور شیعونکی یہان
تو احادیث انکار از نکاح بھی باعتراف اہلسنت موجود ہین جیسا کہ گذرا پس احادیث انکار سی جو بنا بر عمل اصحاب
تو ہی ہین انکار کرنا خط نسخ کھینچنا نہین ہی اور حدیث ضعیف سے انکار کرنا خط نسخ کھینچنا ہے عجیب حماقت
مخاطب صاحب ہے **قولہ** غیر صحیح کہنا امام کو جھٹلانا ہی **اقول** کون احمق کہتا ہے کہ کافی کو شیعہ
مثل صحیحین اہلسنت کے لازم الصحت جانتی ہین بہت حدیثین صحاح اور حسان اور ضعاف کافی مین ہین کہ علمانی
ایک کو دوسرے سے تمیز دی اور بکمال حماقت ہی کہ کوئی کہی کہ غیر صحیح کو غیر صحیح کہنا امام کو جھٹلانا ہے
قولہ در حقیقت سی مجاز کیطرف پھیری **اقول** حقیقت سی مجاز کے طرف پھیرنا آیات کلام اللہ مین موجود ہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جیسے ید اللہ اور وجہ اللہ لیکن ہر مقام پر تو کوئی لفظ حقیقت سے مجاز کیطرف پھیرا نہیں گیا اور جو معنی لغوی تھی وہی لیئے گئے کما اوضحناہ فی لفظ الغضب **قولہ** او صبر اور وصیت اور تقیہ سے نہ ہاکی **اقول** صبر اور تقیہ اور وصیت سی واوصت وتبلیلان حدیث کافی سی کوئی واسطہ نہیں ہی بلکہ صبر بتقیہ اور بوصیت کا ذکر اوس تو کیا جاتا ہی کہ سبب اس نکاح جبر واکراہ کو تقول اہلسنت تشکیکا و اسکا تا لخصم فرض وتسلیم کرلیتی ہین تو ایک فاسق منافق کی ساتھ جواز نکاح کی علت صبر بتقیہ اور تقیہ بحکم خدا او بوصیت رسولخدا کہتی ہین مخاطب صاحب اپنی حماقت سی اس ایک بات کو تین باتین سمجھتی ہین اور تاویلات حدیث کافی سے فرماتی ہین اگرچہ بساطی صاحب او وجی صاحب تو وہ ہزل گو ہین مگر ہمارے حضرت مخاطب ونکی ہزلیات کا مطلب بھی نہین سمجھتی اور ہزل تو ہزل در ہزل اور کوہ در کوہ مرغی کا گوہ بتاتے ہین اور اپنی بھائیون کنجڑے قصائیون کو کھلاتے ہین اور وہ لوگ اوس ہی مزے اوٹھاتے ہین **قولہ** جو معاملہ جناب امیر کو پیش آیا اکثر انبیا اور اوصیا کو ایسے معاملے پیش آئے **اقول** ہان جناب رسولخدا سیعلم الذین ظلموا ولنصبرن مثل من قبلکم بشر البشیر وذرا عاید ارایع سی وسکی خبر دی گئی تھی کما مر **قولہ** اور اونہون نی صبر فرمایا ہے **اقول** ہان یہ امر فاصبر کما صبر اولوالعزم من الرسل سی ثابت ہے **قولہ** جیسا کہ حضرت لوط پر بھی ایسا ہی گزرا **اقول** جھوٹے کی ایسی تیسی کس شیعہ نے کہا ہے کہ حضرت لوط کی بیٹیان بجبر واکراہ نکاح مین ایک فاسق منافق کے دیگئین اگر سچے ہو تو کسی کتاب شیعہ کا پتہ او نشان دو ورنہ مثل سارق دہلوی کے اپنے طرف سے تقریرین لغو بنا نا اور شیعون کیطرف نسبت دینا خسر الدنیا والاخرہ ہو نیکے کچھ فائدہ نہین دیتا شیعون نی بنا بر جواز عقلی نکاح کفار سے استدلال کیا ہے ساتھ قصہ حضرت لوط کے کہ اگر نکاح با کفار عقلاً قبیح ہوتا تو حضرت لوط اپنی بیٹیونکو نکاح کفار مین دینے کو کیون فرماتے اور جناب رسولخدا کی بیٹیان بقول سنیونکے کفار کو کیون دیجاتین اور حضرت آسیہ نکاح فرعون مین کیون داخل ہوتین جیسا کہ سابق ازین کلام صاحب مواعظ وملا ابوالحسن اعلی اللہ مقامہما مین گزرا کہان یہ بات کہان وہ بات کہ شیعہ کہتے ہین کہ جو جناب امیر پر گذرا وہ حضرت لوط پر گذرا الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین وعلیہم لعنۃ اللہ والملائکہ والناس اجمعین **قولہ** جب فرشتے آدمی کی صورت ہو کر آئے اور اونکو کچھ شبہہ ہوا تو انہون نی اپنی بیٹیان اونکے سامنے کردین **اقول** واہ بی الو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیٹیاں فرشتوں کے سامنے کردین ہماری حضرت کو مثل شاہ جی کے علاوہ کشف وکرامات وکمالات دیگر تاریخ وفا
مین بھی بڑا دخل ہی جیسا کہ شیعوں پر جھوٹھ باندھنے مین کمال ہی اُس کتاب مین یہ لکھا ہی شیعوں کی نہ سہی سنیوں ہی
کی کتاب کا نشان دیجئے ورنہ ناحق جھک مارنے سے کیا حاصل **قولہ** ایسا کلمہ فحش زبان سی کہا کہ اگر کرنا ہے تو
یہ بیٹیاں حاضر ہین **اقول** ارے بدنصیب خدا سے ڈر تعجب ہے کہ برق قہر خدا اس جھوٹھی پر کیون
نہین گرتی ارے کمبخت حضرت لوط کے زبان سے کلمہ فحش نکلا اور قرآن مجید مین کلمہ فحش خدا نے کہا ارے
توبہ کر توبہ کر ان کنتم فاعلین کہ جسکے معنی ان کنتم فاعلین النکاح ہین کلمہ فحش ہی فض اللہ فاک وجعل النار مثواک
طرفہ یہ ہی کہ شیعہ نکلے اوپر یہی تہمت فاحش کرتا ہے اور تجھے خدا سے نہین ڈرتا ہے کس شیعہ نے کہا ہے کہ فاعلین کے معنے
فاعلین السفاح کے ہین تعجب ہی کہ اسقدر گوہ کھانے پر بھی ہیضہ نہین ہوتا لیکن اب انشاء اللہ القہار ہوگا ع
سچ ہے حرامزادے کی رسی دراز ہے - **قولہ** چنانچہ قاضی نور اللہ شوستری فی مصائب النواصب مین اور اور
علمائی شیعہ نے اپنی کتابون مین اسکو لکھا ہے **اقول** جھوٹھے کے منہ مین ساری دنیا کا گوہ کیون نہ عبارت
اونکی نقل کی ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد - جو کچھ ہمارے علما نے قصہ لوط کا ذکر کیا ہی
وہ وہی ہے جو ہمنے پیشتر نقل کیا ہے اوس سے ان لغویات سی کچھ واسطہ نہین ہی **قولہ** اور علاوہ اسکی
حضرت ابراہیم اور حضرت آسیہ زن فرعون کی بھی مثالین دین ہین **اقول** جسن بات مین مثالین دی ہین وہ
پیشتر گزرا اور جسن بات مین ذکر ابراہیم کیا ہے وہ آگے آتا ہے **قولہ** تمام مجتہدین اور علما کے اقوال کا
خلاصہ اوسمین لکھا ہے **اقول** خلاصہ اقوال علما کا تو نہین ہی مگر خلاصہ اکثر روایات اہلسنت کا ہے جسکو سکاتا
للخصم فرض کر لیا ہی ایک تو صغیرۃ السن ہونا ام کلثوم مفروضہ کا جو چار پانچ برس کے عمر ہونے سے ثابت ہی
جسکے روایات صحاح اہلسنت سی گذری کہ واستعذر بصغرہا وعتل بصغرہا فقال انہا صغیرۃ فذکر لہ صغرہا کہ جس سی ام کلثوم
بنت فاطمہ ہی ہونا ہم باطل کر چکے دوسرے عمر کا شیخ فانی ہونا یعنے ایسا بڈھا خبیث ہونا کہ جسکو حاجت
نسا باقی نہ تھی ورنہ روایت صحیحہ صواعق مین کہ شیعونکے نزدیک غلط محض ہی ما اردت الباہ کیون کہتا اور
یہ فقرہ ما بعد اوسکا یعنے ولاکنی سمعت رسول اللہ کل نسب وسبب منقطع یوم القیامۃ سنیوں فی فقط بنظر
دفع خرافت خلیفہ صاحب بڑھا یا ہی تاکہ کوئی نہ کہی کہ اس سن شصت سالگی مین ایسی کمسن لڑکی سی درخواست نکاح

jabirabbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

کیون کہ بطلان اسکا اس لیے ہے کہ قرابت سببی تو بدولت حفصہ خلیفہ صاحب کو حاصل ہی تھی پھر اسکی خواہش تحصیل حاصل
و تطویل لاطائل بھی علاوہ اسکے بالبداہت معلوم ہے اور کیونکر خلیفہ صاحب کو معلوم نہو گا کہ حدیث بشرط صحت
مخصوص ہے ورنہ نسب ابولہب اور ابوجہل اور زینب ابی العاص عتبہ و عتیبہ کب غیر منقطع ہوا و نیز روایت
عقد عاصم بن عمر سے جو ازالۃ الخفا میں ہے ثابت ہے کہ چند سال پیشتر از مرگ اپنی اولاد سے خلیفہ صاحب نے فرمایا
کہ لو کان فی ابیکم حرکۃ الی النساء لم یسبقہ احد الیہا یعنے اگر تمہارے باپ مین کچھ بھی حرکت الی النساء باقی
ہوتی تو کوئی اوس پر سبقت نہ لیجاتا الغرض باقرار شیخ فانی ثابت تہا کہ وہ حضرت عورتون کے کام کے نہ تھے
پھر حضرات اہلسنت عمر صاحب سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی کیونکر جنواتے ہین اور پھر انہین روایتون سے
ثابت ہے کہ ساٹھ ۶۰ برس کے شیخ نے چار برس کی لڑکی سے نکاح کیا اور تریسٹھ ۶۳ برس کے سن مین مرے پھر
سات آٹھ برس کی لڑکی سے ایک لڑکا ایک لڑکی پیدا ہونا جز دیوانی اور مجنون کے اور کون باور
کرسکتا ہے تیسرے مظہر الاسلام سے نکاح شرعاً جائز ہونا اور حضرت عمر باتفاق فریقین مظہر الاسلام تھے
اسلیئے کہ کوئی شیعہ انکی ظاہر بظاہر مشرک بت پرست ہونیکا قائل نہین گو شیعہ انکی منافق اور فاسق
ہونیکے قائل اور فی الدرک الاسفل من النار ہونیکے معتقد ہون پس جواز نکاح مین کوئی کلام نہین ہو سکتا
خصوصاً وقت جبر و اکراہ غادر و خائن و کاذب و ظلم و جور ظالم و جائر و غاصب نکاح جائز اور بسبب عدم
وجدان شرط وجوب صبر تقیہ لازم ہوگا و جبر و اکراہ و ظلم و جور او نہین روایات سابقہ سے ثابت ہے
کہ لم یکن یقبل منہ ذلک العذر حتی الجاءہ فشق ذلک علی عمر فقال العباس زوجہ فقد بلغنی منہ کلام چوتھی غیر کی
منگیتر ہونا و نہین روایات سابقہ مین موجود ہے و بانہ اعدہا لابن اخیہ جعفر و بانہ ارصدہا لابن اخیہ کہ
اس کلمہ سے یاد دلاتا حدیث جناب رسولخدا کا منظور تہا کہ جناب رسولخدا نے منع فرمایا ہے خواستگاری کو
خواستگاری مومن پر چہ جائی انکہ نامزد کسی مومن کی ہو چہ جائیکہ بحسب حکم و وصیت رسول نسبت مقرر
ہوچکی ہو مگر حضرت عمر نے خلافاً لحکم اللہ و رسولہ کچھ بھی نہ سنا اور بجبر و اکراہ حسب اعتقاد اہلسنت نکاح کر ہی لیا
پانچوین دیرپیشی زیادتی اعتلال و تکرار و انکار جو عذرات متعددہ پیش کرنے سے تہا جیسا کہ انہین احادیث
سے ثابت ہے کہ باوجود اصرار جابرانہ کہ پھر بھی راضی نہوئے یہانتک کہ نوبت عباس ع کے سمجھانیکی آئی

Presented by: Rana Jabir Abbas

تب اپنی نفس نفیس پر جبر کرکے راضی ہوئی اور سزاوار لقب غالب کل غالب ہوئی کہ اپنے نفس سی بھی مغلوب
نہوئے اور باوجود قدرت و اختیار کے لرضاء اللہ صبر کیا اور بیٹی کو بیاہ دیا اس لیئی کہ خدا کی طرف سے
بسبب فقدان شرایط جہاد حکم سزادہی کفار و منافقین نتھا پھر اگر عمر کو سزا دینے کا قصد کرتے تو خلاف
حکم خدا ہوتا اور اوس شخص سی جو ہر دم طالب رضائی خدا ہے خلاف حکم خدا ہونا محال ہی صاحب
سیف صارم کی تقریر کا خلاصہ یہ ہی کہ جو ہمنی ذکر کیا کیون حضرت خیالا صلہ اقوال علما و مجتہدین کا ہے یا
خلاصہ احادیث مکذوبہ مجہولہ سنیان ہی دیکھو صاحب سیف صارم نے خلاصہ سی تمھاری احادیث کے
کتنی جوتیان تمھاری سر پر ماریں مگر تمنے مثل حضرت ابوبکر کے کہ بنعال ابن ربیعہ کھاکے سر جھاڑ ڈالا
اور ایک بات کا جواب بھی نہ دیا بلکہ ایک بات خارج از بحث کہ محض لغو ہی کہی کہ صبر کرنا کسیکی جبرو
قہر پر بیحیائی اور بیغیرتی ہی کیون حضرت آپکے ابوبکر نے جو ابن ربیعہ کی جوتیان کھاکر صبر کیا اور تلوار نہ کھینچی
اور نہ مرے اور نہ مارا یہ بیحیائی تھی کہ نہیں شرفا جوتیان کھاتے ہین کہ تلوارین کھاتے ہین دیکھیئے علاوہ
صاحب سیف صارم کے ایک چپڑ ہو دھانے ہنے بھی آپکے سر مبارک پر جڑا دیکھین اب حضور مرتے ہین یا
مثل حضرت ابوبکر کے صبر کرتے ہین **قولہ** ای مسلمانون کہان ہو کس نیند مین سو رہے ہو الی آخر القول کا ابو

اقول جناب والا خطاب اسمقام پر بڑی تیز زبانی فرمارہے ہین حالانکہ شیعون کی تیز زبانی سے
آپ خوب واقف ہین کہ آپ سے لیکر آپ کے خلفا کی ستر پشت تک انکی زبان نہین رکتی مگر اصل امر یہ ہے
کہ بات کا جواب بات سے ہے اور پاجی پن کا جواب جوتے کے ہاتھ سے ہے ہمنے پیشتر اس سے باقرار
شیعہ دشمنی ثابت کیا کہ شیعہ منکر اس نکاح کے ہین تو وہ نہ روایات نکاح بخوشی خاطر کو جو سنیون نے بنایا ہی
مانتے ہین اور نہ روایات نکاح بجبر و اکراہ کو جسکی سنیون نی تصدیق و تصحیح کی مانتے ہین مگر چونکہ یہ روایتین
صحیحہ سنیان مبطل روایات نکاح بخوشی خاطر ہین اس لیئی شیعون نی بفرض و تسلیم ان روایتونکو ذکر کیا ہے کہ
جس سی ظلم و جور خلیفہ جی ثابت ہو جائے اور اونکی عدالت بلکہ خلافت مین بٹا لگجائی اب حضور والا روایات
جبر و اکراہ کے منکر ہوتے ہین اور اوسکی تکذیب کا شور و غل مچاتی ہین تو شیعہ تو پہلی ہی سی اسکی منکر تھے
اور فقط تمہاری خوشی خاطر کے لیئے فرض و تسلیم کرلیا تھا اب بدرجہ اولیٰ اوسکے منکر ہونگے لیکن

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اون سُنّیون سے جو تصدیق اور تصحیح اسکی کرچکے ہین ہماری وہی بحث ہے جو آپ ہمسے کرتے ہین جیسے صاحب
صواعق کہ ابتدائی بحث مین پہلے ہمنے اونہین کی روایت لکھی ہے اوسمین ہے کہ صح عن عمر انہ خطب ام کلثوم من علی فاعتل
یعنی روایت صحیح مین آیا ہے عمر سے کہ اوسنے خواستگاری ام کلثوم کی اور علی نے نکاح کردینے سے
اعتلال کیا اور دیگر روایات مین اعتذر ہے یعنے انکار کیا اور عذرات پیش کیے لیکن کوئی عذر عمر نے نہ سُنا اور
جب کوئی شخص عذر نہین سُنتا ہے وہی جابر و مکرہ کہلاتا ہے پس اگر نکاح کردیا تو جبر و اکراہ پر صبر کیا پس جو تعجب صاحب
سیف صارم فی بفرض انہین روایتون کے کہا تعجب ہے کہ فرض کہنیوالے پر یہ تشدد اور قائل قول اور
مصدق اور مصحح پر اوسکے کوئی تشدد نہین اب ہم سُنیان مصدق و مصحح روایات جبر کیطرف خطاب کرکے
کل عبارت آپکی منقلب کرتے ہین اور بجائی لفظ شیعہ لفظ سُنّی لکھتے ہین کہ کالائی بد بریش خاوندش اوالے
ای مسلمانو کیا سوتے ہو اوٹھکر بیٹھو اور ان پیران نابالغ یعنے صاحب صواعق اور صاحب استیعاب اور
صاحب مودة القربے اور صاحب تذکرہ خواص الامۃ اور عسقلانی شارح بخاری وکثیر من امثالہم جو روایات
جبر و اکراہ کی تصحیح کرتے ہین اور صبر جناب امیر کے اس جبر و اکراہ پر قائل ہین ان اپنی بزرگونکے عقل وحیا پر نوحہ
کرو اور اونکے ایمان اور انصاف کے جانے پر مرثیہ پڑھو اے اضرا قال وجال وثال وفی افواہ خلفائہ کالکلب
شال وبال جہان جہان اس عبارت مین لفظ شیعہ ہے وہان لفظ حضرات اہلسنت لکھدو یہ تو بات کا جواب بات
سی ہوا اب جوتیکا ہاتھ اوٹھتا ہے ای مسلمانون کہان ہو کس خواب غفلت مین سو رہے ہو کسلیئے اپنے وقت
خوشوقتی کو کھو رہے ہو ذرا چونکو اور ہوش مین آؤ اور نہم ربیع الاول کا جوش وخروش دکھلاؤ اور قدعمر
سے بھی لا بتا ایک قہقہہ تو لگاؤ اوچھلکر بیٹھو اور آنکھ مٹکا کر دیکھو اس سمجھے کچھے لیچے شنہے نادان بے دین بے ایمان
نیچر نہ مسلمان سلیل الشیطان مولف لغویات اور مصنف مہملات اور اوسکے پیران بے پیر اور نابالغان کبیر
سراپا تزویر یعنے مجتہدین سیدین حزب الشیاطین اور علمای دغل اور بیحیا اور بیعقل کے عقل وحیا پر ہنسو اور
قہقہے لگاؤ اور اونکے ایمان اور انصاف کے جانے پر اور میان عمر کے فضائل سنانے پر اور ہر ایک کے
ہنسانے کے لیئے میان شیر کا ہرسیہ پڑھو اور ہنستے ہنستے خدا کے طرح لوٹ جاؤ جیسا کہ صحیح بخاری مین ہے
ضحک اللہ حتی استلقی یعنی ہنسا خدا ایسا تک کہ اولٹا گرا اور سُنیون کے حال زار ونزار پر نظر کرو دیکھو کہ کتنی عقل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وحیا اونکی جاتی رہی ہی کہ عیب کو ہنر کرکے دکھلاتے ہین اور عمر سے کشف ساق اور ضم الصدر اور بوس و کنار خفیہ
کرواتے ہین اور کچھ نہین شرماتے ہین اور اوسکی تصحیح کیے جاتے ہین اور کیا کیا نہین بناتی ہین اور پردہ محبت
عمری مین اونکی شان مین کیا کچھ بکتے ہین جسکے سننے سے مؤمنین رعشہ جسکے خیال کرنے سے دل کو لرزہ ہوتا ہی
خیال کرو کہ جبر و اکراہ او ظلم و ستم کو عدالت تقدیری عمری کہتی ہین بیغیرتی اور بیحیائی اور فسق و فجور کو حکومت
خلافت سے تعبیر کرتے ہین ای یارو یہ کیسے دوست عمر کے ہین کہ آنحضرت عالی درجت کہ جسکی شان ضلالت
نشان مین چالیس برس کے سن تک آیت تنجیس انما المشرکون نجس آئے اور جسکی نجاست اور ناپاکی پر خدا کی نے
چالیس برس تک قسم کھائی اوسکی نسبت کیا کیا بکتے ہین اور کہتی ہین کہ ایسے نجس اور ناپاک طاہرین اولین و آخرین
سے بہتر اور میان عمر ہین اور یہ لوگ کہتے تھے کہ انسے بجبر و اکراہ بیٹی لی اور اونہون نے مجبورانہ لڑکی دی لا واللہ
لا واللہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ ہرگز ہرگز ایسا نہین ہی در شیعون کا انکار بہت بجا اور قرین عقل زرین
و متین ہے مگر سنیون کے منہ توڑنے کے لیے کبھی شیعہ اسکو فرض و تسلیم کرکے جابریت و قاہریت اور مقہوریت
قہاریت ثابت کرتے ہین **قولہ** اسی بہانیہ مبلغ ابنی کا نام ہے کہ ایک منافق بیٹی کو غصب کرلے **اقول** کلام حسام
سیف صارم مین کہین لفظ غصب نہین ہے پس ذکر اوسکا اس مقام پر سوا اسکے پاجی پن کے اور کوئی سبب
نہین ہے آرے ذکر نکاح بجبر و اکراہ ہے اور وہ خود تمہاری حدیثون سے ثابت ہے پھر اپنے منہ پر اپنے
ہاتھون سے تڑا تڑ ہتہیان مارو کہ کیون تمنے تصحیح اسکی کی اور شیعون نے لفظ نکاح بغصب کی جگہ بمعنی نکاح
بجبر و اکراہ ہے تصحیح نہین کی جو کوئی اوپر الزام دینے کے وقت تفصیلا فی بحث الغصب **قولہ** اور بجبر و اکراہ
نکاح ناجائز کردیا **اقول** ہمنے سابق مین تفصیل بیان کیا کہ نکاح بجبر و اکراہ کے خواہ جائز ہو خواہ ناجائز
تصحیح و تصدیق کرنیوالے سنیونکے بڑے بڑے جگادری ہین پھر اونسے کیون نہین پوچھتے کہ ای مسخرو
عمر نے یہ نکاح ناجائز کیون کرالیا ہے اور ہمنے یہی بیان کیا کہ نکاح بجبر و اکراہ کو کسی سنی اور شیعہ نے ناجائز
نہین کہا پس ایسی نکاح کو ناجائز کہنا اور تعبیر بسفاح کرنا کام کسی ولد السفاح کا ہے **قولہ** بیٹھے بیٹھے دیکھا کرین
اقول اگر دیکھا نہ کرین تو کیا کرین کہ حکم جہاد تھا ہی نہین لفقدان شروطہا ورنہ اشقیا کو فی النار بضرب
ذو الفقار صاعقہ کردار کرتے اور مارتے یا مرتے **قولہ** زبان سے کچھ نفرماوین **اقول** زبان سے تو

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہت کچھ فرمایا اور عذرات کیے جیسا کہ تمہاری ہی احادیث میں فاعتذر و فاعتل و امثال ذلک وارد ہے مگر اشقی
الاولین والآخرین نے ایک بھی نہ سنا جیسا کہ انہیں احادیث میں گذرا فلم یکن یقبل منہ ذلک العذر
قولہ اور با وصف اعطائے قوت معجزہ و کرامات **اقول** معجزہ اور کرامات اور خرق عادات واسطے
اثبات حقیت دعوی نبوت و امامت کے ہیں نہ واسطے دفع شر اعادی کے ورنہ جناب رسولخدا غار میں نہ
چھپتے اور کفار سے لشکر کشی واسطے جہاد کے نہ کرتے اور جنگوں میں ان کا سر یا پا آغشتہ بخون ہوتے بلکہ فقط معجزے
سے کل کفار و منافقین کو فی النار کر دیتے **قولہ** صبر و تحمل کو کام فرمایا **اقول** جنگوں میں دندان
مبارک کا شکستہ ہونا کفار قریش کا اوجھڑی سر پر پھینکنا ابن ربیعہ کا اپنے جوتے سر پر ابوبکر کے توڑنا انواع
و اقسام کے ذلتیں رضائے خدا کے لیے گوارا کرنا ان حالات کو اگر محمول بہ صبر نہ کیجیے گا تو آپ ہی فرمائیے کہ پھر
صبر کسے کہتے ہیں آیا رسول خدا نے ان حالتوں کے عوض میں ایک معجزہ سے طبقات زمین کو الٹ دیا یا آسمان کو
پلٹ دیا یا صبر اختیار فرمایا **قولہ** خدا کی قسم ہم کو تعصب کو دخل نہیں دیتا **اقول** خدا کی قسم ہے کہ
میں بھی تعصب کو دخل نہیں دیتا اور اپنے مذہب پر خیال نہیں لاتا بلکہ صرف عقل و حیا کے راہ سے احادیث
صحیحہ سنیان جو کشف الساق و ضم الصدر و بوس و کنار جیسے پر دلالت صریح رکھتی ہیں پیش کر کے پوچھتا ہوں کہ آیا
فسق و فجور کا نام تم نے عدالت عمری رکھا ہے یا حقیقت میں اس عدالت کی اور ہی کچھ حقیقت ہے میری
سمجھ میں تو یہی آتا ہے کہ انہوں نے فسق و فجور عمری کا نام عدالت عمری رکھا ہے اور جناب امیر نے اس
وقاحت عمری پر صبر کر کے شمشیر تلوار اپنی اور ہاتھ کھینچے رہ گئے اور صبر و تحمل کو کام فرمایا یہ کام بیغیرتی
اور بےحیائی کا ہے کہ نہیں جو ان کے خلیفہ چہارم سے ہوا تعجب ہے کہ بےحیائی خلیفہ سوم میں تھے اور حیائے عثمانی کا
ایک شمہ بھی ان میں نہ تھا ایسا ہی احادیث صحیحہ سنیان سے ظاہر ہے بسبب فسق و فجور کے لیاقت خلافت سے بری
ہوئی اور خلیفہ چہارم اپنے سبب بےحیائی اور بےغیرتی کے قابل خلافت نہ تھے خدایا اہلسنت کیسے دوست
خلیفہ دوم و چہارم کے ہیں کہ یہ دو محبت میں اپنے خلفا کے کیسی دشمنی ظاہر کر رہے ہیں اور نہیں سمجھتے
کہ کیا کہتے ہیں اور کیا بکتے ہیں ہر بات آدمی دیوانوں کی سی اور مجنونوں کے جھک ہے **قولہ** میرے
سمجھ میں تو یہی آتا ہے کہ انہوں نے وقاحت اور بیغیرتی کا نام صبر و تحمل رکھا ہے **اقول** تیری سمجھ پر پتھر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پڑین او کمبخت بدنصیب خداوند قہار تجھکو جلد آتش قہر سے جلاوے اور تیری بد زبانی سے مسلمانونکو بچاوے اگر تیری سمجھ بھی ٹھیک ہوتی تو شیعہ سے اشعری اور اشعری سے جبری کیون ہوتا سنیون نے روایات نکاح جبر و اکراہ کی تصدیق اور تصحیح کی اور شیعون نے الزاماً علیہم واسطے اثبات جبر و قہر خلیفہ صاحب کے اون خرافات اور خزعبلات کو فرض کر لیا لیکن کسی سنی اور شیعہ نے اوسکو تعبیر بوقاحت و بیغیرتی جناب امیر علیہ السلام نہ کیا مگر تو بیحیا و بیغیرت صبر جناب امیر کو بیغیرتی اور وقاحت کہتا ہے ارے نا شخص از عہد آدم تا ایندم سبھی بیٹیون کو خواہ برضا و رغبت خواہ بنا رضامندی و کراہت بیاہ دیتے ہین اور کسی عاقل نے بیٹی بیاہ دینے کو بیغیرتی اور وقاحت نہین کہا ہی خصوصاً جسوقت کہ ظاہر مین بیٹی ایک بادشاہ وقت سے بیاہ بیجاوے اگرچہ حقیقت مین وہ بادشاہ اکفر الکفرہ و افجر الفجرہ ہو مگر ظاہر مین لوگ اوسکو مسلمان بلکہ اہل اسلام کا حاکم جانتے ہون و لو غصباً پس کوئی مسلمان سنی یا شیعہ بتلاوے کہ اسمین وقاحت اور بیغیرتی کیا ہوئی جو مخاطب بیدین نے جناب امیر المومنین ع کیطرف اوسکی نسبت دی ففضہ اللہ فاہ وجعل النار مثواہ اور قطع نظر ان سب امور کے مخاطب سے کوئی پوچھے کہ تو شیعون سے اس بات کو کیون پوچھتا ہے اپنے لکڑ دادا اون سے ہی کیون نہین پوچھتا جو روایات جبر و اکراہ کی تصحیح اور تصدیق کرتے ہین شیعون نے تو کسی روایت جبر و اکراہ کی تصدیق ہی نہین کی بلکہ سبکو غلط کہا اور اوس نکاح سے انکار ہی کیا پھر شیعون پر اسقدر غصہ کا کیا سبب ہے گستاخی معاف اسوقت ایک شعر مرزا فصیح کا برمحل یاد آ گیا کہ فرماتے ہین

شعر نہ جھنجھلا شیعون پر ای چار یاری ✿ ترے پیرون نے تیرے [illegible]

خود تمہارے علمائی جبر و اکراہ کی تصحیح کی او پر جھنجھلا تو بجا ہے شیعون پر بیجا ہے **قولہ** جبر و اکراہ قصد نکاح کرے پھر تماشا دیکھی کہ وہ عامی چپ چاپ رہجاتا ہے یا اپنی جان عزت پر قربان کرتا ہے **اقول** قصد نکاح بجبر و اکراہ کا تماشا تو ہمنے نہین دیکھا مگر قصد سفاح بجبر و اکراہ کا تماشا ایام غدر مین اپنی آنکھونسے ہمنے دیکھا کہ تم ایسونکی مان بہنون کو سیکڑون سکھ اور گورے لیگئے مگر کسی شخص کو نہ سنا کہ جان عزت پر قربان کرے بلکہ اپنی جان لیکر ہر شخص کو بھاگتے دیکھا تم شاید اون دنون مین کسی افغان کے پیچھے اور شکنجے مین ہوگے ورنہ تم بھی تماشا دیکھ لیتی بالجملہ جو موقع اور محل جان دینے کا ہے وہان جان دینا شجاعت اور خدا کی اطاعت ہے اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جہان اوسکا محل نہین ہے وہان جان دینا تہور اور جہالت اور سفلگی اور وقاحت ہی اور خلاف رضائے رب اور موجب اوسکے غضب کا ہی گو تم ایسے جاہل اوسکو تعبیر بمقتضائی شرافت و نجابت کرین لیکن تمہارے ثلثہ تو کسی مین نہ تھی جب شجاعت ہی نتھی تو تہور کہان سے آتا بلکہ از سر تا پا جبن مجسم تھے ہر لڑائی سی نوک دم بھاگتے تھے اب ہم مخاطب احمق من الھبنقہ سے پوچھتے ہین کہ ایک بادشاہ ظالم نے ایک شریف سے بیٹی بیاہ دینے کی درخواست کی اوسنے دیکھا کہ اگر بیاہ نہ دونگا تو یہ ظالم فساد عظیم کریگا مجبوری و ناچاری بیاہ دو اس مین جان آبرو پر قربان کرنیکا کیا محل تہا لڑکی بادشاہ سے بیاہ دینے مین آبروریزی کیا تھی گو یہ بیاہ دینا بخوشی نہو بلکہ بجبر و اکراہ ہو ہم نہین سمجھتے کہ یہ بیہودہ کیا بیہودہ سرائی کر رہا ہے اور اپنے خلیفہ کی بڑائی کر رہا ہی یا برائی کر رہا ہے طرفہ یہ ہے کہ احادیث جبر و اکراہ کی تصحیح اونہین کے علما کر رہے ہین اونکو کچھ نہین کہتا اور ہم اوسی نکاح جبر و اکراہ کو تعبیر بنکاح ظلم و ستم کرین کہ یہی معنی غصب کے ہین حالانکہ اوسکی تصحیح بھی نکرین پھر بھی ناحق ناحق ہمسے اولجھتا ہے اور بے سر و پا بکتا ہے اور اپنی بیہودہ گوئی پر خود ہی وجد کرکے مٹکتا ہے اور سمجھتا ہے کہ مین شیعونکو ذلیل کرتا ہون حالانکہ خود ذلیل ہوتا ہے اور اپنے پیرون کو ذلیل کرواتا ہے

فقاتلہ اللہ من قباع الاجہل

قال المخاطب المقام ہداہ اللہ سبل السلام

اب مین قصہ لوط کا بھی مختصر جواب لکھتا ہون اور آیہ کریمہ کی تفسیر بیان کرتا ہون پوشیدہ نرہے کہ آیہ مذکورہ کے یہ معنی نہین ہین جو حضرات شیعہ نے تصور کیے ہین کہ حضرت لوط نے ویسی ہی بلا نکاح اپنی بیٹیان زنا کرنے کے لیے فسقہ کے سامنے کر دی ہون بلکہ مراد حضرت لوط کے پیش کرنے سے یہ تھی کہ تم انسے نکاح کر لو اور چونکہ اوسوقت نکاح کافر کے ساتھ جایز تہا اسلیے اوسمین کوئی قباحت شرعی نتھی اسی واسطے حضرت لوط کے طرف سے خدا نے یہ الفاظ فرمائے ہین کہ ہن اطہر لکم کہ حضرت لوط نے یہ فرمایا کہ میری بیٹیان تمہارے واسطے پاک و پاکیزہ ہین اور طہارت بے نکاح کے نہین ہوتی اگر کوئی شیعہ بھی کہ ہم اس امر کو نہین مانتے لفظ نکاح کا آیہ مین نہین ہی بجواب اوسکے ہم کہینگے کہ وہ تفسیرون کو ملاحظہ کرینا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اور سُنیوں کی تفسیرونکو نہ دیکھین اپنی ہی تفاسیر سے اسکی سند لین چنانچہ امین الدین طبرسی مجمع البیان مین جو کہ نہایت معتبر
تفاسیر شیعہ سے ہے اور طہران دار السلطنت ایران مین چھپی ہی اسی آیہ کے ذیل مین فرماتی ہین قال یاقوم ہولاء
بناتی ہن اطہر لکم وکان یجوز فی شرعتہ تزویج المومنة من الکافر کہ حضرت لوط کے شریعت مین نکاح مومنہ کا ساتھ
کافر کے جائز تھا اگر کوئی دانشمند شیعہ یہ کہی کہ اسی آیہ کے ان الفاظ سے مطلب نکاح کا ہو لیکن دوسری آیہ مین تو
صاف فعل کرنا مذکور ہے کہ ہولاء بناتی ان کنتم فاعلین کہ حضرت لوط نے کہا کہ میری بیٹیان ہین اگر تم کرنیوالے
ہو تو کرو اسکے جواب مین بھی ہم انہین کے تفسیرون پر رجوع کرتے ہین اور جو ان آیات کا مطلب انہون نے
بیان کیا ہے اسکو نقل کرتے ہین چنانچہ تفسیر مجمع البیان مذکور مین علامہ موصوف فرماتا ہے کہ قولہ ان کنتم فاعلین
کنایہ عن النکاح ای ان کنتم متزوجین کہ فعل سے مراد نکاح ہے یعنی اگر تم نکاح کیا چاہو تو یہ میری بیٹیان حاضر ہین
اگر حضرات شیعہ کو ایک تفسیر پر اطمینان نہو تو دوسری تفسیر کی عبارت بھی سُنین کہ فاضل کاشانی علماء شیعہ
سے خلاصة المنہج مین اوسی آیہ کے تفسیر مین لکھتی ہین گفت لوط ای گروہ من اینہا دختران من اند ایشان را بخواہید
کہ ایشان پاکیزہ اند شمارا و تزویج دختران بشرط ایمان بودہ یا در شریعت او تزویج مومنات بکفار جائز بود
الحاصل قصہ لوط سے اور واقعہ نکاح ام کلثوم سے کیا مناسبت ہے دونون مین بڑا فرق ہی حضرت لوط کے
شریعت مین نکاح مومنہ کا ساتھ کافر کے جائز تھا اور اونکا کہنا زنا کے لیئے نہ تھا بلکہ نکاح کے واسطے تھا اور
پیغمبر خدا کی شریعت مین اخیر کو نکاح ساتھ کافر کے حرام ہو گیا تھا اور مطابق اصول شیعہ کے دشمن اہلبیت اور
ناصبی کے ساتھ بھی نکاح حرام تھا علاوہ بریں حضرت لوط کے بیٹیونکو کوئی غصب کرکے لے نہین گیا نہ اونکی
عفت و عصمت مین خلل آیا اور یہان تو معاملہ برعکس ہی کہ حضرت عمر نے نکاح بھی بجبر کیا جو کہ شرعًا جائز نہ تھا
اور پھر ام کلثوم کو اپنے گھر لیگئے اور چند سال تک رکھا اور اونسی اولاد پیدا ہوئی پس دونون شخصون مین زمین و
آسمان کا فرق ہی حضرات شیعہ کہانتک باتین بناوینگے کیا کیا تاویلین کرینگے پیچ پیچ کہونگے اونمین جھوٹھے ٹھہرینگے
پوچ تاویل کرینگے اوسی سے اہلبیت پر الزام دینگے اس بحث کے اول سے آخر تک دیکھ لو جو کچھ ہم کہتے ہین
وہ سچ ہے یا جھوٹھ ہے اسلئے فضیلت اہلبیت نہ ہارو اور صاف صاف اونکی دشمنی کا اقرار کرو اور اپنے
ہر عقیدہ اور ہر مسئلہ پر غور کرکے انصاف کرو کہ اوس سے محبت اہلبیت کی ظاہر ہوتی ہی یا عداوت اگر محبت اہلبیت علیہم السلام ہو

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو کیا اونکی جناب پاک کے نسبت ایسی ایسی فاحش کی باتین منسوب کرتے اونکی شان مین ایسی ایسی بیغیر تیان بیان کرتے
استغفر اللہ استغفر اللہ ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا ۔ جامی چہ لافی میزنی از پاک دامنی تا بر خرقہ تو انہمہ داغ شراب چیست
جو کہ حضرت لوط کے قصے کا بھی جواب بخوبی ہو چکا اب مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ کا کچھ بیان کرتا ہون

بقول المتمسک بولاۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام

جو کچھ جواب شیعہ مین متعلق مع بقصہ حضرت لوط تہا ہم پیشتر بیان کر چکے کہ عدم حرمت عقلی کو اثبات بقصہ لوط
و بنکاح بنات رسول صلعم عند اہل السنۃ کیا ہی باقی جو تقریر ہے کہ کذاب پر وکذا بین نے لکہی ہر گز کسی کتاب شیعہ مین نہین ہی
معاذ اللہ کہ کسی شیعہ کے زبان سے یہ نکلے کہ حضرت لوط پیغمبر کفار سے کہین کہ تم میرے بیٹون سے زنا کرو
حالانکہ مفسرین اونکی متفق ہون اسپر کہ حضرت لوط نے نکاح کرنیکو کہا تہا ہین جو بے ایمان شیعون پر تہمت کرے
بیشک شیعہ ثانی شیطان ہی اور اگر مصنف آیات بینات کو کچھ بھی حیا اور شرم اور غیرت ہو تو جس کتاب شیعہ مین یہ لکہا ہے کہ حضرت لوط نے زنا
کرنیکو کہا تہا وہ کتاب ہمارے پاس بہجوا دین ورنہ ہماری تجویز و تشخیص سے جو در بارہ خلقت انسانی بشرکت شیطانی ہی مقرر ہو جائینگے ہم چہ مہینے بلکہ دو
برس تک انتظار کتاب مذکور کرینگے بعد اسکے سمجھینگے کہ آپکو شرکت شیطانی کا اپنی ذات شریف مین اقرار ہے اللہم العن الکاذبین ثم الکاذبین
لعنا وبیلا وعذبہم عذابا الیما **قولہ** حضرت عمر نے نکاح بھی بجبر کر لیا جو شرعا جائز نہ تہا **اقول** اگر شرعا جائز نہ تہا اور عمر نے بجبر و اکراہ کر لیا تو
جن بچارون اور بیغیر تون نے نکاح جبر و اکراہ کی روایات کی تصحیح کی و رضیہم الصدر ذا ابل کشف الساق للتعقیل الغیر سے تصدیق کی اونہین
سے پوچہو کہ ان افعال ناجائز شرعی کی کیون تصدیق و تصحیح کی شیعہ تو کسی بات کی تصحیح نہین کرتے اور سکو غلط سمجھتے
ہین اور اصل نکاح کے منکر ہین اب بتلاو کہ مصحح قابل پاپوش کاری ہین یا منکرین مگر سنیونکے مذہب مین جب خدا ہی
عادل نہین ہی تو انصاف کہانسے آویگا **قولہ** اور چند سال تک رکہا اور اوس سے اولاد ہوئی
اقول اوسی چار برس کی لڑکی سے جس سے نکاح کرکے بعد تین برس کے مر گئے سات برس کے
سن مین اولاد پیدا ہوئی اس خرق عادت کے مصدر اول خلیفہ ثانی ہوئے سنیونکے نزدیک یہ اعجاز
عمری سمجہا جائیگا اور بیشک اب اونکے خلافت مین کوئی دہبا نہ لگا یگا مصدق ہماری تقریر کی وہ روایات
کاذبہ سنیہ ہین جو صغر سنی منکوحہ عمر پر دلالت واضح کرتی ہین کہ شروع کتاب مین علمائے موثقین اہلسنت کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصحیح سے مذکور ہو چکی اور تمہاری ملک العلما دولت آبادی اس ام کلثوم صغیرہ کے اولاد کے مکذب ہین جیسا کہ فرماتے ہین وکذلک ماتت ام کلثوم فی الصغر عند عمر ابن الخطاب لا عقب لہا

صفحہ ۲۵۹ ہدایۃ السعدا

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

بعض حضرات شیعہ نے فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بی بی سارہ کو بھی ہزو نے زبردستی چھین لیا تہا اور اوسوقت حضرت ابراہیم سے سواے صبر اور دعا کے کچھ نہوا چنانچہ مولف سیف صارم اس مضمونکو اس عبارت سے بیان کرتا ہے وھو ہذہ بلفظہ علاوہ اسکے تفسیر عزیزی سی ایک مختصر مضمون بمقام حاجت ہم لکھتے ہین زیادہ تفصیل تفسیر مذکور ہین وہ دیکھ سکتے ہین کہ اونکے پیر عزیز کے ہے المختصر کہ سارا بی بی حضرت ابراہیم کی بہت خوبصورت تہین بسبب ظلم وجور اشقیا کے اپنے خاوند ابراہیم کے ساتھ سفر ہجرت نکلین جب مصر مین پہونچین تو وہانکا بادشاہ نہایت جبار تہا اوسکی عادت تھی کہ جو عورت خوش رو ہوتی تہی اوسکی خاوند کو مار ڈالتا تہا اور بہائی بند ہوتا اوس سے چھین لیتا تہا غرض انپر بھی وہی نوبت پہونچی کہ پیادے ظالم کے حضرت پاس آئے اور پوچھا کہ یہ عورت تمہاری کون ہے حضرت نے کہا کہ بہن ہے یعنے مراد حضرت کے دل مین یہ تہی کہ دینی بہن ہے اور اولاد آدم منصفت فہیم اسجگہ سے طریقہ تقیہ اور شعار انبیا ایسے مقام مجبوری و اضطرار مین خیال کرسکتا ہے کہ اوصیا کو اسوہ و اقتدا انبیا ہوتی ہے اور مومنین کو اسوہ ان سے قوناصح صاحب کو اگر کچھ بھی قوت منفعلہ ہو تو سوچین اور شرم کرین کہ اونکے پیر عزیز نے خود کیا لکھتے ہین غرض پیادگان شاہ مذکور نے ابراہیم کو تو چھوڑ دیا اور حضرت سارہ خاتون کو زبردستی لے گئے حضرت ابراہیم نے جب یہ حال دیکھا تو نماز و دعا مین مشغول ہوے اور حضرت سارہ جب اوس شقی کے پاس پہونچین وہ شقی عاشق ہوگیا اور چاہا کہ بے ادبی کرے بالجملہ حضرت سارہ نے دعا کی کہ اوسکا حال یہ ہوا کہ دونون ہاتھ خشک ہوگئے بدحال ہوا انجام کو حضرت سارا نے دعا کی اچھا ہوگیا پھر بدذاتی کی پھر وہی حال ہوا غرض تیسری دفعہ حضرت سارا کو رخصت کیا اور ہاجرہ حوالہ کین ہم اس تحریر پر بھی آفرین و مرحبا کہتے ہین اور اس قصہ کے اس موقع پر ذکر کرنے پر شاباش شاباش کہکر مولف کا دل بڑھاتے ہین کہ اسنے ایسے قصے کو چھیڑا جس سے ہمارا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مطلب حاصل ہوتا ہے اور ہمکو ایک حجت انپر ہوتی ہی لیکن سخت حیرت اونکے عقل اور سمجھ پر ہے کہ اسمین اونہون نی اپنا
کیا فائیدہ تصور کیا ہے یعنے خلاصہ اس قصہ کا یہی ہی کہ حضرت ابراہیم کی بی بی سارہ کو نمرود کے آدمی پکڑ لے گئے
اور جب اوس شقی نے بیحرمتی چاہی حضرت ابراہیم نے خدا سے دعا کی خدا نے نمرود کا ہاتھ خشک کر دیا اور
اونکی بی بی کی عصمت کو بچا دیا بلکہ ایسا معجزہ دکھلایا کہ جسکے سبب سے اوس نے ایک لونڈی ہاجرہ اور نذر
کی اب کوئی اس قصہ کو حضرت ام کلثوم کے حال سے ملا دے کہ مطابق ہے یا مخالف اگر حضرت ام کلثوم کے
ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ ہوتا کہ جب حضرت عمر اونکو اپنی گھر لیگئے تھے تب حضرت علی خدا سے دعا کرتے اور اللہ
جلشانہ حضرت ابراہیم کیطرح اونکی عصمت بچانیکے لیے عمر کا ہاتھ خشک کر دیتا اور اونکو ڈرا دیتا اور وہ معجزہ
دیکھکر صحیح و سالم ام کلثوم کو حضرت علی کے گھر بھیجدیتے بلکہ اپنی طرف سے ایک لونڈی اونہی پیشکش کرتے اور تقصیر اپنی
معاف کراتے تو بیشک قصہ ابراہیم و سارہ کا مطابق اونکی حال کے ہوتا حالانکہ برخلاف اوسکے حضرت عمر
نے بزبردستی ام کلثوم کا نکاح کرالیا اور اپنے گھر آٹھ دس برس تک اونکو رکھا اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی
بھی اونسے پیدا ہوئی اور اونکے جیتے جی حضرت ام کلثوم اونکے گھر رہین اور بعد اونکے وفات کے حضرت
جعفر طیار کی بیٹے کے ساتھ اونکا نکاح ہوا پس تعجب ہی کہ خدا نے حضرت سارہ کے عصمت بچانے کے لیے تو
معجزات دکھلائے نمرود کا ہاتھ بھی خشک کر دیا اور حضرت ام کلثوم بنت فاطمہ بنت رسول کے غصب کا
جب ایک منافق مرتد نے ارادہ کیا تو نہ خدا کے دریائے غیرت کو جوش ہوا نہ اسکا قہر و جلال ظاہر ہوا نہ
اوسنے کوئی معجزہ دکھلایا نہ اوس غاصب کا ہاتھ خشک کیا نہ کسی اور طرح پر اپنے رسول کے پوتی کو بچایا پس
اسکے کیا کہا جاوی کہ شیعون کا خدا بھی عمر سے ڈر گیا اور اوس نے بھی خوف کے مارے کچھ دم نہ مارا یا انکی
اپنی رسول کے وصی کیطرح اوسنے بھی صبر کیا اور تحمل فرمایا چونکہ ادنی آدمیونکو ایسے معاملات مین بے صبری ہو جاتی
ہی اور وہ جان دینے پر آمادہ ہو جاتے ہین مگر چونکہ امام اور وصی کا رتبہ اور درجہ سب سے بڑا ہوتا ہی
اس لئے اونہون نے ایسے معاملہ مین بھی صبر کیا نعوذ باللہ من ہفواتہم و من سوء عقیدتہم اس قصہ مین ایک
شبہہ جاہلانہ اور رہا جاتا ہے جسکا رفع کرنا بھی مناسب ہے وہ یہ ہے کہ تواریخ و سیر سے ثابت ہے کہ
جب حضرت ابراہیم کے بی بی کو نمرود شقی نی پکڑوا بلایا حضرت ابراہیم نے خدا سے دعا کی اوس دعا پر خدا نی معجزہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دکھلایا اور نمرود کا ہاتھ خشک کیا اور حضرت علی نے بعد جانے ام کلثوم کے دعا نہین کی کہ خدا اوسکو قبول کرتا اور معجزہ
دکھلاتا فقط اشتباہ یہ سچ ہے کہ حضرت علیؑ نے دعا نہین کی اور یہ بھی درست ہے کہ جب خود حضرت امیر جنکے
بیٹی غصب کی گئی خاموش ہوگئے تو خدا کیا کرتا وہ بغیر دعا و سوال کے کیون اپنا قہر نازل کرتا لیکن حضرت امیرؑ
کو دعا کا مانع کون تہا اونہون نے کیون سکوت فرمایا اور دعا کے لیئے اونہون نے اپنے گھر مین رات کیوقت
کیون دروازہ بند کرکے ہاتھ نہ بڑھایا اگر مقابلہ کرنے مین خوف جان کا اور لڑنے مین اندیشہ قتل کا تہا تو خیر
ایک مجبوری تھی جسکے باعث سے خاموش ہوگئے لیکن گھر مین رات کے وقت کسکا ڈر تہا جسکے سبب سے
دعا تک نہ مانگی شاید خیال حضرت عمر کا ہوگا کہ وہ اکثر رات کو بھی گشت کے لیئے نکلا کرتے اور لوگونکی خبر لیا کرتے
تھے اگر کہین حضرت امیرؑ کو دعا کرتے سن لیتے تو شاید اونکو تکلیف دیتے اور پھر وہی امر پیش آجاتا جسکے لحاظ
سے حضرت امیر ساکت ہوگئے تھے یعنے خوف قتل مگر خیال اوسوقت کرنا ضرور تہا جبکہ دعا کے لیئے چلانا ضرور
ہوتا حالانکہ جہر دعا کے لیئے ضرور نہین ہے خدا دل کی دعا کو بھی ویسا ہی سن لیتا ہے جیسا کہ زبان سے چلانیکو
سنتا ہے پس دل ہی سے دعا کرتے اور زبان سے کچھ نہ فرماتے غرض تو مطلب حاصل ہونیسے تھی پس حضرت
امیرؑ کے مقابلہ نہ کرنیکا سبب تو ہمنے مانا کہ خوف جان کا تہا اور آواز سے دعا نہ کرنے کے لیئے بھی ہمنے عذر در
تصور کیا کہ اندیشہ عمر کے سن لینے کا تہا لیکن دلی دعا نہ کرنیکا کوئی سبب سمجھ مین نہین آتا کاش کوئی شیعہ ہمکو بتا دے
اور ہمارا شبہہ دور کردے اگر کوئی دانشمند یہ فرما دے کہ جب نکاح کر دیا تو پھر دعا مانگنے کی کیا ضرورت تھی
معاذ اللہ معاذ اللہ عمر زانی اور فاسق تھے جنکے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کرنیسے حضرت علی کچھ لحاظ فرماتے
تو پس یہی قول ہمارا ہی بہر روایت اول فرج غصب منا کو کیا کرینگے اور اون صدہا اوراق کو جو اس نکاح کی
توجیہ کے لیئے علماء نے سیاہ کیے ہین کس آنکھ کے پانی سے دہوئینگے اگر نفس الامر یہی ہی کہ حضرت علی حضرت
عمر سے راضی اور حضرت عمر حضرت علی سے خوش تھے اور دونون ایمان و اخلاص مین ایک دوسری پر بہروسا
رکھتے تھے اسلیئے اپنی خوشی ہی نکاح کردیا تو پس جھگڑا اٹھ ہوا لیکن مذہب تشیع کا بطلان کالشمس فی نصف النہار
ثابت ہوا اگر حقیقت مین یہ بات جو ہمنے بیان کی حضرات شیعہ تسلیم کرلین تو اونکو سوائی اپنی مذہب کے
چھوڑنیکے دوسرا چارہ نہین ہی اور اسی واسطے اونکے علماء نے ہزارون قسم کی تاویلات فرمائین جنکی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ضرورت نہ تھی لیکن اصل حقیقت کے بیان کرنے سے چشم پوشی کی کسی نی عذر خوف جان کا بیان کیا کسی نے اوسکو صبر و
تحمل پر محمول کیا کسی نے اوسکے معارضہ مین حضرت لوطؑ کے قصے کو پیش کیا کسی نے حضرت ابراہیم کی بی بی سارہ کے
پکڑے جانے پر بطور نظیر کے بیان کیا کسی نے حضرت اُم کلثوم کے شکل پر جنیہ کے شکل ہونیکا دعویٰ کیا بہرحال یہ سب
نظیرین اور مثالین اور حکایتین بیان کرنا اور راوٗں کے عذرات اور وجوہات پیش کرنا بلکہ اس نکاح کو مثل
مردار کے کہا نیکے جو ضرورتاً شرعاً حلال ہو جاتا ہے سمجھنا کس لئی ہی اسی لیئے تاکہ یہ ثابت ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے
عنہ لائق زوجیت حضرت ام کلثوم کے تھی اور حضرت علی نے خوشی سی اونکی ساتھ نکاح کیا میرا ایک حضرت عمر کے فضیلت
سے انکار کیواسطے کیا کیا توجیہات کیئے ہین اور کیسے کیسے الزام حضرات اہلبیت پر دیئے ہین کہ کچھ ہو خواہ اہلبیت
بدنام ہون خواہ اونکے بنات طیبات مغصوبہ ٹھہرین خواہ اونکے اولیا پر وقاحت کا الزام آوے سب کچھ
منظور اور قبول ہے لیکن حضرت عمر کے فضیلت کا اقرار نہ کیا نہ کرتے ہین نہ کرین گے

بقول التمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

اصل قصہ ابراہیمی کے ذکر کیوجہ شیعونکو یہ ہے کہ جب حضرات اہلسنت نی اعتراضاً علی الشیعہ فرمایا کہ ایسے مقامات مین
جناب امیرؑ کے صبر و تحمل کا ذکر کرنا بے حیائی اور بےغیرتی اور وقاحت اور بےشرمی کا نام صبر و تحمل کہنا ہی جیسا کہ ابھی
چند سطر پیشتر مخاطب نی فرمایا کہ میری سمجھ مین تو یہی آتا ہے کہ انہون نے وقاحت اور بےغیرتی کا نام صبر و تحمل رکھا
ہی انتہی اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی بیٹی سے بجبر و اکراہ نکاح کرنیکا قصد کرے پھر تماشا دیکھی کہ وہ
عامی چپ چاپ رہتا ہے یا اپنی جانکو عزت پر قربان کرتا ہے اور بعد اسکے بھی فرماتی ہین کہ ادنی آدمیون کو
ایسے معاملات مین بےصبری ہو جاتی ہی اور جان دینے پر آمادہ ہو جاتے ہین شیعہ جواب مین ایسے خرافات
کے کہتے ہین کہ عمر نے بقول تمہارے تو قصد نکاح بجبر و اکراہ کیا تھا اور بقول تمہاری محدثین کے یہ نکاح بجبر و اکراہ
واقع ہوا اور بقول شیعہ محض غلط ہر گز یہ نکاح واقع نہین ہوا اگر بفرض قول سنیان اگر بجبر و اکراہ واقع بھی ہوا
تو نکاح ہی واقع ہوا اگر معاذ اللہ کسی نے قصد سفاح کا اس مقام پر ذکر نہین کیا پس اگر قصد نکاح بجبر و اکراہ یہ
ادنی لوگونکو مارنا مرنا اور عزت پر جان قربان کردینا بقول مخاطب لازم ہے اور صبر و تحمل کمال بےغیرتی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور بیحیائی ہی تو قصد سفاح پر بدرجہ اولے مارنا اور مرنا اور جان کو عزت پر قربان کرنا لازم ہوگا خصوصاً انبیا کو لازم اور واجب ہوگا حالانکہ اوس بادشاہ نے جو حضرت ابراہیم کے زمانہ مین تہا حضرت سارا کو بقصد سفاح لینے کا قصد کیا اور حضرت ابراہیم نے نہ اوسکو مارا نہ خود مرے نہ جانکو عزت و آبرو پر قربان کیا بلکہ صبر و تحمل کیا اور مشغول بعجز و نیاز و دعا و نماز بدرگاہ خداوند کارساز ہوئے جیسا کہ تفسیر عزیزی مین لکہا ہے پس اگر صبر و تحمل مقام مجبوری و ناچاری مین بیحیائی اور بیغیرتی ہی تو معاذ اللہ جناب امیرؑ کے جد اعلیٰ بیحیا تر ٹہری کہ انہون نے تو صبر فقط نکاح جبر و اکراہ پر کیا اور اونہون نے تو صبر جبر و اکراہ قصد سفاح پر کیا اب فرمایئے کہ آیا نکاح مین جو سنت جاریہ سارے دنیا مین و نبات خواہ بخوشی و رغبت خاطر خواہ لمصلحۃ بجبر و کراہت ہوا کرتا ہے بیغیرتی اور بے آبروئی ہے خصوصاً جسوقت نکاح ایک بادشاہ وقت بظاہر مسلمان سے ہو کہ جسکو اہل دنیا موجب فخر و مباہات سمجھتی ہین یا بیغیرتی اور بیحیائی آئین ہی کہ ایک بادشاہ کافر و مشرک کسیکی جورو کو واسطے سفاح کے چھین لی اور وہ شخص تلوار نہ پکڑے اور مشغول دعا و نماز ہو اور آیا وقت مرنے اور مارنے کا اور جان پر کہیل جانیکا یہ ہے کہ وہ ہے پس مضمون مرنے اور مارنے کا تو بالکل غلط اور بطالت اور جہالت ٹہرا خصوصاً اون لوگون سے جنکے پیر سراپا تزویر ہمیشہ جان پر آبرو کو قربان کرتے تھے اور صف جنگ سے بیحیائی و بیغیرتی بہاگ کہڑے ہوتے تھے اور مصداق فولیتم مدبرین اور فقد باء بغضب من اللہ کے ہو جاتے تھے باقی رہا مضمون دعا کہ یہی غریبون اور ضعیفون اور مسکینونکی تلوار اور سپر ہے پس اس تلوار اور سپر کا حال یہ ہے کہ اگر انبیا اور اوصیا اپنے مالک کے مرضی پاتی ہین تو اوسکو پیش کرتے ہین ورنہ صبر کرتے ہین جیسی جناب سید الشہداء روحی لہ الفداء اور حضرت یحیی اور زکریا نے صبر کیا اور راہ رضائی خدا مین جان و مال و آبرو سبہی کچہ دیا فطوبی لہم و حسن مآب ہمارے مخاطب کمال جہالت سے پوچہتے ہین کہ حضرت ابراہیم نے تو دعا کی اور جناب امیر نے اگر دعا نکی تہی تو رات کو چہپا ہی کے کیون دعا نکی کہ عمر کا ہاتہ مثل ابراہیمی کافر کے خشک ہو جاتا عجب نا شخص ہے کچہ نہین سمجہتا کہ کس بات مین تشبیہ دیتا تہا ابراہیم کے دکہی بیٹے جسطرح اونہون نے قصد سفاح پر جان نہین دی اونہون نے بہی قصد نکاح ولو بالاکراہ پر صبر کیا اور جان نہین دی حالانکہ جان دینا وہان ضرور تہا کہ قصد سفاح تہا اور یہان ضرور نہ تہا کہ قصد نکاح تہا یہ غرض نہین ہے کہ کل قصہ ابراہیمی اور کل قصہ عمری ایک ہی نہین حضرت ایک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

نہین ہی یہ قصور آپکے فہم کا ہے ان دونو مین فرق ہی یہ کسنے کہا کہ ہر طرح سے ایک ہی بادشاہ وقت ابراہیم بظاہر
وباطن کافر تہا اور بادشاہ عہد جناب امیرؑ بظاہر مسلمان گو حقیقت مین منافق تہا پہر بادشاہ عہد ابراہیم خواہان سفاح
تہا جسمین ہتک حرمت ظاہر ہے اور بادشاہ عہد جناب امیرؑ خواہان نکاح تہا کہ جسمین ظاہری عزت تہی اگرچہ
اوسکے نفاق باطنی سے نفرت تہی اور ناگوار خاطر اقدس تہا مگر مصلحۃً للوقت بیٹی بیاہ دینا ضرور تہا ورنہ وہ فتنہ و فساد
ہوتا کہ باوجود عدم حکم جہاد خلاف مرضی خدا نوبت جہاد کی آتی اس لیئے جناب امیرؑ نے نہ دعا کی نہ دعا کی اور حضرت ابراہیم
کے چونکہ بظاہر آبرو پر بن آئی انہون نے دعا کی اور جناب امیر علیہ السلام اگر عاجز ہوتے تو دعا کرتے اونکو
عاجز کون کہتا ہے خصوصًا اون ہیجڑون سے جو لڑائیون مین ٹوک دم بھاگتے تھے مگر تابع مصالح خداوندی تھے
جب غصب خلافت مین مصلحۃً للوقت صبر کیا تو بیٹی بیاہ دینے مین کیون صبر نکرتے ہان اگر عمر مثل بادشاہ وقت ابراہیم
طالب سفاح ہوتا تو بغیر دعا غیرت خدا مقتضے اوسکے فی النار کردینے کے ہوتے اور شجاعونکے لیئے ننگ و عار
ہے ہیجڑون پر تلوار کھینچنا بلکہ امثال ابو لولو ایک اشارہ مین فقط ایک قصابی چھری سے کل شرارت نکالدیتے
مگر مصلحت خدا امتحانًا للناس یہین تھی کہ مثل شیاطین جن کی شیاطین انس بھی دنیا مین رہین کہ جسمین نیک از بد جدا ہوجاویگا
ایک حدیث مین وارد ہے کہ جسوقت جناب امیر علیہ السلام مشغول تغسیل جناب ختمی مآب تھے کسی نے خبر دی کہ
یا حضرت عمر اور ابوبکر اپنے لیئے بند و بست خلافت کر رہے ہین حضرت نے اس آیہ وافی ہدایہ کو تلاوت فرمایا
الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وہم لا یفتنون یعنی گمان کرتے ہین لوگ کہ چھوڑ دیئے جائینگے اتنی ہی بات
پر کہ وہ کہین کہ ہم ایمان لائے درحالیکہ وہ لوگ امتحان نکیئے جائین اگر عمر نہوتا تو عمری اور علوی مین فرق کیونکر
ہوتا اور اگر یزید نہوتا تو درمیان یزیدیون اور حسینیون کے تمیز کیونکر ہوتی پس مصالح خداوندی کو خدا اور رسول
اور اونکے نواب خوب جانتے ہین سہ امور مملکت خویش خسروان دانند جو کچھ اس مقام پر مذکور ہوا بنا اسکی
اور تنزل اور فرض نکاح کے ہے فلا تغفل **قولہ** اوسوقت حضرت ابراہیم سے سوائے صبر اور دعا کے کچھ نہوا
اقول اس بات کی تصریح تو تفسیر مین تمہارے پیر عزیز بے تمیز کے موجود ہے اور ہرگز اوسمین نہین ہی کہ حضرت
ابراہیمؑ کی غیرت مقتضی جان دینے اور لینے کی ہوئے حالانکہ وہان سفاح تہا اور یہان نکاح تہا گو بجبر و اکراہ تہا
پس اگر نکاح مین صبر بغیرتی اور وقاحت ہی تو ہزار درجہ بڑھکر اوس سے سفاح مین صبر بغیرتی اور وقاحت

ہوگا **قولہ** شاباش شاباش کہکر مؤلف کا دل بڑھاتی ہین **اقول** ہم ہزار نفرین تمہاری سمجھ پر کرکے تمہارا دل گھٹاتی
ہین **قولہ** جس سے ہمارا مطلب حاصل ہوتا ہی **اقول** اسی حماقت سی تمکو بیحریت کا مطلب بھی حاصل ہوا
کہ پیغمبر اور امام تو بیغیرت ہی تھی خدا پر بھی بیغیرتی کا اعتراض ہوئیگا اس بیحیائی اور بیغیرتی مخاطب کا کچھ ٹھکانا ہے
قولہ ادس مین کیا فائدہ تصور کیا **اقول** فائدہ یہ تصور کیا کہ تمہارا عمر کو اور نہ مارنے اور نہ مرجانے کو
بیحیائی کہنا تمہاری بیحیائی ہی مگر تم ایسے ناسمجھ تشخیص فائدہ کب کر سکتے ہین **قولہ** خلاصہ اس قصہ کا یہی ہے **اقول**
خلاصہ تفسیر عزیزی کا تو خود مذکور ہو چکا اب خلاصہ کرنا فقط اس لیئی ہی کہ کوئی بھاگنے کا راستہ ملے کہان بھاگو گے
اور کیا کہوگے ہر طرف سی تو آپکی راہ مسدود ہے **قولہ** حضرت ابراہیمؑ نے خدا سے دعا کی خدا نے نمرود کا ہاتھ
خشک کر دیا **اقول** تمہارا دادا عزیز بے تمیز تو لکھتا ہے کہ سارا کے دعا سے ہاتھ خشک ہو گیا اور تم ابراہیمؑ
کے دعا سے کہتے ہو کون تم مین جھوٹھا ہے اور کون سچا ہے **قولہ** اگر حضرت ام کلثوم کے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوتا
اقول کیونکر ایسا معاملہ ہوتا کہ نکاح تھا اگرچہ بجبر و اکراہ تھا سفاح نہ تھا اگر عمر بھی قصد سفاح کرتا تو وہان فقط ہاتھ
خشک ہوا تھا یہان تو برق قہر خدا از سرتا پا جلا کر خاک سیاہ کر دیتی **قولہ** اونکی عصمت کے بچانے کے لیئے **اقول**
اونکی عصمت تو بسبب نکاح ولو بالجبر والاکراہ کے خود بچے ہوے تھے بچانیکی کیا حاجت تھی اگر قصد سفاح ہوتا
تو بیشک برق قہر خدا اگرتی اور عصمت کے بچنے کی وجہ یہ تھی کہ بنا بر تمہارے علما کے روایات صحیحہ کے سن پانچ چار
برس کا اور تین برس کے بعد نکاح اپنے مقر کو گیا پھر عصمت کے بچنے مین کیا شک رہا اور وجہ یہ تھی کہ بڑھا خبیث
شصت سالہ باقرار خود بیکار از کار رہتا **قولہ** اپنی گہر آٹھ دس برس اونکو رکھا اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی اونسے
پیدا ہوئی **اقول** خدا کی لعنت اس جھوٹھ پر بیٹی بیٹا پیدا ہونے پر کوئی دلیل بیان کی ہوتی یہ دعوائے
بیدلیل قبول خرد نہین ۔ زید بیٹا ام کلثوم بنت جرول خزاعی کا تھا اسکو ہم بیشتر تمہاری علما کے بیان سے
ثابت کر چکے عبارت ہدایۃ السعدائ دولت آبادی بھی نقل کر چکے کہ ماتت صغیرۃ عند عمر ابن الخطاب لا عقب لہا
اب جتنے علما نے تمہاری تصحیح احادیث صغر سن کی ہی تم اونکے نام پر ہمارے سامنے ہزار ہزار جوتے مارو
تب ہمسے خواہان جواب ہو اوسوقت ہم کہینگے کہ یا بیٹا بیٹی ہونے پر کوئی دلیل قابل قبول اپنے خصم کے
قایم کر دو یا ہماری سامنے سر جھکا دو کہ ہم ہزار ماریں اور ایک گنین **قولہ** بعد اونکے وفات کے جعفر طیار کی

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیٹی سی **اقول** جعفر طیار کی بیٹی سی صحیح اور بعد اونکی وفات کے غلط و قد مر فی بدو البحث فتذکر **قولہ** نہ خدا کے دریائی غیرت کو جوش ہوا **اقول** اگر کوئی بیحیا و بیغیرت اپنی بیحمیت سی خدا پر اعتراض کرتا ہے تو پہلے نکاح و سفاح کا یکسان ہونا ثابت کرے تب اعتراض کرے وانی لک ہذا نعوذ باللہ من ہفواتک ومن سوء عقیدتک **قولہ** اس قصہ مین ایک شبہ جاہلانہ **اقول** سوال بھی جاہلانہ جواب بھی جاہلانہ سب اپنی طبیعت کے گھڑے ہوئے ہین اور کل اگر مگر خیالات شیخ چلی کے ہین اور بنائی فاسد علی الفاسد ہے اسلیئے اسکے جواب مین جز جواب جاہلان باشد خموشی ۔ کیا کہا جاوے شیخ چلی کے خیالات مخاطب والاصفات کو کیسے کیسے باغات رنگین دکھلا رہی ہین اور کس کس خار سی دامن ہوا و ہوس اولجھا رہے ہین ہین اونکے ساتھ کہانتک پہرون اسلیئے ابتدا ہی مین تعظیماً دو چار نری استرا اور ادھوڑی استرا اونکے موچی صاحب کی پیش کرکے علیحدہ ہو گیا **شعر** یار سیر چمن کو اوٹھا ہی جی مین آتا ہے بڑھکے دون جوتا

قال المخاطب المقتام بہداہ اللہ سبل السلام

دوسری تاویل وصیت جو کہ ہم اوپر صبر و تحمل کے تاویل سی جواب دیچکے اب دوسری تاویل کو بیان کرکے اسکا رد کرتے ہین جبکہ حضرات شیعہ نے خیال کیا کہ صبر کے تاویل درست نہین ہے اور بغیر کسیوجہ خاص کے ایسے نازک معاملہ مین تحمل کا عذر صحیح نہین اس لیئی تائید دوسرے طرح سے کی اور اوسکے لیئے ایک وجہ خاص پیدا کی یعنے وصیت کرنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ حضرت سرور کائنات اپنی وصی اور امام اول کو وصیت فرما گئے تھے کہ وہ سوائی صبر کے کچھ نکرین اور جو جو ظلم و ستم خلفا جور کرین اون سبکی برداشت کرین اور جو جو واقعے پیش آنیوالے تھے سب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے کہہ چکے تھے اور ہر ایک واقعہ پر صبر و تحمل کی وصیت کر گئے تھے تو پہر کیونکر ممکن تہا کہ وصی نبی کے حکم کے خلاف کرتے اور صبر کو چھوڑ دیتے چنانچہ اس مضمونکو قاضی نور اللہ شوستری نے اپنے مصائب مین بیان کیا ہی جسکا ترجمہ فارسی ازالۃ الغین مین مذکور ہی کہ اوسکو ہم نقل کرتے ہین و ہو ہذہ و بعضے از جہال ایشان گفتہ اند کہ چہ گنجایش دارد کہ علی تسلیم نکاح کند انبہ خود را بر نیکہ شما جعفت کردید و ما میگوئیم کہ این سخن جہل ست بہ وجوہ تدبیر و بیان این آنست کہ چون رسول خدا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصیت کرد علی را بآنچہ محتاج بود در وقت وفات و معلوم او گردانید جمیع آنچہ جاری خواہد شد از امر مستولین واحداً بعد واحد پس علی گفت مرا بچہ امر میکنی آن حضرت فرمود صبر کن تا مردم رجوع کنند بسوی تو از روی طوع پس آن ہنگام قتال کن با ناکثین و قاسطین و مارقین و با احدی از ثلثہ منازعت مکن تا خود را بدست خود در تہلکہ نیندازی و مردم از نفاق بشقاق بر گردند پس علی علیہ السلام حافظ وصیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود بواسطہ حفظ دین تا مردم بہ جاہلیت بر نگردند و چون عمر خواستگاری ام کلثوم نمود علیؑ متفکر شد و گفت اگر مانع شوم او قصد قتل من خواہد کرد و اگر قصد قتل من کند و ممانعت کنم او را از نفس خود بیرون روم از اطاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مخالف وصیت او میکنم و داخل میشود در دین آنچہ مذکور میکرد از آن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس تسلیم اشبہ درین حال اصلح بود از قتل و از بیرون رفتن از وصیت رسول خدا پس تفویض نمود امر او را بخدا و دانستہ بود کہ آنچہ عمر غصب کرد از اموال مسلمانان و ارتکاب کردہ از انکار حق او و قعود بجائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و تغییر احکام الٰہی و تبدیل فرائض خدا چنانچہ گذشت اعظم است نزد حق تعالے و افظع و اشنع است از اغتصاب این فرج پس تسلیم کرد و صبر نمود چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر نمودہ بود خلاصہ اسکا یہ ہے کہ حضرت امیرؑ کو پیغمبر خداؐ نے وصیت کی تھی کہ تم خلفائے ثلثہ کے عہد میں کچھ نکہنا اور کچھ کرنا جو ظلم و ستم وہ چاہیں کریں سر نہ ہلانا جو کچھ چاہیں وہ غصب کریں کچھ نہ بولنا اسی واسطے حضرت علیؑ نے اصل معاملہ امامت و خلافت میں کچھ دم نہ مارا اور سکوت کامل اختیار فرمایا حالانکہ عمر کے خلیفہ ہونے سے جو کچھ خرابیاں ہوئیں وہ ظاہر ہیں پس خلافت کا غصب کرنا اور مسلمانون کے مال پر متصرف ہونا اور جناب امیرؑ کو الگ کر کے خود پیغمبر خدا کی جگہ پر بیٹھنا خدا کی نزدیک بہت قبیح اور شنیع تھا نسبت غصب کرنے فرج ام کلثوم کے پس جب ایسے بڑے قبیح اور شنیع معاملے میں یعنے غصب خلافت میں حضرت پیغمبر خدا کے وصیت کے سبب سے حضرت علیؑ نے صبر کیا تو پھر ایک بیٹی کے شرمگاہ غصب کرنے پر صبر فرمایا تو کیا عجب ہے اور اس تقریر لطیف کو لکھتے قاضی نور اللہ شوستری مصائب النواصب میں اپنی حیا و شرم کے جوہر دکھلاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دعویٰ کرنا خلافت کا جو عمر نے کیا اور بیٹھنا مسند رسول پر خدا کے نزدیک ہزار فرج کے غصب کرنے سے بھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زیادہ برا تھا چہ جای فرج واحد کما ذکر ترجمہ فیہ از اللہ الغین و آنچہ دعوی کرد از برای خود از امامت از روی ظلم و جور و تعدی و خلاف بر خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و بدفع امامی کہ نصب کردہ بود او را خدا و رسول خدا و استیلائی او بر امور مسلمانان پس حکم بخلاف خدا و رسول اعظم است نزد حقتعالے از اغتصاب ہزار فرج از زنان مومنہ چہ جای فرج واحدے مومنین با حیا اور رای شیعیان با صفا تمکو اپنے حیا اور صفا کی قسم ہے کہ قاضی نور اللہ شوشتری کے اس تقریر لطیف کے لطافت دیکھو اور اوسکے الفاظ اور مضامین کو سوچو کہ ائمہ اطہار اور بنات طیبات کے نسبت کیا کچھ فرمایا ہے اور نکاح ام کلثوم کو کن لفظوں سے تعبیر کیا ہے سبحان اللہ جناب سیدۃ النساء فاطمہ زہرا کے محبت کا دعوی بھی کرنا اور اونکے بنات طاہرات پر ایسی تہمت بھی کرنا اور ایسی بے ادبی کے الفاظ اونکی شان مین زبان سی نکالنا قریب ہی کہ زمین شق ہووے آسمان سے بجلی قہر کی گرے کہ کس منہ سے کسکی شان مین کیا کہتے ہین اور نہین سمجھتی کہ ام کلثوم اوس معصومہ کی بیٹی ہین جسکی صورت کسی نی نہین دیکھی جسکی عفت کی عصمت نے قسم کھائی جب قیامت کے دن میدان محشر مین اونکا گذر ہوگا تب منادی ندا کریگا کہ غضوا ابصارکم یعنی سب اپنی آنکھین بند کرلو کہ رسول کی بیٹی عفیفہ معصومہ گذرتی ہی کسی کی اوسپر نظر نہ پڑے غرضکہ جسکے ماں کی عصمت کی خدا کے نزدیک یہ قدر و منزلت ہو وہی اوسکی جگرگوشہ کی حضرات امامیہ ایسی فضیحت و رسوائی بیان کرین اور جو باتین ایک عامی کی نسبت کسیکی زبان سے نہ نکلین اونکو ایسے جناب کی شان مین بیان کرین رہا عذر وصیت رسولخدا علیہ التحیۃ والثنا کا یہ ایسا عذر ہی کہ نہ عقلًا لائق تسلیم ہے نہ نقلًا عقلًا اس لیئی کہ پیغمبر خدا واسطی ہدایت خلق کے مبعوث ہوئی تھی اونکا کام تھا خود وہ کام کرنا جس مین لوگ گمراہی سی بچین اور اوروں سی خصوصًا اپنے جانشینون اور وصیون سی وہ کام کرانا جس مین خلق خدا ضلالت سے محفوظ رہے پس کیونکر عقل قبول کرے کہ پیغمبر خدا نے یہ وصیت حضرت امیرکو کی ہو کہ خلفائی ثلثہ خلافت غصب کرین اور تمہارا حق چھین لین اور لوگون کے مال پر متصرف ہووین اور خدا کے کتاب مین تحریف کرین اور میری سنت کو بدلین اور تمہاری بیٹیونکو چھین لیجاوین مگر دم نہ مارنا اور چپ رہنا اور یہ سب جور و ستم اپنے نفس پر گوارا کرنا بھلا کسیکی سمجھ مین یہ بات آویگی کہ پیغمبر خدا نے ایسا فرمایا ہو نعوذ باللہ منہ اس سی بڑھکر اور کیا تہمت پیغمبر خدا پر ہوگی رہا یہ عذر کہ اسواسطے پیغمبر خدا نے فرمایا تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کر لوگ ظاہر اسلام نہ چھوڑدین اور علانیہ کفر و شرک نہ کرنے لگین تو یہ امر بھی عقل کے خلاف ہی اس لیئی کہ اگر وہی لاکھون آدمی
جنھون نے برسون پیغمبر خدا کے صحبت پائی ہوا ور جنھون نی ابتدائی اسلام سی اوسکی ترقی کے وقت تک وقتاً فوقتاً
ایمان قبول کیا ہوا ور جنھون نی جہاد اور لڑائیون مین اپنی جان دینی مین دریغ نہ کیا ہوا ور جنھون نی اپنی آنکھ سے
ہزار ہا معجزات دیکھی ہون اور جنکی شان مین خدا نے آیات فضیلت نازل کی ہون وے سب کے سب الا قلیلاً منہم
ایسے منافق او رناقص الایمان ہون کہ وہی صرف حضرت علی کے مقابلہ کر نیسے ساتھ خلفاء ثلثہ کے ظاہری اسلام کو
بھی چھوڑدین اور اپنے کفر اصلی کو ظاہر کردین اور علانیہ مشرک ہوجائین اور باوجودیکہ حضرت امیر حق پر ہون
اور صرف مسلمانونکی جانون اور مالون کو اونکی دست تعدی سے محفوظ رکھنے اور خدا کے دین کو تغییر و تبدیل
سے بچانے اور لوگونکے گمراہ ہونے کے واسطے وہ اونکا مقابلہ اور اونسے مقاتلہ کرین اور پہر بھی کوئی مسلمان
اونکا ساتھ ندے بلکہ ساتھ دینا کیسا اسی قصور مین حضرت علی کو چھوڑ دین اور ظاہری اسلام سے ہاتھہ اوٹھا کر
بُت پرستی اختیار کرلین تو ایسی جماعت کے ایمان اور اسلام سے کیا فائدہ تہا اور بلکہ انکا مسلمان رہنا اور
کافر ہوجانا برابر تہا تو پہر پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا کا وصیت فرمانا اور حضرت علی کو بخیال کافر ہونے ان لوگونکی
صبر پر تاکید کرنا کیا ضرور تہا اس لیئی کہ جس امر کا اندیشہ تہا کہ لوگ ایمان و اسلام سے نہ پہر جاوین وہ موجود تہا
اور وہی سب کے سب ایمان و اسلام سے ہاتھہ اوٹہائے تھے ورنہ خیال کرنا چاہیے کہ اگر حضرت علی اس بات پر
کہ اونکی خلافت خلفاء جورنے غصب کی اور لوگونکے مالون پر تصرف کیا اور سنت نبوی کو تغیر دیا اور رسول
کی بیٹی کو غصب کر لیے گئے اون خلفاء سے مقابلہ کرتے اور اصحاب رسول سے مدد چاہتے تو وہ بجائے مدد
دینے کے کلمہ شہادت سے بھی منکر ہوجاتے اور خدا کی توحید اور رسول کی رسالت کا بھی انکار کرنے لگتے
تو پہر اونکے اسلام کا لحاظ کیا ضرور تہا اگر ایسے دلی کافر ظاہری مسلمان ظاہر مین کلمہ گو رہتے تو کیا اور بُت
پرست ہوجاتے تو کیا صرف اونکے ظاہری اسلام کے لحاظ سے اسقدر ظلم و ستم اوٹہانا اور خدا کے دین کو
غارت ہونے دینا اور بیٹیونکو چھین لیجانے دینا کیا معنے اور ایسے لوگونکی خاطر وصیت کرنا پیغمبر خدا کا اور
صبر و تحمل پر ثابت قدم رہنے کے اپنے وصی کو تاکید کرنے سے کیا حاصل تہا اے حضرات یہ معاملہ نکاح ام کلثوم کا
ایسا آسان نہین ہے کہ اول فرج غصب منا کہکر اسکو ٹال دو اور اوسکو ایسی پوچ لچر باتون مین بہلا دو

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذرا انصاف کرو کہ اگر کسی شخص کا غلام یا خدمتگار یا ملازم جسنے چند ہی روز اپنے آقا کا نمک کھایا ہو وہ جیتے جی یا بعد مرنے اوس آقا کے کوئی شخص اوسکی مال کو غصب کرتا ہے یا اوسکے خاندان کی کسی لڑکی کی عزت لیتا ہے بلکہ غصب کرنا اسکا عزت لینا کیسا وہ یہ سمجھے کہ ایسا ارادہ بھی رکھتا ہے تو اگر وہ نمک حلال ہوگا تو ضرور اپنی جان دینے پر مستعد ہوگا اور اپنے جیتے جی اپنی آقا کی حرمت و عزت مین داغ نہ آنے دیگا پس کیا چار لاکھ اصحاب رسول مین ایک بھی ایسا نہ تھا کہ وہ حضرت علی کا شریک ہوتا اور پیغمبر خدا کے خاندان کے عصمت و عفت بچاتا اصحاب رسول کو جو شیعہ ان سبکو مرتد اور منافق سمجھو کیا بنی ہاشم مین بھی کوئی شخص نتھا جو اپنے بیٹیونکی عزت بچاتا اور رسولخدا ہی کی ایک منافق کیلئے اونکو محفوظ رکھتا شاید اسکا جواب حضرات شیعہ یہ دینگے کہ پیغمبر خدا نے وصیت صبر کی تھی اور فرمایا تھا کہ کوئی شخص کتنا ہی ظلم کرے اور کو تمہاری لڑکیونکو غصب کر لیجاوے اور جو چاہے سو کرے مگر کوئی دم نہ مارنا تب ہم کہینگے کہ وہ وصیت جنگ شام و صفین مین کیون بھلا دی گئی اور کس لیئے ہزارون آدمی کا خون کرایا تب شاید یہ فرماوین کہ اوس وصیت مین یہی تھا کہ خلفاء ثلثہ کے زمانہ مین کچھ نہ کرنا مگر معاویہ سے لڑنا تب ہم کہینگے کہ وصیت پیغمبر خدا کی کیا ٹھری مرزا دبیر اور میر انیس کا مرثیہ ٹھرا کہ جو مضمون اونکی ذہن مین آیا اور قوت ایک روایت اپنی طرف سے جھوٹی سچی بنالی اور اپنی شاعری دکھلادی آخر اوس وصیت کا کچھ سبب کوئی وجہ بھی ہے یا نہین ہی اگر یہ وجہ ہو کہ نوبت خونریزی کی نہ پہونچے تو جنگ معاویہ مین وہ وجہ موجود تھی کہ ہزارہا آدمی کے قتل کی نوبت آئی اور اگر یہ سبب ہو کہ کوئی اصحاب مین سے شریک نہوگا ناحق علی کی جان جاویگی تو اوسکا حال جنگ معاویہ مین کھل گیا کہ تمام مہاجرین اور انصار اور اہل حل و عقد اور بزرگان دین حضرت علی کے ساتھ تھے اور ہزارون اونکے اعانت مین شہید ہوئے تو کیا وے لوگ جنہون نے حضرت علی کو پیچھے مدد دی پہلی نہ دیتے اور جسطرح معاویہ کے ساتھ لڑے اوسطرح خلفا کے ساتھ نہ لڑتے پس صاف ظاہر ہے کہ یہ وصیت کا مضمون صرف بنایا ہوا ہے اور ناحق تہمت رسولخدا علیہ التحیۃ والثنا پر ہے اگر شک ہو تو ہم اسکو نقلاً بھی ثابت کرتے ہین

قبول المتمسک بولایۃ علی ابن ابیطالب علیہ السلام

اس قول مین ہر چند ہم غور کرتے ہین کوئی نئی بات نہین نظر آتی وہی کہنہ لتے جو متاع نفیس جیسی انسان موحی حسنہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور پرانی دکان بساطی صاحب کے ہین مخاطب صاحب بار بار اپنے بہائیون کیطرف سے صحابیونکے سامنے پیش
کرتے ہین کہ وہ لوگ اوسکو طرہ دستار افتخار بنا دین اور ہر طرح اولٹ پلٹ کر اوسیکو دکہاتے ہین کہ وہ اوسکے
رنگینی پر فریفتہ ہوجاوین شیعہ بہلا ایسے بیہودہ ناپاک اقوال کا لاہوال پر کب نظر کرتے ہین آپ وصیت رسول کا انکی صبر و
تحمل انکار کرتے ہین ارے حضرت صبر و تحمل اپنی مقام پر اون مکارم اخلاق حسنہ سے ہی کہ حق تعالے نے اسی صبر و تحمل
کی اپنی نبیا کو وصیت فرمائی حیث قال جلت آلاوہ فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل اور اسی صبر و تحمل کی وصیت
انبیا نے اپنی اوصیا کو فرمائی اور اوصیا نے کل مومنین اور مومنات کو مامور بصبر و تحمل کیا تعجب ہے کہ بقول سنیان
جناب رسول خدا حضرت عثمان کو خبر اونکی شہادت کی دین اور امر بصبر فرما دین یہانتک کہ کل اہل مدینہ اونکی
نصرت کی اجازت طلب کرین اور وہ قبول نہ فرماوین کہ خلاف وصیت رسول خدا ہوگا اور اپنے تئین کہ پہچی اور حضرت
مروان کے مردانا قبول کرلین اور ہتیار ہاتھ سے نہ پکڑین اور کسیکو منع فرماوین اور اپنی تئین وقف کر دین
تاکہ وصیت پیغمبر بلکہ سنت عمر پر قایم رہین اور اسی طرح سے جناب رسالتمآب ابی ذر اور حذیفہ کو پہلے ہین کوئی خبر
اپنی مابعد کی دین کہ بعد از من ائمہ جور ہونگے کہ مال اللہ کو کہا جاوینگے اوسمین تصرف بیجا کرینگے اور جسم اونکے مثل ہمارے
مخاطب کے جسم آدمیونکے ہونگے اور قلوب اونکی قلوب شیاطین کے ہونگے اور اون صحابیون سے پوچھین
کہ تم اوسوقت کیا کروگے اور کوئی صحابی کہی کہ مین تلوار اپنی کندھے پر رکھونگا اور اوسوقت اون اشقیا کو مارونگا
یہانتک کہ آپ سے ملاقات کرون وہ حضرت اونکے جواب مین فرمائین افلا ادلک علی خیر من ذلک یعنی
تمکو ایک بات بتلا اس تلوار مارنے سے نہ بتلاؤن بہتر یہ ہے کہ تصبر حتی تلقانی یعنی صبر کرو یہانتک کہ مجھسے ملاقات
کرو اور بعضو نسے فرمایا کہ تسمع و تطیع وان ضرب ظہرک و اخذ مالک فاسمع واطع یعنی بہتر یہی کہ تو صبر کرے اور
اونکی بات کو سنے اور بمصلحت وقت اونکی اطاعت کرے اگرچہ تیری پیٹھ پر وہ کوڑے بہی ماریں اور تیرا مال بہی چھین لین
تب بہی اونکی حکم کو سن اور اونکی اطاعت کر جیسا کہ احادیث اس مضامین کے جلد اول مین ہم صحیح مسلم اور صحیح بخاری
سے نقل کر چکے ہین کیونکر ہوسکتا ہے کہ ائمہ جور کے وقت مین وہ حضرت اپنی ادنی صحابی کو وصیت بصبر اور بہ اطاعت
و اطاعت فرماوین اور جناب امیر علیہ السلام کو باوجود اسکے کہ حضرت جانتے تہے کہ انکی نزدیک جیسا عمر بن عبد ود
کی کچھ حقیقت تہوڑی تہی عمر بن خطاب کی کیا حقیقت ہوگی کچھ نہ فرمائین کہ تمکو اون ائمہ جور کے وقت مین ذوالفقار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کھینچنا چاہیے کہ صبر کرنا چاہیے اور اگر کوئی کہے کہ مراد ائمہ جور سے ہمارے ثلثہ نہین ہین تو ہم کہینگے کہ ابی ذر
اور حذیفہ تو ثلثہ ہی کے وقت مین مرے پیغمبر پیشین گو کا انسے فرمانا کہ تم اوسوقت کیا کروگے اور پہر فرمانا
کہ تم صبر و اطاعت کرنا یہ سب عبث تہا پس جسطرح پیغمبر پیشین گو کی لغو گوئی عقل باور نہین کرتی اوسیطرح عقل سلیم
بہی باور نہین کرتی کہ جناب رسولخدا اپنے اونس صحابی کو تو وصیت بصبر کرین اور ایسے شخص کو جو ایک آن مین دنیا کو
اولٹ دینے پر قادر ہو کچھ وصیت نہ کرین اور وہ حضرت بدون حکم خدا اور وصیت رسولخدا غصب خلافت پر
اور خلفا کے خلافت پر صبر کرین اور فرمائین کہ فصبرت وفی العین قذی وفی الحلق شجی اری تراثی نہبا وقد مر فی بیان
خطبہ الشقشقیہ اعتراف اہل السنتہ بانہ خطبہ علیہ السلام اور ابن ابی الحدید نے کہا ہے کہ وہ حضرت ہمیشہ افسوس
کرتے تہے کہ اگر چالیس آدمی بہی اسوقت اپنے موافق پاتا تو غاصبین خلافت پر حملہ کرتا پس عقل بداہت حکم کرتی ہی
کہ ایسے اشجع الاولین والآخرین کا صبر کرنا بغیر حکم خدا و رسول ممکن نہین ہوسکتا ہی ہیجڑون کے ظلم و تعدی پر صبر کرنا
مردونکو ورد دلکو وہ تو قبیس سی گران تر ہے لیکن وہ حضرت روحی فداہ نے بحکم الہی و بحکم رسول اللہ اس بار گرانکو
اپنی سر پر اوٹہالیا واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ باقی رہی فتوشیخ لفظ غصب پر پس جواب اسکا کہہ دیا گیا کہ غصب
بقیر سیفکر نکاح اس جگہ بمعنی نکاح بظلم و جور و بجبر و اکراہ ہے اور شیعون نے اوسکی تصحیح نہین کی لیکن اہل سنت احادیث
جبر و اکراہ کی تصحیح کرتے ہین پس اگر اسمین کوئی قباحت ہے تو قابل سزا وہی علمای اہل سنت ہین جو تصحیح کرتے ہین نہ
شیعہ جو بکبیر منکر کل روایات نکاح ہین اور جو الزاماً للخصم قبول ہی کیا ہے تو فرضاً کیا ہے پس جنہون نے حقیقتہ قبول
کیا ہے اور تصحیح روایات کی ہی وہی قابل سرزنش ہونگے نہ فرضاً قبول کرنے والے باقی استبعاد اس امر کا کہ
کیونکر ہوسکتا ہے کہ اکثر صحابہ دین حق او خلیفہ برحق سی پہر جاوین یہ وہی شبہات پارینہ سے ہے جو مخاطب نی
شروع کتاب مین کیا ہے اور ہمنے جلد اول مین اوسکی جوابات شافی دیئے ہین اور کل امت موسی کا گوسالہ پرستی
کرنا اور حضرت ہارون سے پہر جانا الامن شذ کلام اللہ سی ثابت ہے پس اگر صاحب منزلت ہارونی سی بہی لوگ
بہ گاوین سالہ پرستی پہر جائین تو کیا استبعاد ہے حالانکہ احادیث صحیح مسلم و بخاری مین موجود ہے کہ جناب رسولخدا
نے فرمایا کہ جو امم سابقہ مین ہوا اس امت مین بہی ہوگا اور جناب سید الشہدا کے ساتھ کل بہتر وفا شعارون کا
ہونا اور یزید کے ساتھ لاکھون کروڑون کا بلکہ خود عبداللہ بن عمر کا ہونا جیسا کہ صحیح بخاری مین ہی کہ جسکے لیے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حاجت بیان نہین یہ جواب بات کا بات سی ہی اب جواب پاجی ہین کا جوتے کے ہاتھ سے چاہیے مگر ہمارا ہاتھ تو تنگ گیا
اور یقین ہی کہ مخاطب کا سر بھی پلپلا ہوگیا ہوگا تنک مارین مارتے مارتے تنک گئی مگر اونکی خواہش بڑھتی جاتی ہی خیر
اور بھی دو چار ہاتھ لگا دینگے قولہ جو کہ اوپر صبر و تحمل کے تاویل ہی جواب دیکھئے اقول ہم بھی دس اوپر کے نیچے
اپنا قلم پر زور چلا چکے اور کل جوڑ بند آپکے ہلا چکے قولہ دوسری تاویل کو بیان کرتے اقول صبر تو وصیت
اور وصیت بصبر جسے یہ خوش فہمی مخاطب ہے کہ دو باتین فرماتی ہین قولہ خیال کیا کہ صبر کے تاویل درست نہین ہی
اقول یہ شیعون کا خیال نہین ہی بلکہ تم اپنے شیخ چلی کا خیال ہی دیکھو ہنسے کیسا تمہارے سر کا گھڑا توڑ کر تمہارا
بنا گھر بگاڑا اور کبھی گھسیٹا اور کبھی چڑھوان تمہارے موچی صاحب کے خدمت مین پیش کر کے اونہین کیسا بچھاڑا قولہ
وصیت فرما گئے تھے کہ وہ سوائے صبر کے کچھ نہ کرین اقول ہرگز ہرگز عقل کسی عاقل کی باور نکرےگی کہ جسکی شجاعت
کے دوست و دشمن مقر ہین اور جسکی تلوار کا تاک بھی وقت شمشیر زنی تمنا اوسی کا نام لیتے ہین اور جسکے شجاعان
عرب اور رستم و شان معترف ضرب و حرب اوس سی زیر ہوئی ایسے شخص سے ممکن نہین ہی کہ بغیر حکم خدا اور رسول
کے چند یہودون بزدلون کا محکوم ہو جائے اور صبرت ونی العین قذی ونی الحلق شجی فرمائے قولہ جو وقتی
پیش آنیوالے تھے لئے قول جناب امیر سے کہہ چکے تھے اقول ابوذر اونی اصحابی و ابوذر و حذیفہ سب سے
کہہ چکے تھے اور ائمہ جو ہر کی خبر دیکھ چکے تھے اور ہر ایک کو وصیت بصبر و اطاعت حکام جور فرما چکے تھے کما من
صحیح البخاری و المسلم قولہ اپنی حیا اور شرم کے جوہر دکھلاتے ہین اقول اے باحیا او باشرم تیرے ہی علما کی
باحیا و باشرم ہے نکاح جبر و اکراہ کی روایتون کی تصحیح کی اپنی حیا اور شرم کے جوہر دکھلائی ہین شیعون نے
تو مطلق روایات نکاح کا انکار ہی کیا ہے تعجب ہی کہ قول کالبول کے فرض کر لینے والون کے شرم و حیا کی
جوہر دیکھے جائین اور اوسکے مصدقین و مصححین کے جوہر نہ دیکھے جائین شرم و حیا کے جوہر تو کشف ساقین
اور تطلیب الی الفخذین و ضم الصدر والتقبیل مین کھلتی ہین نہ جبر و اکراہ کے نکاح اور جور و ستم کے بیاہ مین لیکن
صاحبان قلب سیاہ کی نگاہ خطا و اشتباہ کرتی ہی کہ جوہر شناس و جوہری ہین اور مبصرین جمیع و دھین
سے ہین فذرہم فی سکرتہم یعمہون وسیعلمون بعد حین ہم ہی فی ضلال مبین قولہ ای سنیون باحیا و اے
شیعیان باصفا تمکو اپنی حیا و صفا کی قسم اللہ قولہ بیان کرین اقول اے سنیان باحیا اور اے عریان باصفا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمکو اپنی عثمان باحیا کے قسم کہ ابن حجر مکی و عسقلانی اور ابو عمر بن عبد البر کے تقریر لطیف دربارہ نکاح جبر و اکراہ
مع کشف الساق والمیزر۔ التقبیل ضم الصدر کے روایت دیکھو اور اوسکے الفاظ اور مضامین کو سوچو کہ عمر
نوش کردار دوم خلفاء چہار اور بنات طیبات سرور کائنات کے نسبت کیا کچھ فرماتی ہین اور نکاح جبر و اکراہ ام کلثوم
کن لفظون سے تعبیر کیا ہی سبحان اللہ جناب عمر بن الخطاب اور جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا کے محبت کا دعوی بہی کرنا
اور اونکے بنات اور اونکے عصمت ذات پر ایسی ایسی تہمتین بہی لگانا اور ایسی بے ادبی کے الفاظ مثل کشف الساق و
ضم الصدر اونکے شان مین زبان سے نکالنا قریب ہی کہ آسمان پہٹ پڑے اور زمین شق ہو اور سوچو صاحب ابیطالبی حسن
اور فاطمی صاحب پر غضب خدا نازل ہووی اور اونپر اور اونکی علمای مصدقین و مصححین کے سر پر بجلی قہر کی گرے
کس منہ سے کسکے شان مین ایسے کہتا ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ حضرت عمر وہ ہین کہ جسکی عدالت پر ابو شحمہ کے جہوٹے حالات
اور جسکی عفت پر جہلات فلیح سے کی آلات سے قسم کہائی ہی اور ام کلثوم اوس معصومہ کی بیٹی ہین جسکی صورت کسی نے نہین دیکہی
جسکی عفت کی عصمت نے قسم کہائی اگرچہ اوس معصومہ کو ابو بکر نے دعوائی فدک مین جہوٹا کر دیا اور وہ مرتے دم تک
غضبناک رہین کمافی صحیح البخاری و مسلم اور جب اون معصومہ کا قیامت کے دن میدان محشر مین گذر ہوگا تب منادی
ندا کریگا کہ غضوا ابصارکم یعنے سب اپنی آنکہین بند کر لو کہ رسول کی بیٹی مظلومہ مغصوبۃ الحق گذرتی ہی کسیکی اوسپر نظر نہ پڑے
اسلیے کہ اونکی حالت پر نظر کرینگے کسیکو اہل محشر سے تاب نہوگی بچہ معصوم محسن کا لاشہ ہاتہون پر پیراہن خون آلودہ
قتیل یوم السقیفہ دوش اطہر پر فرماتے ہونگے کہ خدایا یہ اولاد میری بای ذنب قتلت غرضکہ جسکی ماں کی عصمت کی خدا کے
نزدیک یہ قدر و منزلت ہووی اوسکی جگرگوشہ کے حضرات اہلسنت ایسی فضیحتی اور رسوائی بیان کرین اور جو باتین بقول
سبط ابن جوزی لو کانت امۃ لما فعل کذا یعنے کسی لونڈی کی بہی نسبت وہ باتین کسی کی زبان سے نہ نکلین اونکو ایسے
جناب کی شان مین بیان کرین فالی اللہ المشتکی کیون حضرت اب تو جواب ترکی بترکی طابق النعل بالنعل ہوا اور جوتے
پر جوتہ پڑا اور دو چار دہولین بہی اوپر سے جڑی گئین **قولہ** رہا عذر وصیت رسول خدا اسلیے **قولہ** نہ عقلا لائق تسلیم ہی
نہ نقلا **اقول** عقل عقلا تو یہی کہتی ہی کہ جب خود جناب رسول خدا نے کفار اور منافقین کی ایذا اون پر بحکم خدا
واصبر علی اذاہم صبر فرمایا تو اپنے اوصیا کو کیونکر وصیت بصبر نہ فرماتے اور عقل معاضد ہی باحادیث صحاح سنیان
کہ جب ادنی ادنی صحابی کو وصیت بصبر فرمادین اور کہین کہ تصبر حتی تلقانی و اسمع و اطع وان ضرب ظہرک واخذ مالک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھے چھپ کر بہاگ نکلے کبھی ملاقات کرے اور ائمہ جور کی اطاعت کرا کر چپ چھپ کو ٹیستے پہرین اور تبرا ال چھپایا جاتی
پھرین وصیا کو یہ وصیت کرنا بہ ربجا رہے لئے لازم ہے **قولہ** واسطے ہدایت کے مبعوث ہوئے **اقول** ہان واسطے
ہدایت کے مبعوث ہوئے اسی لئے تو جہان جیسا محل و موقع تہا ویسا ہی فرمایا کبھی احتجاط ہی و خس و خاشاک کا سرپر
پڑنا گوارا فرمایا کبھی ہتیار سے ابوبکر کو ڈرانے جو تیان ابن ربیعہ کی کہلوائین کبھی عمار تیرہ و تار ہین تہیئے کبھی تلوار دین کے
منھ پر چڑھے جب نکھرام بہاگ کھڑے ہوئے ہمارے نزدیک تو یہ سب باتین ہدایت ہی کے لئے تہین مگر مخاطب کے
نزدیک یہ سب باتین ضلالت کی تہین جب تو اسلام کو چھوڑ کر نیچریت اور کرسٹانیت کی طرف مائل ہو گئی نعوذ باللہ
منہ **قولہ** خلفائے ثلثہ خلافت غصب کر لیا **اقول** ہمکو یقین ہے کہ حضرت نے یہ نہین فرمایا ہو گا مگر تمہارے خوارج
اور سُنّیان اسلام نے اپنے کیمون مین تعبیر با ائمہ جور کیا ہے لیکن ہماری آنکہین نہین جاتے علاوہ اسکے ائمہ جور کو خلفا تو
تمہین نے بنایا ہے خدا اور رسول نے تو سوائی جناب امیر کے کسیکو خلیفہ نہین کیا ائمہ جور تمہاری ہی خلیفہ ہین نہ خلیفہ حقیقی
فتلک اسماء سمیتموہا انتم و آباءکم ما انزل اللہ بہا من سلطان **قولہ** تمہاری بیبیونکو چھین لیجا دیا **اقول** تمہاری ہان
بیبیون کو جب سکے اور گور سے چھین لیگئے تو کیا عجب خدا اور رسول نے کہا تہا کہ تم اپنی جان لیکر بہاگ جایا پہر تم کیون بہاگ کہڑے
ہوئے تمہین نے اپنی آنکہون سے تم اسیونکو بہاگتے دیکہا کیا غیرت و حیا ہے کہ تمہارے علما انکا نکاح جبر و اکراہ کی تصحیح کرین کسی
چھین لینا بیٹیون کا نہ کہا جاوی اور جو اون احادیث کے تکذیب کرین اور اصل نکاح سے انکار کرین اونکی طرف
نسبت چھین جانیکی دی جاتی ہی اندھیر ہے اندھیر ہے **قولہ** کہ لوگ ظاہر اسلام چھوڑ دین **اقول** جن لوگون نے
ظاہر اسلام دنیا کی واسطے اختیار کیا تہا جب دیکہتے ہی کہ جناب امیر مانع اوس دنیا کے ہوئے ہین تو بیشک ظاہر اسلام کو
چھوڑ دیتے اسلئے کہ جو غرض ظاہر اسلام سے تہی وہ حاصل نہوئی تو ضرور اپنے باطن کو ظاہر کر دیتی کیونکہ باطن کو باطن
مین رکھنے سے کوئی فائدہ نہ تہا **قولہ** جنہون نے جہاد اور لڑائیون مین اپنی جان دینی مین دریغ نہ کیا **اقول**
جنہون نے دریغ نہ کیا اور مارے گئے خود رسول خدا نے شہادت اونکے ایمان کے دی لیکن امثال ابوبکر اور
اونکے اخوان جنہون نے جان دریغ کی اور ہر لڑائی سے بہاگ کھڑی ہوی اونکو خود حضرت پیغمبر نے فرمایا تہا
لا ادری ما تحدثون بعدی یعنی مین نہین جانتا کہ بعد میرے تم کیا کروگے جیسا کہ جذب القلوب وغیرہ سے
سابق مین گذرا **قولہ** جنکی شان مین خدا نے آیات فضیلت نازل کی ہون **اقول** سابق مین گذرا کہ آیات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فضیلت مومنین کی شان مین ہین نہ منافقین کے شان مین بلکہ منافقین کے شان مین آیات رذیلت ہین وقد مر قولہ وہ سب اسکے سبب الا قلیلا منہم ایسے منافق اور ناقص الایمان ہون اقول یہ وہی باتین ہین جو ابتدائی کتاب مین آپنے بیان کین اور ہم اوسکی رد بخوبی آپ ہی کے قول سے کر چکے کہ بعد جناب رسولخدا بہتر فرقون سے ایک ہی ناجی ہی تو جب بہتر فرقے گمراہ ہوئے تو اوسکے کتنے لوگ ہونگے اور ایک جو بہتروان حصہ ہی کتنا ہوگا اور پھر حضور نے شروع کتاب مین فرمایا تھا کہ بعد ایمان کے شیطان نے اکثر لوگون کو گمراہ کر دیا اور اونکے دلونکو عقیدہ ہائی باطل سے بھر دیا انتہی تو جب اکثر گمراہ ہوئے تو اقل باقی رہگئے وہی کامل الایمان تھی اور بیشتر منافق اور ناقص الایمان اور مصداق اکثرہم لا یعقلون تھے اب بیان تعجب کرتے ہین کہ کیونکر سب گمراہ ہوگئے الا قلیلا منہم حضور کو اپنی کہی ہوئی بات بہت جلد بھول جاتی ہے اسکو ہم کیا کرین قولہ اور پھر بھی کوئی مسلمان اونکا ساتھ نہ دی اقول آپ خود لکھ فرما چکی ہین کہ کل مسلمانون نے اجماع کرکے ابوبکر کو خلیفہ بنایا پھر وہ کل مسلمان تو اپنے خلیفہ خود ساختہ کے ساتھ تھی جناب امیر کا ساتھ دینے والا کون تھا الا قلیلا منہم اور وہ قلیل کہ چالیس سی بھی کم تھی ان ہزارون بلکہ بقول آپکے لاکھون کا کیا کر سکتے تھے اسپر بھی جناب امیر فرماتے تھے کہ اگر چالیس معین بھی پاتا تو غاصبین پہ حملہ کرتا جیسا کہ ابن ابی الحدید جو بڑا دوست عمر اور ابوبکر کا ہے لکھتا ہے قولہ تو ایسے جماعت کے ایمان و اسلام سے کیا فائدہ تھا اقول بڑے بڑے فائدے تھے منجملہ اون فوائد کے یہ بھی تھا کہ تم ایسے فرعون اور ہم ایسے موسی بقول مشہور لکل فرعون موسی پیدا ہوتے چلے جاتے ہین اور جنکا نطفہ بشرکت شیطان ناپاک ہی وہ فرعون ہوتے ہین اور جنکا نطفہ باستعاذہ باسم الرحمان پاک ہے وہ موسے ہوتے ہین پس اگر خلفا جبرا فنا کر دیئے جاتے تو فراعنہ کسکے حامی ہوتے کیون حضرت کیسا ایک چھوٹا سا فائدہ ہمنے بتا دیا فکن من الشاکرین ولا تکن من الکافرین قولہ ظاہر مین کلمہ گو رہتے تو کیا اور بت پرست ہو جاتے تو کیا اقول اگر بت پرست ہو جاتے تو اونسے بت پرست ہی پیدا ہوتے ولا یلدوا الا فاجرا کفارا اور جب کلمہ گو رہے تو اونسے بمقتضائی یخرج الحی من المیت اٹھارہ سو نوجوان جنگ صفین مین معین امیر مومنان بھی پیدا ہوئے کہ حضرت نے جب اونکیطرف نظر کی تو فرمایا کہ کہان ہین وہ لوگ جو مجکو شماتت کرتے تھے تلوار نہ کھینچنے پر یوم السقیفہ اگر مین تلوار کھینچتا تو یہ لوگ کہانسے پیدا ہوتے قولہ ای حضرات یہ معاملہ نکاح ام کلثوم کا ایسا

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آسان نہین ہی **اقول** ای حضرات سنیہ بچارے شیعونکو تو ہم دیکھتے ہین کہ کل باتین مشکل ہین اور حضرات اہلسنت
کو کل باتین نہایت آسان بلکہ ابتدا ہی سی ایسا ہی ہے کہ خدا کی خدائی اونہین کے ہاتھ مین ہے جب تک پیغمبر موجود
تھے حضرت عمر اونکے اتالیق تھے کیا مجال تھی کہ پیغمبر اونکی رائے کے کوئی کام کرسکین جب منافق کے جنازہ پر نماز
پڑھنے لگے چونکہ خلاف رائے عمر تھا دامن پکڑکے کھینچا فدیہ جو اُسارائی بدر سے لیا گیا خلاف رائے عمر تھا اوسکی
یہ سزا تھی کہ سوائے عمر کے کل مستحق عذاب ہو گئے غرض ہمیشہ کلام اللہ مطابق رائے عمر نازل ہوتا تھا جیسا کہ
اونکے اوصاف مین اہلسنت فرماتے ہین گویا خدا بھی تابعدار تھا اور مجال نہ تھی کہ خلاف رائے مہر ضیا اونکے
کوئی حکم دیسکے اور بعد پیغمبر کے حضرت عمر ہی نے فلتۃً بیعتہ فوراً و فوراً حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنادیا کسی سے کیا
ہوسکتا کیا سہل و آسان کام تھا انصار منکم امیر و منا امیر کہتے ہی رہے مگر جب حضرت عمر نے ابوبکر کی مشکل
آسان کردی تو پھر کیا مجال اگر کوئی کسیکو بھی دم بھی مارتا پھر حضرات اہلسنت کو بھی ہر بات آسان ہی ہے جس بات کو
جی چاہا کہدیا کہ ثابت ہے جسکو جی چاہا کہدیا نہین ثابت ہے حدیث غدیر ایسی متواتر کہ جسکے قریب دو سو
صحابہ کے راوی اور صحاح مین موجود لکہدیا کہ صحیح بخاری مین نہین ہی پس ضعیف ہوگئے اور اسکی خبر ہی نہین
کہ دست بُرد متعصبین ہوگئی پھر بہت ڈھونڈھکے نکالا کہ واقدی نے بھی ضعیف کہا ہے حالانکہ واقدی صاحب وہ
ذات شریف ہین کہ موثقین اہلسنت نے کہا ہے کہ اسنے بیس ہزار حدیثین جناب رسولخدا پر جھوٹ بنائی ہین پس
ایک ایسے کذاب کے کہنے سے ضعیف ہوگئے گو بچاس عالم اونکے متواتر کہتے رہین اونکے کہنے سے
کیا ہوتا ہے اسیطرح سے حدیث عقد ام کلثوم کہ صحاح اہلسنت بالکلیہ اوس سے خالی ہین اور کل روات کو اوسکے
کل علمای رجال نے دجال اور شیطان اور کذاب اور وضاع کہا ہے مگر چونکہ بعض متعصبین نے اوسکے
روایات جبر و اکراہ کی تصحیح کرلی ہی پس وہ متواتر ہوگئے اب شیعونکے انکار سے کیا ہوتا ہے بلکہ انکار بیجا ہے
اسلیئے کہ کچھ علمای شیعہ نے فرضاً و تسلیماً الزاماً للخصم اوسکا اقرار بھی کرلیا ہے تو اب اوسکے تواتر مین کوئی
شک ہی نہین رہا سبحان اللہ حضرات اہلسنت کیسے کیسے اپنی شرم و حیا کے جوہر دکھلاتے ہین ای حضرات
اثبات نکاح ام کلثوم بنت فاطمہ ایسا سہل و آسان نہین ہی کہ روایات جبر و اکراہ چند شیاطین و دجالین کی
تصحیح کرکے اوسکو جھوٹ موٹ ملفقہ صحت کبری ثابت کرلو گے چند حدیث ان مجوزہ دنیای غدارہ کو فراہم کرکے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلیفہ بنا لینا بہت سہل اور آسان ہے مگر اثبات خلافت نبوی بہت مشکل ہے یہ شیعوں ہی کا دل و جگر ہے کہ دو ہزار دلیلیں
اثبات خلافت حقہ جناب امیرؑ پر قایم کریں اور کتاب الفین لکھ ڈالیں جسکا جواب ابتک نہو سکا کہاں حضرات سنیہ اور
کہاں اثبات نکاح ام کلثوم شیعوں نے خود کسی حدیث نکاح کی تصحیح نہیں کی سنیوں نے کچھ احادیث جو وارد کرا وسکے
تصحیح کی مگر جب رواۃ اسکے شیاطین و دجالین ہیں تب وہ تصحیح و عدم تصحیح مساوی ہے حضرت مخاطب سے بندہ
کہتا ہے کہ تمسے تو ایک دلیل بھی اثبات نکاح بنت فاطمہ پر قائم نہو سکا اور ہمنے ابتدائی بحث میں دلائل تحقیقی و
الزامی عدم نکاح پر چند طرح سے قایم کر دیئے ہیں فانظر ثمہ وارجع البصر ثم ارجع البصر کرتین ہل تری من فطور ومن لم
یجعل اللہ لہ نورا فمالہ من نور **قولہ** اگر وہ ملک حلال ہوگا تو ضرور اپنی جان دینے پر مستعد ہوگا **اقول**
یہ بات صحیح ہے مگر ملک حلال کہاں ملتی ہیں ایسے لکھ رام جمع ہوئے تھے کہ پیغمبر کو لڑائیوں میں سپرد کفار
کرکے اپنی جان بچا کر بھاگ کھڑی ہوتی تھی بعد پیغمبر انکی اولاد کا حق چھینا اونکے گھر جلانے پر مستعد ہو گئے الا قلیلا
منہم اور چونکہ از روے احادیث صحیح مسلم و بخاری وہ قلیل مامور بصبر تھے جیسا کہ ہم پہلے بیان کیا تو وہ
کیا کر سکتے تھے **قولہ** چار لاکھ اصحاب رسول میں ایک بھی ایسا نہ تھا **اقول** عجب نا شخص ہے چار لاکھ کا
دینے میں کبھی روز جمع ہونا محال عادی ہے اور دشمن ہیں اگر ایسے ہوتے تو چار لاکھ جو خلیفہ بنانیوالے
تھے اونکا کیا کر سکتے تھے بجز اسکے کہ اپنے جان پر کھیلتے مگر جب وصیت صبر تھی تو جان پر کھیلنا سہل تھا
مگر خلاف وصیت کرنا اسے ایمان میں خلل لاتا تھا **قولہ** کیا بنی ہاشم میں بھی کوئی شخص نہ تھا **اقول** بنی ہاشم
میں تھے ایسے بھی مگر بنی ہاشم بجز بنی ہاشم سب ملاکر چالیس سے کم تھے ورنہ جناب امیرؑ کیوں فرماتے کہ اگر
چالیس آدمی پاتا تو غاصبین پر حملہ کرتا جیسا کہ ابن ابی الحدید کہتا ہے **قولہ** تب ہم کہینگے کہ وہ وصیت جنگ
شام اور صفین میں کیوں بھلا دی گئی **اقول** جنگ جمل و صفین فرماتے شرم آئی کہ بی بی عائشہ کو لشکر والی نہیں
کہاں بنا لیتے ہیں اسی سے شام و صفین کہا اور جمل و صفین نہ کہا لیکن کیا مضائقہ تھا سے نہ ہر زن زن است
نہ ہر مرد مرد است خدا پنج انگشت یکسان نکرد اگر اونکے باجان نے ہر لڑائی میں نامردی کی تو اونکی بیٹی صاحب
تو مردانگی کی ہر کیفیت آپکا یہ فرمانا بیجا ہے اسلیے کہ آپ خود ہی ابھی ناقل ہوے ہیں کہ پیغمبر خدا نے
وصیت کی تھی کہ تم خلفاء ثلثہ کے عہد میں کچھ نکہنا نہیں اور جنگ جمل و صفین عہد خلفاے ثلثہ میں نہ تھی تو وصیت بھی نہ تھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

پھر معلوم نہین ہوا فرسکے کیا معنے اوسمین توصاف موجود ہے کہ جب لوگ تمہاری طرف رجوع کرین اوسوقت ناکثین
اور مارقین اور قاسطین کو سزا دینا کجا وہ وقت کہ جب اعوان و انصار جو شرائط جہاد سے ہے نہون جیسے
ہوئے ایکا غار مین چھپنا اور ابوبکر کا پرانی جوتیان ابن ربیعہ کی کہانا اور کہان وہ وقت کہ اعوان و انصار
موجود ہوان **قولہ** مرزا دبیر اور میر انیس کا مرثیہ ٹھہرا **اقول** کچھ بھلا دنیا مین ایسی بھی ہین کہ مضامین خیالیہ شعریہ
کو جنسے مقصود فقط قبض و بسط النفس ہوتا ہے اور خود قائل اوسکا مصدق نہین ہی اوسکی تصدیق کرتے ہین
اور اوسکو مضامین واقعیہ سے سمجھتے ہین ہمارے حضرت مخاطب بھی وہین لوگون سے ہین اور رہے ہزلیات اور
غزلیات شعرا سے علما پر معترض ہوتے ہین کیا کرین بیچارے اعتراضات شیعہ سے سراسیمہ ہو کر ہر کوچہ
اور وادی مین سرگردان پہرتے ہین الا تری انہم فی کل واد یہیمون وانہم یقولون ما لا یفعلون **قولہ** علی کے
ساتھ تھے **اقول** سچ ہے کہ علی کے ساتھ تھے اور عثمان کے ساتھ نہ تھے ورنہ بیچارے کی ٹانگ کتے نہ کہاتی
اگر کیا کیجیے کہ جسوقت ابوبکر اور عمر کے ساتھ بھی ہوگئے علی کے ساتھ نہ تھے ورنہ ابوبکر و عمر سے کیون بیعت کرتے
اور علی کو کیون چھوڑ دیتے جیسا کہ جناب امیر نہج البلاغہ مین بعد از شکایت از خلیفہ اول فرماتے ہین فما راعنی
الا انثیال الناس الی فلان فامسکت یدی یعنی کوئی امر مانع نہ تھا مجکو خلافت کے لے لینے مین مگر رجوع کرنا لوگونکا
طرف ابوبکر کے اور نہ متوجہ ہونا میری طرف پس جب یہ امر مین نے دیکھا تو اپنا ہاتھ کھینچا یعنے جب مسلمانون نے
رجوع بباطل کی اور حق سے ہاتھ اوٹھایا تو مین نے بھی اپنا ہاتھ کھینچا بالجملہ ایک وقت مین اگر کوئی باطل پر ہو شل
قوم موسی وقت گوسالہ پرستی اور پھر رجوع طرف حق کے کرے تو ہوسکتا ہے کون کہسکتا ہے کہ وہ لوگ ہمیشہ
ایدون کے ساتھ تھے کبھی بہادری کے ساتھ نہ تھے اسی باعث سے جناب امیر علیہ السلام نے خطبہ اولائی دور خلافت مین
فرمایا الحمد للہ علی احسانہ قد رجع الحق الی مکانہ **شعر** شکر للہ تخت پر بیٹھے امیر * جلوہ آرا حق ہوا باطل گیا
قل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

قال المخاطب العقام ہداہ اللہ سبیل السلام

پوشیدہ نہ رہے کہ قطع نظر دلائل عقلی کے جس سے ابطال اس وصیت کا ثابت ہوتا ہے اگر ہم احادیث

Presented by: Rana Jabir Abbas

اخبار پر کتب شیعہ سے غور کرتے ہین تو اوس سی بھی غلط ہونا اسکا معلوم ہوتا ہے اس لئی کہ حاصل وصیت کا یہ ہے کہ حضرت علی خلفاء ثلثہ کے زمانہ مین صبر و تحمل کرین اور انکی کسی ظلم و ستم پر کچھہ نہ بولین پس اگر حضرت علی اونکے زمانہ مین صابر اور شاکر رہتے ہون اور اونکے ساتھہ سختی اور درشتی کے ساتھہ پیش نہ آئے ہون اور اونکا مقابلہ نہ کیا ہو تو بیشک ہم بھی تسلیم کر سکتے ہین کہ شاید ایسی وصیت ہوئی ہو لیکن اگر یہ امر ثابت ہو جاوی کہ حضرت علی نے اپنے جلال قہر کو کام فرمایا اور خلفاء ثلثہ سے سختی پیش آئے اور اونسے مقابلہ کیا اور اونکو ہر طرح پر ڈرایا اور اونکی قتل پر آمادہ ہوئی تو کیونکر ہم قبول کرین کہ پیغمبر خدا نے وصیت کی تھی اسلئی کہ اگر وصیت کرتے تو ضرور حضرت علی اوسپر عمل کرتے اور کسی امر مین چون و چرا نہ فرماتے لیکن چھوٹی چھوٹی باتون مین تو حضرت امیر اونکا مقابلہ کرین اور مرنے مارنے پر مستعد ہو جاوین اور وصیت نبوی کو بھلا دین اور ایسے بڑے معاملے مین مثل غصب ام کلثوم کے صبر و تحمل کرین اور وصیت پر عمل فرماوین یہ امر ہماری ناقص فہم کی سمجھ سے باہر ہے اس دقیق مضمون کو حضرات شیعہ ہی سمجھتے ہونگے اب ہم چند احادیث و اخبار کتب معتبرہ شیعہ سے نقل کرتے ہین جس سی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی ذرا ذرا سی بات پر مقابلہ خلفا کا کرتے تھے اور اونکی قتل پر مستعد ہوتے تھے پہلی روایت کشف الغمہ مین [illegible] سی ایک روایت لکھی ہی جسکا مضمون یہ ہے کہ ایک روز حضرت عمر نے اثناء خطبہ مین لوگون سے کہا کہ اگر مین چاہون کہ تمکو معلومات دینیہ اور معتقدات یقینیہ اور احکام شرعیہ محمدیہ سے پھیر دون اور یہ کہون کہ اسکو چھوڑ کر اُن قاعدون پر چلو جو جاہلیت کے زمانے مین تھی تو تم میری اطاعت کرو یا نہین کسی نے کچھہ جواب نہ دیا جب تین مرتبہ اسطرح پر حضرت عمر نے پوچھا تو حضرت علی نے فرمایا کہ اگر یہ حالت تمہاری ہم دیکھین اور تمکو خدا کے دین سے پھرا ہوا پاوین تو دوسرا تائب ہم طلب کرین اور اگر تم توبہ کرو تو تمہاری توبہ قبول کرین اور اگر توبہ نہ کرو تو ہم تمہاری گردن مارین حضرت عمر نے یہ سنکر کہا کہ الحمد للہ کہ ہمارے دین مین ابھی ایسی آدمی ہین کہ اگر مین منحرف ہو جاؤن تو وہ مجھے راہ راست پر لا سکتے ہین فقط پس جب حضرت علی حضرت عمر کے پوچھنے پر ایسا سخت جواب دین اور اونکے قتل کرنے اور گردن مارنے پر اپنی مستعدی ظاہر کرین تو اگر حقیقت مین حضرت عمر دین سے پھر جاتے اور احکام شرعیہ محمدیہ کو بدل دیتی تو حضرت علی اپنی قول کو پورا کرتے اور ضرور اونکو مار ہی ڈالتے پس حضرت علی بھی مستعد کیونکر حضرت عمر کو اپنی بیٹی لے جانے دیتے اور کچھہ چون وچرا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ کرتے اصل ترجمہ بلفظہ اوس حدیث کا یہ ہے روایت است از محمد بن خالد الضبی کہ روزی عمر بن الخطاب در اثناء خطبہ از
حاضران سوال کرد کہ اگر من خواہم کہ شما را از معلومات دینیہ و معتقدات یقینیہ و احکام شرعیہ منصرف نمایم و گویم کہ از
معتقدات برگردید و رجوع نمائید بقواعدیکہ در زمان جاہلیت بود شما با من چہ خواہید کرد و آیا متابع من و یا
خواہید شد یا مخالف من مردمان ہمہ خاموش شدند ہیچکس جواب نگفت عمر بار دیگر ہمین سخن را اعادہ کرد و از مجلس
جوابے نہ شنید پس بار دیگر ہمین مقالہ اعادہ کرد شاہ ولایت فرمود کہ ہرگاہ از تو این حالت مشاہدہ کردیم و ترا از
دین مصطفی منحرف یابیم تائب شو گر توبہ طلب کنیم و اگر توبہ کنی توبہ ترا قبول کنیم و اگر نکنی ترا گردن زنیم عمر چون این سخن را از شاہ اولیا
شنید گفت کہ در دین ما مردان ہستند کہ اگر منحرف شویم ما را بطریق مستقیم ثابت وارند انتہی بلفظہ دوسری روایت
ملا باقر مجلسی نے حیات القلوب میں ایک حدیث طویل نقل کی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ عمر فاروق کے دل میں اسقدر
خوف اور ہیبت شاہ مردان کی تھی کہ انکو دیکھنے سے لرزہ آجاتا تھا چنانچہ بعد لکھنے ایک قصہ طویل کے اسی
مضمون کو ان لفظوں سے ادا کیا ہے علی ابن ابراہیم از ابو ذر ثلثہ روایت کردہ است کہ گفت روزی با عمر بن خطاب
براہی میرفتیم ناگاہ اضطرابی در راہ یافتم و صدائی از سینہ او شنیدہ شد مانند کسیکہ از ترس مدہوش شود گفتم چہ میشود
ترا ای عمر گفت مگر نہ بینی شیر بیشہ شجاعت را و معدن کرم و فتوت را و کشندہ طاغیان و باغیان و زنندہ شمشیر را
و علمدار صاحب تدبیر را چون نظر کردم علی بن ابی طالب را دیدم الی قولہ تا این ساعت ترس او از دل من بدر نرفتہ است
و ہرگاہ کہ او را می بینم چنین ہراسان میشوم فقط پس اب اس حدیث سے زیادہ اور کیا سند چاہیے جس سے معلوم ہوتا ہے
کہ حضرت عمر حضرت علی کے صورت دیکھنے سے ڈر جاتے تھے اور اونکے بدن پر ہیبت سے لرزہ ہونے لگتا تھا اور
بہت دیر تک ہوش و حواس اونکے درست ہوتے تھے پس جب کہ حضرت علی کے دیکھنے سے یہ حال حضرت عمر
کا ہوتا ہو اور اونکی ہوش و حواس اونکی صورت دیکھنے سے جاتے رہتے ہوں تو کیونکر قیاس میں آوے
کہ پھر اونکی بیٹی سے بجبر نکاح کر لیا ہو شاید حضرات شیعہ یہ فرماویں کہ اوس وقت حضرت علی کا جلال جاتا رہا تھا
بلکہ معاملہ برعکس ہوگیا تھا تیسری روایت جناب مولوی سید دلدار علی صاحب قبلہ عماد الاسلام میں لکھتے ہیں کہ
کتب اہلسنت میں لکھا ہوا ہے کہ حق تعالے نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا کہ سب کے دروازہ مسجد سے بند کریں سوائے
اپنے اور علی کے دروازہ کے چنانچہ روزیکہ حضرت عباس نے عرض کی کہ میرے لیے بھی خدا سے عرض کیجیے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ میرا دروازہ کھولدیا جائے آپ نے کہا ممکن نہین تب حضرت عباس نے کہا کہ ایک پرنالہ ہی کے لیے دعا کیجیے حضرت خاموش ہوئے اور خدا نے حضرت عباس کی درخواست ثانی کو منظور کیا پس حضرت خود اوٹھے اور حسب خواہش حضرت عباس کے سقف خانہ پر پرنالہ نصب کیا چنانچہ وہ پرنالہ تین برس تک زمانہ خلافت عمر تک قایم تھا ایک روز اوس پرنالہ کا پانی بہتا تھا کہ عمر کے کپڑون پر گرا اونہون نے حکم دیا کہ یہ پرنالہ اوکھاڑ دیا جائے چنانچہ وہ اوکھاڑ دیا گیا اور عمر نے غیظ و غضب مین آکر کہا کہ اگر کوئی اسکو پھر لگائیگا تو مین اوسکی گردن مارونگا حضرت عباس اپنے لڑکون پر تکیہ کر کے اوسی شدت مرض مین حضرت امیر کے پاس فریاد کو آئے اور کہا کہ مین دو آنکھین رکھتا تھا ایک تو جاتی رہی یعنی پیغمبر خدا دوسری باقی ہے یعنی علی ابن ابی طالب مین نہ جانتا تھا کہ تمہاری جیتے جی مجھپر یہ مصیبت ہوگی حضرت امیر نے فرمایا کہ تم اپنے گھر مین آرام سے بیٹھو دیکھو مین کیا کرتا ہون ثم نادی یا قنبر علی بذی الفقار فتقلده ثم خرج الی المسجد والناس حوله وقال یا قنبر اصعد ورد المیزاب الی مکانه فصعد قنبر فرده الی موضعه وقال علی وحق صاحب هذا القبر والمنبر لئن قلعه قالع لاضربن عنقه وعنق الآمر له بذلک ولاصلبنهما فی الشمس حتی یتقددا فبلغ ذلک عمر بن الخطاب فنهض ودخل المسجد ونظر الی المیزاب وهو فی موضعه فقال لا تغضب یا ابا الحسن فیما فعله وکفر عن الیمین فلما کان من الغداة مضی علی بن ابی طالب الی عمه العباس فقال له کیف اصبحت یا عم قال بافضل النعم ما دمت لی یا ابن اخی فقال له یا عم طب نفسا وقر عینا فوالله لو خاصمنی اهل الارض فی المیزاب لخصمتهم ثم لقتلتهم بحول الله وقوته ولا ینالک ضیم ولا هم فقام العباس فقبل بین عینیه وقال یا ابن اخی ما خاب من انت ناصره فکان هذا فعل عمر بالعباس عم رسول الله وقد قال فی غیر موطن وصیة منه فی عمه ان عمی العباس بقیة الآباء والاجداد فاحفظونی فیه کل فی کنفی وانا فی کنف عمی العباس فمن آذاه فقد آذانی ومن عاداه فقد عادانی فسلمه سلمی وحربه حربی وقد اذاه عمر فی ثلث مواطن ظاهرة غیر خفیة منها قصة المیزاب ولولا خوفه من علی علیه السلام لم یترکه علی حاله انتهی بلفظه پس حضرت امیر علیہ السلام نے قنبر کو آواز دی اور کہا کہ میری ذوالفقار لانا چنانچہ وہ ذوالفقار لایا اور حضرت علی نے اوسکو حمایل کیا اور ہمراہ آدمیون کی مسجد مین آئے اور قنبر سے کہا کہ پرنالہ کو جہان تھا وہان لگادے چنانچہ قنبر نے لگا دیا بعد اوسکے حضرت امیر نے فرمایا کہ قسم ہے مجھکو صاحب قبر و منبر کی کہ اگر کسی نے اس پرنالہ کو اوکھیڑا تو مین اوسکی گردن مارونگا یہ خبر عمر کو پہنچی تب وہ مسجد مین آئے اور پرنالے کو اپنی جگہ پہ دیکھا اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا کوئی ابو الحسن یعنے امیر کو غضب مین نہ لاوی وقت صبح کے حضرت امیرؑ نے حضرت عباس سے پوچھا کہ
کہئیے کیا ہوا حضرت عباس نے کہا کہ جبتک تم زندہ ہو چین و آرام سے گذرتی ہے حضرت امیر نے فرمایا کہ
قسم ہے خدا کی کہ اگر تمام اہل زمین مجھسے بخصومت پیش آوین مین سب کو قتل کر دون فقط اس روایت کو ملاحظن
حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ مین لکھکر مجتہد صاحب فرماتے ہین کہ اگر عمر کو علی کا خوف نہوتا تو کبھی پرنالا اپنی جگہ پہ
لگانے نہ دیتے غرضکہ جب ایک خفیف بات یعنے پرنالہ کے لگانے پر جناب امیرؑ اسقدر غیظ و غضب مین
آجاوین اور قنبر سے ذو الفقار منگا کر مسجد مین آوین اور اپنے سامنے کھڑے پرنالہ نصب کراوین
اور باوجودیکہ حضرت عمر کو تین برس گذر چکے تھے اور اونکے خلافت کا زمانہ شباب پر تھا اور پھر بھی اونہی
نہ ڈرین اور اونکے قتل کرنے پر مستعد ہو جاوین بلکہ تمام دنیا کے قتل کا بحالت مخالفت دعوی کرین تو کیونکر
قیاس قبول کرے کہ پیغمبر خدا صلعم نے اونکو وصیت صبر کی ہوگی اگر واقعی حضرت نے وصیت کی ہوتی تو اس واقعہ
میزاب مین جناب امیرؑ کیون اوسکو بھول جاتے اور کس لیئے ذو الفقار لیکر باہر آتے اور اگر حضرت علی بھی حضرت
عمر ڈرتے ہوتے تو کیون وہ چپ ہو جاتے اور کس لیئے انکے لگائے ہوئے میزاب کو اوکھڑوا نہ دیتے
عجب حال ہے حضرات شیعہ کا کہ کبھی تو حضرت علی کو ایسا شیر دلیر بنا دیتے ہین کہ ذرا ذرا سی بات پر اونکی قہر و
جلال کے قصے بیان کرتے ہین اور خفیف خفیف معاملات مین اونکا قتل و قتال پر مستعد ہو جانا ثابت کرتے
ہین اور کبھی اونکو ایسا خائف اور کمزور کر دیتے ہین کہ بڑے بڑے معاملات مین اونکو صابر و شاکر کہتے ہین
کیا حضرات شیعہ کے نزدیک حضرت ام کلثوم کا غصب ہونا حضرت عباس کے سقف خانہ کے میزاب کے
برابر بھی نتہا کہ اسپر تو اسقدر غیظ و غضب ہووی اور اوسپر صبر و سکوت کیا جاوی کاش جناب امیر میزاب کے
معاملہ مین سکوت فرماتے اور حضرت ام کلثوم کے معاملہ مین اپنے جلال و قہر کو ظاہر کرتے اور قنبر سے ذو الفقار
لیکر باہر آتے اور عمر کے قتل کرنے اور گردن مارنے پر مستعد ہوتے تو یہ قہر و غضب بجا بھی خوب ہوتا معلوم نہین
کہ حضرات شیعہ اس نکاح کو قبل از واقعہ میزاب کے روایت کرتے ہین یا بعد اوسکے اگر نکاح قبل از واقعہ میزاب
تھا تو حضرت عباس کا جناب امیرؑ کے پاس معاملہ میزاب مین فریاد کو آنا بعید از قیاس ہے اسلیئے کہ حضرت عباس
خوب جانتے تھے کہ حضرت عمر کے ڈر سے اونھون نے اپنی بیٹی کو دے دیا اور کچھ نہ بولے تو کیونکر حضرت عباس پھر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنے میراث کے معاملہ مین اونکے پاس فریاد کو جاتے کیونکہ جب جناب امیر لڑکی کے معاملہ مین نہ بولے اور صبر کیا تو پھر ایسے خفیف معاملہ مین کیا بولتے اور اگر یہ نکاح بعد از واقعہ میراث ہوا تو جب حضرت عباس حضرت علی کو سمجھانے گئے تھے کہ عمر آمادہ فساد ہے تم نکاح ہونے دو ورنہ وہ تمکو تکلیف دیگا تب اگر حضرت عباس اس قصہ کو بھول گئے تھے تو جناب امیر یاد دلاتے کہ چچا تمکو یاد نہین ہی کہ تمہاری میراث کے معاملہ مین مین نے کیا کیا اور تم کو کیسا ڈرا دیا پس کیونکر ایسے بڑے معاملہ مین مین اوس سی ڈر جاؤن اور اوسی وقت قنبر سے تلوار منگا کر عمر کے پاس آتے اور اونکو میراث کے معاملہ کیطرح ڈرا دیتے اگر ایسا کرتے تو پھر کیا مجال عمر کی تھی کہ وہ کچھ بولتی غرضکہ ابتو حضرات شیعہ ان روایات کو دیکھین اور صبر یا وصیت کا نام زبان پر نہ لا دین اس لئی کہ ان روایات سے اونکا ابطال ایسا نہین ہوا ہی کہ کسیکو کچھ کہنے کی گنجایش رہی ہو

یقول المتمسک بولایۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام

ہمنے بیان کیا کہ دلائل عقلیہ مخاطب علیل اور اوسکی بیعقلی کے دلیل ہین اور مبنی ہین اوپر استبعادات بیجا کے کیونکہ اکثر بیدین ہو گئے الا قلیلا منہم حالانکہ خود ہی شروع کتاب مین لکھ چکا ہے کہ شیطان نے بعد ایمان کے اکثر لوگون کو بہکایا اور اونکے دلونکو اعتقاد باطل سے بھر دیا یہانتک کہ تہتر فرقون سے فقط ایک ہی فرقہ ناجی ہوا پھر اگر پیغمبر خدا نے اون قلیل لوگون کو مطابق احادیث صحیح مسلم و بخاری امر بہ صبر کیا ہو اور تا بہ رجوع امر الی الحق وصیت بصبر فرمائی ہو تو کیا قباحت لازم آئی اور کیون عقل اسکو قبول نہین کرتی باقی مخاطب صاحب اب جو دلیل نقلی مدکر چند احادیث بترجمہ غلط و تصحیف الفاظ بیان کرتے ہین وہ بھی باطل ہی اسلئے کہ جناب امیر علیہ السلام نے جن جن مقامات مین بتعلیم وحی رسول اللہ یا بعلم الہامی یا بعلم ما کان و ما یکون جانا کہ ان مقامات مین میرا منع کرنا موجب فساد عظیم ہوگا اور نوبت بقتال و جدال و انحراف عوام الناس از طریقہ اسلام نہ پہنچیگی وہان اشقیا کو مانع افعال شقاوت مآل ہی ہوئے اور جہان دیکھا کہ مآل اسکا طرف اقبح کے ہوگا پس بلحاظ اسکے کہ اقل القبیحین حسن ہے سکوت اختیار فرمایا اس سے لازم نہین آتا کہ ہر وقت کا ایک ہی حکم ہوا اور وصیت بصبر متعلق انہین مواضع سے تھی جہان کہ فساد عظیم ہوتا اور جن مقامات مین جناب امیر مانع ہوئی آخر تمنے دیکھا کہ نوبت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کسی فساد کی نہین آئی باقی رہا یہ امر کہ جب خدا نے اونکو ایسی قدرت اور قوت اور طاقت بہ خرق عادت دی تھی تو پھر
کل مقاموں پر مقابلہ اشقیا کیوں نہ کیا پس یہ وہ شبہہ واحدہ ہے جو کل انبیا اور اوصیا پر ہوتا چلا آتا ہے اور ہم نے
اسکا جواب مقامات متعددہ مین دیا ہے کہ مشیت خدا نظر بمصالح شتی مقتضی اسکی ہوئی کہ لوگ مجبوری راہ دین نہ اختیار
کرین اور سن شاہ ظلمون مین شاید کیونکہ یہ رہبران دین اور اولیاء اللہ کبھی غالب ہین تا حجت خدا تمام ہوا اور کبھی مغلوب
رہین تا کہ شایبہ الوہیت سے لوگ انکو بری سمجھین اور بہ رضا و خاشع و خاضع قضا و قدر ہو جاوین اور بل ہم عباد مکرمون کی تصدیق
کرین اس سی لازم نہین آتا کہ ہر غالب کو لازم ہے کہ ہر جگہ غالب ہو اور ہر مغلوب ہر جگہ مغلوب ہو جناب رسولخدا
اکثر مقامات مین مغلوب ہوئے اور دست کفار و منافقین سے اذیتین اوٹھائین اور اکثر مقاموں پر بقوت تیغ ذوالفقار
اور بقدرت اعجاز اور بطاقت خرق عادات اشقیا پر غالب آئے ہین مخاطب صاحب کے نزدیک کل مقامات
اور اوقات کا ایک ہی حکم ہے اور جب وہان باثر ۲۳ پسیری ہین یہ کمال لیاقت علمی و رجوع دست تمہاری ہے
قولہ پہلی روایت کشف الغمہ **اقول** اس روایت سے ثابت ہے کہ عمر نے اپنے کفر کا اظہار کیا اپنے کو
پابند اسلام ظاہری نہ سمجھی جو اسلام فقط واسطے شرکت منافع دنیا کے لائے تھے اوسے پسند نہ کیا اور کوئی اوسکا
ہمداستان نہوا لیکن خلیفہ صاحب کا رعب فظاظت و غلاظت مانع انکار بھی ہوا جناب امیر نے اوس کلمہ
کفر کا ایسا جواب دیا کہ سپہ دار خلیفہ ساز دنگ ہوا اور کسی نے اوس سے انکار نہ کیا اور خلیفہ صاحب کو سوائے
بات بنانے کے کوئی چارہ نہوا تو ایسی بات بنائی کہ کسی طرح کا شہرہ اور فساد نہ ہو جب جدال و قتال و فتنہ و فساد
بسبب فقدان انصار آلہ کے رہ نہ گیا تو ایسی مقام پر خاموشی کا امام محل تھا اور وصیت بہ خاموشی محل فتنہ
و فساد مین تھی نہ ہر جگہ پر قولہ دوسری روایت انوار مجلسی نے **اقول** اس روایت سے فرجانا
عمر کا ایک وقت خاص مین کسی وجہ خاص سے ثابت ہوتا ہے بسبب تنہائی کے کہ اوس وقت مین ذریات
شیطان رفاقت شیطان نہ تھی جوش و حواس باختہ ہو گئے اس سے لازم نہین آتا کہ ہر وقت اونکا
یہی حال ہو بلکہ وقت طلب بیعت جو غلاظت و فظاظت ہر شخص کی مشہور ہے کہ ابن ابی الحدید نقل کرکے مولوی حیدر علی صاحب
سنی حدیقہ مین فرماتے ہین کہ یہ کلام و خیانت تھا جو عمر سے سرزد ہوا اور صاحب مقاصد نے بھی کہا ہے کہ
سب سے معتقد غلاظت اس بارہ مین کہ آئی ہین اپنی وقت اور اشتغال اوسکے وقت وصیت بہ صبر تھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

منظور خدا و رسول یہ تہا کہ شیطان تو سایہ حضرت عمر سے بھاگ ہی گیا تہا اب ضرور تہا کہ کوئی خلیفۃ الشیطان بجائے شیطان واسطے امتحان خلائق کے رہے اسلیئے جناب امیرؑ سے وصیت کی کہ جب کو چند شیاطین ملکر خلیفہ رسول اللہ بنائین اوسکو چھوڑ دینا اور اوسکے اذیتون پر صبر کرنا اسلیئے جناب امیرؑ نے بعد اتمام حجت خدا صبر فرمایا اور مضمون فاصبر وما صبرک الا باللہ واللہ مع الصابرین والشیطان مع الجابرین الجائرین پر عمل کیا **قولہ** تفسیری روایت جناب مولوی سید دلدار علی صاحب **اقول** اس روایت سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ ابن خطاب سرنگون فی المیزاب نے اوسکے بارہ مین خلاف حکم صریح جناب ختمی مآب کے ایک حکم دیا کہ مسلمانان ظاہری سبھی کسی نے اوسکو پسند نکیا اور جناب امیر علیہ السلام نے جب اوسکے خلاف کیا تو حزب الشیطان سے کسی نے اوسکا انکار نہ کیا اور چونکہ جناب امیرؑ کو بقرائن یا باخبار رسول اللہ یا بالہام یا بعلم ما کان و ما یکون معلوم تہا کہ طالبان دنیا سے جنکو مقصد اونکی دنیا کو تہی اس بارہ مین کوئی پرخاش نکریگا بس خوف کسی فتنہ و فساد کا نتہا اس لیئے پرنالہ لگا دیا جب عمر نے دیکہا کہ کسی نے میرا ساتہہ نہ دیا تو مجبور ہوکر اپنی قسم توڑ دی اور اپنے بدعت سے عنان عزیمت موڑی اور عمر کے ڈرنیکی وجہ وصیت ظاہر ہے کہ وزارت شیطان کو شیطان نے اپنا معین بنایا **قولہ** تو کیونکر قیاس قبول کرے کہ پیغمبر خدا اسکے اونکو وصیت صبر کی کی ہوگی **اقول** قیاس مختل الاساس حضور کا وہی قیاس اول من قاس ہی ورنہ عقل سلیم ہر صاحب دین و یقین کی حکم کرتی ہی کہ جو شخص قتل تمام دنیا کا بحالت مخالفت دعوی کرکے اور جو خدا و رسول کی بھی ٹہوکر رہی وہ بغیر حکم خدا و رسول کی چند نامردونکی ایذا دہی پر صبر نہین کرسکتا آرے جن مقامات کو جانا کہ وہان فتنہ و فساد نہین ہوگا بس مین حکم بصبر ہی وہان صبر کی کیا ضرورت تہی اسی سبب سے چہوٹی باتون پر صبر نکیا اور بڑی باتون پر کیا اور معلوم تہا کہ غرض خدا و رسول امتحاناً للناس چند ہی مہلت دینی شیاطین الانس کی مثل مہلت دہی شیاطین جن تہی اور قتل و قتال مخالفت اس غرض کی تہا بس جہان دیکہتے تہے کہ خلاف مرضی خدا و رسول ہوگا وہان چشم نمائی فرما دیتی تہی ورنہ صبر فرماتے تہے **قولہ** کاش جناب امیر میزاب کے معاملہ مین سکوت فرماتے **اقول** کاش حضرت عمر ہی میزاب کے معاملہ مین سکوت فرماتے اور ام کلثوم کے نکاح کے حسب روایات شیعہ بجبر و اکراہ خواہان نہوتے تو خدان بچا ہوتا **قولہ** معلوم نہین کہ حضرات شیعہ اس نکاح کو قبول زواقعہ ہیں اب یہ روایت کرتے ہین **اقول** شیعہ تو اس نکاح سے انکار ہی کرتے ہین مگر بفرض روایات سنیہ

جبر واکراہ کہتے ہین کہ معلوم نہین کہ حضرات سُنّیہ اس نکاح جبر واکراہ کو قبل از واقعہ میزاب روایت کرتے ہین یا بعد اگر قبل از میزاب تہا تو سمجہانا عباس کا جو روایات ذخائر العقبیٰ اور روایت سبط ابن جوزی تذکرہ خواص الامۃ مین ہے کہ قال العباس زوّجہ فقد طلبنی منہ کلام بیجا نہ تہا اس لیئی کہ کوئی کلام کسی نا فرجام کا اونکو ابہی نا پہونچا تہا کہ جس سی اونکو خوف فتنہ و فساد عظیم ہوا اور اگر بعد از میزاب تہا جب بھی بیجا نہ تہا اسلیئے کہ معاملہ میزاب مین کوئی خوف فتنہ و فساد مثل انکار اوس جناب کے نکاح سے نتہا تو نالش کرنا بھی بیجا نہ تہا بخلاف نکاح امّ کلثوم کے کہ اونکو سننے سے کلام نا فرجام بعض اللیام کے خوف فتنہ عظیم ہوا اسپر سمجہانا بہت بجا اور درست تہا اور خود ہی مخاطب صاحب فرماتے ہین کہ معاملہ میزاب چھوٹی بات تھی اور نکاح بڑی بات اور ظاہر ہے کہ چھوٹی بات مین چھوٹا فساد ہوگا اور بڑی بات مین بڑا فساد ہوگا پہر حکم چھوٹے اور بڑے کا ایک کیونکر ہوگا مگر یہ کہ فرمایئن کہ ہمارا یہی دستور ہے کہ ہم چھوٹے بڑے کو ایک حکم مین رکھتے ہین لہذا بڑی بڑی امّ کلثوم یعنی بنت جرول خزاعی اور بنت عقبہ بن معیط اور چھوٹی امّ کلثوم یعنے بنت ابی بکر جو عمر کے مرنیکی وقت ساتہ آٹہہ برس کی تہین دونون سی ایک لڑکا اور ایک لڑکی جنوائے ہین شیعہ کہتی ہین بہت ٹھیک بہت بجا بار بار شکر خدا کا کہ حضرت عمر اور امّ کلثوم بنت ابی بکر سے بلا حرج و مرج قریب مرگ کچہ معجزے بزرگ ظاہر ہوئے

انا نسخر منکم کما تسخرون لیکن مسخرون سے کہانتک مسخریہ کیا جاوے

قال المخاطب القمقام هداه الله سُبل السّلام

تیسری تاویل تقیہ اگرچہ جو کچھ سنہ صبر اور وصیت کی تاویل مین بیان کیا اسکا بھی بطلان بخوبی ہو گیا لیکن خاص اس لفظ سے ہم کچھ بحث کرتے ہین بعض علمائی شیعہ نی فرمایا ہی کہ حضرت امیرؑ کو حکم تقیہ کرنے کا تہا اس لیئی وہ معذور و مجبور تھے اور نکاح کر دینے مین وہ بجا آوری فرمان الٰہی کی کرتے تھے اور امتثال امر الٰہی مقتضی اجر ہے چنانچہ اسی مضمون کو باین الفاظ صاحب ترجمہ اثنا عشریہ نے بجواب تحفہ کے ادا کیا قائلین بہ تقیہ میگویند کہ شارع فعلی را کہ بطریق تقیہ واقع شود مقام مامور بہ قرار دادہ پس در بجا آوردن آن امتثال امر الٰہی است و این معنی مقتضی اجر است اور اسی طرح پر سید مرتضی ملقب بہ علم الہدیٰ

اور ابن مطہر حلی نے بھی فرمایا ہی کہ یہ تقیہ اوس سی زیادہ نہین ہی جو کہ درباب امامت کے جناب امیرؑ نے کیا اور صاحب تحفہ
کی یہ عبارت بعینہ ترجمہ مصائب النواصب کے اعتراض چہارم کا ہے غرضکہ ان روایات سے یہ امر ثابت ہے کہ
جناب امیرؑ نے تقیہ کے سبب سے نکاح کرادیا اور چونکہ حضرت امیرؑ مامور بہ تقیہ تھے اسلیئے اس نکاح مین مستحق اجر ہوئے
لیکن تاویل تقیہ کے باطل ہے چند وجوہ سے **وجہ اول** تقیہ خود تہمت حضرات شیعہ کی ہے اہلبیت کرام پر اور
کبھی کسی امام نے نہ تقیہ کیا نہ وہ مامور بہ تقیہ تھے کہ اسکو ہم بحث تقیہ مین ثابت کرینگے انشاء اللہ تعالے **وجہ دوم**
تقیہ کرنیکے دو سبب خیال مین آتے ہین یا خوف جان یا خوف عزت عزت تو اس نکاح کے کردینے سے جاتی ہی
رہی پس اسکا خوف تو باقی ہی نہ رہا جسکے لیئے حاجت تقیہ کے ہوتی رہا خوف جان اوسکے سبب سے جناب امیرؑ
مامور بہ تقیہ نہ تھے کہ اسکو علمای شیعہ نے خود تسلیم کیا ہے جیسا کہ تقلیب المکائد مین علامہ کنتوری لکھتے ہین کہ شیعیان ہرگز
نمیگویند کہ حضرت امیر المومنین بسبب خوف ہلاکت جان خود ترک قتل و قتال ابوبکر کردہ بود بلکہ میگویند کہ حضرت امیر المومنین
ہیچیک از فرائض و واجبات را ترک نکردہ و تقیہ بجہت خوف ہلاکت جان خود نبود بلکہ بجہت خوف ہتک عرض و ناموس
بود **وجہ سوم** اگر ہم تسلیم کرین کہ حضرت علی کو خوف جان کا تہا تو خود حضرات شیعہ اسکو قبول نکرینگے اسلیے کہ اونکے
مذہبی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ کئی دفعہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہما
نے حضرت امیرؑ کے قتل کا ارادہ کیا تہا لیکن وہ بسبب شجاعت حضرت امیرؑ کے پورا نہوا جیسا کہ ملا باقر مجلسی حق الیقین
مین لکھتے ہین کہ جب حضرت علی نے معاملہ فدک مین ابوبکر و عمر کو بہت سخت سست کہا اور اونسے معارضہ کیا تب
ابوبکر نے عمر کو بلایا اور کہا کہ تم نے دیکھا کہ آج علی نے کیا کیا اگر ایک دفعہ اور ایسا ہی وہ کرینگے تو ہماری سب کام
درہم و برہم ہوجاوینگے یہ سُنکر عمر نے کہا کہ میری صلاح یہ ہے کہ علی قتل کر دیئے جاوین اور اس خدمت پر خالد
ابن الولید کو متعین کیا اور صبح کی نماز کا وقت اونکے قتل کا مقرر ہوا چنانچہ جب صبح کے نماز کو حضرت علی مسجد مین
آئے اور براہ تقیہ ابوبکر کے پیچھے نماز کو کھڑے ہوئے اور خالد تلوار باندھکر حضرت علی کے برابر کھڑے ہوئے
جبکہ ابوبکر تشہد کے لیئے بیٹھے تب اونکو ندامت ہوئی اور فتنہ و فساد سے ڈرے اور شدت اور سطوت
و شجاعت حضرت امیرؑ کی اونکو معلوم تہی تب ایسا خوف ابوبکر پر غالب ہوا کہ نماز ختم نکرسکے بار بار تشہد پڑہتے
اور خوف کے مارے سلام نہ پھیرتے آخر خالد سے کہا کہ جو کچھ مین نے تمسے کہا ہے وہ نہ کرنا چنانچہ بعد نماز کے

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت علی نے خالد سے پوچھا کہ تمسے ابوبکر نے کیا کہا تھا اونہون نے کہا کہ تمہارے قتل کو کہا تھا اور اگر وہ مجھے
منع نہ کرتے تو حضور مین تمکو مار ڈالتا کہ حضرت علی نے غصے مین آکر خالد کو پکڑا اور زمین پر دے مارا جب عمر چلانے لگے
اور لوگ جمع ہو گئے تب حضرت امیر نے خالد کو تو چھوڑ دیا اور گریبان عمر کا پکڑا اور کہا کہ اگر وصیت رسول
خدا کی اور تقدیر الٰہی نہوتی تو تم اسوقت دیکھتے کہ کون ضعیف ہے ہم یا تم اور ایک روایت مین یہ ہے کہ
حضرت امیر نے خالد کو ایک انگلی پر اوٹھا لیا اور ایسا دبایا کہ اوسکی جان نکلنے کے قریب ہو گئی اور خالد نے پاخانہ
پھر دیا اور پاؤن مین رعشہ پڑ گیا اور بات زبان سے نہ نکل سکی اور جو کوئی نزدیک جاتا کہ خالد کو چھڑا دے اوسکی طرف
شیر خدا اپنے غضب کے نگاہ سے دیکھتے کہ وہ ڈر کے مارے لوٹ جاتا آخر حضرت عباس آئے اور اونہون نے
قسم دیکر خالد کو چھڑایا فقط اے حضرات شیعہ اس روایت کو دیکھو اور شیر خدا وصی رسول کی شجاعت اور مردانگی
پر خیال کرو اور پھر معاملہ نکاح ام کلثوم پر نظر کرو اور سوچو کہ اگر نکاح بجبر و اکراہ ہوتا اور حضرت امیر کو منظور نہوتا
تو عمر کی یا کسی شخص کی مجال تھی کہ وہ جناب امیر کو ڈرا کر اونکی بیٹی لے لیتا اور حضرت علی قتل کے خوف سے کچھہ
نہ کہتے اگر حضرت امیر کو حضرت عمر نے خوف دیا تھا اور اونکی مارنیکی دھمکی دی تھی تو کیون حضرت علی خاموش ہو گئے
اور کس لیئے عمر کو ایک انگلی پر اوٹھا کر زمین پر نہ دے مارا اور اگر کوئی اونکا حامی ہوا تھا تو کیون اوسکی طرف
غضب کے نگاہ سے نہ دیکھا ہم اگر اس روایت کو ملا باقر مجلسی کے قبول کرین تو کبھی ہمارے ذہن مین یہ بات
نہین آسکتی کہ حضرت علی ام کلثوم کے نکاح مین ایسے خوف زدہ اور مضطر ہو جاوین کہ کچھہ نہ فرماوین اور اپنی
معصومہ بیٹی کا غصب ہونا پسند کرین اگر اس روایت پر بھی خاطر جمع نہو تو ہم دوسری سند شجاعت علی مرتضی
شیر خدا کے بیان کرتے ہین کہ ملا باقر مجلسی حق الیقین مین لکھتے ہین کہ بعد از غصب فدک حضرت امیر المومنین بہ ابوبکر
نامہ نوشت در نہایت شدت و حدت و تہدید و وعید بسیار دران درج نمود چون ابوبکر نامہ را خواند بسیار
ترسید و خواست کہ فدک را و خلافت را بہ او رد کند پس اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی کی ایک
خفگی کے خط سے حضرت ابوبکر صدیق ایسا ڈر گئے کہ فدک اور خلافت چھوڑنے پر مستعد ہوئے تو حضرت علی
کو کون مانع تھا کہ حضرت ام کلثوم کے معاملہ مین بھی حضرت عمر کو ایک نامہ لکھتے اور اپنے شجاعت اور مردانگی یاد دلا
اور جو تہور اور سطوت پہلے حضرت نے ظاہر کی تھی اوسکا ذکر کرکے ڈراتے حالانکہ کبھی کسی روایت شیعہ نکلی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثابت نہین ہوتا کہ حضرت علی نے کوئی خط لکھا ہو یا حضرت عمر کو ڈرایا ہو اگر اور کچھ نہوتا تو حجت تو تمام ہو جاتی لیکن جناب امیر
کے سکوت اور خاموشی کا سبب ایسے نازک معاملہ مین ہماری سمجھ مین نہین آتا اور تقیہ کرنیکی کوئی وجہ ایسی بڑی نظر نہین
ہمکو معلوم نہین ہوتی شاید اس معاملہ مین کوئی سر اسرار امامت سے ہوگا جو ہماری سمجھ مین نہین آسکتا اس لیئے کہ اسرار
امامت کو سوائی ملک مقرب اور پیغمبر مرسل کے اور مومن کامل کے دوسرا سمجھ ہی نہین سکتا ہی جیسا کہ ملا باقر مجلسی حق الیقین
مین لکھتے ہین کہ غرائب احوال وخفایای اسرار ایشانرا خلق نمیدانند وتاب شنیدن انہا ندارد مگر ملک مقرب یا
پیغمبر مرسلے یا مومن کاملے کہ حقتعالے دل اورا امتحان کردہ باشد وبنور ایمان منور گردانیدہ باشد مجھے اس مقام پر
ایک حدیث امام محمد باقر علیہ السلام کی یاد آتی ہے جو کہ کلینی نے بسند معتبر لکھی ہے کہ امام کی دس نشانیان ہین منجملہ ان نشانیون
کے نشانی نہم مین وہ لکھتے ہین کہ جو فضلہ امام سے جدا ہوتا ہے اوس سے مشک کی بو آتی ہے اور زمین کو خدا نے
موکل کر دیا ہے کہ وہ اوس فضلہ کو نگل جاتی ہے فقط پس نہایت تعجب ہے حضرات شیعہ سے کہ باوجودیکہ امام کے
فضلہ کے نسبت تو یہ اعتقاد کرین کہ اوسکو زمین نگل جاتی ہی اور اوس مین بدبو نہین ہوتی بلکہ مشک کی بو اوس سی
آتی ہی اور پھر اوسی امام کے جگر کے پارے اور بدن کے ٹکڑے کے نسبت کہین کہ اوسکو ایک غاصب نے غصب
کر لیا ای حضرات شیعہ ذرا تو سوچو کہ فضلہ امام کا زمین کو کس لیئے سپرد ہوا اور خدا نے کیون اوس مین مشک
کی خوشبو رکھی ہی اسواسطے کہ فضلہ ایک نجس اور ناپاک چیز ہے اگر وہ زمین پر پڑا رہیگا کیڑے پڑینگے بدبو پھیلیگی لوگ
دیکھکر نفرت کرینگے اور چونکہ اوسکو ایک تعلق امام سے ہے گو وہ تعلق نہایت تعلقات بعیدہ سے ہے اس لیئے
خدا نے امام کی فضیلت ظاہر کرنے کے لیئے فضلہ کو زمین کے سپرد کیا کہ وہ نگلجاوے تو کیا حضرت ام کلثوم جو حضرت
سیدۃ النساء کے ایک جزو تھین اور حضرت علی کے جسم کی ایک ٹکڑا تھین خدا کے نزدیک ایسی بے قدر تھین کہ
خدا نے اونکی کچھ بھی حفاظت نکی اور اونکو ایک غاصب کے پنجہ سے نہ بچایا کیا اونکو کچھ بھی نسبت حضرت علی
سے نہ تھی اور کیا اونکو کچھ تعلق سیدہ پاک سے نہ تھا اور کیا اونکی ایسی بے عزتی سے کچھ لوث دامن پاک
پر جناب امیر کے نہ آتا تھا اور کیا اونکے غصب سے کوئی داغ ائمہ اطہار کے شان مین نہ لگتا تھا ای بھائیو
ذرا سوچو اور شرماؤ اور انصاف کو دخل دو کہ سوائی اسکے کہ تم اقرار کرو کہ حضرت عمر صلاحیت زوجیت
کی رکھتے تھے کسیطرح پر یہ الزام رفع ہوسکتا ہی یا نہین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بقول المتمسک بولایة علی ابن ابی طالب علیہ السلام

ہمنے سابق مین بیان کیا کہ تقیہ بصبر تہا اور صبر بتقیہ تھا اور نہ صبر منافی شجاعت ہی نہ تقیہ منافی شجاعت ہان جبن البتہ منافی شجاعت ہی جسطرح حضرات ثلثہ کہ شدائد حرب وضرب پر صبر نہ کرسکتے تھے اور میدان جنگ سے بھاگ کھڑے ہوتے تھے اگر صبر منافی شجاعت ہوتا تو خداوند عالم اپنے پیغمبرون کو حکم بصبر بر ایذای کفار ومنافقین پر نہ فرماتا قال اللہ تعالی فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل یعنی جسطرح کل انبیائی اولے العزم نے صبر کیا تو بھی صبر کر پہر فرماتا ہی واصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیہم ولا تک فی ضیق مما یمکرون یعنے صبر کر اور نہین ہی صبر تیرا مگر ساتھ اللہ کے اور نہ غمگین ہو اوپر اونکے اور نہ دل تنگ ہو اونکی مکاریون سے بلکہ کل مومنین سے فرماتا ہے وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم ولئن صبرتم لہو خیر للصابرین یعنے اگر عوض لو موذیون سے تو بمقدار اوسکے جو تمھے ایذا پائی ہے اور اگر صبر کرو یعنے عوض نہ لو تو بہتر ہے وہی صبر کرنا واسطے صابرین کے پہر فرماتا ہے واللہ مع الصابرین یعنی خدا ساتھ صابرین کے ہے بلکہ حکم صبر صاحبان قوت وقدرت وشجاعت ہی کو کیا جاتا ہے اور جو عاجز اور جبان ہے وہ تو جہک مارکے صبر کریگا اور صبر نہ کریگا تو پہر کیا کریگا باعتقاد کل اہل اسلام جناب رسولخدا اشجع الاولین والآخرین تھے مگر کیسی کیسی ایذاؤن پر کفار اور منافقین کی صبر کیا بلکہ باوجود قدرت صبر کرنا اعلائی مرتبہ کی شجاعت ہی نہج البلاغہ مین جناب امیر بھی فرماتے ہین الصبر شجاعة صبر شجاعت ہے کتاب مستطرف سنیان مین مذکور ہی عن ابی ہریرہ قال قال رضی اللہ عنہ لیس الشدید بالصرعة انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب مثلہ فی المشکوۃ بل ہو متفق علیہ علی ما ذکرہ فی بلوغ المرام یعنے فرمایا جناب امیر نے کہ نہین شدید وقوی وشجاع ہے زمین پر گرادینے والا بلکہ شجاع وہ شخص ہے کہ اپنے نفس پر قادر رہا اور صبر کرے وقت غیظ وغضب اور مثل اسکے مشکوۃ مین بھی ہی بلکہ صاحب بلوغ المرام نے کہا ہے کہ یہ حدیث متفق علیہ ہی بالجملہ کچھ الو مثل حضرت مخاطب کے سمجھتے ہین کہ ہر جگہ مار ڈالنے اور مرجانے کا نام شجاعت ہے خواہ اوسکا محل ہو یا نہو حالانکہ اسکو تہور کہتی ہین کہ صفات مذمومہ سے ہے اور شجاعت جو امر ممدوح ہے وہ یہ ہے کہ جو محل جان دینے اور مارنے اور مرنے کا ہے جسطرح وقت مقابلہ کفار صف شکن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ خدا نے فرمایا ہے کہ مارو اور مرو وہان مثل حضرت ثلثہ کے بھاگ کھڑا ہونا جبن و نامردی ہے اور جسجگہ خدا نے
کسی مصلحت سے جان دینے اور لینے کا حکم نہین دیا ہے بلکہ منع فرمایا ہے وہان کتنا ہی غیظ و غضب ہو
اور جان و مال و آبرو پر بنے اور دشمن کے فی النار کرنے پر بھی قدرت تامہ حاصل ہو مگر ابتغاء لرضاء اللہ
صبر کرنا اور نفس کشی کرنا انتہا مرتبہ کی شجاعت ہے کہ جس سے فوق دنیا مین کوئی شجاعت نہین ہوسکتی
اور باتفاق ہمارے اور مخالفین کے جناب امیر کو عہد ثلثہ مین حکم جہاد نتھا سنیونکے نزدیک تو اسوجہ سے
کہ کوئی حق جناب امیر کا نتھا اور شیعونکے نزدیک حق انھین کا تھا مگر مصالح خداوندی برائے
چندے ابقائے غاصبین ظالمین مثل ابقائے شیاطین کے امتحاناً للناس اصلح تھا یا بسبب فقدان شرائط
جہاد کے کہ اوسی سے قلت اعوان و انصار ہے حکم جہاد نہوا پس مثل جناب رسولخدا ابتدا مین
ایذائے کفار و منافقین پر صبر کیا اب کوئی بیحیا اس صبر کو بیحیائی کہے اور کوئی رذیل رذالت کہے
اور کوئی ذلیل منافی شجاعت کہے تو یہ سب کہنا دلیل اوسکی حماقت اور بیدینی کی ہے اب اسی پر
قیاس امر تقیہ کو بھی کرنا چاہیے کہ تقیہ بھی وقت تقیہ ایک امر مامور من اللہ ہے پس اوسکی بجا آوری
مین مردان خدا پر جو گذر جاے وہ گذر جاے اوسپر صابر اور متحمل ہونا عین شجاعت ہوگی نہ منافی شجاعت
ورنہ جناب رسولخدا کا کبھی غار تیرہ و تار مین کبھی خانہ زید ارقم مین چھپنا اور بناے خانہ کعبہ کو لطوا صلی
بخوف ارتداد قوم عائشہ ترک کرنا اور خندق گرد مدینہ کھودنا اور مکہ معظمہ چھوڑ کر مدینہ کو ہجرت کرنا اور
یار غار کو اپنی جوتیان ابن ربیعہ کی کھانے دینا سب منافی شجاعت سمجھنا چاہیے حالانکہ باعتقاد
کل اہل اسلام وہ حضرت اشجع الاولین و الآخرین تھے پس جسطرح طاعن اونحضرت پر ملحد و زندیق ہے اوسطرح
طاعن جناب امیر پر ملحد و زندیق ہے اور اثبات تقیہ نظر بمصالح تقیہ مقامات متعددہ مین اس کتاب کے
مذکور ہوچکا ہے اور نظر بمصالح وقت کسی وقت مین سکوت کرنا اور خاموش ہو جانا کسیطرح منافی قوت
و قدرت نہین ہوسکتا ورنہ خداوند تعالی کا چارچار سو برس مدعیان الوہیت سے سکوت کرنا مثبت عجز
قادر علی الاطلاق ہوجاتا۔ حالانکہ واللہ اشد باساً و اشد تنکیلا خود خدا فرماتا ہے اور بیٹی کو ایک
بادشاہ وقت سے کہ وہ منافق بظاہر مسلم ہو نظر بمصلحت وقت بخوشی خاطر بیاہ دینے مین کوئی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہتک حرمت و آبرو نہین ہے پس مدعی ہتک حرمت محض جھوٹا اور دغاباز اور مکار ہے واللہ مومن کیا اونکا دین و نعمت
علی الکاذبین ہین **قولہ** وسکا بھی ابطال بخوبی ہوگیا **اقول** اوسکے ابطال کا ابطال بھی بحمد اللہ بخوبی ہوگیا اور جو ادعا
لکھا ہے وہ سب جھوٹ ہوگیا اور آگے کیا چلتے ہو اپنے پیچھے کی تو خبر لو **قولہ** غرض کہ ان روایات سے یہ امر ثابت ہوا
اقول ان روایات سے شاید یہ معلوم نہوا کہ کون روایات مراد ہین آیا وہ روایات مراد ہین کہ علماء
شیعہ اوسکی تصحیح نہین کرتے بلکہ اوسکے ضعیف اور مجہول اور نامعتبر ہونیکی تصریح کرتے ہین یا وہ روایات مراد
ہین کہ علماء سنیہ اوسکی تصحیح کرتے ہین اور شیعہ اوسکو فرض و تسلیم کرکے جوابات دندان شکن دیتے ہین پس اگر حقیقت مین
وہ روایات جھوٹی ہین جیسا کہ اعتقاد شیعوں کا ہے اور کیونکر جھوٹے ہون حالانکہ مضامین قبیحہ مستہجنہ مثل لمس
کنار و کشف الساق و البرہنہ پر مشتمل ہین تو پہلے اونکے راویان رجالین و شیاطین کو برا کہو جیسا کہ تمہارے علماء
رجال نے لکھا ہے پھر بار دیگر اپنے علماء مصححین کے نام پر ہزار ہزار جوتیان مارو کہ ایسے اخبار واہیہ کی تصحیح کیون
کرتے ہین کہ شیعہ اوسی کو فرض کرکے اولٹے سنیہ ہی کو جوتیان مارتے ہین **قولہ** وجہ اول تقیہ خود تہمت حضرات
شیعہ کی ہے **اقول** یہ تو جب ہو کہ ہم آیات قرآنی اور احادیث صحاح سنیہ سے اوسکا ثابت نکرین اسی
کتاب کے مقامات متعددہ مین ہم اسکو عقلاً و نقلاً و بآیات و باحادیث و تفاسیر اہلسنت ثابت کرچکے ہین
فمن لا تقیۃ لہ لا دین لہ والتقیۃ دینی و دین آبائی وصح ذلک عن ائمتنا الکرام علیہم السلام رغماً لآناف اللئام
قولہ ہم بحث تقیہ مین ثابت کرینگے **اقول** یہ حیلہ حوالے اپنے بھائیون کی طرح قصائیون نے سیکھے
ہے آدمی را چشم حال بنگرد نہ از خیال پری و دیو بگذرد ابھی تو آپ جھوٹے ہین آیندہ بھی انشاءاللہ
جھوٹے ہی رہینگے جب کتب بطن کشف سے مقام تقیہ پر غور کریگا تو دیکھا جائیگا انشاءاللہ اوسکی بھی اوہ
مسدود کرنے والے ہزارون ہوجائینگے خاطر جمع رکھیے دیکھتے جائیے گا کبھی کورے نہ رہیگا **قولہ** وجہ دوم
تقیہ کرنیکی دو سبب خیال مین آتے ہین یا خوف جان یا خوف عزت **اقول** حضور کا خیال تو شیخ
چلی کا خیال ہے ہم پوچھتے ہین کہ وجہ انحصار دو مین کیا ہے کیا احتمالین دائر بین النفی والاثبات ہین
کہ احتمال ثالث محال ہو جناب رسول خدا کا ترک ہدم بیت بہ نیت بنائے ابراہیمی بخوف ارتداد قوم عائشہ
بخوف جان تھا یا بخوف مال تھا یا بخوف آبرو تھا اصل یہ ہے کہ تقیہ کسی خوف سے نہین جز خوف خدا کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنی جس مقام پر جان یا مال یا آبرو دینے کو خدا نے نہیں کہا ہے یا جس جگہ فتنہ و فساد جدال و قتال کو خدا نے
منع فرمایا ہے وہاں جان و مال و آبرو دینا یا فتنہ و فساد ممنوع قائم کرنا خلاف طاعت خدا ہے اور
دوستان خدا کو البتہ معصیت خدا سے ڈرنا لازم ہے اور اسیطرح جسجگہ پر خدا نے جان مال و آبرو پر
کھیل جانے کو اور فتنہ و فساد جدال و قتال کفار کے ساتھ عمل میں لانے کو کہا ہے جیسے مقام جہاد میں
وہاں جان و مال و آبرو بچانا اور فتنہ و فساد سے ڈر کر بھاگ کھڑے ہونا جیسے حضرات ثلثہ کو اتفاق ہوا یہ بھی
عین معصیت خدا ہے پس جو شخص کہ معترض جناب امیر پر ہے پہلے وہ حکم خدا و رسول نسبت جناب امیر علیہ السلام کے
بدلیل عقل و نقل ثابت کرے پھر اوسکی مخالفت جناب امیر سے ثابت کرے تب قصد اعتراض کرے اور بغیر اسکے
زق زق و بق بق کرنا محض جھک مارنا ہے **قولہ** عزت تو اس نکاح کے کر دینے سے جاتی ہی رہی تھی **اقول**
ہمارے سمجھ میں نہیں آتا کہ اس نکاح سے مراد کون نکاح ہے کہ جس سے عزت گئی آیا وہی نکاح بجبر و اکراہ کہ عباس کے
سمجھانے سے ہوا اور اوسکے روایات کاذبہ کے علماے شیعہ نے تصدیق کی اور تصحیح کی تو اوس سے عزت
جانیکی کیا وجہ اسلیے کہ دنیا میں بھی بیٹیاں خواہ بخوشی خاطر خواہ بناخوشی خاطر بمصلحت وقت کسیکے سمجھانے سے
بیاہ دیجاتی ہیں اور کسی کی عزت نہیں جاتی خصوصاً جبکہ بیٹی ایک بادشاہ وقت سے بیاہ دیجاوے کہ اہل دنیا
اوسکو سرمایہ عزت و افتخار سمجھتے ہیں ہر چند وہ بادشاہ الکفر الکفرہ اور افجر الفجرہ ہو کہ عزت سلطنت دنیا اور
چیز ہے اور کفر و نفاق جو سبب آخرت ہے اور چیز ہے تو اس نکاح میں جناب امیر کی عزت کیون گئی یا مراد وہ
نکاح بجبر و اکراہ ہے جسکے روایات چند شیاطین اور دجالین نے باضمیمہ ہذیانات میں واہی مثل ضم الصمد بروکشف
الستار والمیز ... سے ہتک حرمت جناب امیر کے بنائے اور تمہارے علمانے اوسکی بھی تصحیح کی تو مصححین سے
اون احادیث کے پوچھو کہ تمنے ایسے روایات کہ جس سے فسق و تجویز خلیفہ دوم اور ہتک حرمت خلیفہ
چہارم لازم آتی ہے کیون کی اور کسی شیعہ نے تو ان روایات واہیہ کو ولو فرضاً بھی قبول نہیں کیا
تصدیق و تصحیح کے کیا معنی بلکہ حضرات اہلسنت کو اپنا گناہ دوسرے کے سر تھونپنا مصداق من یکسب
خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بہتانا و اثما مبینا ہوتا ہے سبحان اللہ تم خود روایات ہتک حرمت
کی تصحیح کرو اور شیعون کو الزام دو کہ عزت تو جاتی رہی تھی تو اصل نکاح ہی افترا ہے نہیں سمجھا اور کسی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روایت کی تصحیح نکی پھر اوٹہا الزام کیسا دیکھو ان بیانون پر کہین زمین تمہارے نیچے کی اور آسمان تمہارے
اوپر سکا نہ پھٹ جاے **قولہ** رہا خوف جان **اقول** جو لوگ ہمیشہ دعا مانگتے تھے کہ اللھم قتلاً فی سبیلک
توفیق لنا اونکو خوف جان کیسا ہان خوف جان اونکو تھا جو لڑائیوں سے لوگ دم بھاگتے تھے البتہ دوستان خدا
کو خوف خدا تھا کہ ایسا نہو کہ جان و مال و آبرو ایسی جگہ پر تلف ہو کہ جہان حکم خدا اوسکے تلف کرنیکا نہو اور فرمانا
صاحب تقلیب کا بھی اسوجہ سے درست ہے کہ شجاعو نکو بسبب اونکے خوف جان خود نہین ہوسکتا لیکن
بجہت اسکے کہ پیغمبر ونکو فی النار کردینیکا مصالح خداوندی حکم نتھا اسلیئے مال و آبرو کا ضرر اونسے ہوسکتا تھا
اسلیے کہ دفع ضرر بغیر فی النار کیے ممکن نتھا اور حکم خدا فی النار کرنیکا مثل شیاطین جن کے نتھا تو بجز سکوت
و چپ رہنے کے کیا چارہ تھا **قولہ** وجہ سوم اگر ہم تسلیم کرین کہ حضرت علی کو خوف جان کا نتھا **اقول** ہم
مکرر کہہ چکے کہ مردونکو پیغمبر ونسے خوف جان کیا ہوگا خصوصاً اونکو جو راہ خدا مین فرماتے سعادت اپنی
جانتے تھے مگر جس مقام پر حکم جان دینے کا اور جدال و قتال کا بسبب فقدان شرائط جہاد کے نہو تو ایسے
وقت مین لڑنا اور جان دینا معصیت خدا تھا اور دوستان خدا اوس سے ہر دم خائف و لرزان تھے
پس بجز صبر و سکوت کیا چارہ تھا اور ہرگز یہ صبر و سکوت منافی شجاعت نہین بلکہ عین شجاعت ہے طرفہ یہ ہے
کہ شجاعت جناب امیر کو ہمارے احادیث سے ثابت کرتے ہین اور حضرت حال شجاعت دشمنو نسے
پوچھتے ہو کہے کیا کہتے ہو اور اپنی خوش خیالی پر کچھ شرمندہ ہو کہ صبر کو منافی شجاعت کہتے ہو تو لازم آتا ہے کہ
جناب رسول خدا بھی کہ جو صابر ایذاے منافقین پر تھے معاذ اللہ شجاع نہون حالانکہ باتفاق امت وہ حضرت
اشجع اولین و آخرین تھے **قولہ** ملا محمد باقر حق الیقین مین لکھتے ہین **اقول** بہت سچ لکھتے ہین مگر تقریر
تمہاری غلط کچھ الفاظ زائد لغو تمکو شرم بھی نہ آئی کہ کتاب کثیر الوجود ہے جو کوئی اصل عبارت کو ترجمہ
[illegible] خالد کو درمیان دو انگلیون کے دبانیکو خالد کو ایک انگلی پر اوٹھا لینا کہنا ہی
اگر چہ جو شخص دو انگلیون سے در خیبر اوٹھالے اوس کو خالد کو ایک انگلی پر اوٹھا لینا کیا بات ہے مگر بابکا
اپنی طرف سے [illegible] ہے بہر کیف یہ روایت معاضد ہے نقل مخالف و لو اچھا لا جیسا کہ خود اوسی
کتاب مین ہے کہ کسی سائل نے شاگرد امام ابو حنیفہ سے پوچھا کہ امام صاحب کے نزدیک تحدیث واحد اشد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بجاے سلام جایز ہے اوسنے کہا کہ ہان جایز ہے حضرت ابوبکر نے خالد سے قبل از سلام کلام کیا تھا جب ابائل نے
پوچھا کہ کیا کلام کیا تھا تو کچھ جواب نہ دیا جب اوسنے اصرار کیا تو کہا کہ سکالہ۔ ورافضی معلوم ہوتا ہے الغرض
ابتدا سے روایات مین جناب امیر کا بیعت نا کرنا امبیین خلافت وفدک پر تمام کرنا اور اونکو لاجواب کرنا اور جہنم اور
قہر خدا سے ڈرانا ہے اور آخر روایت مین باغواے شیطان بعوض امیدوار درش بئس القرین آل یہ ہوا کہ فاصبین فکر قتل امیر المومنین
مین رہے گو تدبیر اونکی مطابق تقدیر نہوئی اور بعد اسکے حاصل تقریر یہ تو ہر مخاطب پہ ہے کہ جب عمر نے جبر واکراہ نکاح پر
کیا تھا تو جناب امیر نے غیر کیون ڈرا دیا جواب اسکا یہ ہے کہ جب جناب امیر نے منصب خلافت پیا اور غصب فدک پر ڈرایا اگر ... تو
تم جز اینکہ قتل جناب امیر پر مستعد ہوئے کیا ہوا خلافت کو پھیر تو نہ دیا فدک سے دست بردار تو ہوئے پھر اس
مین بھی اگر ڈرلیتے تو اوسکا ثمرہ بھی یہی ہوتا کہ اہل قساوت اپنی شقاوت سے کبھی باز نہ آتے اور قصد قتل کرتے
بلکہ بغیر ڈرلیے بھی کیا تو ڈرانا کیا فائدہ دیتا بلکہ خدا نے بمقتضاے انذرتکم نارا تلظی ڈرایا اور رسول نے
بمقتضاے انی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید ڈرایا اور اشقیاے امت کو اس ڈرانے سے کچھ فائدہ نہوا
جز اینکہ حجت خدا تمام ہوگئی اوسی طرح جناب امیر نے بھی بہت ڈرایا مگر جز اتمام حجت کوئی فائدہ نہوا اور اگر کوئی
کہے کہ پھر قتل ہی کیون نکر ڈالا کہ جھگڑا قصہ تمام ہوتا تو ہم کہینگے کہ خدا ورسول ڈرا رہے تھے اشقیا کے افنا پہ
پھر جب اونھین سے یہ قصہ جھگڑا نہ تمام کیا تو جناب امیر علیہ السلام کون تمام کرنے والے تھے بالجملہ نظر بمصالح
وحکم جسطرح دنیا مین اشقیا کو مہلت دینا ضرور تھا اوسیطرح نظر باتمام حجت ڈرانا بھی ضرور تھا اگرچہ اونکے لئے
اونکا طغیان اور اونکی سرکشی بڑھتی گئی جیسا کہ فرمایا ونخوفهم فما یزیدهم الا طغیانا کبیرا یعنی ہم اشقیا کو ڈراتے ہین
مگر اس ڈرانے سے جز اینکہ اونکی سرکشی بڑھے اور کچھ نہین ہوتا ہے بس اسیطرح جناب امیر کے ڈرانے سے اونکی
سرکشی بڑھی اور فکر تدبیر قتل مین ہوئے گو تقدیر نے مساعدت تدبیر نکی ظاہر معنی آیہ وافی ہدایہ مذکورہ تو
یہی ہین جو ہمنے بیان کیے مگر بعض عرفا نے فرمایا ہے کہ ایک باطنی معنی اسکے اور بھی ہین اور کلام خدا مین ایک
ظاہر ہے اور ایک باطن ہے اور ہر باطن کے لیے بھی باطن ہے یہانتک کہ بعض احادیث مین سبع بطون ارشاد ہے
بس سمجھو ایک باطن یہ ہے کہ خداوند تعالے فرماتا ہے کہ شجرہ ملعونہ فی القرآن یعنی بنی امیہ کو ہم ڈراتے
ہین پس نہین ہے زیادہ بنی امیہ کا مگر طغیان کبیر یعنی از سرتا پا طغیان ہے جیسے یزید [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوتے ہین اور ظاہر ہے کہ یزید و معاویہ و عثمان بلکہ ابوبکر سب بنائے ہوئے عمر کے ہین پس اونکا مراتب
عالیہ و مناقب غالیہ نفاق و شقاق مین کہین یزید سے بڑھکر ہے کہ یہ اول ہین اور وہ آخر ہے
اور یہ موسس اساس الظلم ہین اور وہ متمم اوسکا ہے پس فضیلت حضرت عمر ہی کو ہے ع وہو سبق
فاین تفضیلا ٭ والفضل للمتقدم کیا لطیف اشارہ کیا ہے بعض عرفا نے اسکی طرف فلله دره
حیث قال ع یزید سے از اصل کا میگویم ٭ گر ترا ازین خبر باشد ٭ این تنزل کند یزید شود
وان ترقی کند عمر باشد ٭ **قوله** اگر نکاح بجبر و اکراہ ہوتا اور حضرت امیر کو منظور نہوتا **اقول**
روایت مطلق نکاح کو غلط کہا جن بدبختون نے نکاح بجبر و اکراہ کو کہا ہے اور اسکے روایات کی تصحیح کی ہے
اونہین سے یہ کہو کہ اسے سمجھا و تم یہ کیا بکتے ہو بلکہ بخاری و مسلم جو غصب خلافت او بیعت نکرنے جناب امیر کے
اسے سنتہ شہر اور غصب فدک کے اور منع قرطاس وغیر ذلک کی تصحیح کرتے ہین اونسے بھی کہو کہ تم کیا
بکتے ہو حضرت عمر نے منع قرطاس کیا اور غصب فدک کیا تب جناب امیر نے عمر کو ایک ونگلی پر کیون نہ اوٹھا لیا جب
لوہے کے در خیبر مین اونگلی درائی تو ظاہر ہے کہ حضرت عمر کا جسم لوہے سے سخت تر تھا ورنہ وقت خدمت جب
زلیخے سا غلام اونکے بدن کو دباتا تھا تو کیونکر دباتا تھا **قوله** دوسری سند شجاعت الی قوله حق الیقین مین لکھا ہے
اقول حضرت مخاطب بڑے صاحب غیرت و حیا ہین کہ آخر روایت کے لکھنے مین شرمائے اور اوسکو چھوڑ دیا
اسے جزاک الله ہم حضور سے پوچھتے ہین کہ مال اس تہدید و تخویف کا کہ حضرت نے ارادہ کیا تھا کیا ہوا خلافت
ابوبکر نے چھوڑ دی کہ فدک کو چھوڑ دیا ابوبکر کا ڈرنا کس کام آیا جب عمر مصداق نخوفهم فما یزیدهم الا طغیانا کبیرا کے
تھے جب ابوبکر ڈرے تو عمر اونکے شیطان ہوئے جب عمر ڈرے تو اور بہت سے اخوان الشیاطین اونکی تشجیع پر مستعد
ہوئے **قوله** ہماری سمجھ مین نہین آتا **اقول** یہ کیا ضرور ہے کہ تم ہماری بات کو سمجھ لین اگر تم مین کچھ بھی سمجھ ہوتی
تو شیعہ سے اشعری اور اشعری سے نیچری کیون ہوتے **قوله** مجھے اہتمام پر ایک حدیث امام محمد باقر کی یاد آئی —
اقول مجھے بھی ایک حدیث سنیون کی اس اہتمام پر یاد آگئی کہ بعض صحابہ خاص مثل حضرت عمر و ابوبکر کے ایک دن
فضلہ جناب رسول خدا کھا گئے تھے اور فرماتے تھے کہ اوسمین بو مشک و عنبر کی تھی حتی کہ زمین کو حکم خدا تھا کہ اوٹھا
کر فضلہ جناب رسالت مآب کو بلع کر جایا کرے پس جب پیغمبر کے فضلہ کی خدا کے نزدیک یہ قدر و منزلت ہوئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کہ مسلمین سے چھپایا گیا بنظر اسکے کہ یہین ایسا نہو اسکو کہا کے اپنا فضلہ بنا کے نجس کر دین تو اونکی پارہ ہائے
جگر یعنے بیٹیان اونکی تحت تصرف منافقین و کفار ہوگی وہ اسکو عقل عقلا کیونکر قبول کرے اسی سے ثابت
ہوا کہ کل روایات نکاح ام کلثوم صحیح نہین اور انکار فرقہ شیعہ اس نکاح سے بہت صحیح ہے اور اقرار محض

ذو ہے ازالۃ اللجام واللہ ہو العاصم من کل طارق وغاشم

قال المخاطب القمقام ہداہ اللہ سبل السلام

چوتھا قول جب کہ حضرت شیعہ نے دیکھا کہ تاویل صبر کی درست ہوتی ہے نہ وصیت اور تقیہ کی توجیہ سے کچھ مطلب
حاصل ہوتا ہے اسلیے بعضون نے ان سبکو چھوڑ کر اور ہی دعوی کیا اور صحبت اور ہم بستری سے انکار کیا چنانچہ صاحب
سیف صارم فرماتے ہین کہ البتہ در حقیقت قربت معصومہ طاہرہ یعنی وقوع اتصال و مواصلت جو کہ ظاہرین علیت
مناکحت ہی بموجب قرار شیخ فانی اور بسبب صغیرہ ہونے معصومہ کے ممتنع الوجہ یقینی تھا اور باعتبار ظاہر کے
بھی اور باعتبار باطن کے از روے علم باطنی کے بھی حضرت مولی پر ہویدا تھا اور پھر بعد چند اوراق کے موقت
مذکور لکھتے ہین کہ مواعظ حسنہ جناب غفران مآب علیہ الرحمہ مین جو اہل ایمان تصریح دیکھا چاہین تو
وہان رجوع کر سکتے ہین صاف واضح ہوگا کہ وصلت و قربت ان دونو کی ہرگز نہین وقوع مین آئی بلکہ علیہ القصہ
اہلبیت طاہرہ روایات صحیحہ مخبر ہین اس بات کی کہ ظاہر مین یہ پیچ و صعوبت بیشک مولاے مومنین نے
اپنے سر لیا لیکن حقیقت مین قربت و مواصلت با معصومہ ہرگز وقوع مین نہین آئی بلکہ از راہ اعجاز یہ حمایت کریم
کارساز ایک جنیہ مسماۃ بشکل جناب معصومہ حوالہ کی گئین اور جناب معصومہ تا حیات شیخ فانی نظر سے لوگون کے غائب
کی گئین و زید التصریح فی المبسوطات انتہی بلفظہ جو کہ مولف سیف صارم نے بعد اس عبارت کے بڑی بڑی
کتابون پر حوالہ دیا ہے اس سے مشتاقین کو اشتیاق اونکے دیکھنے کا بھی پیدا ہوگا تاکہ معلوم ہووے کہ اونکے
بڑون نے کیا نکات و اسرار لکھے ہین اس لیے مین اونکے علماء اعلام کے قول کو بھی نقل کرتا ہون اور معین
کے لیے حالت منتظرہ باقی نہین رکھتا ہون واضح ہو کہ قطب الاقطاب اونہی مولف خرایج جرایح نے
دعوی کیا ہے اور جناب مولوی دلدار علی صاحب قبلہ نے مواعظ حسنیہ مین اوسکو ان لفظون سے بیان
فرمایا ہے گفت عرض نمودم بخدمت حضرت صادق علیہ السلام کہ مخالفین بر ما حجت می آرند و میگویند کہ چرا

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی دختر خود را بخلیفہ ثانی داد پس حضرت صلوات اللہ علیہ کہ تکیہ کردہ نشستہ بودند درست نشستہ فرمودند
کہ آیا چنین حرفہا میگویند بدرستیکہ قومیکہ چنین زعم میکنند لا یہتدون سواء السبیل سبحان اللہ حضرت امیر را
این قدر قدرت نبود کہ حائل شود میان خلیفہ و دختر خود دروغ میگویند کہ امر چنین نبود بدرستیکہ چون خلیفہ
ثانی پیغام عقد را بحضرت امیر داد حضرت انکار نمودند پس خلیفہ ثانی بعباس گفت کہ اگر دختر علی را بمن عقد نمیکنی
سقایت و زمزم از دست تو بگیرم پس عباس بخدمت حضرت امیر آمدہ حقیقت حال را گفت حضرت انکار
نمودند چون عباس باز الحاح نمود حضرت امیر باعجاز خود جنیہ را از اہل نجران طلبیدند و او یہودیہ بود پس او
بموجب امر بصورت ام کلثوم متشکل گردید و حضرت امیر ام کلثوم را باعجاز خود از نظرہا مستور گردانیدند پس
تا مدت دراز جنیہ پیش او ماند تا آنکہ یک روز بعضے از قرائن دریافت نمود کہ زن او ام کلثوم نیست بلکہ
از بنی آدم ہم نیست گفت ندیدہ ام ساحر تر از بنی ہاشم کسے را و چون خواست کہ این امر را اظہار نماید خود
کشتہ شد پس جنیہ بخانہ خود رفت و ام کلثوم ظاہر گردید انتہی اسے حضرات شیعہ اپنے قطب الاقطاب اور اپنے
قبلہ و کعبہ کے علم و عقل و فہم کی داد دو اور شکر اوسکے احسان کا ادا کرو کہ ایک نکتہ مین سب مشکلین حل
کر دین اور سنیون اور ناصبیون کے اعتراض کو ایک لطیفہ مین دور کر دیا اور معصومہ کی عصمت و عفت
بچانے کے لیے اوسکی مقارنت سے ساتھ حضرت عمر کے انکار کیا اور حضرت امیر کی قدرت اور معجزہ دکھانے کے
واسطے ایک جنیہ کا بشکل ام کلثوم متشکل کر دینا دعوی کیا حقیقت مین اس تقریر سے تمام اعتراض ناصبیون کے
باطل ہو گئے اب نہ کوئی معصومہ کی عصمت پر حرف رکھ سکتا ہے نہ اہلبیت کے نہ کوئی حضرت امیر کو عاجز
کہہ سکتا ہے نہ کوئی خلیفہ دوم کی فضیلت بیان کر سکتا ہے نہ اہلبیت کے ننگ و ناموس پر کوئی انگشت
اوٹھا سکتا ہے لیکن اس جواب مین یہ امر لائق عرض کرنیکے ہے کہ اگر جنیہ بشکل ام کلثوم کے بنا کر خلیفہ دوم
کے پاس بھیجدی گئی تو اولاد بھی اوس سے پیدا ہوئی تھی یا کہ وہ ام کلثوم سے ہے و زید بن خطاب جو بالغ ہو کر
ماں اوسکی وہی جنیہ تھی یا ام کلثوم

بقول المتمسک لائق علی ابن ابیطالب علیہ السلام

یہ جواب بھی بفرض و تسلیم روایات نکاح جبر و اکراہ شیعیان ہے نہ بقول صغیر السن ہونے ام کلثوم اور تزویج ثانی ہونے جا بجا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وکرہ مذموم کا ہے اور علمائے معتبرین اہلسنت نے اون روایات کی تصحیح کی ہے اور ہمنے ابتدائے بحث مین اون روایتوں کا
ذکر کیا ہے اوسمین سن چار پانچ برس کا ہے اور تین سن کے بعد حضرت عمر نے سفر آخرت اوسدھارے پس وہ لڑکی عمر کے مرنیکے وقت
سات آٹھ برس کی ہوئی پس ایسے صغیرۃ السن سے ہمبستری عقل مین حیث العادۃ محال جانتی ہے چہ جائے اینکہ ایک لڑکا اور ایک
لڑکی بھی پیدا ہو مگر یہ کہ فرمایئے کہ یہ خرق عادات بکرامات حضرت عمر جائز ہین تو معتقدین حضرت عمر تو آمنا وصدقنا کہینگے مگر شیعہ
جو امنا باللہ وکفرنا بالجبت والطاغوت کہتے ہین کب ماننیگے باقی رہا جواب اثبات جنیہ کا پس ابتداً اوسکا بالصراحۃ دلالت
کرتا ہے کہ حقیقۃً نکاح ام کلثوم سے نہین ہوا اور مدعیان نکاح بالکل دروغ گو ہین خواہ بنت حقیقی علی ہو خواہ بنت مجازی
پس اولاً مطلق نکاح سے انکار ہے اور ثانیاً بفرض وتسلیم روایات نکاح کے کہا اگر روایت نکاح صحیح ہو اور یہ نکاح سمجھا جائے
عباس کے بروایات اہلسنت ہوا ہو تو ظاہر مین ہوا ہوگا نہ حقیقت مین اسلیے کہ جناب امیر قادر تھے اس بات پر کہ درمیان اپنی بیٹی
حقیقی یا مجازی کی اور درمیان عمر کے حائل ہون بنا براسکے ہم کہتے ہین کہ جناب امیر نے فلان جنیہ یہودیہ کو بلوا کر کہ وہ
متشکل بشکل انسان ہوئی تھی عمر سے نکاح کر دیا پھر حقیقۃً ام کلثوم کے ساتھ نکاح ہونیکا ثبوت نہین ہو سکتا ہے اور کلام کا بر تقدیر
فرض وتسلیم بحذف شرط واداۃ شرط ہونا اور محتمل الوقوع کو بلفظ وقوع بیان ہونا اور منکر کو مقر اور مقر کو منکر قرار دینا کلام فصحا
وبلغا مین شایع وذایع ہے وقد مر مثلہ من علماء اہل السنۃ فی تاویل حدیث الکاذب والغادر والخائن والآثم کما فی شرح صحیح المسلم
فتذکر اور جائز ہے کہ مقصود کلام امام کو راوی نے سمجھا ہو اور جو خود سمجھا ہو وہی کو بیان کیا ہو باقی رہا استبعاد جنیہ کا متشکل بشکل
انسان ہونا پس کافی ہے واسطے دفع استبعاد کے حدیث صحیح بخاری کی کہ جسمین بندریا کا زنا اور رجم ہے پس جب علمائے
اہلسنت نے اوسکی توجیہ مین جنات کو بشکل بندر وبندریا متشکل ہونا جائز تحریر کیا ہے تو ہم اگر بشکل انسان متشکل ہونا
جائز کرین تو کیا جائے استبعاد ہے اور جب حضرت عمر سے یہ خرق عادت جائز ہو کہ سات برس کی لڑکی سے ایک لڑکا اور
ایک لڑکی جنوائین تو جناب امیر کے اعجاز سے اگر جنیہ متشکل بشکل انسان ہوئی تو کیا بعید ہے اور سابق مین ہمنے بیان کیا ہے کہ بتصریح
صریح معتبرین علمائے اہلسنت زید بن عمر بیٹا ام کلثوم بنت جرول خزاعی کا تھا کہ جس ماں بیٹے پر امام حسینؑ نے نماز پڑھی
اور عہد معاویہ مین مرے نہ بیٹا اوس ام کلثوم کا جو چار پانچ برس کی لڑکی تھی اور نہ بیٹا ام کلثوم بنت فاطمہؑ کا کہ بعد امام
حسین علیہ السلام مقیدہ ہو کر شام کو گئین اور نہ بیٹا اوس جنیہ کا تعجب ہے مخاطب بالامقام سے کہ شروع بحث مین دعوی
کیا تھا کہ ہم نکاح عمر با بنت فاطمہؑ ثابت کرتے ہین اگر کتب شیعہ سے نہ ثابت ہو سکا تھا تو کہین کتب اہل سنت ہی سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

پہنچا اور اعدا ثابت کرتا اور یہی عقد نکاح بخوشی خاطر ہوا تھا کاش کتب شیعہ سے اسکو ثابت کر سکتا تھا تو کتب اہلسنت ہی سے کوئی روایت ایسی لکھتا کہ جسکی اونکے علمانے تصحیح کی ہوتی آپ بیچارے روایات جبر و اکراہ کی تصحیح کر چکے جیسا کہ حصہ ششم میں اون روایات کو لکھا تو کہینگے کہ ممکن ہے کہ روایات خوشی خاطر کی بھی تصحیح کریں مگر یہ کہ فرماویں کہ ہم اشعریہ لاشعوریہ کے نزدیک عقل کچھ فضل نہیں ہے ہم ترجیح الصدیقین و تفضیلین سب جائز جانتے ہیں تب ہم کہینگے بہت اچھا ہم ہارے آپ ہی جیتے لکم دینکم ولی دین مخاطب الاخطاب کو اشعریہ کے لاشعوریت اور ہمکو امامیہ کی مجبوریت مبارک ہو اور آخر سطر کتاب میں زید بن خطاب فرمایا زید بن خطاب تو عمر خطاب کے برادر بزرگ برابر بڑا تھا اوسکا بیان کیا اور اوسکی ان تو نسبت صحابہ کہ جسکے بعض نساب حضرت خطاب کی بیٹی بتاتے ہیں وہ تو کہتے ہیں خدا کرے کہ جو لاتا ہے تیر کی طرح جو چھوٹ جاتا ہے تو غلطی کیا ہے بجاے عمر کے خطاب ہو گیا یہ مخاطب کتاب مخاطب الاخطاب ہے مخاطب کے ایسے کلام و بدر کتاب نے اس کتاب میں جبری طرح متعدد جگہ دکھائیں اور ہم بھی سمجھ سکتے ہیں کہ کج فہمی و خیانت ظاہر کردی و لڑکی جو بیان دکھائیں سے ہم صاحبان انصاف سے طالب انصاف ہیں کہ اگر یہ بلاغت لسانی و تیز زبانی کریں تو بادی الظلم کو بھی مخاطب فرماویں اور جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا کو بھول جائیں اور کہ ہدایت بدیشی و تہذیب سے احتراز کرنے کی سے مناسب نہیں ہے کہ گفتگو بہ وجہ رنجش کے ہو اگر شاید کبھی ایسا اتفاق ہو کہ مخاطب الاخطاب کی خدمت میں شہرت پا بگاه ہوں تو ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا تو نہایت معذرت خواہ بعوض جرم و گناہ ہونگا والاعذار عند کرام الناس مقبول و نختم الکلام علی ہذا المقام نشد الحمد والشکر علی ما وفقنی لاتمام الامر اختم لی بالحسنی و عمری و ما قبلی بخیر انشاء اللہ المفضل المنعام بمحمد و آلہ الکرام صلوات اللہ علیہم ما ہم غمام و ہدر حمام والسلام علی

من اتبع الہدی ثم استقام و بذل النصفۃ و لم یاخذہ العزۃ بالاثام

تمت الکتاب المسمی بتشیید المطاعن علی ثلثۃ العقبات فی ثلثۃ المجلدات و قد وجد التاریخ ختم المطاعن فی لفظ

دفع تحریف الآیات

۱۲۹۵